تفسیر راہنما
مولف آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی

فہرست

سورہ آل عمران

سورہ نساء

7 سورہ آل عمران

آیہ 110 تا 200

9

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّہِ وَلَوْ آمَنَ أَہْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّہُم مِّنْہُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُہُمُ الْفَاسِقُونَ

تم بہترين امت ہو جسے لوگوں كے لئے منظر عام پر لايا گيا ہے تم لوگوں كو نيكيوں كا حكم ديتے ہو اور برائيوں سے روكتے ہو اور اللہ پر ايمان ركھتے ہو اور اگر اہل كتاب بھى ايمان لے آتے تو ان كے حق ميں بہتر ہو تا ليكن ان ميں صرف چند مومنين ہيں اور اكثريت فاسق ہے_

1_ نيكى كا حكم كرنے والے اور برائي سے روكنے والے اور خدا پہ ايمان ركھنے والے مسلمان تمام امتوں ميں سے بہترين امت ہيں_

كنتم خير امة: أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنكر

2_ عالم انسانيت كى خدمت كيلئے مسلمان بہترين امت ہيں بشرطيكہ وہ امربالمعروف اور نہى عن المنكر كريں اور خدا پر ايمان ركھتے ہوں_

كنتم خير امة أخرجت للناس

اس آيت ميں جملہ "تأمرون بالمعروف ... " ، "خير امة"كيلئے حال ہے_ اس لحاظ سے آيت كے معنى يوں ہوں گے كہ آپ اس

وقت بہترين امت ثابت ہوسكتے ہيں جب آپ ميں مذكورہ خصوصيات پائي جاتى ہوں _ "خدمت" كا معنى كلمہ "للناس" كى "لام" سے حاصل كيا گيا ہے_

3_ اسلام، عالمگير دين ہے_

كنتم خير امة: أخرجت للناس

اس آيت ميں موجود كلمہ" للناس" مينسب افراد شامل ہيں (خواہ ان كا تعلق گذشتہ زمانے سے ہو ياآئندہ سے،عرب ہونياعجم)اوريہى چيز اسلام كے عالمگير دين ہونے پردلالت كرتى ہے_

10

4_ امربالمعروف، نہى عن المنكر (عمومينظارت) اور خدا پر ايمان ،يہ وہ عوامل ہيں جو انسانى معاشروں ميں سے كسى معاشرہ كے بہترين ہونے كا معيار ہيں_

كنتم خير أمة: اخرجت للناس تأمرون ... و تؤمنون باللہ

5_ خدا پر ايمان اور اصلاح معاشرہ (امر بالمعروف اور نہى عن المنكر) انسانى معاشرے كى ترقى اور نشوونما كے دو عامل ہيں_

كنتم خير أمة: أخرجت للناس تأمرون ...و تؤمنون باللہ

معاشرے كى ترقى و كمال، خير كا ايك مصداق ہے_ مندرجہ بالا آيت ميں كسى امت كے بہترين امت ہونے كا دارو مدار ايمان اور اصلاح معاشرہ (امربالمعروف و نہى عن المنكر) پرہے_

6_ امربالمعروف اور نہى عن المنكر كو كسى اسلامى معاشرے كى ترقى كيلئے ايك عمومى ذمہ دارى قرار ديا گيا

ہے_
كنتم خير ا مة أخرجت للناس تأمرون ... و تؤمنون باللہ
كسى معاشرے كيلئے خير كا ايك واضح مصداق اس كى ترقى ہے_
7_ انسانى معاشروں كى اصلاح ،اسلامى معاشرے كى ذمہ دارى ہے_
كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر
8_ معاشرے كى اصلاح كرنے والوں (نيكى كا حكم كرنے اور برائي سے روكنے والوں) كا خدا پر ايمان ، معاشرے كى ترقى اور بلندى كى شرط ہے_
كنتم خير أمة ...و تؤمنون باللہ
9_ عمومى نظارت اور انسانى سماج كى اصلاح (امر بالمعروف اور نہى عن المنكر) يہ وہ عوامل ہيں جو خدا پر ايمان كے محافظ ہيں_*
كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون ...و تؤمنون باللہ
ايمان كے ذاتى طور پر مقدم ہونے كے باوجود، آيہ كريمہ ميں امر بالمعروف اور نہى عن المنكر كا ايمان پرمقدم ہونا، مندرجہ بالا مطلب كى دليل ہوسكتى ہے_
10_ آنحضرت (ص) كى بعثت كے آغاز ميں مسلمان بہترين اور خدا كى پسنديدہ امتوں ميں سے تھے _
كنتم خير أمة أخرجت للناس
لفظ " كنتم" كو ديكھتے ہوئے، آيہ كريمہ ايك تاريخى مسئلہ كو بيان كررہى ہے اور وہ بعثت پيغمبر(ص) كے آغاز ميں مسلمانوں كا طور طريقہ ہے_

11
11_ آغاز بعثت ميں مسلمانوں كا عمومى نظارت (امر بالمعروف اور نہى عن المنكر) كو اہميت دينا اور ان كا ہميشہ خدا كى ذات پر ايمان ركھنا _
كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف ... و تؤمنون باللہ
"كنتم "كے قرينہ سے معلوم ہوتاہے كہ مذكورہ بالا آيت ايك تاريخى مسئلہ كى نشاندہى كررہى ہے اور وہ بعثت رسول كے آغاز ميں مسلمانوں كا طرز زندگى ہے_
12_ انسانى معاشروں كى اصلاح، ايك آئيڈيل اسلامى معاشرے كا مشتركہ ہدف ہے_
كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر
"امة"كے لغوى معنى "يعنى وہ گروہ جو ايك مشترك ہدف ركھتا ہو" كو مدنظر ركھتے ہوئے مذكورہ بالا مطلب حاصل كيا جاسكتا ہے_
13_ اديان كے ظہور كا فلسفہ، انسانى معاشروں كى اصلاح ہے_
كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر
"للناس" ميں "لام" ،دين كے ظہور كى غرض و غايت كو بيان كررہى ہے اور "خيرامة ..."كا جملہ اس بات پر دلالت كررہاہےكہ تمام اديان كى ذمہ دارى بشر كى اصلاح ہے اور ان ميں سے
امت اسلامى ،بہترين امت ہے_
14_ اہل كتاب كا اسلام پہ ايمان لانا، ان كى بہترى اور بھلائي كا عامل ہے_
و لوآمن ا ہل الكتاب لكان خيراً لهم
اگر يہاں ايمان سے مراد اسلام پر ايمان لانا ہو_
15_ خدا كى طرف سے اہل كتاب كو دين اسلام قبول كرنے كى دعوت _
و لوآمن ا ہل الكتاب لكان خيراً لهم
اس آيت ميں دين اسلام كو خير قرار دينا خود اسلام كى طرف ايك دعوت ہے_
16_ دين اسلام كو قبول كرنے ميں بشر كى بہترى اور بھلائي ہے_
و لوآمن ا ہل الكتاب لكان خيراً لهم
اگرچہ خير كا عنوان اہل كتاب كيلئے مذكور ہے، ليكن اس لحاظ سے اہل كتاب ہونا يقيناً كوئي خصوصيت نہيں ركھتا_

17_ اہل كتاب كا اپنے دين كى پابندى نہ كرنا_
و لوآمن ا ہل الكتاب لكان خيراً لهم
آيت كے پہلے حصے كو ديكھتے ہوئے كہا جاسكتا ہے كہ "لو آمن" كا متعلق خدا پر ايمان اور امر بالمعروف اور نہى عن المنكر كے ضرورى ہونے پر ايمان ہے، لہذا اہل كتاب كے ايمان كى نفى سے

مراد عمل كے مرحلہ ميں ايمان كا نہ ہونا ہے_
18_ اسلام نے سابقہ اديان كو منسوخ كرديا_
و لوآمن ا ہل الكتاب لكان خيراً لہم
يہ اس صورت ميں ہے كہ جب كلمہ "خير" اسم تفضيل نہ ہو اور ايمان سے مراد اسلام اور پيغمبراكرم(ص) پر ايمان لانا ہو_
19_ اسلام كادوسرے تمام اديان (عيسائيت و يہوديت) كى نسبت سعادت بشر كيلئے برتر دين ہونا_
و لوآمن ا ہل الكتاب لكان خيراً لہم
يہ اس صورت ميں ہے كہ جب "خير" تفضيل كيلئے ہو اور جس كو فضيلت دى گئي ہے وہ اسلام ہو اور جس پر فضيلت دى گئي ہے وہ اہل كتاب كا دين ہو_
20_ اہل كتاب كے كچھ افراد كا اسلام پر ايمان لانا اور ان ميں سے اكثر كا اسلام كو نہ ماننا_
منہم المؤمنون و اكثرہم الفاسقون
اگرايمان سے مراد اسلام پر ايمان لانا ہو_
21_ فسق، ايك ايسا عامل ہے جو معاشرے كو ترقى و تكامل سے روكتا ہے_
و لوآمن ... و ا كثرہم الفاسقون
خير، ايمان كا نتيجہ ہے اورلفظ " فسق" آيہ شريفہ ميں ايمان كے مقابل قرار پاياہے_ پس نتيجہ يہ نكلا كہ اہل فسق خير اور كمال سے محروم ہيں_
----

(١١١) لَن يَضُرُّوكُمْ إِلاَّ أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الأَدُبَارَ ثُمَّ لاَ يُنصَرُونَ
یہ تم کو اذیت کے علاوہ کوئي نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے جنگ بھی کریں گے تو میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور پھر ان کی مدد بھی نہ کی جائے گي_
1_ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے اہل کتاب (یہود) کی کوشش_
لن یضر وکم الا اذي
مفسرین نے آیت کا شان نزول یہودیوں کو قرار

دیا ہے_
2_ سوائے معمولی ضرر کے اہل کتاب (یہودیوں) کی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں ناکامي_
لن یضر وکم الا اذي
یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کو پہنچائي جانے والی تکالیف کی کمی کلمہ "اذي"کے نکرہ ہونے سے حاصل کی گئي ہے_
3_ اہل کتاب کا مسلمانوں کے مقابلہ میں آنا اور انہیں جنگ کی دھمکیاں دینا_
و ان یقاتلوکم یولوکم الادبار
4_ مسلمانوں کے مقابلے میں آنے اور ان کے ساتھ جنگ کا نتیجہ، یہودیوں کی شکست اور فرار ہے_
و ان یقاتلوکم یولوکم الادبار
5_ اہل کتاب کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں عاجز ہونے اور ان کے ساتھ جنگ میں شکست کھاکر بھاگنے کی قرآن کریم میں پیش گوئي_
لن یضر وکم الا اذی و ان یقاتلوکم یولوکم الادبار
6_ مسلمانوں کے اہل کتاب پر حملہ آور ہونے کی صورت میں خداوند متعال کی طرف سے مسلمانوں کی حوصلہ افزائي_

لن يضروكم الا اذی و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار
7_ اہل کتاب (پيغمبراكرم(ص) كے زمانے كے يہو د) نے ايسی جنگ كا آغاز كيا جس كا نتيجہ سوائے ان كی شكست اور فرار كے كچھ نہ نكلا_
و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار
چونكہ جنگ كی نسبت اہل كتاب كی طرف دی گئي ہے لہذا معلوم ہوتا ہے كہ وہی جنگ شروع كرنے والے تھے_
8_ دشمنان دين كے حملہ كے مقابلے ميں مسلمانوں كا ناقابل شكست ہونا خدا پر ايمان، امربالمعروف اور نہی عن المنكر كی وجہ سے ہے_
كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف ... و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار
"كنتم خير ..."اور "يقاتلوكم" ميں مخاطب كا ايك ہونا ہمارے سابقہ مطلب كی تائيد كرتا ہے، يعنی نيكی كا حكم دينے والے اور ... كبھی شكست سے دوچار نہيں ہو سكتے_
9_ فسق، حوصلے كو پست كرنے اور جنگ سے بھاگنے كا باعث بنتا ہے_
و اكثر هم الفاسقون ... و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم لاينصرون
يہوديوں كو فسق كے ساتھ متصف كرنا اور پھر ان كی شكست كو بيان كرنا ان دو مسئلوں كے باہمی ارتباط كی طرف اشارہ ہے_

10_ مسلمانوں كے ساتھ جنگ ميں شكست كھا كر بھاگنے كے بعد اہل كتاب (يہوديوں) كا دوسروں كی مدد سے محروم ہونا_
و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم لاينصرون
11_ مؤمنين كا حوصلہ بڑھانے كيلئے دشمن كی طاقت كو ناچيز قرار دينا قرآن كا ايك طريقہ ہے_
و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم لاينصرون
12_ اہل كتاب (عبداللہ بن سلام اور اسكے ساتھي) جو كفر چھوڑكر اسلام كی طرف آئے، انہيں يہوديوں كے بڑوں كی طرف سے سرزنش اور اذيت و آزار كا سامنا كرنا پڑا_
لن يضر وكم الا اذي
آيت كے شان نزول ميں آيا ہے كہ پيغمبراكرم(ص) پہ ايمان لانے كے بعد عبداللہ ابن سلام اور اسكے ساتھيوں كی يہوديوں كے رؤسا كی طرف سے سرزنش كی گئي_ (مجمع البيان)

اسلام:
صدر اسلام كی تاريخ 7، 12
امربالمعروف:
امربالمعروف كے اثرات 8
اہل كتاب:
اہل كتاب كی دھمكی 3;اہل كتاب كی شكست 4، 5، 7، 10; اہل كتاب كے مؤمنين 12
ايمان:
ايمان كے اثرات 8; خدا پر ايمان 8
جنگ:
جنگ سے فرار 10 ;جنگ ميں شكست كے عوامل 9
حوصلہ افزائي: 6
حوصلہ افزائي كے عوامل 8، 11
حوصلہ پست كرنا:
حوصلہ پست كرنے كے عوامل9
دشمن:

دشمن سے نمٹنے کا طریقہ کار 11
فسق:
فسق کے اثرات 9
قرآن کریم:
قرآن کریم کی پیش گوئي 5
مسلمان: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 10، 12
نہی عن المنکر:
نہی عن المنکر کے اثرات 8
یہود:
مسلمان اور یہود 1، 2، 4، 10، 12;یہود کی شکست 4، 7

16

(۱۱۲) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُواْ إِلاَّ بِحَبْلٍ مِّنْ اللّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآؤُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَيَقْتُلُونَ الأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ

ان پر ذلت کے نشان لگا دیئے گئے ہیں یہ جہاں بھی رہیں مگر یہ کہ خدائي عہد یا لوگوں کے معاہدہ کی پناہ مل جائے_ یہ غضب الہی میں رہیں گے اور ان پر مسکنت کی مار رہے گی _ یہ اس لئے ہے کہ آیات الہی کاانکار کرتے تھے او رناحق انبیاء کوقتل کرتے تھے _ یہ اس لئے کہ یہ نافرمان تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے _
1_ اہل کتاب (یہود) کی دائمی ذلت اور ان کی حتمی عاقبت_
ضربت علیهم الذلة این ما ثقفوا
2_ اہل کتاب (یہود) کو ہر وقت اور ہر جگہ پر ذلیل کرنا اہل ایمان کا فریضہ ہے_
ضربت علیهم الذلة این ما ثقفوا
یہ اس صورت مینہے کہ جملہ "ضربت علیهم ..." ، "لا بحبل ..."کے استثناء کے قرینے سے اور جملہ "این ما ثقفوا " فریضہ کی تعیین ہو نہ کہ کسی خارجی حقیقت کے بارے میں خبرہو_
3_ اہل کتاب (یہود) کا ذلت سے چھٹکارا ،خدا سے ارتباط اور دوسرے لوگوں سے وابستگی ہی کی صورت میں ہوسکتا ہے_
ضربت علیهم الذلة ... الا بحبل من الله و حبل من الناس
جملہ "حبل من الناس"کا معنی ایك احتمال کے مطابق لوگوں سے وابستہ رہنا اور مستقل نہ ہونا کیا گیا ہے_
4_ اہل کتاب (یہود) ہمیشہ ذلت، دوسروں سے وابستگی اور بے استقلالی کا شکار رہے ہیں_
ضربت علیهم الذلة ... الا بحبل من الله و

17

حبل من الناس
5_ اہل کتاب (یہود) کا ذلت سے چھٹکارا ، اسلام قبول کرنے یا اسلامی معاشرے کے ساتھ عہد وپیمان باندھنے (اسلامی معاشرے کی حاکمیت اور ذمی ہونے کے شرائط کو تسلیم کرنے) ہی کی صورت میں ہوسکتا ہے_
ضربت علیهم الذلة ...الا بحبل من الله و حبل من الناس
یہ اس صورت میں ہے کہ جب "حبل من الناس"کا مطلب "حبل من الله " کے قرینہ کی وجہ سے اسلامی معاشرے کے ساتھ عہد و پیمان ہو_
6_ اگر اہل کتاب اسلام قبول کرلیں یا اسلامی معاشرے کے ساتھ پیمان باندھ لیں تو مسلمان ان کے حقوق کی رعایت (ان کے حقوق کا احترام کرنے) کے ذمہ دار ہوں گے_
ضربت علیهم الذلة این ما ثقفوا الا بحبل من الله و حبل من الناس

یہ اس صورت میں ہے کہ "ضربت" حکم شرعی کو بیان کر رہا ہو اور "الا"دو چیزوں کو استثناء کررہا ہو، اسلام کی طرف تمایل اور مسلمانوں کے ساتھ عہد و پیمان کو قبول کرنا _
7_ دوسرے معاشروں کے ساتھ اسلامی معاشرے کے معاہدوں کیپابندی کا مسلمانوں پر لازمی ہونا_
ضربت علیهم الذلة ...الا بحبل من الله و حبل من الناس
یہاں پر "حبل من الناس"کا معنی مسلمانوں کا اہل کتاب کے ساتھ معاہدہ ہے اور مذکورہ بالا آیت بیان کررہی ہے کہ ان کے ساتھ معاہدہ کی صورت میں ان سے سروکار نہ رکھو_
8_ اہل کتاب (یہودي) ہمیشہ اپنے آپ پر غضب الہی کی راہ ہموار کرنے والے ہیں_
و باء و بغضب من الله
9_ سخت کمزوری اور ناتوانی ،اہل کتاب (یہود) کا حتمی انجام ہے_
و ضربت علیهم المسكنة
10_ اہل کتاب (یہود) کی اقتصادی ترقی اور نشوونما کو روك کر انہیں ذلت اور ناتوانی کے مرحلہ تك پہنچانا اہل ایمان کا فریضہ ہے_
و ضربت علیهم المسكنة
یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ "ضربت ..." حکم شرعی کا بیان ہو نہ کہ کسی خارجی واقعہ کی خبر دینا_
11_ یہودیوں کا آیات خدا سے دائمی انکار اور انبیاء (ع) کا ناجائز قتل، انہیں ذلت و ناتوانی اور غضب خدا میں

مبتلا کرنے کا موجب ہیں_
ضربت علیهم الذلة ... و باء و بغضب من الله و ضربت علیهم المسكنة ذلك بانهم كانوا یكفرون بآیات الله و یقتلون الانبیاء بغیرحق
12_ دائمی نافرماني، ظلم اور سرکشي، یہودیوں کے ان کی ذلت و ناتوانی اور غضب خدا میں مبتلا ہونے کا باعث ہے_
ضربت علیهم الذلة ... ذلك بما عصوا و كانوا یعتدون
یہ اس صورت میں ہے کہ"ذلك بما عصوا" ذلت اور ... کی طرف اشارہ ہے_
13_ انسانوں کے فکری اور عملی رجحانات ان کی عاقبت میں مؤثر ہیں_
ضربت علیهم الذلة ... ذلك بانهم كانوا ... یكفرون ذلك بما عصوا
14_ اہل کتاب (یہود) یہ جانتے ہوئے بھی کہ انبیاء (ع) کا قتل ناجائز ہے انہیں قتل کرتے تھے_ *
و یقتلون الانبیاء بغیرحق
چونکہ انبیاء (ع) کے قتل کا جائز ہونا قابل تصورنہیں ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ کلمہ "بغیرحق"میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قاتلین یہ جانتے تھے کہ انبیاء (ع) کا قتل ناحق ہے_
15_ اہل کتاب کیلئے متعدد ابنیاء (ع) کا مبعوث ہونا _
و یقتلون الانبیاء بغیرحق
16_ کفر، ظلم و جنایت اور سرکشی اہل کتاب (یہود) کی پرانی عادت ہے_
ذلك بانهم كانوا یكفرون بآیات الله و یقتلون ... و كانوا یعتدون
"کان" فعل ماضی کے بعد مضارع کا استعمال استمرار پہ دلالت کرتا ہے_
17_ اہل کتاب (یہود) کی نافرمانی اور دائمی سرکشي، آیات الہی سے انکار اور پیغمبروں (ع) کے قتل کا موجب بني_
كانوا یكفرون بآیات الله ... ذلك بما عصوا وكانوا یعتدون
یہ اس صورت میں ہے کہ "ذلك بما عصوا" سے مراد آیات الہی سے انکار اور انبیاء (ع) کا قتل ہو_
18_ دائمی گناہ، نافرماني، سرکشی و تجاوز آیات خدا سے انکار کا موجب ہے_
بانهم كانوا یكفرون بآیات الله و یقتلون الانبیاء بغیرحق ذلك بما عصوا و كانوا یعتدون
یہ اس صورت میں ہے کہ "ذلك بما عصوا" میں "ذلك"کا اشارہ آیات خدا سے انکار کی طرف ہو_

19

19_ گناہ اور اس کا تکرار کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کا موجب بنتا ہے_

كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون الانبياء بغيرحق ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون

یہ اس صورت میں ہے کہ "ذلك بماعصوا" سے مراد آیات سے انکار اور انبیاء (ع) کا قتل ہو اور یہ دو کبیرہ گناہ ان چھوٹے گناہوں کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں کہ جن کی طرف "عصوا"اور "يعتدون"میں اشارہ کیا گیا ہے_

20_ خداوند متعال کی طرف سے گناہ ، سرکشی اور آیات الہی کے انکار سے بچنے کی تنبیہ_

ذلك بانهم كانوا يكفرون ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون

یہودیوں کے ذلیل و خوار اور مشکلات کے شکار ہونے کی وجہ کا بیان کرنا، تمام گنہگاروں کیلئے تنبیہ ہے_

21_ یہودیوں کی ذلت آمیزاور شرم آور حالت کے ذکر سے اہل ایمان کے حوصلے بڑھانا_

و ان يقاتلوكم ... ثم لاينصرون _ ضربت عليهم الذلة اين ما ثقفوا الا بحبل من الله و حبل من الناس ... و ضربت عليهم المسكنة

یہودیوں کی ستیزہ کار طبیعت کے ذکر کے بعد ان کی ذلت و رسوائي کا تذکرہ ہوسکتاہے اہل ایمان کے حوصلے کو بلند کرنے کیلئےہے_

22_ یہودي، انبیاء (ع) کے راز فاش کرنے کی وجہ سے ان کے قاتلوں کے شریك جرم ہیں_

و يقتلون الانبياء بغيرحق

امام صادق(ع) نے آیت "و يقتلون الانبياء بغيرحق"کی تفسیر کے ضمن میں فرمایا: " ... ولكن اذاعوا سرهم و افشوا عليهم فقتلوا"(1)چونکہ یہود نے انبیاء (ع) کے اسرار اور رازوں کو فاش کیا پس وہ قاتل ہیں_

----

1)اصول کافی ج2 ، ص 371 ح7، تفسیر عیاشی ج1 ، ص 196 ، ح 132.

20

(١١٣) لَيْسُواْ سَوَاءً مِّنْ أَہْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللّہِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَہُمْ يَسْجُدُونَ

يہ لوگ بھى سب ايك جيسے نہيں ہيں _ اہل كتاب ہى ميں وہ جماعت بھى ہے جو دين پر قائم ہے راتوں كو آيات الہى كى تلاوت كرتى ہے اور سجدہ كرتى ہے _

1_ اہل كتاب كا اپنے نظرياتى رجحانات اور اعمال و كردار ميں ايك جيسا نہ ہونا_
ذلك بانہم كانوا يكفرون ... ليسوا سوائً
2_ اہل كتاب كے بعض افراد آيات الہى كے منكر، انبياء (ع) كے قاتل ، گنہگار اور سركش ہيں اور بعض افراد اطاعت الہى كو قبول كرنے والے، آيات الہى كى تلاوت اور بارگاہ الہى ميں سجدہ كرنے والے ہيں_
ذلك بانہم كانوا يكفرون ... ليسوا سواء من ا ہل الكتاب ... و ھم يسجدون
3_ بعض اہل كتاب كا اسلام كى طرف عملى اور نظرياتى رجحان_

من ا ہل الكتاب امة قائمة يتلون آيات اللہ
4_ بعض اہل كتاب كے ايمانى رجحانات اور پسنديده عمل كى وجہ سے ذلت و رسوائي اور غضب خدا سے بچ جانا_
ضربت عليهم الذلة ... ليسوا سواء من ا ہل الكتاب
5_ اسلام كى طرف سے اچھے لوگوں كا احترام اور ان كى تعريف كرنا اگرچہ وه مسلمان نہ بھى ہوں_
ضربت عليهم الذلة ... ليسوا سواء من ا ہل الكتاب امة قائمة
6_ خدا كى اطاعت اور راتوں كو سجده كى حالت ميں آيات الہى كى تلاوت، انسانوں كى قدروقيمت كا معيار ہيں_
ليسوا سواء من ا ہل الكتاب امة قائمة ... و هم يسجدون

7_ خدا كى اطاعت و بندگى اور راتوں ميں بارگاه خدا ميں سجدے كى حالت ميں آيات الہى (قرآن اور ...) كى تلاوت كرنے كى اہميت_
يتلون آيات اللہ آناء اليل و هم يسجدون
يہ اس صورت ميں ہے كہ جملہ" و هم يسجدون" حال ہو_
8_ راتوں ميں عبادت اور سجدے كے ہمراه آيات الہى (قرآن اور ...) كى تلاوت كى ترغيب دينا_
امة قائمة يتلون آيات اللہ آناء اليل و هم يسجدون
9_ اہل كتاب كى آسمانى كتابوں ميں پيغمبراكرم(ص) كى بعثت تك تحريف نہ ہونے والى آيات كا موجود ہونا_
من ا ہل الكتاب امة قائمة يتلون آيات اللہ
چونكہ يہ آيت اہل كتاب كے بارے ميں ہے لہذا "آيات اللہ " سے مراد تورات و انجيل ہوسكتى ہيں اور ان كى تلاوت كى قدروقيمت انكے تحريف نہ ہونے كو بيان كرتى ہے_
10_ آيات الہى كى تلاوت اور خدا كيبارگاه ميں سجده، اس كے حكم كو بجالانا ہے_
امة قائمة يتلون ... و هم يسجدون
يہ اس صورت ميں ہے كہ "يتلون ..."، "قائمة"كى تفسير ہو_
11_ خدا كى اطاعت، آيات الہى كى تلاوت اور اسكى بارگاه ميں سجده كرنا الہى اديان كے مشتركہ عملى اصولوں ميں سے ہے_
من ا ہل الكتاب امة قائمة يتلون ... و هم يسجدون

آسمانى كتب:
آسمانى كتب كى تحريف 9
آيات خدا:
آيات خدا كى تلاوت 2، 6، 7، 10، 11 ;آيات خدا كے بارے ميں كفر 2
اديان:
اديان ميں سجده 11; اديان ميں ہم آہنگى 11
اسلام: 3
اسلام كى خصوصيت 5
اطاعت:
خدا كى اطاعت 6، 7، 10، 11
اللہ تعالى:

اللہ تعالى كا غضب 4;اللہ تعالى كى عبوديت 7
انبياء (ع) :

24

(۱۱۴) يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُوْلَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ

یہ اللہ او رآخرت پر ایمان رکھتے ہیں ، نیکیوں کا حکم دیتے ہیں _ برائیوں سے روکتے ہیں اور نیکیوں کی طرف سبقت کرتے ہیں اور یہی لوگ صالحین اور نیك کرداروں میں ہیں_

1_ خدا اور روز قیامت پر ایمان، امربالمعروف اور نہی عن المنکر اور کارخیر میں جلدی کرنا، بعض اہل کتاب کی خصوصیات میں سے ہیں_

من اهل الکتاب ... یؤمنون باللہ والیوم الاخر ویأمرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و یسارعون فی الخیرات

2_ اہل کتاب کے دین میں امربالمعروف اور نہی عن المنکر ایك شرعی حکم تھا_

من ا ہل الکتاب ... یأمرون بالمعروف و ینہون عن المنکر

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ مذکورہ صفات اہل کتاب کیلئے، ان کے اہل کتاب ہونے کے لحاظ سے ہے_

3_ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاص اہمیت_

یأمرون بالمعروف و ینہون عن المنکر

خدا اور روز قیامت پر ایمان کا ذکر کرنے کے بعد، امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا عنوان کرنا، اس کی خاص اہمیت کو بیان کرتا ہے_

4_ خدا اور روز جزا پر ایمان، امربالمعروف و نہی عن المنکر اور کارخیر میں جلدی کرنا، انسان کی قدر و قیمت اور شائستگی (صالح ہونے) کا معیار ہے_

يؤمنون ... يسارعون فی الخيرات و اولئك من الصالحين
5_ خدا اور روز جزا پر ايمان اور امربالمعروف و نہی عن المنكر، اديان الہی كے مشتركہ عملی اور نظرياتی اصولوں ميں سے ہيں_
من ا ہل الكتاب ... يؤمنون باللہ و اليوم

الآخر و يأمرون بالمعروف و ينہون عن المنكر
6_ اہل كتاب كے وہ افراد جو اطاعت الہی بجالائے اور راتوں ميں آيات الہی كی تلاوت كی اور اسكی بارگاہ ميں سجدہ ريز ہوئے، صالحين ميں سے ہيں_
من ا ہل الكتاب امة قائمة ... و اولئك من الصالحين
7_ اہل كتاب كے بعض افراد جو خدا اور روز جزا پہ ايمان ركھتے ہيں نيكی كا حكم ديتے اور برائي سے روكتے ہيں اور كارخير ميں جلدی كرتے ہيں وہ صالحين كی نسل سے ہيں_
من ا ہل الكتاب امة ... يؤمنون باللہ ... واولئك من الصالحين
8_ احكام دين پر كاربند رہنا (خدا كی اطاعت)، آيات خدا كی تلاوت، اسكی بارگاہ ميں سجدہ كرنا، خدا اور روز جزا پر ايمان، امربالمعروف اور نہی عن المنكراور كارخير ميں جلدی كرنا نيك اور شائستہ امت كی خصوصيات ہيں_
امة قائمة ... و اولئك من الصالحين
9_ انسانوں كی شخصيت بنانے ميں عدل و انصاف كی رعايت اور بلند انسانی اقدار كے احترام كا لازمی ہونا_
ليسوا سواء من ا ہل الكتاب امة ... يؤمنون باللہ
باوجود اسكے كہ اس آيت ميں مذكورہ افراد اہل كتاب ہيں ان كے كاموں كی جانچ پڑتال ميں عدل و انصاف كو مدنظر ركھا گيا ہے_
10_ انسانوں كا صالح و نيك ہونا خدا اور روز جزا پر ايمان، امربالمعروف اور نہی عن المنكر (دوسروں كی اصلاح) اوركارخير ميں جلدی كرنے كے مرہون منت ہيں_
يؤمنون باللہ ... و اولئك من الصالحين
11_ انسانوں كا صالح ہونا خدا كی اطاعت كے استوار رہنے، راتوں ميں آيات الہی كی تلاوت كرنے اور اسكی بارگاہ ميں سجدہ كرنے ميں مضمر ہے_
امة قائمة ... و ہم يسجدون ... و اولئك من الصالحين
12_ خدا كی طرف سے اہل كتاب كے مؤمنين كی تعريف_
من ا ہل الكتاب امة ...يؤمنون باللہ
13_ اطاعت خدا كا بجالانا، اسكی آيات كی تلاوت كرنا، اسكی بارگاہ ميں سجدہ كرنا، خدا اور روز جزا پہ ايمان لانا، امربالمعروف اور نہی عن المنكر اور كارخير ميں

جلدی كرنا، حبل الہی ہے*_
ضربت عليهم الذلة ... الا بحبل من اللہ ... ليسوا سواء من ا ہل الكتاب ... يؤمنون باللہ ... و يسارعون فی الخيرات
ايسا لگتاہے كہ مذكورہ صفات "حبل اللہ "كو بيان كرتی ہيں، چونكہ ان صفات والے افراد قطعاً ذلت و رسوائي سے دور ہيں_
14_ اہل كتاب ميں سے صالح افراد، ذلت و رسوائي سے آسودہ خاطر اور خدا كے غضب سے محفوظ ہيں_
ضربت عليهم الذلة ... ليسوا سواء من ا ہل الكتاب امة قائمة ... و اولئك من الصالحين
15_ عبداللہ بن سلام اور اہل كتاب كا ايك گروہ اسلام كی طرف مائل ہوكر صالحين ميں سے ہوگئے_
من ا ہل الكتاب امة قائمة ... و اولئك من الصالحين
شان نزول ميں آيا ہے: جب عبداللہ بن سلام اور اہل كتاب كا ايك گروہ اسلام لايا، تو احبار (يہودی علمائ) نے كہا ہم ميں سے صرف شرپسند، پيغمبر(ص) پر ايمان لائے ہيں_(مجمع البيان)

مؤمنين كا مقام 12
نہی عن المنکر: 1، 2، 5، 7، 8، 13
نہی عن المنکر کی اہمیت 3; نہی عن المنکر کی قدروقیمت 4;نہی عن المنکر کے اثرات 10
نيکي:
نیکی میں جلدی 1، 4، 7، 8، 10، 13

28

(۱۱۵) وَمَا يَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوْهُ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ

یہ جوبھی خیر کریں گے اس کاانکار نہ کیا جائے گااور اللہ متقین کے اعمال سے خوب باخبر ہے _
1_ خدا کی طرف سے صالحین کے نیك اعمال کی جزا کا یقینی ہونا_
و اولئك من الصالحين_ و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه
2_ اہل کتاب کے صالحین کے نیك اعمال کی جزا کا خدا کی طرف سے یقینی ہونا_
من ا ہل الكتاب ... و اولئك من الصالحين_ وما يفعلوا من خير فلن يكفروه
3_ صالحین کے نیك اعمال کبھی خدا کی طرف سے بھلائے نہ جائیں گے اور نہ ہی بے پرواہی کا شکار ہوں گے_
و اولئك من الصالحين_ وما يفعلوا من خير فلن يكفروه
4_ اطاعت الہی ، راتوں کو سجدے کی حالت میں اسکي
آیات کی تلاوت کرنا، خدا اور روز جزا پہ ایمان رکھنا، امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور کارخیر میں جلدی کرنا نیك اعمال میں سے ہیں_
من ا ہل الكتاب امة قائمة ... و ما يفعلوا من خير
5_ خدا کی طرف سے نیك اعمال کا صلہ اس صورت میں ملے گا جب نیك اعمال کو انجام دینے والے افراد صالح ہوں گے_
و اولئك من الصالحين_ و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه
"مايفعلوا"میں فاعل (واو) ضمیر ہے جو صالحین کی طرف لوٹ رہی ہے، یعنی اگر صالحین نیك عمل انجام دیں تو انہیں اس کا صلہ ملے گا_
6_ خداوند متعال کا متقین کے بارے میں وسیع و دائمی علم_

29
والله عليم بالمتقين
7_ امر خداوندی کو قائم کرنا، اسکی آیات کی تلاوت، سجدہ، خدا اور روز جزا پہ ایمان، امربالمعروف اور نہی عن المنکر، اور نیك کام میں جلدی کرنا متقین کی خصوصیات میں سے ہیں_
امة قائمة يتلون آيات الله ... والله عليم بالمتقين
آیت ان لوگوں کی جزا کو بیان کرنے کے بارے میں ہے کہ جن میں مذکورہ بالا صفات پائي جاتی ہوں، انہیں آیت نے متقین کہا ہے پس یہ متقین کے اوصاف ہیں_
8_ پرہیزگار اپنے نیك اعمال کی وجہ سے خدا کی طرف سے جزا پاتے ہیں_
و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه والله عليم بالمتقين
9_ خدا اور روز جزا پہ ایمان اور عمل صالح انسان کے منزل تقوي کو پانے کے باعث ہیں*_
امة قائمة ... يؤمنون بالله واليوم الآخر ... والله عليم بالمتقين
امربالمعروف کرنے والے اور ... مؤمنین کو متقی کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ جن میں مذکورہ بالا صفات ہوں وہ متقی ہیں یا اس وجہ سے ہے کہ مذکورہ بالا صفات تقوي کا موجب بنتی ہیں_
10_ خدا کے وسیع اور دائمی علم پر توجہ انسان کو اعمال خیر اور تقوي پر ابھارتی ہے_

و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه والله عليم بالمتقين
نيك اعمال اور ان کی جزا کے بارے میں خدا کے علم کے ذکر کا مقصد لوگوں کو نیك اعمال کی ترغیب دلانا ہے_
11_ اہل کتاب کے بعض افراد، متقی اور نیك اعمال کرنے والے ہیں_
من ا ہل الكتاب امة قائمة ... و ما يفعلوا من خير

نيت:
نیت کی اہمیت 5
نيکي:
نیکی میں جلدی 4، 7

تفسير راهنما جلد 3

(۱۱۶) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلاَ أَوْلاَدُهُم مِّنَ اللّهِ شَيْئًا وَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے اور یہ حقیقی جہنمی ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں _

1_ کافروں کا مال اور ان کی اولاد انہیں عذاب خدا سے نہیں بچا سکتے_
ان الذین کفروا لن تغنی عنهم اموالهم و لااولادهم من الله شیئاً
"اغني"کا لفظ جب "عن" کے ساتھ متعدی ہو تو "دفع "کے معنی میںآتاہے _ لہذا "لن تغني" یعنی نہیں بچاسکتا_ (روح المعاني)
2_ ذلت و رسوائي اور غضب خدا میں مبتلا ہونے کی صورت میں، کافروں کی نظر میں مال و اولاد ان کا واحد سہارا ہے_
ضربت علیهم الذلة ...وباء و بغضب من الله ... ان الذین کفروا لن تغني
ظاہراً "الذین کفروا"سے مراد اہل کتاب کا وہی کافر طبقہ ہے جن کے حالات سابقہ آیات میں بیان کئے جاچکے ہیں_
3_ انسان ہمیشہ خدا کا محتاج ہے_
ان الذین کفروا لن تغنی عنهم ... من الله شیئاً
4_ مال و اولاد (انسان کے مادی وسائل) کفر کے محاذ پر خدا کے انکار سے پیدا ہونے والے خلا کو پرنہیں کرسکتے_
ان الذین کفروا لن تغنی عنهم اموالهم و لااولادهم من الله شیئا
5_ خدا کی مشیت کے آگے کافروں کا بے بس ہونا_
ان الذین کفروا لن تغنی عنهم ...من الله
6_ کفار کی ذاتی ملکیت کا معتبر و قانونی ہونا_
لن تغنی عنهم اموالهم

32

7_ مال و اولاد (مالی اور افرادی قوت) انسان کیلئے سب سے اہم مادی سرمایہ ہے_
ان الذین کفروا لن تغنی عنهم اموالهم و لااولادهم
اسکے باوجود کہ کسی چیز کو خدا کی برابری کی طاقت نہیں، پھر بھی مال و اولاد کا ذکر اس کی خصوصیت اور اہمیت کی دلیل ہے_
8_ مال و اولاد (انسان کے مادی وسائل) قدروقیمت کا معیار نہیں ہے_
لیسوا سواء ... امة قائمة ... لن تغنی عنهم اموالهم و لااولادهم من الله شیئاً
9_ خدا کی مرضی و منشا کے آگے مال و اولاد کا بے اثر ہونا_
لن تغنی عنهم اموالهم و لااولادهم من الله شیئا
10_ کافر آتش جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے_
ان الذین کفروا ... واولئك اصحاب النارهم فیها خالدون
11_ کفر، آتش جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب_
ان الذین کفروا ... واولئك اصحاب النارهم فیها خالدون

12_ اعمال كے انجام اور وعدہ وعيد كے بيان كے ذريعے لوگوں كى اصلاح كرنا اور انہيں كفر سے روكنا قرآن كے اصلاحى طريقوں ميں سے ايك ہے_
و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه ... و اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون
13_ جہنم كى دائمى آگ، اہل كتاب كے كفر كا انجام ہے_
ان الذين كفروا ... و اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون
سابقہ آيات كے پيش نظر "الذين"سے مراد اہل كتاب كے كافر افراد ہيں_

مال: 1، 2
مال کی قدروقیمت 4، 7، 8، 9

34

(۱۱۷) مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي ہٰذِہِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيہَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُواْ أَنفُسَہُمْ فَأَہْلَكَتْہُ وَمَا ظَلَمَہُمُ اللّہُ وَلَكِنْ أَنفُسَہُمْ يَظْلِمُونَ

یہ لوگ زندگانی دنیا میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی ہے جس میں بہت پالا ہو اور وہ اس قوم کے کھیتوں پر گر پڑے جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اسے تباہ کردے اور یہ ظلم ان پر خدا نے نہیں کیا ہے بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں _
1_ جو کچھ کافر اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں وہ اس سخت ٹھنڈی ہوا کی مانند ہے، جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والی قوم کی کھیتی پرچلے اور اسے نابود کردے_
مثل ما ينفقون فی هذه الحيوة الدنيا ... فاہلكتہ
2_ کفر، انسان کو اپنے انفاق (کارخیر) کے ثمرات سے محروم کرنے کا موجب بنتا ہے_
ان الذين كفروا ... مثل ما ينفقون فی هذه الحيوة الدنيا ... فاہلكتہ
3_ کافروں کے انفاق کا نتیجہ مادی وسائل کی بربادی کی صورت میں نکلتا ہے_
مثل ما ينفقون فی هذه الحيوة الدنيا كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم ظلموا انفسهم فاہلكتہ
4_ اپنے انفاق کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے کی شرط ایمان ہے_ *
ان الذين كفروا ... مثل ما ينفقون ... كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم
یہ مطلب " ان الذين كفروا ... " کے مفہوم سے حاصل ہوتاہے_
5_ کافروں کے انفاق کا بے ثمر ہونا، ان کے مادی وسائل کے خدا سے بے نیاز نہ سکنے کا ايك نمونہ ہے_

35
ان الذين كفروا لن تغنی عنهم اموالهم ... من الله ... مثل ما ينفقون ... كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم
6_ انسان کا کفر، اپنے نفس پر ظلم ہے_
ان الذين كفروا ... حرث قوم ظلموا انفسهم ... و ما ظلمهم الله و لكن انفسهم يظلمون
7_ انفاق سے کفار کا مقصد پست دنیاوی زندگی کو پانا ہے_*
مثل ما ينفقون فی هذه الحيوة الدنيا
انفاق کو دنیاوی زندگی سے مقید کرنا کافروں کی اس نیت کا بیان ہوسکتا ہے کہ انفاق سے ان کا مقصد صرف دنیاوی زندگی حاصل کرنا ہے_
8_ انفاق میں دنیا کو مدنظر رکھنا، اپنے نفس پر ظلم ہے_*
مثل ما ينفقون فی ہذه الحيوة الدنيا كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم ظلموا انفسهم
9_ خدا کافروں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں_
و ما ظلمهم الله و لكن انفسهم يظلمون
10_ انفاق (اعمال خیر) کا بے فائدہ ہونا اور کافروں کا انجام، ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے نہ کہ خداوند متعال کی طرف سے ہے_
مثل ما ينفقون فی ہذه الحيوة الدنيا كمثل ريح فيہا صر اصابت حرث قوم ... و ما ظلمهم الله و لكن انفسهم يظلمون

اللہ تعالی:
اللہ تعالی اور ظلم 9;اللہ تعالی کا عدل 9
انسان:

انسان کی مادی ضروریات 5
انفاق: 2، 3، 5، 7 ، 10
انفاق کا محرك 8; انفاق کے اثرات 2، 4
ایمان:
ایمان کے اثرات 4
تحريك:
تحريك کے عوامل 7
دنيا پرستي: 7، 8
ظلم: 9
اپنے نفس پر ظلم 6، 8، 9
عمل: ا، 2، 5، 7، 10
عمل کے اثرات و نتائج10 ;عمل کے صحیح ہونے کی شرط 4

قرآن کریم:
قرآن کریم کی مثالیں 1
کفار:
کفار کا انفاق 1، 3، 5، 7، 10;کفار کا ظلم 9 ;کفار کا عمل صالح 1، 2، 5، 7، 10 ;کفار کی دنیا پرستی 7
کفر:
کفر کے اثرات 2، 6، 10
مادی وسائل: 3، 5

(١١٨) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لاَ يَأْلُونَكُمْ خَبَالاً وَدُّواْ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ
اے ایمان والو خبردار غیروں کو اپنا رازدار نہ بنانا یہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئي کوتاہی نہ کریں گے _ یہ صرف تمھاری مشقت و مصیبت کے خواہش مند ہیں _ ان کی عداوت زبان سے بھی ظاہر ہے اور جو دل میں چھپا رکھا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے _ ہم نے تمھارے لئے نشانیوں کو واضح کرکے بیان کردیا ہے اگر تم صاحبان عقل ہو _
1_ اہل ایمان کیلئے غیروں کو محرم رازبنانے سے پرہیز ضروری ہے_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم
"بطانة"کے معنی استر کے کپڑے کے ہیں_ اسکے مقابلے میں"ظہارة"ہے جو کپڑے کے اوپر کی تہہ کے معنی میں ہے_
"بطانة" اس شخص کیلئےکنایہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے جسے آپ نے اپنے کاموںسے باخبرکرنےکیلئے چن لیاہو_
(مفردات راغب)
2_ اسلامی معاشرے کے رازوں اور اطلاعات کی

اغیار(کافروں،منافقوں اور ...) سے حفاظت ضروری ہے_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم
3_ ایمان سے محروم لوگوں(اغیار)کے ساتھ دوستانہ اور صمیمی تعلقات کو ممنوع قرار دینا_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم
رازدار قرار دینے سے نہی کرنا، دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات کی نفی ہے_
4_ ایمان سے تہی معاشروں اور غیروں کے مقابلے میں، مومن معاشرہ بلند مقام کا حامل ہے_ *
یا ایھا الذین آمنوا ...من دونکم

لفظ "غیر"کی جگہ پر "دون" کا استعمال ایمان سے تہی معاشروں کے پست ہونے کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_
5_ دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات کو وجود میں لانے کا معیار اور محور ایمان ہے_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم
یہ مطلب جملہ " لا تتخذوا ..." کے مفہوم سے حاصل ہوتاہے_
6_ مومنین اور ایمانی معاشرے میں خلل اور فساد ڈالنے کیلئے ایمان سے محروم اور پرائے لوگوں کی مسلسل کوشش اور سازش_
یا ایھا الذین آمنوا ... لایالونکم خبالاً
7_ ایمانی معاشرے کا رنج و تکلیف اور مشقت میں مبتلا ہونا اغیارکی خواہش ہے_
ودوا ما عنتم
" ما عنتم" میں ما مصدریہ ہے اور" عنت" کے معنی تکلیف اور مشقت کی شدت کے ہیں_
8_ ایمانی معاشرے کا امن، رفاہ اور آسائشے میں ہونا، غیروں کیلئے غم و اندوہ کا باعث ہے_
ودوا ما عنتم
مندرجہ بالا مطلب جملہ "ودوا ما عنتم" کے مفہوم سے حاصل کیا گیا ہے_
9_ غیروں کی اسلام اور ایمانی معاشرے کے ساتھ دشمنی ان کی گفتار سے آشکار ہے_
قد بدت البغضاء من افواھہم
10_ انسان کے اندرونی رازوں کا خود بخود کلام و بیان میں ظاہر ہو جانا_
قد بدت البغضاء من افواھہم
11_ انسان کے اندر کی پہچان کا ایك ذریعہ اسکی زبان ہے_
قد بدت البغضاء من افواھہم
چونکہ وہ اپنا ما فی الضمیر چھپانا چاہتے تھے لیکن ان کی باتوں سے ظاہر ہوگیا، اس سے مندرجہ بالا

مطلب حاصل ہوتاہے_
12_ دین کے دشمنوں کی سازشوں اور ان کے اثرورسوخ کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کی دائمی ہوشیاری کا ضروری ہونا_
یا ایھا الذین آمنوا ... لایالونکم خبالا ... ودوا ما عنتم ... قد بدت البغضائ
غیروں کی دشمنی اور کینہ پروری کا بیان ، دلالت کرتا ہے کہ ایمانی معاشرے کیلئے ضروری ہے کہ ان کے بارے میں ہوشیار رہے_
13_ اغیار کا مؤمنین کے ساتھ مخفی اور دلی بغض و کینہ اس سے کہیں زیادہ گہرا اور شدید ہے جتنا ان کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے_
قد بدت البغضاء من افواہہم و ما تخفی صدورھم اکبر
14_ خدا کی طرف سے غیروں (کافروں) کی مسلمانوں اور اہل ایمان کے ساتھ دلی عداوتوں کا آشکار کیا جانا_
و ما تخفی صدورہم اکبر
15_ اہل کتاب کی مومنین کے ساتھ دلی عداوت، ان کے خلاف سازشیں کرنا اور ان کا برا چاہنا_ اور اسی طرح ایمانی معاشرے کے ان کے ساتھ قریبی تعلقات پیدا ہونے کا خطرہ_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم ... صدورھم اکبر
یہ اس صورت میں ہے کہ سابقہ آیات کی مناسبت سے "من دونکم"سے مراد اہل کتاب ہوں_
16_ آغاز اسلام میں، بعض اہل کتاب کا مسلمانوں کے ساتھ دو غلاپن_
قد بدت البغضاء من افواہہم و ما تخفی صدورھم اکبر
پہلی آیات کے قرینہ سے "دونکم"سے مراد اہل کتاب ہیں اور یہ کہ وہ اپنی دلی عداوت کو چھپاکر رکھتے تھے ،اس سے ان کا دو غلاپن ظاہر ہوتا ہے_
17_ غیروں (کافروں) کی گفتار اور ان کی اندرونی سوچوں کی تحقیق ،اسلامی معاشرہ کے خلاف ان کی سازشوں کو بے

نقاب کرنے کیلئے ضروری ہے_
لاتتخذوا بطانة من دونکم لایا لونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواہہم و ما تخفی صدورھم اکبر
18_ غیروں(کافروں) کی دشمني، سازشیں اور برا چاہنا، اسلامی معاشرے کے ان کے ساتھ تعلقات قائم نہ کرنے کی ایك وجہ ہے_
لاتتخذوا ... لایالونکم خبالاً ... و ما تخفی صدورھم اکبر

39

"لایالونکم ..."کا جملہ "لاتتخذوا ... " کیلئے علت ہے_
19_ اسلامی معاشرے کے غیروں کے ساتھ گہرے و محکم تعلقات معاشرے میں غیروں کے اثرورسوخ اور ان کی طرف سے معاشرے میں رخنہ اندازیوں کی راہ ہموار کرتے ہیں_
لاتتخذوا بطانة من دونکم لایالونکم خبالاً
"لایالونکم ..."کا جملہ "لاتتخذوا ..."کی علت بیان کر رہا ہے_
20_ انسان کا سینہ، محبتوں اور نفرتوں کا مرکز ہے_
و ما تخفی فی صدورھم اکبر
21_ انسان کے اندرونی رازوں سے خداوند متعال کا آگاہ ہونا_
و ما تخفی صدورھم اکبر
22_ انسانی معاشروں کی تقسیم بندی کیلئے ایك معیار و میزان، انسانوں کے اعتقادات و نظریات ہیں_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم ... و ما تخفی صدورھم اکبر
خداوند متعال نے انسانی معاشرے کو مومنین اور غیرمومنین میں تقسیم کیا ہے اور یہ تقسیم ان کے نظریات کی بنیاد پر ہے_
23_ غیروں اور دین کے دشمنوں کے اثرورسوخ سے ایمانی معاشرہ کی حفاظت تمام اہل ایمان کا فریضہ ہے_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم
ایسا لگتاہےکہ خداوند متعال کا اس حکم سے مقصد کہ کافروں کو اپنا رازدار نہ بنائیں ان کے اسلامی معاشرہ میں اثرورسوخ روکنے کی خاطر ہے_
24_ غیروں اور دین کے دشمنوں کے حقیقی چہرہ کو ظاہر کرنے کے بارے میں خداوند متعال کا مومنین پر اتمام حجت کرنا اور ان کی سازشوں سے بچنے کا طریقہ بتانا_
یا ایھا الذین آمنوا ... قد بینا لکم الآیات
25_ غیروں اوردین کے دشمنونکی سازشوں اور مکروفریب کو ظاہر کرنا، آیات الہی میں سے ہے_
قد بدت البغضاء من افواہہم ... قد بینا لکم الآیات
26_ آیات الہی سے مستفید ہونے کی شرط ایمان اور غوروفکر سے کام لینا ہے_
یا ایھا الذین آمنوا قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون
ایسا لگتاہے کہ "ان کنتم تعقلون"آیات سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے نہ اصل بیان کی کیونکہ بیان محقق ہوچکا ہے_

40

27_ ایمانی معاشرے کی فکر اور سوچ دین کے دشمنوں کو پہچاننے کا وسیلہ ہے اور ان کی سازشونسے بچنے کی راہ ہموار کرتی ہے_
یا ایھا الذین آمنوا ... قد بدت البغضاء من افواھہم ... ان کنتم تعقلون
یہ اس صورت میں ہے کہ "ان کنتم تعقلون" کو آیت میں تمام مذکورہ بالا مطالب کیلئے شرط قرار دیا گیا ہو_
28_ غیروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور انہیں اپنا رازدار بنانا انسان کی بے عقلی کی علامت ہے_
یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم ... ان کنتم تعقلون
29_ صحیح کو غلط سے پہچاننے میں آیات خدا، اہل فکر مومنین کی راہنمائي کرتی ہیں_
قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون

(۱۱۹) ہَاأَنتُمْ أُولاءِ تُحِبُّونَہُمْ وَلاَ یُحِبُّونَکُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْکِتَابِ کُلِّہِ وَإِذَا لَقُوکُمْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَیْکُمُ الأَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ قُلْ مُوتُواْ بِغَیْظِکُمْ إِنَّ اللّہَ عَلِیمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

خبردار _ تم ان سے دوستی کرتے ہو اور یہ تم سے دوستی نہیں کرتے ہیں_ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو او ریہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے او رجب اکیلے ہو تے ہیں تو غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں _ پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ تم اسی غصہ میں مرجاؤ _ خدا سب کے دلوں کے حالات سے خوب باخبر ہے_

1_ کافروں اور غیروں کے ساتھ بعض مومنین کی محبت اور ان کا مومنین سے دھوکہ اور دغابازی کرنا_
یا ایھا الذین آمنوا ... ھآا نتم اولاء تحبونھم ... واذا خلوا عضوا علیکم الأنامل من الغیظ
2_ مومنین کا کافروں کی سازشوں کے بارے میں غافل ہونا، ان سے دھوکہ کھاکر ان کے ساتھ انتہائي محبت کرنے کی وجہ بنتاہے_
یا ایھا الذین آمنوا ... ھاأنتم اولاء تحبونھم ... واذا خلوا عضوا علیکم الأنامل من الغیظ مورد بحث آیت کے سابقہ آیت کے ساتھ ارتباط سے یہ مطلب حاصل ہوتا ہے_
3_ آیات خدا میں فکر کرنا (کافروں کی دشمنی اور سازش کو فاش کرنا) غیروں کے ساتھ اہل ایمان کی محبت سے روگردانی کا باعث ہے_
لایالونکم خبالا ودوا ما عنتم ... قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون_ ھاأنتم اولاء تحبونھم
4_ مسلمان، آسمانی کتابوں پر اپنے ایمان کی وجہ سے،

43
تمام ادیان کے پیروکاروں سے محبت کرتے ہیں_*
هاأنتم اولاء تحبونہم و لايحبونكم و تؤمنون بالكتاب كلہ
یہ اس صورت میں ہے کہ "تؤمنون " ، "تحبونہم" کی علت ہو_
5_ کفار اور غیروں کے ساتھ اظہار محبت کے باوجود ان کا مؤمنین کے ساتھ دشمنی و کینہ_
هاأنتم اولاء تحبونہم و لايحبونكم
6_ مسلمان، تمام آسمانی کتابوں پہ ایمان رکھتے ہیں_
و تؤمنون بالكتاب كلہ
اگرچہ یہاں پر لفظ "کتاب" مفرد ہے لیکن جمع کے معنی میں ہے چونکہ الف لام، جنس کیلئے ہے_
7_ کافروں (اہل کتاب) کا بعض آسمانی کتابوں پہ عقیدہ نہ ہونا_
هاأنتم اولاء ... و تؤمنون بالكتاب كلہ
مسلمانوں کا تمام کتابوں پہ ایمان رکھنا، قرینہ مقابلہ کو دیکھتے ہوئے اس کو بیان کرتا ہے کہ اہل کتاب تمام آسمانی کتابوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں_
8_ تمام آسمانی کتابوں (قرآن و ... پر) ایمان کا اظہار کرنے میں بعض اہل کفر کی مسلمانوں کے ساتھ منافقانہ روش_
و اذا لقوكم قالوا امنا و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل
"أمنا"کا متعلق " تؤمنون بالكتاب كلہ" کے قرینہ سے تمام آسمانی کتابیں ہیں_
9_ بعض اہل کتاب کا مومنین کے ساتھ شدید بغض و کینہ_
و اذا لقوكم قالوا امنا و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ
10_ دین کے دشمنوں کا مومنین کے ساتھ شدید بغض و کینہ کا ، ان کے اپنی انگلیوں کو کاٹنے میں ظاہر ہونا_
عضوا عليكم الأنامل من الغيظ
11_مومنین کے ساتھ منافقین کے بغض و کینہ کا شدید ہونا_*
و اذا لقوكم قالوا امنا و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ
مؤمنوں کے ساتھ برتاؤ میں ایمان کا اظہار اور باطن میں ان کے ساتھ دشمنی ،اس بات کو بیان کرتی ہے کہ احتمالا یہ آیت منافقین کے بارے میں ہے_

44
12_ مؤمنین کے ساتھ دشمنان اسلام کے شدید بغض و کینہ کا خدا کی طرف سے ظاہر کیا جانا_
و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ
13_ انسان کی باطنی کیفیت کي، اسکے بیرونیحالات اور روش میں تأثیر_
عضوا عليكم الأنامل من الغيظ
اسلام کے دشمنوں کا کینہ (جوکہ ایك باطنی کیفیت ہے) انگلیاں کاٹنے (جو کہ ایك ظاہری حالت ہے) کا موجب بنا ہے_
14_ دشمنان دین کا، مومنین کو غافل کرنے کیلئے دینی شعائرسے سوء استفادہ کرنا_
هاأنتم اولاء تحبونہم و لايحبونكم ... و اذا لقوكم قالوا امنا
یہ اس صورت میں ہے کہ مومنین کی کافروں کے ساتھ محبت، کفار کے ایمان (امنا) پر اظہار کرنے کا نتیجہ ہو_
15_ اسلامی معاشرہ کا ایمان، دین کے دشمنوں کے بغض و کینہ کا مرکز_
و تؤمنون بالكتاب كلہ ... و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ
16_ ایمانی معاشرے اور دین کے غضبناك دشمنوں کی نابودی کیلئے پیغمبراکرم(ص) کا بد دعا کرنا_
قل موتوا بغيظكم
17_ دشمنان دین کے گزندسے ایمانی معاشرے کے امن و امان کی حفاظت کیلئے خدتعالی کی خاص توجہ کا ہونا_
ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء ... و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ قل موتوا بغيظكم
کافروں کی دشمنیوں اور کینے کا ظاہر کرنا، اور ان کی سازشوں کیلئے راہ حل بتانا، مومنین پر خدا کی خاص توجہ کی

علامت ہے_
18_ انسان جو باتیں اپنے دلوں میں چھپاکر رکھتے ہیں خدا کا ان سب کے بارے میں آگاہ ہونا_
ان اللہ علیم بذات الصدور
19_ دین کے دشمن اسلام اور ایمانی معاشرے سے جو بغض و کینہ اپنے دل میں رکھتے ہیں، خداوند متعال کا اس سے آگاہ ہونا_
عضوا علیکم الأنامل من الغیظ ... ان اللہ علیم بذات الصدور
20_ انسان کا سینہ محبتوں اور نفرتوں کا گھر ہے_
قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور
21_ تمام قلبی رازوں سے خدا کی واقفیت پر توجہ انسان کو گناہ و انحراف سے بچانے کا باعث بنتی ہے_

یا ایھا الذین آمنوا ... ھاأنتم اولاء ... ان اللہ علیم بذات الصدور
جملہ "ان اللہ ..." اس حقیقت کے بیان کے علاوہ کہ خدا ان کے اسرار کو جانتا ہے، اسلئے ذکر کیا گیا ہے کہ انسان اس حقیقت کے پیش نظر گناہ و انحراف سے پرہیز کرے کیونکہ اسکے تمام افکار و اعمال خدا کے سامنے اور اسکے مورد نظر ہیں_
22_ دشمنان دینکے، اسلامی معاشرے کے خلاف سازشیں کرنے پر خدا کا ان کو تنبیہہ کرنا_
و اذا خلوا عضوا علیکم ... ان اللہ علیم بذات الصدور
جملہ "ان اللہ ... " جملہ " ذا خلوا ... " کے بعد درحقیقت کافروں کو ایك تنبیہہے کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ اگر وہ مسلمانوں سے کینہ پروری اور ان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں تو خدا اس سے آگاہ نہیں ہے، کیونکہ خدا نہ صرف ان کے خفیہ نشستونسے آگاہ ہے بلکہ ان کے دلوں کے باطن، جوکہ ان خفیہ اجلاسوں سے بھی زیادہ مخفی ہیں، سے بھی آگاہ ہے_
23_ کینہ پرور کافر اور چالباز منافق، نابودی کے قابل ہیں_
قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور

46

47

(١٢٠) إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُواْ بِهَا وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

تمهيں ذرا بهی نيکی ملے تو انهيں برا لگے گا اور تمهيں تکليف پہنچ جائے گی تو خوش ہوں گے اور اگر تم صبر کرو اور تقوي اختيار کرو تو ان کے مکر سے کوئي نقصان نہ ہوگا خدا ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے _
1_ مومنين کی تهوڑی سی خير و خوشی سے بهی دشمنان دين کا ناخوش ہونا_
ان تمسسکم حسنة تسؤ هم
2_ مومنين کے برے اور ناگوار حادثات ميں مبتلا ہونے پر دين کے دشمنوں کا خوش ہونا_
و ان تصبکم سيئة يفرحوا بہا
3_ بعض اہل کتاب کا مومنين کے ساته حسد و عداوت رکهنا_
ان تمسسکم ...وان تصبکم سيئة يفرحوا بہا
4_ خدا کی طرف سے دين کے دشمنوں کی مسلمانوں کے بارے ميں بری خواہشات کا ظاہرکياجانا_
و ان تمسسکم حسنة تسؤ هم
5_ منافقين کا مومنين کے ساته حسد اور ان کا برا چاہنا_ *
اذا لقوکم قالوا امنا ... ان تمسسکم حسنة تسؤ هم و ان تصبکم سيئة يفرحوا بہا
بعض کا يہ خيال ہے کہ "و ذا لقوکم قالوا امنا"کا جملہ منافقين کے بارے ميں ہے_ اس صورت ميں "تسؤ هم" کی ضمير مفعولبهی انہی کی طرف لوٹتی ہے_
6_ مومنين کا صبر اور پرہيزگاري، دشمنوں کے دهوکے اور سازشوں سے امان ميں رہنے کا باعث_
و ان تصبروا و تتقوا لايضرکم کيدهم شيئا
7_ مسلمانوں کا دين کے دشمنوں کے ساته دوستی ختم

کرنا، ناگواريوں کے ختم ہونے کا باعث_
لاتتخذوا بطانة من دونکم ...و ان تصبروا
دين کے دشمنوں کے ساته قطع تعلق کرنے کے بعد صبر و تقوي کی نصيحت کرنا، اس حقيقت کی طرف اشاره ہے_
8_ دشمنان دين کے ساته دوستانہ روابط منقطع کرنے کی صورت ميں پيش آنے والی ناگواريوں کے مقابلے ميں صبر و استقامت سے کام لينا ايمانی معاشرے کو ان کے مکر و خيانت سے بچانے کا عامل ہے_
لاتتخذوا بطانة من دونکم ... و ان تصبروا و تتقوا لايضرکم کيدهم شيئا
صدر آيہ کو ديکهتے ہوئے مندرجہ بالا مطلب ميں "تتقوا" کا متعلق دشمنوں کے ساته دوستی سے پرہيز کرنا قرار ديا گياہے_
9_ کفر کے محاذ کا ايمانی معاشرے کے سامنے کمزور ہونا ، اگر مومنين احکام الہی (امربالمعروف اور نہی عن المنکر) کے مطابق عمل کريں_
کنتم خير امة ... لن يضروکم الا اذی و ان يقاتلوکم يولوکم الادبار ... ضربت عليهم الذلة ... و ان تصبروا و تتقوا لايضرکم کيدهم شيئا
مندرجہ بالا مطلب ميں تقوي احکام الہی پر عمل کرنے کے معنی ميں ليا گيا ہے جيسا کہ خدتعالی نے سابقہ آيات ميں، ان ميں سے بعض (امربالمعروف و حقيقی ايمان ...) کی طرف اشاره کيا ہے يعنی اس وقت دشمنی بے اثر ہے جب آپ تقوي رکهتے ہوں اور احکام خدا پر عمل پيرا ہوں_
10_ مسلمان ہميشہ دشمنوں کے دهوکے اور سازش کے خطرے سے دوچار ہيں_
لايضرکم کيدهم شيئا
11_ دشمنان دين کی سازش کے مقابلے ميں مقاومت اور تقوي کا ضروری ہونا_
ان تمسسکم حسنة ... و ان تصبروا لا يضرکم کيدهم شيئا
12_دشمنان دين کے کينے اور چالبازياں خداوند متعال کے علم کے دائرے ميں_
لايضرکم کيدهم شيئا ان الله بما يعملون محيط
13_ خداوند متعال کا دين کے دشمنوں کے تمام اقدامات اور سرگرميوں پرمحيط ہونا_
لايضرکم کيدهم شيئا ان الله بما تعملون محيط

14_ دین کے دشمنوں کے کردار اور ان کے تمام افعال

پر خدا تعالی کے علم کی طرف توجہ، ان کے ساتھ برتاؤ میں مسلمانوں کے جذبہ کو قوی کرنے کے عوامل میں سے ہے_
تمسسکم ... ان اللہ بما یعملون محیط
"ان اللہ ..."کا جملہ خدا کے احاطہ علم کو بیان کرنے کے علاوہ، اسلئے بھی بیان کیا گیا ہے کہ مبادا مسلمان اپنے ساتھ کافروں کی کینہ پروری کے ظاہر ہونے کے بعد مضطرب ہوجائیں اور ہمت ہار جائیں_
15_ انسان کا کردار اور اسکے افعال، خدا کے سامنے ہیں_
ان اللہ بما یعملون محیط
16_ خداوند متعال جزئیات سے باخبر ہے_
ان اللہ بما یعملون محیط
17_ خداوند متعال دین کے دشمنوں کے کینہ اور چالبازیوں سے ،صابر پرہیزگاروں کی حفاظت کرتا ہے_
و ان تصبروا و تتقوا لایضرکم کیدھم شیئا ان اللہ بما یعملون محیط
چونکہ "ان اللہ ..." کاجملہ "لایضرکم"کیلئے علت ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کے افعال پر خدا کا مکمل احاطہ ان کے نقصان پہنچانے سے رکاوٹ بنتا ہے_ پس خدا مومنین کا محافظ ہے بشرطیکہ وہ صبر اور تقوي رکھتے ہوں_

51

(۱۲۱) وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَہْلِكَ تُبَوِّیءُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

اس وقت کو یاد کرو جب تم صبح سویرے گھرسے نکل پڑے اور مومنین کو جنگ کی پوزیشن بتا رہے تھے اور خدا سب کچھ سننے والا اورجاننے والا ہے _

1_ مومنین کیلئے دشمنوں کے مقابلے میں جنگی اڈے قائم کرنے کیلئے پیغمبراکرم(ص) کا صبح کے وقت اپنے خاندان کو چھوڑ کر گھر سے نکلنا_

و اذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

2_ حساس اور تقدیر ساز ایام کی یادآوری کی اہمیت_

و اذ غدوت من اہلك تبوء المومنين

لفظ "اذ" مفعول ہے، محذوف کلمہ کیلئے، جیسا کہ "اذکر"ہے (یادکرو)_

3_ روزانہ کے کاموں کا آغاز صبح کے وقت کرنے کی اہمیت_*

واذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

4_ گھر بار کو چھوڑ کر دشمن کے ساتھ مقابلے کیلئے میدان جنگ کی طرف جانا_ خدا کی طرف سے بھیجے گئے راہنماؤں اوران کے پیروکاروں کی جملہ خصوصیات میں سے ہے_

و اذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

"من اہلك"سے مراد یہ ہے کہ پیغمبراکرم(ص) اور اصولی طور پر ہر الہی رہبر، دشمن کے ساتھ مقابلے کے وقت فرائض کو انجام دیتے ہوئے اپنے اہم ترین تعلقات (زوجہ، اور اولاد) کو چھوڑ دیتا ہے اور میدان جنگ کی طرف جاتا ہے_

5_ پیغمبراکرم(ص) کا جنگی فنون سے آگاہ ہونا اور دین کے دشمنوں کے خلاف مسلحکاروائیوں کی راہنمائي پر قادر ہونا_

و اذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

6_ فوج كى رہنمائي بھى اسلامى معاشرے كے رہنما كى ذمہ دارى ہے _
واذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال
چونكہ پيغمبراكرم(ص) اسلامى معاشرہ كے راہنما ہونے كے ناطہ سے مسلح افواج سے مربوط مسائل كى بھى راہنمائي فرماتے تھے اس سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_
7_ سابقہ تجربات سے استفادہ كرنے پر قرآن كريم كى تاكيد و نصيحت_
و اذ غدوت من اہلك
قرآن كا پيغمبراكرم(ص) اور دوسرے مورد خطاب لوگوں كو جنگ احد كے مسائل كو ياد ركھنے كى طرف متوجہ كرنا، درحقيقت گذشتہ تجربات سے استفادہ كرنے كى نصيحت ہے_
8_ دشمنوں كے حملے كے مقابلے ميں فوجى تيارى اور فوجى مشقوں كا ضرورى ہونا_
و اذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال
قريش كے مدينے پر حملہ كے مقابلے ميں فوجى اڈّوں كو معين كرنے كيلئے پيامبر اكرم(ص) كا صبح كے وقت نكلنا، دشمن كے حملے كے مقابلے ميں فوجى تيارى اور فوجى مشقوں كے ضرورى ہونے كو بيان كرتا ہے_
9_ خدا تعالى سميع (سننے والا) اور عليم (دانا) ہے_
والله سميع عليم
10_ كوئي بات ،نيت اور عمل، خدا سے پوشيدہ نہيں ہے_
والله سميع عليم
11_ جنگ احد كى جگہ معين كرنے پر مسلمانوں ميں اختلاف رائے_*
و اذ غدوت ...والله سميع عليم
دفاعى جگہ كى تيارى كيلئے پيغمبراكرم(ص) كے مدينہ سے نكلنے كو بيان كرنے كے بعد خدا كے سميع و عليم ہونے كا تذكرہ اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ دشمنوں كے ساتھ مقابلہ كے مقام كى تعيين كے بارے ميں مسلمانوں ميں چہ ميگوئياں اور پيغمبراسلام(ص) كى رائے كے مخالف افكار بھى پائے جاتے تھے_
12_ پيغمبراكرم(ص) كا جنگ احد ميں فوجى كا روائيوں كے سپہ سالار كى حيثيت سے شركت كرنا_
و اذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال
امام صادق(ع) : سبب نزول ہذہ الآية ان قريشا خرجت من مكة تريد حرب رسول الله (ص) فخرج يبغى موضعاً للقتال (1) امام صادق (ع) نے فرمايا: اس آيت كے نزول كا سبب يہ تھا كہ قريش آنحضرت(ص) سے جنگ كرنے كيلئے مكہ سے نكلے تو آپ (ص) بھى مقام حرب كى تلاش ميں نكل كھڑے ہوئے_
----

1)تفسير قمى ج1 ص 110 ، نورالثقلين ج1 ، ص 384ح 336.

آنحضرت(ص) : 1، 12
آنحضرت(ص) اور غزوہ احد 12;آنحضرت(ص) كا انتظام و انصرام 5;آنحضرت(ص) كاجہاد 1، 5; آنحضرت(ص) كى سپہ سالارى 5، 12
اختلاف: 11
اسماء و صفات:
سميع 9; عليم 9
اقدار: 3
الله تعالى:

(١٢٢) إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلاَ وَاللّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

اس وقت جب تم میں سے دوگرو ہوں نے سستی کا مظاہر ہ کرنا چاہا لیکن بچ گئے کہ اللہ ان کا سرپرست تھا او راسی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے _

1_ جنگ احد میں دو گروہوں کا سستی دکھانے اور جنگ میں شرکت سے پہلو تہی کرنے کی طرف رجحان_

اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا

بیشتر مفسرین کا یہی خیال ہے کہ مندرجہ بالاآیت جنگ احد کے بارے میں نازل ہوئي ہے_

2_ جنگ احد ميں شركت كرنے والے دو مسلمان گروہوں كا خوف اور سستي، خداوند عالم كى طرف سے مورد ملامت ہے_
اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما
" فشل" ، "خوف كے ہمراه كمزوري" كے معنى ميں استعمال ہوتا ہے_ (مفردات راغب)
3_ تاريخى واقعات (جنگ احد) كى تحليل ، ان كى يادآورى اور ان سے عبرت حاصل كرنے كا ضرورى ہونا_
اذ ہمت طائفتان منكم ان تفشلا
يہ اس صورت ميں ہے كہ كلمہ " اذ " فعل مقدر ، جيسے "اذكر" (ياد كرو) كا مفعول ہو اور تاريخى حوادث كا ياد كرنا عموماً ان سے عبرت حاصل كرنے كى خاطر ہوتا ہے_
4_ دشمنوں كے ساتھ محاذ جنگ ميں كم حوصلہ مسلمان گروہوں كو خدا كى دھمكي_
والله سميع عليم _ اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا
يہ اس صورت ميں ہے كہ كلمہ "اذ" كا متعلق "سميع" اور "عليم" ہو يعنى جنگ سے كوتاہى كے ارادے كے بارے ميں خدا ان كى خفيہ باتوں كو سنتا ہے اور ان كے افكار و نظريات سے آگاہ ہے، اور گناه و خلاف ورزى كے موارد ميں خدا كے "سميع"و "عليم"ہونے كا ذكر مخالفين كو دھمكى دينے پر دلالت كرتا ہے_

5_ جنگ احد كى طرف روانگى كے وقت مسلمانوں ميں خوف و ہراس اور سستى ايجاد كرنے كيلئے منافقين (عبدالله ابن ابى سلول) كى چاليں_
اذ ہمت طائفتان منكم ان تفشلا
مجمع البيان ميں آيا ہے كہ عبدالله ابن ابى سلول، دو مسلمان گروہوں (بعض مہاجرين و انصار) كو مشركين كے مقابلے پر آنے سے ڈراتا تھا_
6_ خداوند متعال كا، دلوں كے راز اور لوگوں كے اسرار سے آگاه ہونا_
والله سميع عليم _ اذ ہمت طائفتان
"همت"كا كلمہ "هم"كے ماده سے كسى كام كو انجام دينے كيلئے دل ميں پيدا ہونے والے عزم و اراده كے معنى ميں ہے، اور اس صورت ميں كہ "اذہمت"،"سميع"اور "عليم"سے متعلق ہو، خداوند متعال كے انسانوں كے ارادے اور نيت سے آگاه ہونے كو بيان كرتا ہے_
7_ جنگ احد، مسلمانوں كے دوگروہوں كے بے تقوي ہونے، ان كى بے صبرى اور دشمنوں كى سازشوں سے نقصان اٹھانے كا ايك نمونہ_
و ان تصبروا و تتقوا لايضركم كيدہم شيئا ...اذ ہمت طائفتان منكم ان تفشلا
8_ جنگ احد ميں مسلمانوں كے جو دو گروه سستى ميں مبتلا تھے ان كے خوف و ہراس كو ختم كرنے كيلئے خدا كى مدد_
اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما
"اذہمت"كے جملہ سے پتہ چلتا ہے كہ وه سستى كا اراده ركھتے تھے ليكن اس اراده سے بدل گئے اور جنگ ميں مصروف ہوگئے اور "والله وليهما"كا جملہ ظاہراً بدلنے كى وجہ كو بيان كرتا ہے_
9_ مشكلات و حوادث كا مقابلہ كرنے كيلئے خداوند متعال كى طرف سے مومنين كى حمايت_
اذہمت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليہما
10_ دشمنوں كى چالوں اور نفسياتى جنگ كے مقابلے ميں ايمانى معاشره كے استوار ہونے اور اثر قبول نہ كرنے كى ضرورت_
اذ ہمت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليہما
"والله وليہما"كا جملہ در حقيقت مومنين اور ولايت خدا پر اعتقاد ركھنے والوں كيلئے ايك ياددہانى ہے كہ وه مشكل حالات ميں خدا كى ولايت و حمايت كو فراموش نہ كريں اور عبدالله ابن ابى جيسے ، سستى اورخوف و ہراس پھيلانے والے عناصر كى باتوں ميں نہ آئيں_
11_ ولايت خدا كو قبول كرنا، دينى فرائض كو انجام دينے ميں ہر قسم كى سستى كو ختم كرديتا ہے_
اذ ہمت ... والله وليہما

اعتراض کے لہجہ میں، "واللہ ولیہما"(جبکہ خدا

آپ کا سرپرست اور حامی ہے، سستی کیوں؟) اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ولایت خدا کو قبول کرنا اور اس پر عقیدہ رکھنا، الہی فرائض کو انجام دینے میں ہر قسم کی سستی سے مانع ہوتا ہے_

12_ صرف(جنگ کی طرح کے) مشکل حالات میں سستی اور خوف و ہراس اور پیغمبر(ص) کی نافرمانی کا ارادہ خدا کی ولایت و حمایت سے خارج ہونے کا باعث نہیں بنتا_

اذ ہمت ...واللہ ولیہما

"واللہ ولیہما"کا جملہ، جنگ سے منصرف ہونے اور رسول خدا(ص) کی نافرمانی کا ارادہ رکھنے والے لوگوں پر اعتراض کرنے کے باوجود یہ بیان کررہاہے کہ ان کے اس ارادہ سے خدا کی ولایت ان سے منقطع نہیں ہوئي_

13_ خدا کی حمایت و ولایت منقطع ہوجانے کی صورت میں لوگوں کا منحرف ہوجانا_

اذ ہمت ...واللہ ولیہما

"اللہ ولیہما"کا جملہ مسلمانوں کے پیغمبراکرم(ص) کی مخالفت کے ارادہ سے منصرف ہونے کی علت کو بیان کررہاہے_ لہٰذا ولایت کامنقطع ہونا انسان کے منحرف ہونے اور پیغمبر(ص) کی مخالفت میں مبتلا ہونے کا موجب ہے_

14_ اہل ایمان کا تمام امور میں فقط خدا کی ذات پر توکل اور بھروسہ ضروری ہے_

و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

توکل کے متعلق کا حذف ہونا اس کے موارد کے عام ہونے پر دلالت کرتاہے_یعنی تمام کاموں میں فقط خدا کی ذات پر توکل کریں_

15_ مومنین کے ،حامی والے خدا پر توکل و بھروسہ کرنا مشکل و دشوار حالات میں ان کے روحانی پہلوؤں کو قوی کرنے کا عامل ہے_

اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیہما و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

"اذ ہمت ... ان تفشلا"کے بعد "و علی اللہ ..."کا جملہ مشکلات اور سستی کو ختم کرنے کے عامل کی طرف راہنمائي کرتاہے_

16_ خداوند تعالی کی ولایت کو قبول کرنے کا لازمہ، ہر حال اور تمام کاموں میں اسکی ذات پر توکل کرناہے_

واللہ ولیہما و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

جملہ "و علی اللہ فلیتوکل" کا فاء کے ساتھ جملہ "واللہ ولیہما"پر تفریع کرنایعنی اب جبکہ خدا آپ کا ولی ہے تو فقط اسی پہ توکل کریں_

17_ معنویات میں رشد و تکامل دشمن کے مقابلے میں بہتر استقامت کا سبب ہے_

اذ ہمت ...و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

"واللہ ولیہما"کا جملہ اور "علی اللہ ..." کا جملہ دینی معرفت کو بیان کرنے کے علاوہ مسلمانوں کی دشمنوں کے مقابلے میں تقویت کیلئے ہے_

18_ بنی حارثہ اور بنی سلمہ کا جنگ احد میں سستی اور شرکت نہ کرنے کی طرف رجحان_

اذ ہمت طائفتان منکم

امام باقر(ع) اور امام صادق(ع) نے مندر جہ بالا آیت میں "طائفتان"کے بارے میں فرمایا: والطائفتان ھما بنوسلمة و بنوحارثہ حیان من الانصار (1)ان دو گروہوں سے مراد انصار کے دو قبیلے بنوسلمہ اور بنوحارثہ ہیں_

آنحضرت(ص) :

آنحضرت (ص) کے حکم سے سرکشی 12

استقامت:

استقامت کی اہمیت 10; استقامت کے اسباب 17; جہاد میناستقامت 17

----

1)مجمع البیان ج2 ص824.

گمراہی کے اسباب 13
مجاہدین: 1
مسلمان: 2، 4، 7، 8
مشکلات:
جنگ کی مشکلات 12; مشکلات کو آسان کرنے کے راستے15
معنوی رشد و کمال:
معنوی رشد و کمال کے اثرات 17
منافقین: 5
منافقین کی سازش 5
مؤمنین:
مؤمنین اور مشکلات 9 ; مؤمنین کاتوکل 14، 15
نقصان اٹھانا:
نقصان اٹھانے کے عوامل7
نیت:
نیت کا علم 6

(۱۲۳) وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اور اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی ہے جب کہ تم کمزور تھے لہذا اللہ سے ڈرو شاید تم شکر گذار بن جاؤ_
1_ جنگ بدر میں خداوند متعال کی طرف سے مؤمنین کی مدد_
و لقد نصرکم اللہ ببدر
2_ جنگ بدر کے مجاہدین، صابر اور متقی مسلمانوں کا ایك ایسا نمونہ تھے کہ جنہیں خداوند متعال نے اپنی نصرت کے ذریعے کافروں کے نقصان پہنچانے سے محفوظ رکھا_
ان تصبروا و تتقوا لایضرکم کیدھم ... و لقد نصرکم اللہ ببدر
3_ جنگ بدر میں جنگجو مومنین کی فوجی طاقت اور افراد کا دشمن کی فوجی طاقت کی نسبت کم ہونا_
و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة
"اذلة" چونکہ جمع قلت ہے، اس لئے مؤمنین کی افرادی طاقت اور کمی کی طرف اشارہ ہے اور ذلت (زبوں حالی اور ناتوانی) کا مادہ، مورد کي مناسبت سےجنگی وسائل کے لحاظ سے فوجی توانائي کے کم ہونے کو بیان کررہا ہے_
4_ جنگ بدر کے مجاہدین دشمن کے مقابلے میں پورا سازوسامان نہ رکھنے کے باوجود خدا پر ایمان اور توکل کی وجہ سے ان پر غالب آگئے_
و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون _ و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة
" و لقد نصرکم اللہ ببدر "کا جملہ سابقہ آیت میں بیان شدہ حقیقت کا ایك نمونہ ہوسکتا ہے، یعنی بدر میں تمہاری نصرت کا عامل تمہاراخدا پر توکل تھا_
5_احد کے جنگجو اپنی توانائیوں کے باوجود (ان میں سے بعض کے خدا کی ذات پر توکل نہ رکھنے کی وجہ سے) شکست کھاگئے*
و اذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنین ... و لقد

نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة
جنگ بدر میں فوجی طاقت کے کم ہونے کی یاددہاني، اسکے مقابلے میں ان کی جنگ احد میں توانائي کی طرف اشارہ ہے_

6_ جنگ میں دشمنوں پہ فتح کا عامل فقط فوجی تیاری ، سازوسامان اور افرادی قوت نہیں ہے_
و اذ غدوت ... و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة
چونكہ نہ تو احد كا فوجی سا ز و سامان (تبوء المؤمنين مقاعد للقتال) فتح كا عامل ہوا اور نہ طاقت كی كمی بدر میں (وانتم اذلة) شكست كا باعث ہوئي بلكہ جو چیز فتح كا عامل ہے وہ خدا پر توكل اور اسكی مدد ہے_
7_ مومنین كیلئے خدا كی نصرت و مدد، ان پر اسكی ولایت كی ایك نشانی ہے_
والله وليهما ...ولقد نصركم الله ببدرو انتم اذلة
جملہ " ولقد نصركم الله " جملہ " و الله وليهما" كیلئے دلیل ہوسكتا ہے یعنی خدا مومنین كا ولی اور حامی ہے، اس بنا پر كہ بدر میں تمہاری عین كمزوری اور ناتوانی میں مدد كي_
8_ خداوند عالم كی امداد اور نصرتیں، انسانوں كے تحرك كی جہت كا تعین كرتی ہیں نہ فطری عوامل كا_
و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة
مومنوں كی طاقت كے كم ہونے كے باوجود، اس آیت میں جس چیز كوفتح كا عامل بتایا گیاہے وہ خدا كی نصرت اور امداد ہے_
9_ خدا تعالی كی طرف سے جنگ احد كے جنگجوؤں كو سرزنش كرنا كہ جنگ بدر میں خدا كی مدد كے مشاہدہ كے باوجود جنگ احد میں كیوں سستی دكھانے كا عزم كیا_
و اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا ... و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة
آیت كا لب و لہجہ جنگ احد كے ان مسلمانوں كی سرزنش كو بیان كررہا ہے جو سستی اور نافرمانی كا عزم كئے ہوئے تھے_
10_كسی معاشرہ كے تاریخی اور تقدیر ساز حوادث كا موازنہ ،اس معاشرے كے كمزور اور قوی پہلوؤں كو پہچاننے كیلئے قرآن كی ایك روش_
و اذ غدوت من اہلك ...و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة
خداوند متعال اس آیت میں اور سابقہ آیات میںایك ایمانی معاشرے كے كمزور اور قوی پہلوؤں كو پہچنوانے كیلئے دو تاریخی واقعات، بدر اور احد اور ان كے آپس میں تقابل كی طرف اشارہ كر رہا ہے_
11_ كسی معاشرے كے انحطاط كے موقع پر اسكی دگرگوں

حالت كی جانب توجہ دلانا قرآن كریم كااس معاشرے كی اصلاح كیلئے ایك تربیتی طریقہ ہے_
و اذ غدوت من اہلك ...و اذ همت طائفتان ... و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة
12_ تقوي اختیار كرنے اور خدا تعالی سے ڈرنے كا لازمی ہونا_
فاتقوا الله
13_ خوف خدا اور تقوي اختیار كرنا ، اہل ایمان كے خدا كی نصرت و مدد كے سزاوار ہونے كا موجب ہے_
و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة فاتقوا الله
بدر میں نصرت الہی كے بیان"ولقد نصركم الله ببدر" پر جملہ " فاتقواالله " كی تفریع مؤمنین كے نصرت الہی كے استحقاق كی علت كو بیان كررہی ہے_
14_ خوف خدا اور احساس ذمہ داري، نعمات الہی پر تشكر كا ذریعہ ہے_
فاتقوا الله لعلكم تشكرون
15_ تقوي كی رعایت كرنا، نعمات خدا كی شكر گذاری ہے_
فاتقوا الله لعلكم تشكرون
بعض مفسرین كا خیال ہے كہ "لعلكم تشكرون " كا جملہ " ليقوموا شكر نعمتہ"كے معنی میں ہے یعنی تقوي كی مراعات كریں تاكہ شكر اور سپاس گذاری كرنے والے ہوجائیں_
16_ اہل ایمان كیلئے خدا كی طرف سے ان كی مدد كا شكر ادا كرنے كیلئے خوف خدا اور احساس ذمہ داری كا ضروری ہونا_
و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة فاتقوا الله لعلكم تشكرون

آیت کے پہلے حصہ کو دیکھتے ہوئے "تشکرون"کا متعلق وہی دشمن پر فتح اور نصرت الہی ہوسکتا ہے_
17_ دشمنان دین کے مقابلہ میں خوف و ہراس ، سستی اور خدا کی ذات پر توکل اور بھروسہ نہ کرنا، بے تقوي ہونے کی علامت ہے_ *
اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا ... فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون
جملہ " فاتقوا اللہ " تمام سابقہ مطالب پر تفریع ہوسکتا ہے، یعنی ہوشیار رہیں کہ جنگ میں سستی خدا کی ولایت پہ عدم اعتقاد، اور ا سکی ذات پر توکل نہ رکھنا تقوائے الہی سے ہم آہنگ نہیں ہے_
18_ بدر کے جنگجو مومنین کا متقی ہونا، ان کے نصرت الہی

سے ہمکنار ہونے کا باعث بنا_
و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون
یہ اس بناپر ہے کہ جملہ "فاتقوا اللہ " ،"لقد نصرکم اللہ ببدر" پر تفریع ہو یعنی جنگ بدر میں فتح اور نصرت الہی کو پانے کا عامل ان مومنین کا تقوي تھا_
19_ شاکرین، متقین سے زیادہ بڑے مقام کے حامل ہیں_
فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون
اگر "لعل" کو "فاتقوا اللہ "کی غرض و غایت کا بیان سمجھا جائے، تو اس صورت میں شکر، تقوي و پرہیزگاری کا ہدف ہوگا_
----

(۱۲۴) إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلاَثَةِ آلاَفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُنزَلِينَ

اس وقت جب آپ مؤمنين سے كہہ رہے تھے كہ كيا يہ تمھارے لئے كافى نہيںہے كہ خدا تين ہزار فرشتوں كو نازل كركے تمھارى مدد كرے_
1_ پيغمبر(ص) كا ، تين ہزار فرشتوں كو بھيجنے كے ذريعے بدر كے جنگجو مومنين يا احد كے رضا كاروں كے ساتھ امداد الہى كا وعدہ _
اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة منزلين
بعض مفسرين نے "اذ تقول"كو "اذ ہمت"كا بدل قرار ديا ہے اور معتقد ہيں كہ فرشتوں كو بھيجنے كى صورت مينامداد الہى كا وعدہ جنگ احد كے بارے ميں ہے، بعض دوسرے "اذ تقول" كو "و لقد نصركم الله ببدر"كا متعلق سمجھتے ہيں اور كہتے ہيں كہ يہ وعدہ جنگ بدر ميں ديا گيا ہے_
2_ آنحضرت -(ص) كى طرف سے بدر و احد كے جنگجوؤں كى حوصلہ افزائي_
اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ان يُمدصكم ربكم
3_ خداو ند متعال نے تين ہزار فرشتوں كو بدر كے
سپاہيوں كى امداد كيلئے بھيجا_
الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة منزلين
" اذ تقول ... " يعنى ياد كرو اس زمانے كو جب تم مومنين كو امداد الہى كا وعدہ دے رہے تھے، اگر يہ وعدہ پورا نہ ہوا ہوتا تو اسكى يادآورى فضول تھي_
4_ مومنين كى حوصلہ افزائيكيلئے قرآن كريمكى روشيں_
اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ان يمدكم
بعض كا خيال ہے كہ " اذ "،" اذكر " كا مفعول ہے جوكہ مقدر ہے_
5_ خداوند متعال كى طرف سے جنگجو مومنين كى ا مداد كا سرچشمہ اس كى ربوبيت ہے_

ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة
6_ دشمنوں كے ساتھ جنگ ميں مومنين كى كاميابى كيلئے غيبى امداد كا موثر كردار_
الن يكفيكم ان يمدكم ربكم
7_ فرشتے، خدا كے جملہ امدادى ذرائعميں سے_
ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة
8_ امداد الہى كا اسباب و وسائل كے ذريعے ہونا_
ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة
9_ فوجى كمانڈروں اور سپہ سالاروں كى طرف سے سپاہيوں كى حوصلہ افزائي كا ضرورى ہونا_
اذ تقول ... الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثہ آلاف من الملائكة
پيغمبراكرم (ص) كى طرف سے تمام دينى راہنماؤں اور فوجيكمانڈروں كيلئے درس ہے كہ مومنين كو دشوار اور مشكل مراحل ميں، فتح اور امداد الہى كى طرف اميد دلانى چاہيئے_
10_ مومنين ميں جو مايوسى پائي جاتى تھى اسكى وجہ سے ان كى سرزنش_
ا لن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة
آيت كا انداز استفہام كے كلمہ كے ساتھ، ان لوگوں كى مذمت پر دلالت كرتا ہے جو جنگوں ميں دين كے دشمنوں كا مقابلہ كرنے ميں، خدا كى امداد كے وعدوں كے باوجود، دل شكستگى اور مايوسى كا شكار ہوتے ہيں اور سستى كا مظاہرہ كرتے ہيں_
11_ ملائكہ ،عالم بالا كى مخلوق_
ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة منزلين
لفظ "منزل" (اتاراگيا) اس بات كو بيان كرتا ہے كہ ملائكہ عالم دنيا سے بلند ايك دوسرے عالم كى مخلوق ہيں جوكہ امداد

کے مواقع میں اتارے جاتے ہیں اور نیچے اترتےہیں_

----

(۱۲۵) بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِينَ
یقینا اگر تم صبر کرو گے اور تقوي اختیار کرو گے اور دشمن فی الفور تم تك آجائیں گے تو خدا پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا جن پر بہادری کے نشان لگے ہوں گے _

1_ دشمن کے مقابلہ میں سپاہیوں کی فتح کیلئے، مددگار فرشتوں کا کافی ہونا_
الن یکفیکم ... بلی ان تصبروا
2_ دشمن کے اچانك حملہ میں مددگار فرشتوں کے

نزول کے دو بنیادی سبب، مومنین کا صبر اور تقوي ہیں_
ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم
3_ ضرورت کے وقت (جیسے دشمنان دین کا اچانك حملہ) صبر و تقوي، مومنین کی امداد کیلئے فرشتوں کے نزول کی

ضمانت دیتے ہیں_
ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم بخمسة آلاف
4_ دشمن کے ساتھ مقابلے میں اہل ایمان کو صبر و تقوي اپنانے کی دعوت اور تشویق_
ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورہم
5_ خدا وند متعال کی طرف سے جنگجو مومنین کی امداد کا سرچشمہ اسکی ربوبیت ہے_
یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة مسومین
6_ خداوند متعال کی مدد کا مومنین کے شامل حال ہونا، ان کی ہمت (صبر و تقوي کو اپنانا) کے مرہون منت ہے_
ان تصبروا و تتقوا ... یمددکم ربکم
7_ پانچ ہزار مددگار ملائکہ کا نزول، جنگ بدر میں صابر اور متقی جنگجو مومنین کیلئے ایك خوشخبری _
ان تصبروا و تتقوا ... یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة
8_ بدر ، احد یا حمراء الاسد کے سپاہیوں کی مدد کیلئے پانچ ہزار فرشتوں کو بھجوانے کے بارے میں خدا کا وعدہ، صابر اور متقی ہونے کی صورت میں_
ان تصبروا و تتقوا ...یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة
بعض مفسرین " یاتوکم من فورهم ہذا" کے قرینے سے اس مورد بحث آیت کو حمراء الاسد کے واقعہ سے مربوط سمجھتے ہیں کہ مشرکین احد میں غلبہ حاصل کرنے کے بعد، جنگ سے منہ موڑنے پر پشیمان ہوئے اور مدینے پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا تو پیغمبراکرم(ص) نے یہ خبر پانے کے بعد مسلمانوں کو ان کے ساتھ مقابلہ کیلئے بلا لیا_
9_ ملائکہ، خدا کی امداد کا ایك ذریعہ_
یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة
10_ خدا کی امداد، اسباب و وسائل کے ذریعے سے
یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة
11_ مومنین کی امداد کیلئے نازل کئے گئے فرشتے، خاص علامات کے حامل ہیں_
یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة مسومین

"مسومین"یعنی "معلمین انفسهم"(اپنے اوپر علامت اور نشانی رکھتے تھے)_ کہا گیا ہے کہ وہ ایسے پرچم لئے ہوئے تھے کہ جن کے اوپر اسلامی سپاہ کا خاص نشان لگاہوا تھا_
12_ دین کے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ میں خدا کی خاص امداد سے محروم ہونا، بے صبری اور بے تقوي ہونے کا نتیجہ ہے_
ان تصبروا و تتقوا ...یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة
13_ مشکلات اور پریشانیاں، صابر اور متقی مومنین کیلئے خاص غیبی امدادکا پیش خیمہ_
ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورہم ہذا یمددکم ربکم
ہوسکتاہے جملہ "یاتوکم من فورهم هذا" اضطراری موارد کی طرف اشارہ ہو_ اوران فرشتوں کے ذریعے امداد الہی کی شرط ہو جو مسلمانوں کی حمایت میں جنگ کریں_
14_ جنگ بدر میں مددگار ملائکہ کی علامت ان کے عمامے تھے_
یمددکم ربکم بخسمة آلاف من الملائکة مسومین
امام رضا(ع) نے مندرجہ بالا آیت میں "مسومین" کے بارے میں فرمایا: العمائم ... (1)

اسلام:
صدر اسلام کی تاریخ 8
الله تعالی:
الله تعالی کی امداد 1، 3، 5، 6، 7، 9، 10، 11، 12; الله تعالی کی امداد کا پیش خیمہ 2، 13; الله تعالی کی ربوبیت 5;الله تعالی کے وعدے 8

پريشانياں:
پريشانيوں كے اثرات 13
تشويق: 4
تقوي:
تقوي كى اہميت 6، 8 ;تقوي كے اثرات 2، 3، 12
جہاد:
جہاددشمنوں كے ساتھ 1، 3، 4، 12;جہادميں تقوي 4 ; جہادميں صبر 4 ;جہادميں فتح كے عوامل1
دشمن: 1، 2، 3، 4، 12
دين:
دين كے دشمن12
صبر: 4
صبر كى اہميت 6، 8 ; صبر كے اثرات 2، 3، 13
----

1)كافي، ج6 ص460 ح2; تفسير برهان ج1 ص313 ح1 و 4.

طبيعى اسباب: 10
غزوہ بدر: 14
غزوہ بدر كے متقين 7، 13
غيبى امداد: 6
غيبى امدادسے محروميت 12
فتح: 1
مجاہدين:
حمراء الاسدكے مجاہدين 8;مجاہدين احد 8; مجاہدين بدر 7، 8; مجاہدين كو خوشخبرى 7; مجاہدين كى امداد 2،3،5
مشكلات:
مشكلات كے اثرات 13
ملائكہ:
امداد كرنے والے ملائكہ 1، 3، 7، 8، 9، 11، 14; ;ملائكہ بدر ميں 7، 14; ملائكہ كا نزول 2، 11
مومنين:
صابر مومنين7، 13 ;متقى مومنين7، 13;مومنين كى امداد 6، 11

(۱۲۶) وَمَا جَعَلَهُ اللّهُ إِلاَّ بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
اور اس امداد كو خدا نے صرف تمھارے لئے بشارت اور اطمينان قلب كا سامان قرار ديا ہے ورنہ مدد تو ہميشہ صرف خدائے عزيز و حكيم ہى كى طرف سے ہوتى ہے _
1_ ملائكہ كا نزول اور ان كى امداد، فقط ايك خوشخبرى ہے جنگجو مومنين كيلئے اور ان كے دلوں كيلئے اطمينان كا باعث ہے نہ كہ كاميابى دلانے والے_
و ما جعلہ الله الا بشرى لكم و لتطمئن قلوبكم بہ "ما جعلہ الله "ميں ضمير اس امداد كى طرف لوٹتى ہے جس كا "يمددكم"سے استفادہ ہوتا ہے_
2_ دشمنوں پر فتح كيلئے جنگجوؤں كو بشارت ، حوصلہ افزائي اور سكون قلب كى ضرورت_

و ما جعلہ اللہ الا بشري لكم و لتطمئن قلوبكم بہ
3_ انسان كا دل، سكون اور اطمينان كا مركز ہے_
و لتطمئن قلوبكم بہ
4_ دشمنوں پر فتح اور كاميابي، فقط خدائے عزيز اور حكيم كى طرف سے ہے_
و ما النصر الا من عنداللہ العزيز الحكيم
5_ مومنين كى محاذ پر كاميابي، خداوند تعالى كے غلبہ و حكمت كا ايك پرتو ہے_
و ما النصر الا من عنداللہ العزيز الحكيم
6_ خداوند متعال، مومنين كو حقيقى اور انتہائي كاميابى دلانے والا ہے نہ كہ ملائكہ يا سپاہيوں كى ذاتى توانائياں_
و ما جعلہ اللہ الابشرى لكم ...و ما النصر الا من عنداللہ
كاميابى كا دارو مدار صرف خدا كى ذات كو قرار دينا اور ملائكہ كى امداد كو صرف بشارت اور اطمينان قلب كے عنوان سے ذكر كرنا يہ اس حقيقت كا بيان ہے كہ كاميابيوں ميں خواست خدا كے علاوہ كوئي عامل(كم و كيف كے لحاظ سے مددگار نہيں بن سكتا حتى كہ ملائكہ اور ... كى امداد بھي) دخالت نہيں ركھتا_
7_ كاميابى كا دارومدار صرف خداوند متعال كو قرار دينے كا سرچشمہ اس كا غالب اور قادر مطلق ہوناہے_
و ما النصر الا من عنداللہ العزيز الحكيم
8_ خدا تعالى كى طرف سے اہل صبر و تقوي مجاہدين كى مدد و نصرت كا سرچشمہ، اس كى حكمت ہے_
ان تصبروا و تتقوا ... و ما النصر الا من عنداللہ العزيز الحكيم
9_ فتح كى خاطر، اہل ايمان كيلئے فقط خدا كى ذات پر بھروسہ كرنا ضرورى ہے_
فليتوكل المؤمنون ... و ما النصر الا من عنداللہ العزيز الحكيم
10_ امداد الہى كے ذريعے اطمينان قلب كا حاصل ہونا_
و لتطمئن قلوبكم بہ و ما النصر الا من عنداللہ العزيز الحكيم
11_ تمام كائنات كے نظام اور معاشرہ ميں ہر قسم كے تغير و تبدل كا محور صرف خدا كى ذات ہے_
يمددكم ربكم بخمسة آلاف ... و ما جعلہ اللہ الا بشري ... و ما النصر الا من عنداللہ
اگر ملائكہ كا كوئي بنيادى كردارنہ ہو بلكہ ان كا بشارتى پہلو بھى خداوند متعال كے قرار دينے سے ہو، (و

71
ما جعلہ اللہ) اور كاميابى صرف خداوند تعالى ہى كى جانب سے عطا ہوتى ہو، تو اس سے معلوم ہوتا ہے كہ تمام امور كى باگ ڈور خدا ہى كے قبضہ قدرت ميں اور اسى كى منشا پر موقوف ہے اور كوئي چيز انسان اور كائنات كو اس سے بے نياز نہيں كرسكتي_
12_ خداوند متعال "عزيز"(ناقابل شكست غلبے والا) اور "حكيم"ہے_
من عنداللہ العزيز الحكيم

اسما و صفات:
حكيم 4، 12;صفات جمال 4، 7، 12 ;عزيز 4، 12
اطمينان:
اطمينان كے عوامل 1، 10
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا غلبہ 5،7; اللہ تعالى كى امداد 8، 10; اللہ تعالىكى حكمت 5، 8 ; اللہ تعالى كى قدرت7
تاريخ:
تاريخ كا فلسفہ11
توكل: 9

خدا پر توكل9
جہاد:
جہادميں كاميابى كے عوامل 1، 2، 4، 5، 6
حوصلہ بڑھانا: 2
دشمن: 4
عالم خلقت:
عالم خلقت كى تدبير 11
غيبى امداد: 1
قلب:
اطمينان قلب 2، 3، 10
كاميابي: 1، 2، 4، 5، 6
كاميابى كے عوامل 7،9
مجاہدين:
صابر مجاہدين 8; متقى مجاہدين 8 ; مجاہدين كو بشارت 1، 2 ; مجاہدينكى امداد 1
معاشرہ:
معاشر ہ ميں تبديلياں 11
ملائكہ:
امداد كرنے والےملائكہ 1، 6، 10
مومنين:
مومنين كا توكل 9; مومنين كى كاميابى 5، 6

72

(۱۲۷) لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُواْ خَآئِبِينَ

تا كہ كفار كے ايك حصہ كو كاٹ دے ياان كو ذليل كردے كہ وہ رسوا ہو كر پلٹ جائيں_
1_ دشمن كى فوج كے ايك گروہ كا ہلاك ہونااور دوسرے گروہ كا ذليل و خوار ہونا، خدا كى طرف سے جنگ بدر كے مجاہدين كى نصرت كے اہداف و مقاصد ميں سے ہے_
و لقد نصركم الله ببدر ... ليقطع طرفا من الذين كفروا او يكبتہم
مذكورہ بالا استفادہ درج ذيل خصوصيات كو مدنظر ركھتے ہوئے كيا جاسكتا ہے، ايك تو"ليقطع"اور "يكبتھم"كا تعلق "و لقد نصركم الله ببدر"سے ہو، دوسرا يہ كہ "قطع"ہلاك كرنے كے معنى ميں ہو جيساكہ تفسير روح المعانى ميں ذكر ہوا ہے، اور تيسرا يہ كہ كلمہ "او"،"اويكبتھم" ميں تقسيم كيلئے ہو، يعنى بعض ہلاك كرديئے گئے اور بعض ذلت و خوارى ميں مبتلا كرديئے گئے_
2_ جنگ بدر ميں لشكر كفار كے سركردہ افراد كى ہلاكت و ذلت_*
و لقد نصركم الله ببدر ... ليقطع طرفا من الذين كفروا
بعض مفسرين نے "طرفا" كو اشراف اور سركردہ افراد كے معنى ميں، اساس اللغة كى بنياد پر ليا ہے كہ جس ميں يوں ہے "من اطراف العرب يعنى من اشرافھم"_
3_ خدا تعالى، كفاركو ہلاك اور خوار كرنے والا ہے_
ليقطع طرفاً من الذين كفروا او يكبتھم
"ليقطع" كا فاعل ضمير ہے جو "الله "كى طرف لوٹتى ہے_
4_ باقيماندہ كفار كى مايوس كن اور ذلت آميز واپسي، بدر كے مجاہدين كى خدا كى طرف سے نصرت وامداد كے اہداف و مقاصد ميں سے ہے_

و لقد نصركم الله ببدر ...ليقطع ... فينقلبوا خائبين

73
جملہ "فينقلبوا ..." كا جملہ "ليقطع"پر عطف ہے، بنابراين كفار كى مايوس كن اور ذلت آميز واپسى بدر كى كاميابى كے مقاصد ميں سے ہوگى اور فاء تفريع كا تقاضا يہ ہے كہ يہ واپسى بعض كفار كى ہلاكت و اسارت كا نتيجہ تھى _
5_ جنگ بدر ميں، دشمنان دين كى افواج كے بعض گروہوں كى ذلت و خوارى اور ہلاكت، بقيہ فوج كى حوصلہ شكنى كا ايك عامل ہے_
ليقطع طرفاً ... فينقلبوا خائبين
"خائبين"، "خيبة"سے ہے جس كے معنى مايوسي، نااميدى اور نامرادى كے ہيں اور باقيماندہ كفار كے نفسياتى تاثرات كو بيان كرتا ہے كہ جو "فينقلبوا" ميں "فائ" كى مناسبت سے يہ مايوسي، دشمنوں ميں سے زيادہ افراد كى ہلاكت ، ذلت و خوارى اور اسير ہونے كا نتيجہ ہے_
6_ دشمنان دين كا ذلت و خوارى اور مايوسى كے ساتھ ميدان جنگ سے بھاگنے تك ان كے قتل و غارت كو جارى ركھنے اور انہيں ذليل و خوار كرنے كا ضرورى ہونا_
ليقطع طرفاً ... فينقلبوا خائبين
خداوند تعالى مذكورہ اہداف و مقاصد كو جنگ بدر كى كاميابى شمار كرتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے كہ مسلمانوں كو مشركين اور كفار كے ساتھ اپنے جہاد ميں ان اہداف و مقاصد كو حاصل كريں اور ان مراحل تك پيشرفت كريں_

اسلام:
صدر اسلام كى تاريخ 1، 2، 4، 5
الله تعالى:
الله تعالى كى امداد 1، 4
جنگ:
جنگميں شكست كے عوامل 1، 4، 5
جہاد:
جہاد كا تسلسل6
حوصلہ شكنى كرنا: 5
دشمن:
دشمن كى ذلت 5، 6 دشمنكى ہلاكت 5
ذلت:
ذلت كے عوامل 1
شكست: 1، 4، 5
غزوہ بدر: 2، 4، 5
كفار:
كفار كيذلت 2، 3، 4 ;كفاركى ہلاكت 2، 3
مجاہدين:
مجاہدين كى امداد 1، 4مجاہدين بدر ، 1

(١٢٨) لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ

ان معاملات ميں آپ كا كوئي حصہ نہيں ہے _ چاہے خدا توبہ قبول كرے يا عذاب كرے _ يہ سب بہرحال ظالم ہيں _
1_ انسانوں كى عاقبت فقط خدا كے ہاتھ ميں ہے، حتى كہ اسكے رسول كے ہاتھ ميں بھى نہيں_
ليس لك من الأمر شيئ
يہ اس صورت ميں ہے كہ "الامر"ميں "ال" جنس كيلئے ہو_
2_ امور كائنات كى تدبير خدا كے اختيار ميں ہے نہ پيغمبراكرم(ص) كے_
ليس لك من الأمر شيئ
3_ جنگ بدر كے مومن مجاہدوں كى كاميابي، فقط خدا كے ہاتھ ميں تھي، نہ پيغمبراكرم(ص) كے_
و لقد نصركم الله ببدر ... ليس لك من الأمر شيئ
اگر "الامر"ميں "ال" جنس كيلئے ہو تو جنگ بدر كى كاميابى اس كا ايك مصداق ہوگى اور اگر عہد ذكرى كيلئے ہو تو اس جنگ ميں كاميابى كى طرف اشارہ ہوگا ہے_
4_ فتح و شكست خدا كے ہاتھ ميں ہے، نہ پيغمبراكرم(ص) كے_
ليس لك من الأمر شيئ
اگر " الامر" ميں "ال" عہد كاہو تو جنگ بدر ميں مسلمانوں كى كاميابى اور كافروں كى شكست كى طرف اشارہ ہے اور جنگ بدر ايك مثال كے طور پر ہوگي، نہ يہ كہ كسى خصوصيت كى حامل ہو_
5_ پيغمبروں (ع) كے اختيارات كا دامن تنگ ہونا_
ليس لك من الأمر شيئ
6_ دين كے دشمنوں كو سركوب كرنے ميں اہل ايمان كى توانائياں، قدرت الہى كا ايك پرتو ہے_
ليقطع طرفاً ...ليس لك من الأمر شيئ
اسكے باوجود كہ مسلمانوں نے دشمن كو ذليل اور اسير كرليا اور انہيں ان كے اہداف و مقاصد تك پہنچنے سے مايوس كرديا، ليكن خدا ان تمام موارد كو

اپنى طرف نسبت ديتا ہے تاكہ يہ بات سمجھا سكے كہ ان كا كام اور ان كى توانائياں، درحقيقت خدا كى طرف سے ہيں_
7_ مشركين كى توبہ اور خدا كى طرف سے اس توبہ كى قبوليت يا ان كيلئے سزا اور عذاب، بدر كے سپاہيوں كيلئے خدا كى نصرت كا ايك ہدف_
و لقد نصركم الله ببدر ... ليقطع طرفاً ... او يتوب عليهم
جملہ "يتوب عليهم" اور "يعذبهم" ، "يقطع طرفا"پر عطف ہے اور يہ جملہ "نصركم الله ببدر"كے متعلق ہے لہذا مشركين پر عذاب اور ان كى توبہ كى قبوليت بھى جنگ بدر كى كاميابى كے اہداف و مقاصد ميں سے ايك ہے_
8_ مشركين پہ عذاب و عقاب يا ان كى توبہ كى قبوليت خداوند متعال كے اختيار ميں ہے، نہ كہ پيغمبراكرم(ص) كے_
ليس لك من الأمر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم
مشركين كے عذاب يا توبہ كى قبوليت جملہ "ليس لك من الأمر ش"كے مصاديق ميں سے ہوسكتى ہے_
9_ توبہ كا راستہ كھلا ہونا، حتى كہ جنگجو مشركين كيلئے_
اويتوب عليهم
10_ دشمنوں كى توبہ يا ان كى نابودى تك ان كے ساتھ جنگ جارى ركھنے كا ضرورى ہونا_ *
ليقطع طرفاً من الذين كفروا او يكبتهم فينقلبوا ... او يتوب عليهم
چونكہ مشركين كى توبہ كى قبوليت يا ان پر عذاب ، جنگ بدر كے اہداف و مقاصد ميں سے شمار كيا گيا ہے لہذا دشمنوں كے ساتھ جنگ جارى ركھنے كى ضرورت كو بيان كرتا ہے تاكہ يہ مراحل يا سابقہ آيت ميں ذكر شدہ مراحل طے كئے جاسكيں_

11_ اگر جنگجو کفار خداوند متعال کی طرف لوٹ نہ آئیں اور توبہ نہ کرلیں تو ان کا انجام خداوند متعال کے عذاب کی صورت میں ہوگا_
ليقطع طرفا ... فينقلبوا خائبين ... او يعذبهم
12_ بدر کے جنگجو کفار کا انجام، فقط خدا کے ہاتھ میں تھا، یہاں تك کہ رسول کے ہاتھ میں بھی نہیں_
و لقد نصركم الله ببدر ...ليقطع طرفاً ... ليس لك من الأمر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم
13_ اہل ایمان کے ساتھ مقابلہ اور جہاد، ظلم ہے اور اہل ایمان کے ساتھ جنگ کرنے والے ظالم ہیں_
ليقطع طرفاً من الذين كفروا ... فانهم

ظالمون
14_ اہل ایمان کے ساتھ جنگ کرنے والے دشمن، عذاب الہی کے مستحق ہیں_
او يعذبهم فانهم ظالمون
15_ ظلم، عذاب الہی میں مبتلا ہونے کا موجب ہے_
او يعذبهم فانهم ظالمون
16_ بندوں پر خدا کا عذاب، ان کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے_
او يعذبهم فانهم ظالمون
17_ مشرکین کی ہدایت نہ پانے پر پیغمبراکرم (ص) کی پریشانی اور خداوند متعال کا یہ اعلان کہ ہدایت اسکے ہاتھ میں ہے نہ پیغمبر(ص) کے_
ليس لك من الأمر شيئ
جنگ احد میں مشرکین کے ذریعے سے رسول اللہ (ص) کے دندان مبارك شہید ہوئے تو آنحضرت(ص) نے فرمایا: كيف يفلح قوم فعلوا هذه بنبيهم؟ (کیسے فلاح پاسکتی ہے وہ قوم جو اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوك کرے)، اس موقع پر مندرجہ بالا آیت نازل ہوئي (1)

----

1)الدرالمنثور ج2 ص312.

(١٢٩) وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاء وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاء وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی کل کائنات ہے وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے وہ غفور بھی ہے او ررحیم بھی ہے _

1_ آسمانوں اور زمین (عالم ہستي) کی مالکیت اور ان پر حاکمیت صرف خدا کی ذات میں منحصر ہے_
وللہ ما فی السماوات و ما فی الارض
"للہ "کا مقدم ہونا انحصار کو بیان کرتا ہے_
2_ آسمانوں کا متعدد ہونا_

وللہ ما فی السماوات
3_ کائنات کی مطلق حاکمیت و مالکیت کا خدا کی ذات میں منحصر ہونا، دلیل ہے کہ بندوں کو معاف کرنے یا ان پر عذاب و عقاب کا انحصار بھی اسی کی ذات میں ہے_
او یتوب علیھم او یعذبھم ...وللہ ما فی السماوات و الارض یغفر لمن یشاء و یعذب مصن یشائ
جملہ "وللہ ما فی السموات" سابقہ جملوں کی علت کو بیان کرتا ہے_
4_ کائنات کی مطلق حاکمیت و مالکیت کا خدا کی ذات میں منحصر ہونا، دلیل ہے اس بات کی کہ غیر خدا انسان کی زندگی اور اسکی ضروریات کی تدبیر سے عاجز ہے_
لیس لك من الأمر ش ...وللہ ما فی السماوات و ما فی الارض
کیونکہ جملہ"لیس لك ..."کی علت"وللہ ما فی السماوات"کے جملہ ساتھ بیان کی گئي ہے_
5_ کائنات پر خداوند متعال کی مطلق مالکیت، رسول خدا(ص) کے کفار کی عاقبت کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق نہ رکھنے کی علت ہے_
لیس لك من الأمر شيء او یتوب علیھم ... وللہ ما فی السماوات و ما فی الارض
6_ توبہ کرنے والوں کی مغفرت اور گنہگاروں کے عذاب کا سرچشمہ مشیت خدا ہے_

او یتوب علیھم او یعذبھم ... یغفر لمن یشاء و یعذب من یشائ
7_ مشیت الہی میں اصل، بندوں کی مغفرت ہے نہ ان پر عذاب_
یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء واللہ غفور رحیم
مغفرت کے ذکر کو عذاب کے ذکر پر مقدم کرنا، دلالت کرتاہے کہ خدا تعالی کے ہاں اصل مغفرت ہے اور یہ واقع میں بھی عذاب پر تقدم رکھتی ہے_
8_ بندوں کو عذاب اور مغفرت (خوف و رجا) کے درمیان میں رکھنا انسانوں کی تربیت کیلئے قرآن کریم کے طریقوں میں سے ایك ہے_
یغفر لمن یشاء و یعذب من یشائ
9_ خداوند متعال، بہت زیادہ معاف کرنے والا اور ہمیشہ بندوں پر مہربان ہے_
واللہ غفور رحیم
10_ مومنوں اور کافروں کے انجام (فتح و شکست) پر خداوند متعال کی مالکیت و حاکمیت_
لیقطعطرفا من الذین کفروا ... لیس لك من الأمر شيي ... وللہ ما فی السماوات و ما فی الارض
11_ فلسفہ تاریخ کے بارے میں اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ تاریخی حوادث کا تجزیہ صرف خدا اور توحید کے محور کو بنیاد بناکر کیا جائے_
و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة ... یمددکم ربکم ...لیقطع طرفا ... یغفر لمن یشائ

تاريخ:
تاريخ كافلسفہ 11
تربيت:
تربيت كے طريقے 8

توابين:
توابين كى مغفرت 6
توحيدى محور پر كائنات كا جائزہ: 11
ثواب و عقاب: 3
خوف و رجا: 8
زمين: 1
سزا: 7
شكست: 10
قرآن كريم:
قرآن كريم كى خصوصيت 8
قضا و قدر: 10
كاميابي: 10
كفار:
كفاركا انجام 5، 10
گناه:
گناه كى سزا 6
مالكيت:
1، 3، 4، 5
معاشره:
معاشر ہ ميں تبديلياں 11
مؤمنين:
مؤمنين كا انجام 10

(١٣٠) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اے ايمان والو يہ دوگنا چو گنا سود نہ كھاؤ او راللہ سے ڈرو كہ شايد نجات پاجاؤ_
1_ اصل سرمايہ كى نسبت كئي گنا زيادہ سود لينا حرام ہے_
يا ايھا الذين أمنوا لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة
لفظ"اضعاف" ، "ضعف"كى جمع ہے اور "ضعف" دوگنا كے معنى ميں اور "اضعاف" كئي گناكے معنى مينہے، مندرجہ بالا آيت ميں

"اضعافا" ، "الربوا"كيلئے حال ہے اور ظاہراً مراد اصل سرمايہ كى نسبت ،كئي گنا ہوجاناہے_
2_ سود پر چلنے والے اقتصادى نظام كى مذمت_
يا ايھا الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة
3_ سود كے معاملات ميں اصل سرمايہ مسلسل بڑھتا رہتا ہے*_

لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة
اس لحاظ سے كہ سودخورى يقيناً حرام ہے، لہذا "اضعافا مضاعفة"كى قيد سودى سرمايہ كى اس حالت كو بيان كرتى ہے جو اسے حاصل ہوتى ہے اور وہ سرمايہ كا ہميشہ بڑھتے رہنا ہے_
4_ پيغمبر اكرم(ص) كى بعثت كے دوران اور جاہليت كے زمانہ ميں سودخورى كا مروج ہونا_
لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة
بعض قائل ہيں كہ "اضعافا مضاعفة" حرمت كى قيد ہے، يعنى اس آيت ميں صرف اصل سرمايہ كے كئي گناسود سے روكا گيا ہے اور دوسرے مرحلہ ميں خود اصل سود كو حرام كيا گيا ہے اور سود كا اسطرح سے بتدريج حرام ہونا اس حقيقت كو بيان كرتا ہے كہ سودخورى اس دور ميں بہت حد تك رائج تھي_
5_ سود والے مال ميں ہر طرح كا تصرف حرا م ہے_
لاتاكلوا الربوا
اس آيت ميں "اكل"(كھانا) سے مراد ہر قسم كا تصرفہے_
6_جنگ كے بعد كے زمانے ميں سودخورى كے رواج پانے كا خطرہ (ناجائز آمدنى و معاملات) _*
يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا
جنگ بدر و احد كے بيان كے بعد سود كے حكم كى ياددہانى اس حقيقت كى طرف اشارہ ہوسكتا ہے كہ عموماً انسانى معاشرے جنگ كے زمانے كے بعد ناجائز كارو بار خصوصا سودخوري، شروع كرديتے ہيں_
7_ اسلامى معاشرے كا ايمان، اقتصادى معاملات ميں الہى قوانين كو قبول كرنے كى بنياد ہے_
يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا
"ياايها الذين آمنوا"كے عنوا ن سے اسلامى معاشرے كو مخاطب كرنا اور پھر سودخورى سے روكنا اس حقيقت كى طرف اشارہ ہے كہ سود كے حكم كى قبوليت ايمان پر موقوف ہے_
8_ ايمانى معاشرے ميں سودخورى سے پرہيز، اس معاشرہ كے تقوي اپنا نے كى علامت ہے_
يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا ...و اتقوا الله
9_ سودخورى كا تقوي كے ساتھ سازگار نہ ہونا_
لاتاكلوا الربوا ... و اتقوا الله

10_ اسلام كے اقتصادى نظام كو عملى كرنے كيلئے، تقوي پشت پناہ ہے_
لاتاكلوا الربوا ... و اتقوا الله
11_ اقتصادى امور ميں الہى تقوي كى رعايت كا ضرورى ہونا_
لاتاكلوا الربوا ...و اتقوا الله
"لاتاكلوا الربوا"كے قرينہ كے مطابق تقوي كے متعلق سے مراد يا تو خاص طور پر سودخورى اورناجائز آمدنى ہے يا پھر اگر تقوي كا متعلق، سب الہى محرمات ہوں تو يہ آيت كے مورد نظر مصاديق ميں سے ہوں گے_
12_ فلاح و بہبود اور كاميابى كو پانے كيلئے تقوي كى مراعات كا لازمى ہونا_
و اتقوا الله لعلكم تفلحون
13_ اقتصادى امور ميں الہى تقوي كى مراعات اور سودخورى سے پرہيز، معاشرہ كى فلاح و بہبود اور كاميابى كا پيش خيمہ ہے_
و لا تاكلوا الربوا ... و اتقوا الله لعلكم تفلحون
14_ بے تقوي لوگ، فلاح و بہبود اور كاميابى كو نہ پاسكيں گے_
و اتقوا الله لعلكم تفلحون
15_سودخور نجات نہيں پاسكتے_
لاتاكلوا الربوا ... لعلكم تفلحون
آيت شريفہ، فلاح و نجات كو تقوي اختيار كرنے اور سود سے پرہيز كرنے كے مرہون منت سمجھتى ہے (چونكہ "لعل"،"اتقوا الله "كے متعلق ہونے كے ساتھ ساتھ "لاتاكلوا الربوا"كے متعلق بھى ہے) لہذا جہاں سود ہوگا وہاں فلاح و نجات

نہيں ہوسكتي_
16_تقوي الہی ، دشمنان دين پر كاميابى كا راز ہے نہ كہ سود كے ذريعے اقتصادى نظام كو مستحكم كرلينا*_
يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا ... و اتقوا الله لعلكم تفلحون
بعض مفسرين كا سابقہ آيات كے قرينہ كے مطابق جن ميں جنگ احد كى شكست كى طرف اشارہ ہوا ہے،يہ خيال ہے كہ فلاح سے مراد، دشمنوں پر فتح ہے اور آيت يہ راہنمائي كرتى ہے كہ مبادا آپ نظام كے ڈھانچہ كو تقويت دينے كيلئے، سودخورى كو اپناليں جو كہ تقوي كے منافى ہے_
----

(١٣١) وَاتَّقُواْ النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ

اور اس آگ سے بچو جو كافروں كے واسطہ مہيا كى گئي ہے _
1_ دوزخ كى آگ ميں مبتلا ہونے كے اسباب سے پرہيز كا ضرورى ہونا_
و اتقوا النار التى اعدت للكافرين
2_ سودخوري، دوزخ كى آگ ميں مبتلا ہونے كے اسباب ميں سے ہے_
لاتاكلوا الربوا ... و اتقوا النار التى اعدت

للكافرين
3_ دوزخ كى آگ، كافروں اور سودخوروں كے انتظار ميں ہے، اور ان كيلئے تيارہے_
لاتاكلوا الربوا ...واتقوا النار التى اعدت للكافرين
4_ سودخور، اگرچہ ايمان كے دعويدار ہوں ليكن درحقيقت كفر اختيار كرنے والوں ميں سے ہيں_
لاتاكلوا الربوا ...و اتقوا النار التى اعدت للكافرين
"يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا ..."كے خطاب اور اس سودخور گروہ كو كافروں كيلئے تيار كى گئي آگ كى دھمكي، كو جمع كرنے كا تقاضا يہ ہے كہ ايمان كا دعوي كرنے والے سودخور ،كفار كى طرح ہيں_
5_ دوزخ كى آگ، ابھى سے كافروں كيلئے آمادہ و حاضر ہے_
واتقوا النار التى اعدت للكافرين
لفظ " اعدت " (تيار شدہ) ، ماضى كے صيغہ ميں ،ايسى آگ كے بالفعل موجود ہونے پر دلالت كرتا ہے_
6_ جہنم كى آگ، دراصل كفار كيلئے تيار ہوئي ہے_
و اتقوا النار التى اعدت للكافرين
يہ اس صورت ميں ہے كہ لفظ "التي" وصف توضيحى ہو نہ احترازي_
7_ جہنم كى آگ، مختلف اقسام پر مشتمل ہے_
واتقوا النار التى اعدت للكافرين
يہ اس صورت ميں ہے كہ "التي" جو كلمہ "النار"كيلئے صفت ہے، وصف احترازى ہو_
8_ جيسا عذاب كفار پر ہوگا وہى سودخوروں پر ہوگا_
لاتاكلوا الربوا ...و اتقوا النار التى اعدت للكافرين
9_ كاميابى اور عذاب متقيوں اور كافروں كے دو مختلف انجام ہيں_
واتقوا الله لعلكم تفلحون_ واتقوا النار التى اعدت للكافرين
10_ لوگوں كے اعمال كے انجام كا ذكر، انسانوں كى تربيت كيلئے قرآن كے طريقوں ميں سے ايك ہے_
و اتقوا الله لعلكم تفلحون_ و اتقوا النار التى اعدت للكافرين

تربيت:
تربيت كے طريقے 10

تقوي:
تقوي كے اثرات 9
جہنم:

جہنم کا خوف;جہنم کیآگ 1، 2، 3، 5، 6، 7
خوف: 1
سودخور:
سودخوروں کاکفر4
سودخوري:
سودخوری کی سزا 3، 8 ;سودخوری کے اثرات 2
عذاب:
اہل عذاب3 ;عذاب کے اسباب 2، 8، 9
عمل:
عمل کے اثرات 10
کفار: 4
کفار کا انجام 9 ; کفار کی سزا 3، 5، 6، 8
کفر: 4
کفر کی سزا 9
متقين:
متقين کا انجام 9
فلاح و نجات:
فلاح و نجات کے عوامل 9

(١٣٢) وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ
اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو کہ شاید رحم کے قابل ہو جاؤ _
1_ رحمت الہی کو پانا، خدا اور رسول(ص) کی اطاعت کا مرہون منت ہے_
و اطيعوالله و الرسول لعلکم ترحمون
2_ رسول خدا(ص) (الہی قائدين) کے فرامين کی پيروی کا واجب ہونا_
و اطيعوالله و الرسول
3_ خدا اور رسول(ص) کی پيروی کرنا، دوزخ کی آگ سے بچنے کا سبب ہے_

و اتقوا النار ...و اطيعوا الله و الرسول لعلکم ترحمون
جملہ "اطيعوالله ..." کفر کے انجام(آگ ميں مبتلا ہونا)کو بيان کرنے کے بعد ايسے انجام سے بچنے کيلئے انسانوں کی راہنمائي کررہا ہے_
4_ سودخوري، خدا اور رسول (ص) کی نافرمانی ہے اور ان کے حکم کے مقابلے مينسرکشی ہے_
لاتاکلوا الربوا ... و اطيعوا الله و الرسول
5_ رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کی اميد، لوگوں کو خدا و رسول (ص) کی پيروی کی ترغيب دلاتی ہے_
و اطيعوا الله والرسول لعلکم ترحمون
6_ خداو رسول (ص) کی پيروی کا نتيجہ، خودانسان کی طرف لوٹتا ہے نہ کہ خدا و رسول(ص) کی طرف_
و اطيعوا الله و الرسول لعلکم ترحمون
چونکہ انسانوں کے رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کو(ترحمون)خدا اور رسول(ص) کی اطاعت کا ہدف اور غرض و غايت قرار ديا گياہے_

آنحضرت(ص) : 1، 2

آنحضرت(ص) كے مقابلے ميں سركشى ، 4
استكبار:
عصيان اوراستكبار4
اطاعت:
آنحضرت(ص) كى اطاعت1، 2، 3 ، 5،6; اطاعت كا پيش خيمہ 5;اطاعت كى اہميت 1، 2، 3 ; اطاعت كے اثرات 3، 6 ;خدا كى اطاعت 3، 5، 6; رہبر كى اطاعت 2
الله تعالى:
الله تعالى كى رحمت 1، 5
تحريك:
تحريك كے اسباب 5
جہنم:
جہنم كى آگ 3
رحمت:
رحمت كے اسباب 1
سودخوري:
سودخورى كے اثرات 4
عصيان: 4
مايوسى اور اميد: 5
واجبات: 2

87

(١٣٣) وَسَارِعُواْ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

او ر اپنے پروردگار كى مغفرت او راس جنت كى طرف سبقت كرو جس كى وسعت زمين و آسمان كے برابر ہے اوراسے ان صاحبان تقوي كيلئے مہيا كيا گيا ہے _
1_ مغفرت الہى كو پانے كيلئے سرعت كا ضرورى ہونا_
و سارعوا الى مغفرة من ربكم
2_ اس جنت كو پانے كيلئے جلدى كا ضرورى ہونا، جو آسمانوں اور زمين جتنى وسيع ہے_
سارعوا ... و جنة عرضها السموات والارض
3_ نيك كاموں ميں جلدى كرنا لوگوں كى قدروقيمت كو پركھنے كا معيار و ميزان ہے_
و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة
4_ بندوں كے گناہوں كى مغفرت خداوند متعال كى "ربوبيت"كا ايك پرتو ہے_
و سارعوا الى مغفرة من ربكم
5_ مغفرت الہى اورمتقين كى جنت، اہل ايمان كا ايك ضرورى مقصد ہے_
و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة ... اعدت للمتقين
6_ متقين كى جنت اور مغفرت الہى اہل ايمان كو خدا اور رسول(ص) كى اطاعت پر برانگيختہ كرتے ہيں_
يا ايها الذين آمنوا ... و اطيعوا الله والرسول ... سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة عرضها ... اعدت للمتقين
جملہ "سارعوا الى ..." خدا اور رسول(ص) كى اطاعت كا حكم دينے كے بعد، مومنين ميں خدا اور اسكے رسول (ص) كى پيروى كا جذبہ اور شوق پيدا كرنے كيلئے ہے_
7_ مغفرت الہى اور جنت كو پانے كى اميد، اہل ايمان كو دين كے دشمنوں كے ساتھ جنگ ميں شركت كيلئے آمادہ كرتى ہے_

88

يا ايها الذين آمنوا ...واطيعوا الله و الرسول ...وسارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة

چونكہ سابقہ آيات كفار كے ساتھ مقابلہ اورجنگ كے بارے ميں تھيں_ گويا مورد بحث آيات اس دستور العمل كو بيان كرنے كيلئے ہيں كہ ايمانى معاشرے كى اس انداز سے تربيت كى جائے كہ دوبارہ جنگ احد كى مانندونيا سے دل نہ لگائے اور خوف و ہراس كا شكار نہ ہو تاكہ ہميشہ دين كے دشمنوں پر غالب آسكے_

8_ متقيوں كى جنت ميں وارد ہونا، گناہوں كى مغفرت كا مرہون منت ہے_

و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين

وسيع و عريض جنت كے ذكر پر مغفرت الہى كے ذكر كا مقدم ہونا واقع ميں اسكے تقدم كو بيان كرتا ہے، يعنى پہلے ضرورى ہے كہ مغفرت حاصل ہو، تو پھر متقين كى جنت ميں ورود ممكن ہے_

9_ متقيوں كى جنت، پاكيزہ افراد كى منزل ہے_

و سارعو ا الى مغفرة من ربكم و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين

چونكہ متقيوں كيلئے تيار شدہ جنت ميں داخل ہونا، گناہوں كى مغفرت كا مرہون منت ہے، لہذا وہ جنت گناہ سے پاك افراد كى جگہ ہے_

10_ گناہوں كى مغفرت اور جنت ميں داخل ہونا، خدا اور رسول(ص) كى اطاعت كا مرہون منت ہے_

و اطيعوا الله والرسول ... و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة

گناہوں كى مغفرت، خدا كا فعل اور اسكے اختيار ميں ہے اس صورت ميں مغفرت كى طرف جلدى كرنے سے مراد، ان اعمال كا انجام دينا ہے جو مغفرت الہى كے اسباب فراہم كرتے ہيں اور "سارعوا"كے "اطيعوا الله والرسول"پر عطف ہونے كے قرينہ كے مطابق وہ خدا اور اسكے رسول (ص) كى پيروى ہے_

11_ گناہ كے ارتكاب كے بعد، توبہ كا فورى طور پر واجب ہونا_ *

و سارعوا الى مغفرة من ربكم

بعض كا يہ خيال ہے كہ توبہ، وہ عمل ہے جو مغفرت الہى كا موجب ہو، اس نظريہ كے مطابق "سارعوا ..."كا امر توبہ كے فورى ہونے كے لزوم كو بيان كرتا ہے_

12_ متقين كى بہشت موعود، آسمانوں اور زمين كى وسعتوں كے برابر ہے_

و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين

يہ اس صورت ميں ہے كہ "عرض"سے مراد وسعت ہو نہ عرض طول كے مقابلہ ميں_

89

13_ آسمانوں كا متعدد ہونا_

عرضہا السموات

14_ جنت متقيوں كے انتظار ميں ہے اور ان كيلئے تيار كى گئي ہے_

و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين

15_ خدا و رسول (ص) كى اطاعت، رحمت الہى كا حصول اور گناہوں كى مغفرت متقين كى بہشت ميں جانے كے بالترتيب مراحل_

و اطيعوا الله و الرسول لعلكم ترحمون _ و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة عرضہا السموات والارض اعدت للمتقين

16_ تقوي اپنانے والوں كى جنت، ابھى سے آمادہ و حاضر ہے_

اعدت للمتقين

لفظ"اعدت" (تيار شدہ) ماضى كے صيغے كى صورت ميں، جنت كے بالفعل موجود ہونے پر دلالت كرتا ہے_

17_ جنت، دراصل متقيوں كيلئے خلق كى گئي ہے_

و جنة ... اعدت للمتقين

اس صورت ميں كہ "جنة" كى صفت"اعدت للمتقين"توضيحى ہو نہ احترازي، يعنى جنت تقوي اپنانے والوں كى جگہ ہے اور اگر دوسرے وارد ہوئے تو وہ متقين كے تابع ہوں گے يعنى جنت در اصل ان كے ليے نہيں ہے_

18_ تقوي كو پانا، خدا و رسول (ص) كى اطاعت اور گناہوں كى مغفرت كى زمين ہموار كرنے كا مرہون منت ہے_
و اطيعوا الله والرسول ... و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة ... اعدت للمتقين
اس بہشت كى طرف جلدى كرو جو متقين كيلئے تيار كى گئي ہے، كے معنى يہ ہيں كہ پرہيزگاروں ميں سے ہوجاؤ، اور يہ دعوت ان لوگوں كو دى گئي ہے كہ جنہيں خدا و رسول(ص) كى اطاعت اور اسباب مغفرت كے فراہم كرنے كى طرف بلايا گيا ہے لہذا اہل تقوي سے ہونے كا مطلب يہ ہے كہ خدا و رسول (ص) كى پيروى كريں اور وہ كام كريں جن سے گناہ بخشے جائيں_
19_ دينى فرائض كو ادا كرنا، گناہوں كى بخشش كا ذريعہ ہے_
سارعوا الى مغفرة من ربكم
حضرت امير المؤمنين اس آيت "سارعوا الى مغفرة من ربكم"كے بارے ميں فرماتے ہيں: "الى اداء الفرائض"_(1)
----

1)مجمع البيان، ج2، ص836; نورالثقلين، ج1، ص389، ح354_

شرعی فرائض:
شرعی فرائض پر عمل کا پیش خیمہ 6، 7 ; شرعی فرائض پر عمل کے اثرات 19
عمل: 6، 7،19
گناہ:
گناہ کیمغفرت 8، 10، 15، 18، 19 ;گناہ کی مغفرت کے اثرات 8
متقین:
متقین کی جنت 5، 6، 8، 9، 12، 14، 15، 16، 17 ; متقین کامقام 18
مومنین:
مومنین کی مغفرت 5 ;مومنین کی جنت 7
نیکي:
نیکی میں جلدی کرنا1، 2، 3
واجبات: 11

91

(۱۳۴) الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

جو راحت اورسختی ہر حال مینانفاق کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں او رلوگوں کومعاف کرنے والے ہیں اور خدااحسان کرنے والوں کو دوست رکھتاہے _
1_ توانگری و تنگدستی میں انفاق کرنا، متقیوں کی خصوصیات میں سے ہے_
اعدت للمتقين_ الذين ينفقون فی السرآء والضرآئ
"فی السراء والضرائ"سے مراد توانگری اور تنگدستی کی حالت کو بیان کرنا ہے، اور مندرجہ بالا مطلب میں یہ انفاق کرنے والے کی صفت ہے، نہ اس کی جس پر انفاق کیا جا رہا ہے_
2_ معاشرے کے رفاہ و آسائشے اور رنج و مشکلات میں انفاق کرنا، متقیوں کی خصوصیات میں سے ہے_
اعدت للمتقين _ الذين ينفقون فی السرآء والضرآئ
یہ اس صورت میں ہے کہ"السراء والضرائ" سے مراد معاشرے اور لوگوں یعنی جن پر انفاق کیا جارہاہے، کی حالت کو بیان کررہا ہو نہ انفاق
کرنے والے کی حالت کو_
3_ غصہ پینا اور لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرنا، اہل تقوي کی خصوصیات میں سے ہے_
اعدت ... للمتقين والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس
4_ ایمانی معاشرے کی ضروریات پوری کرنا، صبر اور اجتماعی معاملات میں درگزر کرنا اہل تقوي کی خصوصیات میں سے ہے_
اعدت للمتقين _ الذين ينفقون ...و الكاظمين الغيظ والعافين عن الناس
5_ اپنے غیظ و غضب کی قوت کو کنٹرول کرنے پر، لوگوں کا قادر ہونا_
و الكاظمين الغيظ

92
6_ نیکی کرنے والے افراد، خدا کے محبوب ہیں_
والله يحب المحسنين
7_ دائمی انفاق (ہر حالت میں انفاق کرنا) غصے میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھنا اور لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرنا احسان اور نیکی کے مصادیق میں سے ہیں_
الذين ينفقون فی السرآء والضرآء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين

"واللہ یحب المحسنین"سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال آیت میں مذکورہ صفات رکھنے والے افراد کو دوست رکھتا ہے یعنی واللہ یحبھم لیکن ضمیر کی جگہ پر "المحسنین"کا کلمہ استعمال کیا گیا ہے، تاکہ ضمناً اشارہ کرے کہ مذکورہ بالا موارد نیکی کے مصادیق میں سے ہیں_

8_ ہر حال میں دائمی انفاق کرنا ،غصہ پر کنٹرول کرنا اور لوگوں کی لغزشوں سے درگذر کرنا، محبت خدا کے حصول کے عوامل میں سے ہیں_

والذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین

چونکہ "المحسنین" جو کہ خدا کی محبت کے سزاوار ہیں، سے مراد وہ لوگ ہیں جو مذکورہ بالا صفات رکھتے ہیں_

9_ معاشرہ میں افراد کے درمیان سالم باہمی روابط برقرار رکھنے کیلئے ،اسلام اہمیت کا قائل ہے_

الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین

10_ اہل ایمان کو نیکی پر برانگیختہ کرنے کیلئے ان کے جذبات و احساسات کو ابھارنا، قرآن کے طریقوں میں سے ہے_

یا ایھا الذین آمنوا ... واللہ یحب المحسنین

11_ خدا کی محبت کا حصول نیك اعمال کو بہ نحو احسن انجام دینے کا مرہون منت ہے_

واللہ یحب المحسنین

کلمہ "المحسنین" جیساکہ پہلے بیان ہوچکا ہے ممکن ہے کہ اس معنی کو بیان کر رہا ہو کہ آیت میں مذکورہ بالا صفات احسان و نیکی کے مصادیق سے ہوں اور نیز ممکن ہے کہ "المحسنین"اہل تقوي کی ایك اور صفت کا بیان ہو یعنی اہل تقوي وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ نیك عمل انجام دیتے ہیں اور اگر انفاق کرتے ہیں تو اچھے طریقے کے ساتھ اور اگر ...

----

(١٣٥) وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُواْ أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللّهَ فَاسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَى مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

وہ لوگ وہ ہيں كہ جب كوئي نماياں گناہ كرتے ہيں يا اپنے نفس پر ظلم كرتے ہيں تو خداكوياد كركے اپنے گناہوں پر استغفار كرتے ہيں اورخدا كے علاوہ كون گناہوں كا معاف كرنے والاہے اور وہ اپنے كئے پر جان بوجھ كر اصرار نہيں كرتے _
1_ كوئي غيرشائستہ فعل انجام دينے يا اپنے نفس پر ظلم (يعنى زنا يا كوئي بھى گناہ كبيرہ) كى صورت ميں خدا كو ياد كرنا اور اس سے طلب مغفرت كرنا نيك لوگوں كاشيوہ ہے_
اعدت للمتقين ... والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم
بعض نے كہا ہے كہ اس آيت ميں "فاحشة" سے مراد زنا اور ظلم سے مراد دوسرے گناہ ہيں خواہ كبيرہ ہوں خواہ صغيرہ، بعض دوسروں نے كہا ہے كہ "فاحشة"سے مراد كبيرہ گناہ اور ظلم سے مراد، صغيرہ گناہ ہيں_
2_ متقيوں سے لغزش اور گناہ كے ارتكاب كا امكان_
اعدت للمتقين ... والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم
3_ گناہ، اپنے اوپر ظلم ہے_
او ظلموا انفسهم ... فاستغفروا لذنوبهم
4_ ياد خدا، انسان كو توبہ اور استغفار كى جانب لے جاتيہے_
ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم
استغفار كا ذكر خدا پر "فا"كے ذريعے عطف كہ جس ميں ترتب كے معنى پوشيدہ ہيں ذكر خدا كے استغفار كيلئے علت ہونے كى طرف اشارہ ہوسكتاہے_
5_ ياد خدا سے غفلت، گناہ كے ارتكاب اور غيرشائستہ

كاموں كے انجام دينے كا سبب_
والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا
چونكہ خدا كا ذكر باعث بنتا ہے كہ انسان اپنے كئے پر پشيمان ہو اور خدا سے مغفرت طلب كرے (ذكروا الله فاستغفروا)

معلوم ہوتا ہے كہ انسان گناہ كے وقت، ياد خدا سے غافل ہوتا ہے_
6_ صرف خدا تعالى گناہوں كو بخشنے والا ہے_
و من يغفر الذنوب الا الله
7_ خدا كى جانب سے گنہگاروں كو توبہ و استغفار كى ترغيب دلانا_
والذين اذا فعلوا فاحشة ... فاستغفروا لذنوبهم و من يغفر الذنوب الا الله
8_ متقيوں كے گناہ كرنے ميں عناد كا نہ ہونا اور جانتے ہوئے اس پر مصر نہ ہونا_
والذين اذا فعلوا فاحشة ... لم يصروا على ما فعلوا و هم يعلمون
چونكہ ياد خدا آتے ہى توبہ كرليتے ہيں، معلوم ہوتا ہے كہ ان كا گناہ عناد كى وجہ سے نہيں ہے، بلكہ پروردگار كى ياد سے غفلت كى وجہ سے ہے_
9_ عناد كى بنياد پر گناہ كرنا، اور گناہ پر جانتے ہوئے اصرار كرنا، تقوي كے منافى ہے_
والذين اذا فعلوا فاحشة ... و لم يصروا على ما فعلوا و هم يعملون
سابقہ مطلب كى وضاحت كو مدنظر ركھتے ہوئے_
10_ گناہ پر اصرار كرنے والے لوگ، اپنے گناہ كى مغفرت كيلئے خدا كے وعدہ سے محروم_
والذين اذا فعلوا فاحشة ...و من يغفر الذنوب الا الله و لم يصروا على ما فعلوا
11_ آدمى كى جہالت، خدا كى بارگاہ ميں اسكے گناہوں كيلئے عذر ہے_
و لم يصروا على ما فعلوا و هم يعلمون
12_ اپنے گذشتہ گناہوں پر پشيمان نہ ہونا اور توبہ نہ كرنا، ان گناہوں پر اصرار كے مترادف ہے_
الذين اذا فعلوا فاحشة ...فاستغفروا لذنوبهم ...و لم يصروا على ما فعلوا
اس صورت ميں كہ جملہ "و لم يصروا ..." جملہ "فاستغفروا"كيلئے عطف تفسيرى ہو تو مراد يہ ہوگا كہ اگر گناہ كے بعد ياد خدا نہ كريں اور استغفار نہ كريں تو درحقيقت گناہ پراصرار كرنے والے ہيں_
13_ گناہ پر توجہ كے باوجود، اس كيلئے طلب مغفرت اور توبہ كے بارے ميں نہ سوچنا اس پر اصرار ہے_
والذين اذا فعلوا فاحشة ...و لم يصروا على

ما فعلوا و هم يعلمون
امام باقر(ع) مندر جہ بالا آيت كے بارے ميں ارشاد فرماتے ہيں: " الاصرار هو ان يذنب الذنب فلا يستغفرالله ولايحدث نفسه بتوبة فذلك الاصرار"(1) يعنى اصرار كا مطلب يہ ہے كہ انسان گناہ كرے اور پھر نہ استغفار كرے اور نہ ہى اسكے دل ميں توبہ كا خيال ہو_
14_ كامل استغفار، گناہ سے پشيمانى اور اسكے ترك سے مشروط ہے_
و لم يصروا علي ما فعلوا
امام صادق(ع) نے مندرجہ بالا آيت كے بارے ميں فرمايا: ..."والذين اذا فعلوا ... ولم يصروا على ما فعلوا ..."فهذا ما امر الله به، من الاستغفار و اشترط معه بالتوبة والاقلاع عما حرم الله (2) يعنى يہ وہ استغفار ہے جس كا خدا نے حكم ديا ہے اوراس كو مشروط كيا ہے توبہ اور حرام كاموں كو ترك كرنے كے ساتھ_

----

1)كافى ج2، ص288 ح2 ;نور الثقلين ج1 ص394 ح366.
2) تفسير عياشى ج 1 ص 198 ح 143 ; تفسير برهان، ج 1 ص 315 ح 3.

(١٣٦) أُوْلَئِكَ جَزَآؤُہُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّہِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِہَا الأَنْہَارُ خَالِدِينَ فِيہَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ
يہى وہ ہيں جن كى جزا مغفرت ہے اوروہ جنت ہے جس كے نيچے نہريں جارى ہيں _ وہ اسى ميں ہميشہ رہنے والے ہيں اورعمل كرنے كى يہ جزا بہترين جزاہے _
1_ مغفرت الہى اور ہميشہ كى بہشت ،متقين كا اجر_
اعدت للمتقين ... اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم و جنات ... خالدين فيہا
"اولئك" متقيوں كى طرف اشارہ ہے، يعنى انہيں مذكورہ خصوصيات كے ساتھ سراہا گيا ہے_
2_ جو غيرشائستہ كاموں كے انجام دينے اور اپنے اوپر ظلم كرنے پرپشيمان ہيں اور گناہ پراصرار نہيں كرتے وہ ہميشہ كى جنت اور مغفرت الہى سے بہرہ ور ہونگے_
والذين اذا فعلوا ... اولئك جزآؤهم مغفرة من ربهم و جنات ...خالدين فيہا
3_ بندوں كے گناہ كى مغفرت، خداوند متعال كى "ربوبيت"كا پرتو ہے_
اولئك جزآؤهم مغفرة من ربهم

4_ انفاق میں جلدی کرنا، غصہ پی جانا، دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنا اور اپنے گناہوں سے استغفار کرنا ضروری ہے_
سارعوا الی مغفرة من ربکم ... الذین ینفقون ...اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم
5_ انفاق، غصہ پی جانا، لوگوں کی غلطیوں سے درگذر کرنا اور استغفار، مغفرت الہی سے آدمی کے بہرہ ور ہونے کے اسباب میں سے ہیں_
سارعوا الی مغفرة من ربکم ...الذین ینفقون ... اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم
"سارعوا الی مغفرة ..."سے مراد مغفرت کے اسباب کی طرف جلدی کرنا ہے ...اور جملہ "اولئك جزاؤھم مغفرة" اسکے مشار الیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے، ان اسباب کو بیان کرتا ہے_
6_ بندوں کے گناہوں کی مغفرت، خدا کی طرف سے ان کی تربیت کا ایك پہلو ہے_
اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم
اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بندوں کی مغفرت کو "رب"سے نسبت دی گئي ہے اور "رب" مدبر اور مربی (تربیت کرنے والا) کے معنی میں ہے، معلوم ہوتا ہے خدا کی طرف سے آدمی کے گناہ کی بخشش، اسکی تربیت کیلئے ہے_
7_ بندوں کا جاودانہ جنت میں داخل ہونا، ان کے گناہوں کی مغفرت کا مرہون منت ہے_
اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم و جنات تجری ... خالدین فیھا
مغفرت و بخشش کے ذکر کا جنت پر مقدم ہونا (جزاؤھم مغفرة من ربھم و جنات) اسکے جنت پر حقیقی اور خارجی تقدم کو بیان کرتا ہے، یعنی پہلے ضروری ہے کہ مغفرت حاصل ہو، اس وقت جنت میں ورود کی اجازت ملے گی_
8_ مغفرت الہی اور ہمیشہ کی جنت، توانگری و تنگدستی میں انفاق کرنے ،غصہ کو پینے اور دوسروں کی غلطیوں پر درگذر کرنے کا اجر ہے_
الذین ینفقون فی السراء والضراء ...اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم و جنات
9_ مغفرت الہی اور ہمیشہ کی جنت، احسان اور نیکی کرنے کا اجر ہے_
واللہ یحب المحسنین ... اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم
10_ جنتیں، جاری نہروں والی اور ہمیشہ رہنے کی جگہیں_
و جنات تجری من تحتہا الانھر خالدین فیہا
11_ مغفرت الہی اور جنت، خدا کے احکام پر عمل کرنے کی قیمت کے طور پر ملتے ہیں صرف دعوی اور

نعرے کے ذریعے نہیں_
اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم و جنات ... و نعم اجر العاملین
12_ گناہوں کی مغفرت اور جاری نہروں والی جنتیں، احکام الہی پر عمل پیرا ہونے والوں کیلئے اچھا اجر ہے_
اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم و جنات تجری من تحتہا الانھر خالدین فیہا و نعم اجر العاملین

خود پر ظلم : 2
عفو و درگذر:
عفو و درگذر کے اثرات 5; لوگوں سے عفو و درگذر 8
عمل:
عمل کا اجر 11، 12
غصہ:
غصہ پی جانا 4، 8
گناہ:
گناہپر اصرار 2 ; گناہسے پشیمانی 2 ;گناہ کی مغفرت 3، 6، 7، 12
متقین:
متقین کااجر 9
محسنین:
محسنین کا اجر 9
نیکي:
نیکی کا اجر 8;نیکی میں جلدی 4
نیکی کرنا:
نیکی کرنے کا اجر 9

(١٣٧) قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَانْظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذَّبِينَ

تم سے پہلے مثالینگذر چکی ہیں اب تم زمین مینسیر کرو اوردیکھو کہ جھٹلا نے والوں کاکیاانجام ہوتا ہے _
1_ پوری تاریخ میں انسانی معاشروں پر الہی سنتوں اور ثابت قوانین کا حاکم ہونا_
قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض
2_ الہی سنتوں اور قوانین کی بنیاد پر، تاریخی اورمعاشرتی تغیرو تبدل_*
قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین
3_ معاشرتی تغیرو تبدل اور تاریخی رد عمل کی پیشگوئي ،اس پر حاکم الہی سنتوں اور قوانین کی شناسائي کی بنیاد پر_
قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض
اس لحاظ سے کہ انسانی معاشروں کے معاشرتی اور تاریخی حوادث ثابت قوانین رکھتے ہیں پس ان قوانین کو جاننے کے بعد مستقبل کی معاشرتی تبدیلیوں کے بارے میں پیشگوئي کی جاسکتی ہے_
4_ معاشروں پر حاکم قوانین اور سنتوں کو جاننے کیلئے تاریخی اور اجتماعی حوادث و تغییرات کے بارے میں جستجو ضروری ہے_
قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین
5_ تمام معاشرے، اجتماعی زندگی میں خاص طریقوں اور تاریخی لحاظ سے مخصوص پس منظر کے حامل رہے ہیں_
قد خلت من قبلکم سنن ... فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین
6_ دین الہی کو جھٹلانے والوں کے انجام میں غوروفکر کا ضروری ہونا_
فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین
7_ معاشرہ شناسی اور تاریخی تغیرات و حوادث میں

غوروفکر کرنے کی قدر و قیمت اور اہمیت_

فسيروا فى الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين
8_ لوگوں كو، دين خدا كے جھٹلانے والوں كے بدترين انجام اور عاقبت سے ہوشيار كرنا_
فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين
9_ انسانى معاشروں پر حكم فرما سنتوں اور قوانين كو حاصل كرنے كيلئے تحقيق، تقاضا كرتى ہے كہ محقق خود اس معاشرے كو نزديك سے ديكھے يا اس ميں موجود ہو يا پھر عينى شہادتوں پر اعتماد كرے_
فسيروا فى الارض فانظروا كيف كا ن عاقبة المكذبين
10_ سياحت اور تاريخي و معاشرتي تغيرات و حوادث ميں جستجو، الہى سنتوں كو پہچاننے كا ايك راستہ ہے_
فسيروا فى الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين
11_ گذشتہ اقوام كے علاقے اور آثار، شناخت اور عبرت حاصل كرنے كاايك منبع ہيں_
فسيروا فى الارض فانظروا كيف كا ن عاقبة المكذبين
12_ گذشتہ اقوام كى تاريخ اور ان كا انجام بعد ميں آنے والوں كيلئے عبرت ہے_
قد خلت من قبلكم ... فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين
13_ آدمى كے بعض گناہ، دنياوى عذاب كا موجب بھى بنتے ہيں_
كيف كان عاقبة المكذبين
14_ گذشتہ امتوں ميں دين خدا كو جھٹلانے والوں كى موجودگي_
قد خلت من قبلكم سنن فسيروا فى الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين

عبرت:
عبرت کے عوامل 11، 12
گناہ:
گناہ کی سزا 13 ; گناہ کے اثرات 13
معاشرہ:
معاشرہ پر حکم فرما سنتیں 4;معاشرہ میں تغیرات 2، 3، 4، 7، 10
معاشرہ شناسی : 5
معاشرہ شناسی کی اہمیت 7

(١٣٨) ہَذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَہُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ
يہ عام انسانوں كے لئے ايك بيان حقائق ہے اور صاحبان تقوي كيلئے ہدايت او رنصيحت ہے _
1_ قرآن، لوگوں كيلئے روشنى اور متقيوں كيلئے ہدايت اور نصيحت ہے_
هذا بيان للناس و هدى و موعظة للمتقين يہ اس صورت ميں ہے كہ "هذا" قرآن كى طرف اشارہ ہو يعنى يہ قرآن روشنى اور ...
2_ روئے زمين كے تمام لوگ تمام زمانوں ميں قرآن

كى روشنى دينے والى تعليمات كے مخاطب ہيں_
هذا بيان للناس
3_ انسانى معاشروں ميں خدا كى سنتوں اور ان كے جھٹلانے والوں كے برے انجام پر توجہ، لوگوں كى ہدايت كا موجب بنتى ہے_
قد خلت من قبلكم سنن ... هذا بيان للناس
يہ اس صورت ميں ہے كہ "هذا"ان معارف كى طرف اشارہ ہو كہ جو سابقہ آيت "قد خلت ..." ميں بيان ہوئے ہيں_
4_ قرآن، ہر عصر ميں تمام لوگوں كيلئے قابل فہم ہے_
هذا بيان للناس
5_ انسانى معاشروں ميں خدا كى سنتوں اور ان كے جھٹلانے والوں كے برے انجام پر توجہ، متقيوں كيلئے ہدايت كا موجب اور نصيحت ہے_
قد خلت من قبلكم سنن ...هدى و موعظة للمتقين
6_ سير و سياحت اورگذشتہ اقوام كے برے انجام ميں غوروفكر، دين خدا كو جھٹلانے سے پرہيز كا ذريعہ_
فسيروا فى الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين_ هذا بيان للناس
اگر "هذا"سابقہ آيت كے مطالب كى طرف اشارہ ہو تو كلمہ "بيان" كا متعلق يہ ہوگا: هذا بيان للناس لئلايرتكبوا الذى ارتكبوہ يعنى جھٹلانے والوں كے انجام كا مشاہدہ لوگوں پر يہ واضح كرتا ہے كہ گذشتہ اقوام كى طرح خدا كى آيات كو نہ جھٹلائيں_
7_ سير و سياحت كرنا اور گذشتہ اقوام كے انجام ميں غوروفكر، تقوي اپنا نے والوں كے ہدايت پانے اور نصيحت كو قبول كرنے كے عوامل ميں سے ہيں_
فسيروا فى الارض فانظروا ... هذا بيان للناس و هدى و موعظة للمتقين
8_ تقوي اختيار كرنا، قرآن كى روشن تعليمات سے وعظ و نصيحت حاصل كرنے اور ہدايت پانے كا موجب بنتا ہے_
هذا بيان للناس و هدى و موعظة للمتقين
اس لحاظ سے كہ خدا نے قرآن كو تمام لوگوں كى راہنمائي كا ذريعہ بنايا ہے (هذا بيان للناس) ليكن مخصوصا تقوي اپنا نے والوں كيلئے، اس كو ہدايت اور نصيحت كرنے والا قرار ديا ہے، معلوم ہوتا ہے كہ فقط تقوي اپنانے والے ہيں جو قرآن كى روشن تعليمات سے مستفيض ہوتے اور ہدايت پاتے ہيں_
9_ احكام الہى كا بيان (سودخورى سے پرہيز، خدا و رسول(ص) كى پيروى اور ...) لوگوں كيلئے راہنمائي اور تقوي اپنانے والوں كيلئے ايك نصيحت اور

ہدایت کرنے والا ہے_
یا ایها الذین آمنوا ... هذا بیان للناس و هدی و موعظة للمتقین
بعض کا خیال ہے کہ "هذا"ان تمام مسائل اور معارف کی طرف اشارہ ہے جو 130 سے لیکر 137 تك کی آیات میں بیان ہوئے ہیں_
10_ تاریخ کے فلسفہ پر توجہ کرنا، معاشرتی اورانسانی تحرکات کی جہت کا تعین کرتا ہے_
فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین_ هذا بیان للناس و هدي

نصیحتیں 9
متقین:
متقین کی ہدایت 1، 5، 7، 9
معاشرہ:
معاشرہ پر حاکم سنتیں 3، 5
ہدایت:
ہدایت کے عوامل 1، 3، 5، 7، 8، 9

تفسیر راهنما جلد 3

(١٣٩) وَلاَ تَہِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِين

خبردار سستی نہ کرنا _ مصائب پرمحزون نہ ہونا اگر تم صاحب ایمان ہوتو سربلندی تمہارے ہی لئے ہے _
1_ اہل ایمان مشکل حالات میں (دشمنوں کے ساتھ مقابلہ میں) سستی اور غم کو اپنے اوپر طاری نہ کریں_
یا ایها الذین آمنوا ...و لاتهنوا و لاتحزنوا
2_ اہل ایمان کو دشمن کے ساتھ مقابلہ میں اپنی ذات پہ اعتماد، استواری اور ثابت قدمی کی ترغیب دلانا_
یا ایها الذین آمنوا ... و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون
3_ جنگ میں ناكامي، اہل ایمان کیلئے سستی اور غم کا موجب نہ بنے_
و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون
4_ جنگ سے واپسی کے بعد احد کے جنگجوؤں کا ہمت ہارنا اورنفسیاتی شکست_
اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا ... و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون
اگرچہ کسی چیز کی نفي، اسکے خارجي واقعہ کو بیان نہیں کرتي، لیکن بعد والی آیات کے قرینہ کے مطابق (ان یمسسکم قرح ...) معلوم ہوتا ہے کہ سستی و غم کی نفی کرنا، مسلمانوں میں ان کے واقع ہونے کے بعد ہے اور اس آیت کے سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط سے کہ جن میں جنگ احد اور اسکی شکست کے عوامل کو بیان کیا گیا ہے، پتہ چلتا ہے کہ یہ سستی اور غم جنگ احد کے مسائل کی وجہ سے تھا_

5_ دین خدا کے جھٹلانے والوں کے برے انجام میں خدا کی سنتوں پر توجہ، ایمانی معاشرے سے ہر طرح کے غم و اندوہ اور سستی کو دور کرتی ہے_
فسیروا ... فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ...و لاتهنوا و لاتحزنوا
اگر جملہ "ولاتھنوا ..." جملہ "فانظروا کیف ..."پر عطف ہو، تو ان دو آیات کا یہ معنی ہوگا کہ آپ غمزدہ نہ ہوں، آیات خدا کے جھٹلانے والوں (مسلمانوں کے دشمنوں) کا انجام نابودی ہے_
6_ ایمان اور بلند حوصلہ، دشمن کے ساتھ مقابلے میں استواری اور ثابت قدمی کا راز ہے_
لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
7_ مسلمانوں کی دوسروں پربرتري، ان کے ایمان کی مرہون منت ہے_
و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
مندرجہ بالا مطلب میں جملہ"وانتم الاعلون" "ان کنتم ..."کے جواب شرط کی حیثیت سے لیا گیا ہے_
8_ آدمی کا ایمان اسکے مشکل حالات اور دشمن کے ساتھ مقابلہ میں ،سستی و غم کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ سازگار نہیں ہے_

و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
مندرجہ بالا مطلب ميں جملہ "ولاتهنوا و لا تحزنوا" "ان كنتم ..."كيلئے جواب شرط كى حيثيت سے ليا گيا ہے_
9_ مومن كے دوسروں پر برتر ہونے كا اعلان، آدمى كو حقيقى ايمان پر برانگيختہ كرتا ہے_
و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
خدا تعالى نے مسلمانوں كى برترى كو ان كے حقيقى ايمان كے مرہون منت قرارديا ہے اور چونكہ انسان ذاتى طور پر اپنے دشمنوں پر برترى كے خواہاں ہوتے ہيں، اسلئے حقيقى ايمان تك پہنچنے كا جذبہ پيدا كرليتے ہيں_
10_ اہل ايمان كا دوسروں پر اپنى برترى كى جانب توجہ دينا، ان كے حوصلوں كى تقويت ميں اہم كردار ادا كرتا ہے_
و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
11_ دينى معاشرے كا ايمان، باعث بنتا ہے كہ انسان تمام انسانى معاشروں پر (ايمان كي) حاكميت كيلئے مسلسل كوشش كى ذمہ دارى محسوس كرے_
و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم

مؤمنين
خدا تعالى مسلمانوں كى دوسروں پر برترى چاہتاہے (و انتم الاعلون) اور برترى كے واضح مصاديق ميں سے، ان كى اور ان كے دين كى پورى كائنات پر حاكميت ہے اور يہ ان كے حقيقى ايمان كى مرہون منت ہے (ان كنتم مؤمنين)_ ايسى صورت ميں حقيقى ايمان انسان كو دائمى قوت كى طرف برانگيختہ كرتا ہے "و لاتهنوا"تاكہ تمام انسانى معاشروں پر الہى دين كو حاكميت عطا كرسكے_
12_ مومنين كيلئے دوسروں پر اپنى برترى كى طرف توجہ دينا ضرورى ہے _
و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
13_ مومنين كا ايمان كى قدروقيمت سے آگاہ ہونا، احساس كمترى كا شكار ہونےسے مانع ہے_
يا ايها الذين آمنوا ... و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
چونكہ فرض كيا گيا ہے كہ آيت كے مخاطب مومنين ہيں اور مومن برتر ہيں اور انہيں كافروں كے مقابلے ميں احساس كمترى نہيں كرنا چاہيئے (و لاتهنوا ...) اس صورت ميں مومنين كى كمزورى اور غم، ان كے ايمان كى قدروقيمت سے غفلت كرنے كى وجہ سے ہوگي_

109

(۱۴۰) إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ

اگر تمھیں کوئي تکلیف چھولیتی ہے تو قوم کو بھی اس سے پہلے ایسی ہی تکلیف ہوچکی ہے او ر ہم توزمانے کو لوگونکے درمیان الٹتے پلٹتے رہتے ہیںتاکہ خداصاحبان ایمان کودیکھ لے اورتم میںبعض کو شہداء قرار دے اور وہ ظالمین کو دوست نہیں رکھتا ہے _
1_ جنگ احد میں دونوں محاذوں یعنی کفرو ایمان کے تمام افراد کا ايك جیسا نقصان اٹھانا یا زخمی ہونا_
ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ

2_ دين كے دشمنوں كے ساتھ جنگ ميں پيش آنے والے زخم يا مشكلات كو ان كے ساتھ مقابلہ ميں سستی يا غم كا موجب نہيں بننا چاہئے_
و لاتھنوا و لاتحزنوا ... ان يمسسكم قرح
3_ جنگ احد ميں جہاد كرنے والے مومنين كے نقصانات يا زخم جنگ بدر ميں كفار پر وارد ہونے والے نقصانات كے برابر ہيں_
ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ بعض كا خيال ہے كہ "ان يمسسكم"جنگ احد ميں مسلمانوں پر آنے والے نقصانات اور زخموں كے بارے ميں ہے اور جملہ "فقد مس القوم" مشركين كے جنگ بدر ميں آنے والے نقصانات اور زخموں كے بارے ميں ہے_
4_ جو معاشرہ ايك ہدف اور نظريہ ركھتا ہو، وہ ايك پيكر كی مانند ہے_
ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ
چونكہ خداوند متعال نے كافروں يا مسلمانوں كے ايك گروہ پر وارد ہونے والے زخموں كو ان سب كی طرف نسبت دی ہے، باوجود اسكے كہ يقينا ہرہر فرد زخمی نہيں ہوا تھا، معلوم ہوتا ہے كہ قرآن

كی نظر ميں ہر وہ معاشرہ جو ايك ہدف ركھتا ہو، وہ ايك پيكر كی حيثيت ركھتا ہے_
5_ ايمان، مومنين كے محاذ پر وارد ہونے والے زخموں اور نقصانات سے پيدا ہونے والے خلا كو پر كرتا ہے_
و لاتھنوا و لاتحزنوا ... ان كنتم مؤمنين_ ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ
6_ انسانی معاشروں ميں فتح و شكست كی گردش ، خدا كی دائمی سنتوں ميں سے ايك ہے_
و تلك الايام نداولہا بين الناس
"تلك"انہی زخموں اور شكست و كاميابيوں كی طرف اشارہ ہے كہ جو جنگ احد يا بدر ميں مسلمانوں اور كافروں كيلئے حاصل ہوئيں_
7_ تاريخ كی حركت پر ارادہ الہی كی حاكميت_ (شكستوں، كاميابيوں، تلخيوں اور خوشيوں پر)
و تلك الايام نداولہا بين الناس
اس لحاظ سے كہ خدا نے تمام شكستوں كاميابيوں تلخيوں خوشيوں اور ... كو اپنی طرف نسبت دی ہے (نداولھا) تاريخ كی حركت پر ارادہ الہی كی حاكميت حاصل ہوتی ہے_
8_ سابقہ كاميابيوں كی ياددہانی اور منظم معاشرتی تبديليوں كی گردش كی طرف توجہ، ايمانی معاشرہ كی كمزوری اور غم كو دور كرتی ہے_
و لاتھنوا و لاتحزنوا ... ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ و تلك الايام نداولھا بين الناس
اس صورت ميں كہ "فقد مس القوم"جنگ بدر ميں مشركين كی شكست كے بارے ميں ہو، خداوند متعال نے مومنين كے غم اور كمزوری كو دور كرنے كيلئے جنگ بدر ميں ان كی كاميابی كی ياددہانی كرائي ہے اور(فتح ہو يا شكست) سب كا سرچشمہ اپنی مشيت كو قرار دياہے_
9_ حقيقی مومنين كی صف كا غيرحقيقی مومنين سے جدا ہونا، حق و باطل كے درميان پيكار كی حكمتوں ميں سے ہے_
ان يمسسكم قرح ... و تلك الايام نداولھا بين الناس و ليعلم الله الذين آمنوا
مندرجہ بالا مطلب ميں كلمہ "تلك" كيجنگ كے دنوں سے تفسير كی گئي ہے نہ كہ خاص طور پر فتح و شكست سے_
10_ شكستيں اور كاميابياں (معاشرتی تبديلياں) بامقصد اور منظم گردش كی حامل ہيں_
و تلك الايام نداولھا بين الناس و ليعلم الله الذين آمنوا و يتخذ منكم شہدائ
جملہ "وليعلم الله ..." اور جو كچھ اس پر عطف ہوا ہے ، يعنی "يتخذ" ، "ليمحص" اور

" يمحق " وہ مقاصد ہيں كہ جن كو خدا نے "نداولھا" ، (گردش ايام اور معاشرتی تبديلياں) كيلئے بيان كيا ہے اور با مقصد فعل اسكے با ضابطہ ہونے كو بيان كرتا ہے_
11_ تاريخی حوادث كی تحليل و تجزيہ ميں قرآن كی توحيدی نظر_

و تلك الايام نداولها بين الناس
يہ مطلب تاريخی حوادث كی گردش كے خداوند متعال كی طرف منسوب ہونے سے سمجھا جاسكتاہے _ (نداولها)
12_ حق و باطل كے محاذ ميں فتح و شكست كی گردش، مومنين كے ايمان كے ظاہر ہونے كا مناسب موقع اور مقام ہے_
و تلك الايام نداولها بين الناس و ليعلم الله الذين آمنوا
مندرجہ بالا مطلب ميں "وليعلم" ،"ليحقق" (تاكہ وجود ميں لائے) كے معنی ميں ليا گيا ہے كيونكہ اشياء كے بارے ميں خداوند متعال كے علم كا مطلب ان اشياء كا وجود ميں آنا ہے پس خدا كا مومنين كے ايمان كے بارے ميں علم ان كے ايمان كا وجود ميں آناہے اور چونكہ فرض كيا گيا ہے كہ وه ايمان ركھتے ہيں (آمنوا،ماضی كے صيغہ كے ساتھ) پس ان كے ايمان كے وجود ميں آنے كا مطلب ايمان كا ظاہر ہونا ہوگا_
13_معركہ حق و باطل ميں تاريخ كے دردناك حوادث كے اہداف ميں سے ايك خدا تعالی كا امت كے بہترين افراد كو منتخب كرناہے_
و تلك الايام نداولها ... و يتخذ منكم شہدائ
"شہدائ"گواہوں كے معنی ميں ہے اور ہر امت كے گواه، ان كے بہترين افراد ہيں_
14_ شہيد اور راه اسلام ميں قربان ہونے والے، خدا كے برگزيده افراد ہيں_
و يتخذ منكم شہدائ
يہ اس صورت ميں ہے كہ "شہدائ"سے مراد جنگ ميں قتل ہونے والے ہوں، جيسا كہ بعض مفسرين كا يہ عقيده ہے_
15_ شہيدوں كا بلند مقام_
و يتخذ منكم شہدائ
خدا كی طرف سے شہيدوں كا برگزيده ہونا، ان كے بلند مقام كو بيان كرتا ہے، چونكہ جب تك ان سے راضی نہ ہو اور انہيں دوست نہ ركھتا ہو، انہيں منتخب نہيں كرے گا_
16_ بعض اوقات مسلمانوں كی شكست ايمان كے دعويداروں كو آزمانے اور حقيقی مومنين كو جھوٹے مومنين سے جدا كرنے كيلئے ہوتی ہے_

ان يمسسكم قرح ... و تلك الايام نداولها بين الناس و ليعلم الله الذين آمنوا
يہ اس صورت ميں ہے كہ "تلك" اس معنی كی طرف اشاره ہو جو" ان يمسسكم قرح" سے حاصل ہوتا ہے، يعنی مسلمانوں كی شكست_
17_شكستوں اور كاميابيوں پر لوگوں ميں سے چنے ہوئے افراد كو ناظر اور گواه قرار دينا مشيت الہی كی بنياد پر ہے_
و يتخذ منكم شہدائ
18_ تاريخی حوادث (مسلمانوں كی شكستوں اور كاميابيوں) پر مقرر كيئے گئے گواہوں اور ان حوادث كے علل و اسباب كو بيان كرنے والوں كا بلند مقام و مرتبہ_
و يتخذ منكم شہدائ
چونكہ آيت شريفہ ميں شہادت كا متعلق ذكر نہيں ہوا ہے، سابقہ آيات كے قرينہ كے مطابق كہ جن ميں تاريخی حوادث كے علل و اسباب كی تحليل كی گئي ہے، يہ احتمال ديا جاسكتا ہے كہ شہيدوں سے مراد، مسلمانوں كی شكستوں اور كاميابيوں كے گواه ہوں تاكہ گواہی ديں كہ جہاں خدا اور رسول كی پيروی ہوئي اور تقوي كی مراعات كی گئي مسلمان كامياب ہوئے اور جہاں اپنے اوپر اعتماد كيا ، خدا سے غافل ہوئے ، بے صبری كی اور بے تقوي ہوئے تو شكست كھائي_
19_ جنگ احد اور كافروں كے ساتھ دوسرے جنگی معركونميں ثابت قدم مومنين، لوگوں كے اعمال پر گواہی كيلئے خدا كے برگزيده افراد ہيں_
و تلك الايام ... و ليعلم الله الذين آمنوا و يتخذ منكم شہدائ
"ويتخذ"ميں لام كا ترك كرنا اس معنی كی طرف اشاره كرتا ہے كہ چننا حقيقی مومنين كے مشخص ہونے كے بعد ہے يعنی جو حقيقی مؤمن ہوتے ہيں انہيں گواہی كيلئے چنا جاتا ہے قابل ذكر ہے كہ مندرجہ بالا مطلب ميں " شہدائ" كا حذف شده متعلق لوگوں كے اعمال كو قرار ديا گياہے_
20_ ظالم، محبت الہی سے محروم ہيں_

والله لايحب الظالمين

21_ دين كے دشمنوں كے مقابلہ ميں بے ايمانى اور سستي، ظلم ہے_

و لاتھنوا ...و ليعلم الله الذين آمنوا ... والله لايحب الظالمين

22_ دين كے دشمنوں كے مقابلہ ميں سستى اور بے ايماني، محبت الہى سے محروم ہونے كا باعث ہے_

و لاتھنوا ...و ليعلم الله الذين آمنوا ... والله لايحب الظالمين

23_ انسانى احساسات سے فائدہ اٹھانا، لوگوں كى

تربيت كيلئے قرآن كے طور طريقوں ميں سے ہے_

والله لايحب الظالمين

خدا تعالى كا اس يادآورى سے كہ محبت الہى (كہ جو ايك احساساتى محرك ہے) ستمكاروں كو شامل نہ ہوگي،مقصود يہ ہے كہ اپنے معتقدين كو ظلم سے باز ركھ سكے_

24_ مومنين كے ساتھ جنگ ميں ظالموں كى كاميابي، ان كے خدا كے نزديك محبوب و پسنديدہ ہونے كى دليل نہيں ہے_

و لاتھنوا ... ان يمسسكم قرح ... والله لايحب الظالمين

اس صورت ميں كہ ظالموں سے مراد، جنگ احد كے وہى فاتح افراد ہوں، خدا مومنين كو ياددلاتا ہے كہ مشركين كى كاميابي، ان كے ساتھ محبت الہى كو بيان نہيں كرتي_

----

(۱۴۱) وَلِيُمَحِّصَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ

اورخدا صاحبان ایمان کو چھانٹ کر الگ کرناچاہتا تھااو رکافروں کو مٹا دینا چاہتا تھا _

1_ کافروں کے ساتھ جنگ میں مومنوں کی فتح و شکست، مومنوں کو مخلص بنانے کا ایك عامل ہے_
و تلك الایام نداولها ... و لیمحص الذین آمنوا
فعل "یمحص"،"تمحیص" سے مأخوذ ہے جس کے معنی ملاوٹوں اور نقائص سے خالص کرنا ہے_

2_ اہل ایمان کو مشکل اور دشوار کاموں میں ڈال کر انہیں پاکیزہ اور مخلص بنانے کیلئے خداوند عالم کی عنایت_
و تلك الايام نداولها بين الناس ...و ليمحص الله الذين آمنوا
3_ آدمی کا ایمان مشکلات اور ناکامیوں کو اصلاح اور اخلاص کے عوامل میں بدل دیتا ہے_
و تلك الايام نداولہا بين الناس ...و ليمحص الله الذين آمنوا
مومنین اپنے ایمان کی وجہ سے دباؤ کے مواقع میں میں ٹوٹنے کی بجائے، ان عوامل سے اپنی ترقی ، اصلاح اور اخلاص کیلئے مدد لیتے ہیں_
4_ جنگ میں کمزور نقاط کا آشکار ہونا اور ان سے آگاہي، مومنین کے عیوب و نقائص سے پاك ہونے کا مناسب پیش خیمہ_
ان يمسسكم قرح ... نداولہا بين الناس ... و ليمحص الله الذين آمنوا
چونکہ "تمحیص" عیب و نقص سے خالص کرنے کے معنی میں ہے اور یہ " خالص کرنا" مومنین کی شکست کا نتیجہ فرض کیا گیا ہے، کہا جاسکتا ہے کہ مومنین کی شکست باعث بنتی ہے کہ وہ اپنے عیوب اور نقائص کو پہچانیں اور انہیں ختم کرنے کی کوشش کریں_
5_ انسان کے نفسیاتي، معاشرتی اور تاریخی مسائل میں خدا کے ارادہ کا فطری علل و اسباب کے ذریعے جاری ہونا_
نداولہا بين الناس ... و ليمحص الله الذين

آمنوا و يمحق الكافرين
خدا مؤمنین کو مخلص بنانے جو ایك نفسیاتی مسئلہ ہے اور کفار کی نابودی کیلئے جومعاشرتی اور تاریخی مسائل میں سے ہے ، شکست و فتح جیسے علل و اسباب کے ذریعے اپنے ان ارادوں کو عمل میں لاتا ہے_
6_ جنگ میں فتح و شکست، کافروں کی بتدریج نابودی کا ایك ذریعہ_
نداولہا بين الناس ... و ليمحص الله الذين آمنوا و يمحق الكافرين
"محق" بتدریج نابودی کے معنی میں ہے_ (مجمع البیان)
7_ خداوند متعال کافروں کو تدریجاً نابود کرتا ہے_
و يمحق الكافرين
8_ معاشرے میں ایمان کی ترقي، وجود کفر کی نفی کا باعث ہے_
و ليمحص الله الذين آمنوا و يمحق الكافرين
"یمحق"میں "لام تعلیل"کا نہ لانا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ کافروں کی نابودی مؤمنین کے مخلص ہونے کے بعد عمل میں آئے گی یعنی جیسے جیسے مومنین عیب و نقص سے خالص ہوتے جائیں گے، اسی طرح کافروں کی شان و شوکت میں کمی واقع ہوتی جائے گی یہاں تك کہ وہ نیستی و نابودی کی طرف لے جائے جائیں گے_

اخلاص:
اخلاصمیں مؤثر عوامل 1، 3، 4
الله تعالی:
الله تعالی کا ارادہ5 ; الله تعالی کی عنایت2
ایمان:
ایمان اور کفر 8; ایمان کے اثرات 3، 8
جنگ: 1
جنگمیں شکست کے اثرات 6 ;جنگ میں فتح کے اثرات 6
جہاد:
جہادمیں آگاہی 4
رشد و تکامل:
رشد و تکامل کا پیش خیمہ 4 ;رشد و تکامل کے عوامل 3

(۱۴۲) أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ
کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ تم جنت میں یوں ہی داخل ہو جاؤ گے جب کہ خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں او رصبر کرنے والوں کو بھی نہیں جاناہے _
1_ جنت اور سعادت آخرت کے حصول کیلئے فقط ایمان لانا کافی ہے ،ایك غلط خیال ہے_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم و يعلم الصابرين
2_ ابتدائے اسلام کے مسلمانوں میں، جہاد اور صبر کے بغیرجنت میں جانے کا غلط خیال_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم و يعلم الصابرين
3_ باطل خیالات و خرافات پر عقائد و نظریات کی بنیاد رکھنے سے اجتناب ضروری ہے_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما يعلم الله
4_ مشکل حالات میں جہاد اور پائیداری اہل ایمان کی آزمائشے کی کسوٹی ہے_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم و يعلم الصابرين
" اصن " مقدر کے ذریعہ " یعلم " کی نصب

دلالت کرتی ہے کہ" و یعلم الصابرین"میں واو جمع کیلئے ہے یعنی اہل ایمان کو پرکھنے کی کسوٹی جہاد، صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ جہاد ہے_
5_ جدوجہد اور صبر کے بغیرجنت حاصل نہیں کی جاسکتي_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم و يعلم الصابرين
6_ جنگیں اور مبارزات، لوگوں کے امتحان اور مجاہد و مبارز اور صابر مومنوں کو دوسروں سے جدا کرنے کا ذریعہ ہیں_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم و يعلم الصابرين
7_ جہاد ، سختیوں اور شدت کے مواقع میں مؤمنین کا ثابت قدم رہنا ضروری ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما يعلم الله الذين جاهدوا منكم و يعلم الصابرين
----

(۱۴۳) وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ

تم موت کی ملاقات سے پہلے اس کی بہت تمنا کیا کرتے تھے اور جیسے ہی اسے دیکھا دیکھتے ہی رہ گئے _
1_صدراسلام کے بعض مومنین کا جنگ بدر کے بعد شہادت طلب کرنا لیکن جنگ احد کے موقع پر حیرت و تشویش میں مبتلا ہوجانا_
و لقد کنتم تمنون الموت من قبل ان تلقوہ فقد رأیتموہ و انتم تنظرون
2_صدر اسلام کے بعض مومنین کا موت اور راہ خدا میں شہادت سے وحشت زدہ ہونا_
و لقد ... فقد رأیتموہ و انتم تنظرون
3_ میدان جنگ، افراد کی اندرونی حقیقت اور شخصیت کے آشکار ہونے کا محل و مقام_
و لقد کنتم تمنون الموت ... فقد رأیتموہ و انتم تنظرون
4_ صدر اسلام کے بعض مومنین کا، امتحان الہی میں کامیاب نہ ہونا_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ... فقد رأیتموہ و انتم تنظرون
5 _پسندیدہ دعووں اور نعروں پر عمل نہ کرنے کا ناشائستہ ہونا _

لقد كنتم تمنون الموت ... فقد رأيتموه و انتم تنظرون
آيت شريفہ ميں عتاب آميز لہجہ، ان لوگوں كى مذمت اور سرزنش كو بيان كرتا ہے جو قتل ہونے كى آرزو ركھتے تھے ليكن جب موقع آيا تو وحشت زدہ ہوگئے اور كوئي اقدام نہ كيا_
6_صدر اسلام كے بعض مسلمانوں كے كردار واعتقاد ميں دوگانگى اورہم آہنگى كا نہ ہونا _
و لقد كنتم تمنون الموت ... فقد رأيتموه و انتم تنظرون
7_ احد كى جنگ، ايك سخت جنگ اور جنگجو مسلمانوں كى

آنكھوں ميں موت كو مجسم كرنے والى تھي_
و لقد كنتم تمنون الموت ... فقد رأيتموه و انتم تنظرون
1_ مفسرين كا خيال ہے كہ آيت شريفہ احد كى جنگ كے بارے ميں نازل ہوئي ہے_
2_ چونكہ خدا نے كافروں كے مقابلہ ميں آنے اور ان كے ساتھ مڈ بھيڑ كو، موت ديكھنے سے تعبير كيا ہے، معلوم ہوتا ہے كہ يہ ايك سخت جنگ تھى كہ جس ميں وارد ہونا، موت كو ديكھنے كے مساوى تھا_
8_ شہادت طلب كرنا اور دشمنان دين كے ساتھ ميدان جنگ ميں حاضر ہونا اسلام كى نظر ميں ايك گرانقدر امتياز ہے_
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ... و لقد كنتم تمنون الموت
چونكہ خدا نے جنگ سے منہ موڑنے اور راہ خدا ميں موت اور شہادت سے فرار ہونے والوں كى مذمت كى ہے اور دوسرى طرف سارى سعادت (جنت) كو جہاد كا مرہون منت سمجھا ہے، اس سے جنگ اور شہادت كے بلند مقام كا پتا چلتا ہے_
9_ شہدائے بدر كے درجات سے آگاہ ہونے كے بعد، مومنين كا ميدان جہاد اور شہادت كيلئے حاضر ہونے كا اشتياق_
و لقد كنتم تمنون الموت من قبل
امام باقر (ع) نے مندرجہ بالا آيت كے بارے ميں فرمايا: فان المؤمنين لما اخبرهم الله بالذى فعل بشہدائہم يوم بدر و منازلهم من الجنة رغبوا فى ذلك فقالوا اللہم ارنا القتال نستشهد فيہ_ (1)بے شك جب الله تعالى نے مومنين كو شہدائے بدر كے ساتھ اپنے سلوك اور جنت ميں ان كے مقام و مرتبہ سے آگاہ فرمايا تو وہ بھى راغب ہوكر كہنے لگے خدا يا ہميں بھى جنگ كا موقع نصيب فرما تا كہ ہم بھى جام شہادت نوش كريں_

احد كے مجاہد: 7
اسلام:
صدر اسلام كى تاريخ 1، 2، 4، 6، 7
امتحان: 3، 4
انسان:
انسان كى شخصيت 3
جہاد: 10
جہاد كى قدروقيمت 8 ; جہاد ميں امتحان 3
جانچنا:
جانچنے كے معيار 8
----

1)تفسير قمي، ج1ص119، تفسير برهان ج1ص319 ح1.

خوف: 2

(۱۴۴) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَ
اور محمد تو صرف ايك رسول ہيں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چكے ہيں كيا اگر وہ مرجائيں يا قتل ہو جائيں تو تم الٹے پيروں پلٹ جاؤ گے تو جو بھى ايسا كرے گا وہ خدا كا كوئي نقصان نہيں كرے گا او رخدا عنقريب شكر گذاروں كو ان كى جزادے گا_
1_ حضرت محمد(ص) فقط ا للہ كے رسول ہيں اور دوسرے الہى پيغمبروں (ع) كى طرح موت سے ملاقات كريں

گے_
و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افن مات او قتل
جملہ "قد خلت ..."(آپ (ص) سے پہلے بھى رسول تھے اور دنيا سے چلے گئے) اس بات سے كنا يہ ہے كہ محمد(ص) نيز دوسرے پيغمبروں (ع) كى طرح دنيا سے چلے جائيں گے طبيعى موت سے يا شہادت سے_
2_ پيغمبراسلام(ص) كے بعض پيروكاروں كا ان كے ناقابل فنا ہونے كا غلط خيال_
و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افن مات او قتل
خدا كا اس بات كى ياددہانى كرانا كہ محمد(ص) صرف رسول ہيں اور ان سے پہلے بھى انبياء (ع) تھے جو دنيا سے چلے گئے گويا اسى مندرجہ بالا خيال كو مسترد كرنے كيلئے ہے_
3_انبيائے (ع) الہى كى موت يا ان كى شہادت سے ان كے پيغام كا ختم ہوجانا، صدر اسلام كے بعض مسلمانوں كا غلط خيال_
و ما محمد الا رسول ... افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
4_آنحضرت(ص) كے قتل كى افواہ كے نتيجہ ميں، احد كے بعض جنگجوؤں كے جذبے كا متزلزل ہونا_
و ما محمد الا رسول ... افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
5_ احد كے بعض جنگجوؤں كا سارے كا سارا بھروسہ آنحضرت (ص) كى ذات پر كرنا، خدا كے نزديك قابل مذمت تھا_

افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
6_شخصيت پرستی کی مذمت_
افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
7_ الله کے رسولوں کا فریضہ، راہنمائي اور پیغام رسانی ہے اور لوگوں کا فریضہ، ان کے ان پیغاموں کی بنیاد پر اس راستے کو طے کرنا ہے_
و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات
جملہ "ومامحمد ..." خدا کے رسولوں کے فریضہ (پیغام رساني) کو معین کررہا ہے اور جملہ " افان مات ..." لوگوں کے فریضہ کو معین کررہا ہے کہ وہ ہمیشہ (چاہے رسول ان کے درمیان ہوں یا نہ ہوں) ان پیغاموں پر پابند رہیں_
8_ آنحضرت (ص) کی رحلت یا شہادت کے بعد، صدر اسلام کے لوگوں کا راہبر کے راستے سے پلٹنے کا خطرہ_
و ما محمد الا رسول ... افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم

9_ انبیاء (ع) کی رسالت کا تسلسل ان کی موجودگی کا مرہون منت نہیں ہے_
و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
خدا تعالی نے آنحضرت (ص) کی رحلت یا شہادت کے بعد الٹے پاؤں پلٹنے کی مذمت کر کے، دراصل ایمانی معاشروں کے اہداف و مقاصد کے آنحضرت (ص) کی ذات کے ساتھ وابستہ ہونے کی نفی کی ہے_
10_معاشرے کے دینی رہبر کے فقدان کے بعد اس کے مرتد ہونے کا خطرہ_
و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ ... افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم
11_ ادیان الہی انسانوں اور معاشرے کی ترقی و تکامل کی راہیں ہیں_
افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
چونکہ "انقلبتم علي اعقابكم"سے مراد دین الہی سے پھر جانا ہے اور اس کو واپس پلٹنے سے تعبیر کیا گیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ دین الہي، لوگوں کی ترقی کا ضامن ہے_
12_کفر و ارتداد اور راہ انبیاء (ع) سے منحرف ہونا ايك رجعت پسندانہ اورپست حرکت ہے_
و ما محمد الا رسول ...افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
13_ پیغمبراکرم(ص) کے ہمیشہ زندہ رہنے کا غلط تصور، آنحضرت(ص) کے قتل کی افواہ کے بعد احد کے بعض جنگجوؤں کے ارتداد اور پچھلے پاؤں لوٹنے اور ان کے رسالت کے انکار کا موجب بنا_
افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم
مفسرین نے آیت کے شان نزول کے بارے میں کہا ہے جس وقت پیغمبر(ص) کے قتل کی خبر لوگوں میں عام ہوئي تو بعض مسلمانوں نے کہا کہ اگر محمد(ص) پیغمبرہوتے تو قتل نہ ہوتے_ (مجمع البیان، اسی آیت کے ذیل میں)
14_ افراد کا کفر و ارتداد، خدا کو کوئي نقصان نہیں پہنچاتا_
و من ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا
15_ رسالت انبیاء (ع) سے منحرف ہونا اور اسلام سے کفر کی طرف واپسي، اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے_
و ما محمد الا رسول ... و من ينقلب علي عقبيہ فلن يضر الله شيئا
کفر و ارتداد، یقینا نقصان کا حامل ہے اور "فلن یضر اللہ "کے حکم کے مطابق یہ نقصان، خداوند سبحان کو نہیں پہنچے گا، اس صورت میں لازمی طور پر یہ نقصان مرتد و کافر، فرد اور معاشرہ کے دامن گیر ہوگا_
16_ دین میں ثابت قدمی اور انبیائے (ع) الہی کے راستے پر چلنا، رسالت انبیاء (ع) اور ہدایت کی نعمت کا شکرانہ ہے_

افإن مات او قتل انقلبتم ...و سيجزی اللہ الشاكرين
اس آیت میں "الشاکرین"سے مراد یا وہ خاص افراد ہیں کہ جو ہرگز مرتد نہیں ہوتے اور ہمیشہ دین الہی پہ ثابت قدم رہتے ہیں، یا ثابت قدم مومنین "الشاکرین" کامورد نظر مصداق ہیں_
17_ انحراف اور ارتداد، رسالت انبیاء (ع) اور ہدایت الہی کا کفران نعمت ہے_

و من ينقلب على عقبيہ ... و سيجزى الله الشاكرين
جملہ "و سيجزى الله الشاكرين"كا مفہوم يہ ہے كہ، مرتد ہونے والے ناشكرے ہيں اور حكم و موضوع كى مناسبت سے يہ ناشكرى رسالت انبياء (ع) كے بارے ميں ہے اور ہدايت الہى سے متعلق ہے _
18_ خداوند متعال كى جانب سے نعمات الہى كا شكر كرنے والوں كو اجر عطا كرنے كا وعدہ_
و سيجزى الله الشاكرين
19_ جنگ احد ميں استقامت اور ثابت قدمى كا مظاہرہ كرنے والے ، پيغمبراكرم(ص) كى نعمت رسالت كے شاكر ہيں_
انقلبتم علي اعقابكم ... و سيجزى الله الشاكرين

126

(۱۴۵) وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلاَّ بِإِذْنِ الله كِتَابًا مُّؤَجَّلاً وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ

كوئي نفس بھی اذن پروردگار کے بغیر نہیں مر سکتا ہے سب کی ایك اجل او رمدت معین ہے او رجو دنیا ہی میں بدلہ چاہے گا ہم اسے وہ دیں گے او رجو آخرت کا ثواب چاہے گا ہم اسے اس مینسے عطا کردیں گے اور ہم عنقریب شکر گذاروں کو جزا دیں گے _

1_ كوئي بھي، خدا کے فرمان کے بغیرنہیں مرسکتا_
و ما کان لنفس ان تموت الا باذن الله
2_ تمام انسان ايك معین عمر رکھتے ہیں اور علم الہی میں ان کی موت کا وقت مشخصہے_
و ما کان لنفس ان تموت ... کتاباً مؤجلا
3_ انسان کی موت، خدا کی ناقابل تغییر سنت ہے_
و ما کان لنفس ان تموت ...کتابا مؤجلا
4_ نہ تو جہاد اور راہ خدا میں پائمردی موت لاتی ہے اور نہ ہی اس سے گریز اور روگردانی زندگی دیتی ہے_

و ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله كتابا مؤجلا
چونكہ پہلى اور بعد والى آيات جہاد اور مبارزت كے بارے ميں ہيں، يہ آيت اشارہ ہے ان لوگوں كے تصور كى نفى كى طرف جو جنگ كو قتل ہونے اور ميدان جنگ ميں حاضر نہ ہونے كو زندگى كى بقا كا باعث سمجھتے ہيں، بنابراين جنگ، زندگى اور موت كو معين نہيں كرسكتي_
5_ خدا كے يہاں اجل كے مقدر ہونے اور زندگى كے معين ہونے پر ايمان، رسالت انبياء (ع) كے محافظوں كى حوصلہ افزائي كے عوامل ميں سے ہے_
و ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله كتابا مؤجلا
چونكہ سابقہ آيات جنگ، موت اور شہادت سے

خوف كے بارے ميں تھيں، ايسا معلوم ہوتاہے كہ جنگجو مسلمانونكى حوصلہ افزائي اور ان كے اضطراب كو دور كرنا اس آيت كے اہداف ميں سے ہے_
6_ موجودات كى موت و حيات پر حاكم قوانين كا سرچشمہ خداوند متعال كى حاكميت اور ارادہ ہے_
و ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله كتابا مؤجلا
چونكہ عوامل و اسباب موت و حيات كے سلسلے كو برقرار ركھے ہوئے ہيں اور يہ آيت موت كواذن الہى سے قرار ديتى ہے_ اس كا نتيجہ يہ ہےكہ موت و حيات كے عوامل و اسباب، خدا كے ارادے كے تحت ہيں اور اسكے اذن سے عمل ميں آتے ہيں_
7_ دنياوى اجر كيلئے كوشش كرنے والے، دنيا كى نعمت سے بہرہ ور ہوں گے_
و من يرد ثواب الدنيا نؤتہ منہا
8_ آخرت كے اجر كيلئے كوشش كرنے والے، اخروى نعمتوں سے بہرہ مند ہوں گے_
و من يرد ثواب الآخرة نؤتہ منہا
9_ نيك كام كرنے والے كا قصد اور نيت اسكے دنياوى اور اخروى نعمتوں سے بہرہ مند ہونے كى تعيين كرتى ہے_
و من يرد ثواب الدنيا نؤتہ منہا و من يرد ثواب الآخرة نؤتہ فيہا
10_ دنيا، آخرت كيلئے ميدان عمل ہے_
و من يرد ثواب الآخرة نؤتہ منہا
11_ خداوند عالم، دنيا و آخرت ميں اجر دينے والا ہے_
و من يرد ثواب الدنيا نؤتہ منہا و من يرد ثواب الآخرة نؤتہ منہا
اجر كے ارادے سے مراد يہ ہے كہ اجر كو پانے كيلئے، اعمال خير كو انجام ديا جائے_
12_ جہاد اورجنگ ميں ڈٹ كرمقابلہ كرنا،دنيا اور آخرت كى نعمتوں سے بہرہ مند ہونے كا موجب ہے_
و لما يعلم الله الذين جاہدوا منكم و يعلم الصابرين ... و من يرد ثواب الدنيا نؤتہ منہا و من يرد ثواب الآخرة نؤتہ منہا
سابقہ آيات كے پيش نظر، نيك كاموں كے انجام دينے كے مدنظر مصاديق ميں سے جہاد و مبارزت ہے_
13_ اہل ايمان كا دين كے دشمنوں كے ساتھ جہاد اور مشكل حالات ميں ثابت قدم رہنا، خدا كى نعمات كا شكرانہ ہے_
و لما يعلم الله الذين جاھدوا منكم و يعلم

الصابرين ... و سنجزى الشاكرين
14_ دنيا و آخرت ميں كسى اجر كى توقع كے بغير خدا كى نعمات كا شكريہ ادا كرنے كيلئے جہاد كرنا،مقدس ترين جہاد و مبارزت ہے_
و لما يعلم الله الذين جاھدوا ... و من يرد ثواب الدنيا ... ثواب الآخرة ... و سنجزى الشاكرين
شاكرين كيلئے " سنجزي" اور دنيا و آخرت كے ثواب چاہنے والوں كيلئے "نؤتہ" كى تعبير سے معلوم ہوتاہے كہشاكرين كا اجر، ان كے شكر كى جزا ہے نہ يہ كہ فقط عطا ہو مزيد يہ كہ كلمہ "منہا" اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ پہلے دو گروہ فقط اپنى بعض خواہشات كو پاسكيں گے ليكن شاكرين پورى جزا حاصل كريں گے_

15_ خدا كى نعمات كا شكر انہ، انسان كو جہاد اور دينى فرائض كى انجام دہى كى ترغيب دلاتاہے_
و من يرد ثواب الدنيا ...و من يرد ثواب الآخرة ... و سنجزى الشاكرين
معلوم ہوتا ہے كہ خداوند متعال نے مجاہدين كو تين گروہوں ميں تقسيم كيا ہے اور جملہ "سنجزى الشاكرين" تيسرے گروہ كو بيان كررہا ہے، يعنى وہ لوگ كہ جن كے جہاد كا مقصد نہ دنيا كا ثواب ہے اور نہ ثواب آخرت، بلكہ صرف خدا كا شكر ادا كرنا ہے_
16_ خدا كى نعمات كا شكرو سپاس كرنے والے، اسكى خاص جزاؤں سے بہرہ ور ہيں_
و من يرد ثواب الدنيا ... و من يرد ثواب الآخرة ... و سنجزى الشاكرين

دنیا میں عمل 10;عمل کااجر 9، 11
مشکلات: 13
موت: 1، 2، 3، 4، 6
نعمت:
شکر نعمت 13، 14، 15، 16
نیت:
نیت کی اہمیت 9
نیکي:
نیکی کا اخروی اجر 9;نیکیکادنیوی اجر 9

(۱۴۶) وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ

او ربہت سے ایسے نبی گذر چکے ہیں جن کے ساتھ بہت سے اللہ والوں نے اس شان سے جہاد کیا ہے کہ راہ خدا میں پڑنے والی مصیبتوں سے نہ کمزور ہوئے او رنہ بزدلی کا اظہار کیااور نہ دشمن کے سامنے ذلت کا مظاہر ہ کیا اور اللہ صبر کرنے والوں ہی کو دوست رکھتا ہے _

1_ بہت سے خدا پرستوں کی انبیائے (ع) الہی کی رکاب میں جنگ، تسلیم ناپذیری اور ثابت قدمي_

و كأين من نبی قاتل معہ ربيون كثير فما وهنوا لما اصابهم

"ربيون"،"ربي"کی جمع ہے یعنی وہ جس نے خود کو خدا کیلئے خاص کردیا ہو، یعنی خدا کی پرستش کے سوا کوئي اور کام نہ کرتاہو_

2_ علماء ، دشمنان دین کے ساتھ جنگ میں خدا کے پیغمبروں (ع) کے مددگار، اورسر تسلیم خم نہیں کرتے_

و كأين من نبی قاتل معہ ربيون كثير فما وهنوا لما اصابهم

بعض نے "ربيون" کو متقی اور صابر علماء کے معنی میں لیا ہے_ (لسان العرب)

3_تاریخ میں ہمیشہ سے حق و باطل کا مقابلہ رہاہے_

و كأين من نبی قاتل معہ ربيون كثير

4_ مصائب اور مشکلات جب راہ خدا میں ہوں، تو ہرگز خدا کے بندوں کی کمزوری ، ناتوانی اور دشمن کے آگے جھکنے کا موجب نہیں بنتے_

فما وہنوا لما اصابهم فی سبيل الله و ما ضعفوا و ما استكانوا

5_ خدا کی طرف سے جنگ میں پیغمبراسلام(ص) کا ساتھ دینے کیلئے مسلمانوں کو تشویق دلانا اور دین کے دشمنوں کے مقابلہ میں کمزوری اور ناتوانی دکھانے

والوں کی سرزنش_

و كأين من نبی قاتل معہ ربيون كثير فما وهنوا لما اصابهم فی سبيل الله

سابقہ لوگوں کی بہادری کی یادآوري، مؤمنین کو آنحضرت(ص) کے قدم بہ قدم ساتھ دینے کی تشویق کی خاطر ہے_ نیز جنہوں نے جنگ احد میں سستی اور کمزوری کا مظاہرہ کیاہے ان کی سرزنش کی خاطر ہے_

6_ خدا کے پیغمبروں کا دشمنوں کے ساتھ جنگ میں براہ راست حاضر ہونا_

و کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر ... فی سبیل اللہ
7_ سابقہ توحید پرستوں کی ثابت قدمی اور استقامت کی یاددہانی کرانا، دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں مسلمانونمیں پائمردی کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے قرآن کی ایك روش ہے_
و کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر ... فی سبیل اللہ
8_ روحانی طاقت، ڈٹے رہنا اور دشمن کے آگے سر نہ جھکانا، خدا والوں کی خصوصیات میں سے ہے_
و کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا ... و ما استکانوا
"وھن"سستی کے معنی میں ہے، اور لفظ "ما استکانوا" ، "سکن"کے مادہ سے خضوع کے معنی میں ہے، یعنی دشمن کے سامنے خاضع و ذلیل نہیں ہوتے اور سر نہیں جھکاتے_
9_ اہل ایمان کی دین کے دشمنوں کے سامنے، سستی خضوع اور اظہار ذلت ناپسندیدہ ہیں_
فما وھنوا ... و ما ضعفوا و ما استکانوا
واقعہ احد کے بعد اللہ والوں کی مذکورہ بالا صفات کا ذکر کرنا ان مسلمانوں پر طنز ہے کہ جنہوں نے جنگ احد میں سستی اور کمزوری کا مظاہرہ کیا_اس طرح یہ مذکورہ صفات، حقیقی مؤمنوں اور اللہ والوں کو زیب نہیں دیتیں_
10_ پوری انسانی تاریخ میں خدا کے اکثر انبیاء (ع) اور ان کے مددگاروں کو بہت زیادہ مصائب اور مشکلات کا سامنا رہا ہے_
و کأین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر ... لما اصابھم
11_ جنگ کے مشکل لمحات میں جنگجوؤں کی سستي، دشمن کے سامنے ان کی رسوائي اور کمزوری کا موجب ہے_
قاتل معہ ... فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ و ما ضعفوا و ما استکانوا
"وھن"اور "ضعف"اور "استکانت"کو بیان کرنے میں ترتیب، اسکی خارجی ترتیب کی طرف

اشارہ ہوسکتی ہے یعنی سب سے پہلے سستی اسکے بعد کمزوری اور پھر دشمن کے سامنے ذلت و اطاعت حاصل ہوگي_
12_ خدتعالى، جنگ میں ثابت قدم رہنے والوں اور حوادث کی یورش میں صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے_
فما وھنوا لمااصابھم فی سبیل اللہ ... واللہ یحب الصابرین
13_ خدا کی محبت، دین خدا کے دشمنوں کے ساتھ مقابلے اور جنگ میں صبر کرنے والے ثابت قدم افراد کا اجر ہے_
فما وھنوا لما اصابھم ... واللہ یحب الصابرین
14_ جنگ اور مبارزت میں بہادری و شجاعت اور راہ خدا کے مجاہدوں اور انبیاء (ع) کے مددگاروں کی ثابت قدمی کی یاددہانی ،تعمیری کردارر کھتی ہے_
و کأین من نبی قاتل ...واللہ یحب الصابرین
آیت شریفہ "ربیون"کی دلیری کی یاددہانی کے ساتھ مسلمانوں کی تربیت کے درپے ہے تاکہ آئندہ مسلمان جنگ احد کی طرح سستی و ذلت کو اپنے اوپر مسلط نہ کریں_
15_ حوادث کے طوفانوں میں صبر نہ کرنا، زندگی کے میدانوں میں لوگوں کی شکست کے بنیادی عوامل میں سے ہے_
و کأین من نبی قاتل ... فما وھنوا ... واللہ یحب الصابرین

آنحضرت(ص) : 5
استقامت: 1، 2، 4، 7، 8، 12، 13، 14
اللہ تعالى:
اللہ تعالى کی توبیخ 5;اللہ تعالى کی محبت 12، 13
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کاجہاد 6 ;انبیاء (ع) کی مشکلات 10 ;انبیاء (ع) کے پیروکار 1، 2، 10، 14
تاریخ:
تاریخپر حکم فرما سنتیں 3
تربیت:

(۱۴۷) وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلاَّ أَن قَالُواْ ربَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
ان کاقول صرف یہی تھا کہ خدایا ہمارے گناہوں کوبخش دے ہمارے امور میں زیادتیوں کو معاف فرما _ ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما _
1_ پیغمبران الہی اور ان کے ہاتھوں کے پرورده افراد خدائے یکتا کی بارگاہ میں دعا کرنے والے ہیں_
و ما کان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا
مندرجہ بالا مطلب میں "قولهم"کی ضمیر

پیغمبروں (ع) اور ان کے مددگارو ں (ربیون) کی طرف لوٹائي گئي ہے_
2_جنگ کے حالات میں انبیاء (ع) کے تربیت یافتہ افراد صرف اپنے گناہوں اور زیادتیوں کی بخشش، ان کے راستے پر

ثابت قدمی اور کفار پر غلبہ کی درخواست کرتے ہيں_
و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا على القوم الكافرين
مندرجہ بالا مطلب ميں "قولهم"کی ضمير صرف "ربيون"کی طرف لوٹائي گئي ہے_
3_ راہ خدا ميں جہاد اور استقامت کے ساتھ ساتھ دعا کا ہونا، پيغمبران (ع) الہی اور ان کے تربيت يافتہ افراد کی خصوصيات ميں سے ہے_
و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا ... و انصرنا
4_ مكتب انبياء (ع) کے پرورش يافتہ افراد، گناہ اور اسراف (امور ميں زيادہ روي) کو کمزوری کا محور اور فتح کی رکاوٹ سمجھتے ہيں_*
و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا ... و انصرنا
اس لحاظ سے کہ الله والے دشمنوں پر فتح و نصرت کو گناہوں کی مغفرت کی درخواست کے بعد طلب کرتے ہيں_ (اغفرلنا ...وانصرنا)، معلوم ہوتا ہے کہ وہ فتح کو گناہوں سے پاك ہونے کا مرہون منت سمجھتے ہيں_
5_ گناہ اور حد سے تجاوز کرنا، راہ خدا کے مجاہدوں کے فتح سے دور ہونے کا موجب ہے_*
و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا ... و انصرنا
6_ ميدان جنگ ميں دعا کرنے کا تعميری کردار اور خدا کا اسکی طرف شوق دلانا_
و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا ... و انصرنا على القوم الكافرين
7_ مجاہدين کی قوت، پختگی اور شکست قبول نہ کرنے ميں دعا کا بنيادی اور تعميری کردار_
فما وهنوا ... و ما ضعفوا و استكانوا ... و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا
راہ خدا ميں جہاد کرنے والوں کی دعا کا تذکرہ ان کی استقامت کے بيان کے بعد، اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ دعا استقامت اور بہادری پيدا کرنے کے اسباب ميں سے ہے_
8_ دشمن کے ساتھ جنگ (جہاد اصغر) کے ہمراہ، خود سازی پر توجہ (جہاد اكبر) مكتب انبياء (ع) کے تربيت يافتہ افراد کی خصوصيت_

و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت ... على القوم الكافرين
9_ مشکل حالات، انبياء (ع) کے تربيت يافتہ افراد کی روحانی ترقی کے اسباب ہيں_
فما وهنوا ... و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا
جملہ"و ما كان قولهم ..." سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ خدا کے مجاہدين دشمن کے ساتھ جنگ کے وقت فقط خدا کی ياد ميں رہتے ہيں اور کوئي دوسری چيز ان کے دماغ اور سوچ کو اپنی طرف مصروف نہيں کرتی اور خلوص کی يہ حالت اور ان کی پاکيزہ روح، جنگ کے مشکل ميدانوں ميں قدم رکھنے کا نتيجہ ہے_
10_ خدا تعالى کی "ربوبيت"پہ توجہ، انسان کو دعا اور اس سے درخواست کرنے کی ترغيب دلاتی ہے_
ربنا اغفر لنا ذنوبنا
11_ حوادث کی تحليل و تجزيہ ميں،انبيائے (ع) الہی کے تربيت يافتہ لوگوں کی فکر و سوچ کا محور خدا کی ذات ہے_
و كأين من نبى قاتل معہ ربيون ... و ثبت اقدامنا و انصرنا على القوم الكافرين
چونکہ "ربيون" استقامت اور ثابت قدمی کے باوجود، فتح کو خدا کی جانب سے سمجھتے ہيں_ (وانصرنا على القوم الكافرين)
12_ خودسازی اور گناہوں سے پاك ہونا اور دين کے دشمنوں پر فتح، انبياء (ع) اور ان کے قدم بہ قدم چلنے والوں کے اہداف ميں سے ہے_
ربنا اغفر لنا ذنوبنا ... و انصرنا على القوم الكافرين

استغفار: 2
استقامت: 2، 3
استقامت کا پيش خيمہ 7
اسراف:

(١٤٨) فَآتَاہُمُ اللّہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الآخِرَۃِ وَاللّہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِینَ

تو خدا نے انھیں معاوضہ بھی دیا اور آخرت کا بہترین ثواب دیا اور اللہ نیك عمل كرنے والوں کو دوست رکھتا ہے _
1_ دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں، انبیائے (ع) ماسبق کے ہم رکاب جہاد کرنے والوں کی دعا کا قبول ہونا_
فاتاھم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرۃ
"ثواب الدنیا" مجاہدین کی اس فتح کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ جسکی اس جملہ "و انصرنا علی الکافرین" کے ساتھ درخواست کی گئي تھی اور "ثواب الآخرۃ" ان کی دوسری اس خواہش کے پورا ہونے کو بیان کررہا ہے کہ جس کی جملہ "واغفر لنا ذنوبنا" کے ساتھ درخواست کی گئي تھی کیونکہ ثواب آخرت گناہوں کی مغفرت کا مرہون منت ہے_
2_ ثابت قدمی (پا مردي) اور دشمنوں پر فتح، صبر کرنے والے اور دعا کرنے والے مجاہدین کو خدا کی دنیاوی جزا_
ربنا ... و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین فاتاھم اللہ ثواب الدنیا
3_ انبیا ئے (ع) الہی خدا کے ہمراہ راہ خدا میں جہاد اور اسکی بارگاہ میں دعا، دنیا اور آخرت کے اجر سے بہرہ ور ہونے کا سبب ہے_
و کأین من نبي ... فاتاھم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرۃ
4_ دنیا اور آخرت، انبیاء (ع) کے تربیت یافتہ افراد کے اجر الہی سے بہرہ ور ہونے کی جگہ ہے_
و کأین من نبی قاتل معہ ربیون ... فاتاھم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرۃ
5_ گناہوں کی بخشش ،اسراف وزیادہ روی سے درگذر اور ثابت قدمي، صبر کرنے اور دعا کرنے والے مجاہدین کیلئے خدا کا اجر_
ربنا اغفر ... فاتاھم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرۃ
6_ دنیوی اجر کے مقابلہ میں خدا کے اخروی اجر کی اعلي

138

قدر و قیمت_
فاتاھم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرۃ
ثواب آخرت کے بارے میں "حسن"کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ بیان کرسکے کہ آخرت کی جزا دنیا کے اجر کی نسبت، خصوصیت اور مخصوص برتری کی حامل ہے_
7_ خدا تعالی کا اخروی اجر، بہترین اور ہر نقصان سے خالی ہے اور دنیاوی اجر، مشکلات کے ہمراہ ہے_
فاتاھم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرۃ
اس لحاظ سے کہ آخرت کا اجر بہتر شمار کیا گیا ہے (حسن ثواب الآخرۃ) _ معلوم ہوتا ہے کہ آخرت کا اجر ہر لحاظ سے، بہترہے اور اسکے مقابلے میں، دنیاوی ثواب کواچھا نہیں کہا گیا تاکہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کرے کہ دنیا میں خدا کا اجر، ہمیشہ مشکلات و نقصانات کے ہمراہ ہوتا ہے_
8_میدان کارزار میں ، خدا کی بارگاہ میں صابر مجاہدین کی دعا و درخواست مستجاب ہوتی ہے_
ربنا اغفر لنا ... فاتاھم اللہ ثواب الدنیا
9_ دین کے دشمنوں پر فتح، صرف خدا کی طرف سے ہے، اگرچہ اسکے تمام طبیعی عوامل موجود ہوں_
قاتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا ... فاتاھم اللہ ثواب الدنیا
آیت شریفہ میں فتح کے تمام عوامل اور نیز فوجوں کی استقامت اور ثابت قدمی (فماوھنوا ...) کی طرف اشارہ ہوا ہے، لیکن اسکے باوجود خداوند متعال مجاہدوں کی فتح کو اپنی طرف سے ایك عطا شمار کرتا ہے_ (فاتھم اللہ)_
10_ نیك لوگ، خدا کے محبوب ہیں_
واللہ یحب المحسنین
11_ صبر کرنے اور خدا کی بارگاہ میں دعا کرنے والے مجاہدین، نیك لوگ اور خدا کے محبوب ہیں_
و کأین من نبی قاتل ... ربنا ... واللہ یحب المحسنین
12_ کامیابیوں کے خدائي ہونے پر اعتقاد رکھنے والے اور بخشش الہی کو تلاش کرنے والے، نیك اور خدا کے محبوب لوگوں میں سے ہیں_

ربنا اغفر لنا ... و ثبت اقدامنا و انصرنا على القوم الكافرين ...واللہ يحب المحسنين
كلمہ "المحسنين" سابقہ آيات كے بعد اس معنى كو بيان كررہا ہے كہ مذكورہ خصوصيات والے افراد، محسنين كے مصداق ہيں اور ان جملہ خصوصيات ميں سے، خدا كى ربوبيت اور فتح كے خدائي ہونے پر اعتقاد ركھنا ہے_

139

13_ اپنے نيك بندوں كے ساتھ خدا كى محبت، ان كيلئے بہترين اجر_
واللہ يحب المحسنين
چونكہ مجاہدين كى خدا كے نزديك محبوبيت، ثواب دنيا و آخرت سے خارج نہيں ہے، صرف اس كا ذكر كرنا، اسكى قدروقيمت كے زيادہ ہونے كى حكايت كرتاہے_
14_ جہاد، صبر، دعا، استغفار، اور فكر و سوچ كا محور خدا كى ذات كو سمجھنا محبت الہى كو پانے كے عوامل ميں سے ہے_
قاتل معہ ... واللہ يحب الصابرين ... ربنا اغفرلنا ... وانصرنا ... واللہ يحب المحسنين

140

صبركے اثرات 14
عفو و درگذر: 5
فتح:
فتح كے عوامل 9، 12
گناه:
گناه كى مغفرت 5
مجاہدين:
صابر مجاہدين 5 ;مجاہدين كا اجر 5; مجاہدين كا دنياوى اجر 2 ;مجاہدين كا مقام و مرتبہ 11 ;مجاہدين كى استقامت 1، 2;
مجاہدين كى دعا 1، 2، 8، 11
محسنين:
محسنين كا اجر 13 ;محسنين كا مقام و مرتبہ 10، 11، 12

(۱۴۹) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوَاْ إِن تُطِيعُواْ الَّذِينَ كَفَرُواْ يَرُدُّوكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُواْ خَاسِرِينَ
ايمان والو اگر تم كفر اختيار كرنے والوں كى اطاعت كر لو گے تو يہ تمهيں الٹے پاؤں پلٹا لے جائيں گے اورپھر تم ہى الٹے خساره والوں ميں ہوجاؤ گے _
1_ كافروں كى پيروى اور اطاعت كا انجام، ارتداد ہے_
يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم
2_ كفر اختيار كرنے والوں كى ايمانى معاشره كو اپني پيروى پر مجبور كرنے كيلئے كوشش_
ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم علي اعقابكم
3_ خداوند متعال كا ايمانى معاشرے كو كافروں كى سازشوں اور دهوكے سے ہوشيار كرنا_

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين
4_ الہى اديان، انسان اور معاشره كى ترقى اور بلندى كا راستہ ہيں_
ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم
خداوند متعال نے كفر و شرك كى بجائے پچهلے پاؤں لوٹنے كى تعبير لاكر اس بات كى طرف اشاره كيا ہے كہ دين الهي، انسان كى حقيقى ترقى اور بلندى كا راستہ ہے_
5_ كفر، ارتداد اور خدا كى نافرماني، پچهلے پاؤں لوٹنا ہے_
ان تطيعوا ... يردوكم على اعقابكم
6_ پچهلے پاؤں لوٹنا، ايمانى معاشرے كے ، كافروں كى پيروى كرنے كا نتيجہ ہے_
ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم
7_ايمانى معاشرے كا ارتداد، الٹے پاؤں لوٹنا اور كفار كى پيروى كرناايك نقصان اور گهاٹے كا سوداہے_
ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين
8_حقيقى ايمانى اقدار كو كهودينا كفار كى پيروى كا نتيجہ ہے_
ان تطيعوا ... فتنقلبوا خاسرين
ايمانى معاشره كے نقصان كے روشن مصاديق ميں سے، اسلامى اور ايمانى اقدار سے ہاتھ دهو بيٹهناہے_
9_ جنگ احد ميں مسلمانوں كى شكست، كافروں اور منافقوں كے گمراه كن پروپيگنڈه كے پهيلنے كا پيش خيمہ بنا_
يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم
اس آيت كے شان نزول كے بارے ميں آيا ہے كہ منافقين جنگ احد كى شكست كے بعد، مسلمانوں كو مشركين كى طرف لوٹنے اور ان كے دين كو قبول كرنے كى ترغيب دلاتے تهے_
(مجمع البيان، آيت كے ذيل ميں)
10_ پچهلے پاؤں لوٹنا، مؤمنين كے عبدالله بن ابى جيسے ارتداد كى طرف دعوت دينے والے منافقين كى پيروى كا نتيجہ ہے

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم علي اعقابكم
امير المومنين علي(ع) مندرجہ بالا آيت كے بارے ميں فرماتے ہيں: نزلت فى المنافقين اذ قالوا للمؤمنين يوم احد عند الهزيمة ارجعوا الى اخوانكم و ارجعوا

142
الى دينهم_ (1) يہ آيت منافقين كے بارے ميں نازل ہوئي جب انہوں نے احد كى شكست كے موقع پر مؤمنين سے كہا ، اپنے بھائيوں كى طرف لوٹ جاؤ اور ان كا دين اختيار كرو_

----

1) مجمع البيان ج2 ص856 نور الثقلين ج1 ص402 ح393.

(۱۵۰) بَلِ اللّهُ مَوْلاَكُمْ وَہُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ

بلکہ خدا تمھارا سرپرست ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے _
1_ صرف خدا اہل ایمان کا مولا ، سرپرست اور ان کا بہترین مددگار ہے_
بل الله موليكم و هو خير الناصرين
2_ کفار کی اطاعت کرنا، ان کی ولایت اور سرپرستی قبول کرنے کی علامت ہے_
ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم
لفظ "بل" اضراب اور غیر خدا کی ولایت کی نفی کیلئے ہے اور چونکہ سابقہ آیت میں ولایت اور اسکی قبولیت کا ذکر نہیں آیا کہ لفظ "بل" سے اسکی نفی کرے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی اطاعت درحقیقت ان کی ولایت قبول کرناہے_
3_ ایمانی معاشرے کی ولایت، سرپرستی اور مدد کیلئے کفار کی نا اہلي_
ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم و هو خير الناصرين
4_ ایمانی معاشرے کیلئے کفر اختیار کرنے والوں کی ولایت قبول کرنے اور ان کی مدد طلب کرنے سے پرہیز کرنے کاضروری ہونا_
ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم و هو خير الناصرين
جملہ "بل الله موليكم" سے خداوند عالم کی ولایت کا انحصار ثابت ہوتا ہے اور اس کا مفہوم مسلمانوں کو غیرخدا کی ولایت کی قبولیت سے روکنا ہے اور سابقہ آیت کے قرینہ کے مطابق اس کے مورد نظر مصادیق میں سے کفار کی ولایت و سرپرستی ہے_
5_ ایمانی معاشرے کا کفر اختیار کرنے والوں کی اطاعت و پیروی کرنا، ان کے خدا کی ولایت سے خارج ہونے اور اسکی مدد سے محروم ہونے کا موجب ہے_
ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم و هو خير الناصرين
6_ خدا کی ولایت کی قبولیت، اسکی پشت پناہی سے بہرہ ور ہونے اور فتح کی راہ ہموار کرنے کا موجب ہے_

بل الله موليكم و هو خير الناصرين
خدا کی مدد پرولایت الہی کے ذکر کا مقدم ہونا، حقیقت میں اسکے مقدم ہونے کی علامت ہے، یعنی خدا آپ کی اس وقت مدد کرے گا جب آپ فقط اسکی ولایت کو قبول کریں_
7_ ولایت الہی کی قبولیت اور خدا کے بہتر ین مددگار ہونے کا عقیدہ رکھنا، کفار کی اطاعت اور ان کی ولایت کی قبولیت سے رکاوٹ بنتا ہے_
ان تطيعوا الذين ... بل الله موليكم و هو خير الناصرين
چونکہ آدمی کا کسی کی اطاعت کرنا عموماً اسکی مدد حاصل کرنے کیلئے ہوتا ہے، قرآن اس ذکر کے ساتھ کہ خدا تعالی ہی فقط سرپرست اور بہترین مددگار ہے مومنین کو سمجھارہا ہے کہ خدا کی مدد کے ہوتے ہوئے آپ کو کفار کی مدد کی کوئي ضرورت نہیں کہ آپ ان کی پیروی کیلئے مجبور ہوجاؤ_
8_ ولایت خدا پر توجہ اور اسکی حتمی مدد پہ عقیدہ رکھنا، دشمنوں کے ساتھ جنگ کے مشکل حالات میں اہل ایمان کی حوصلہ افزائي کے عوامل میں سے ہیں_
بل الله موليكم و هو خير الناصرين

9_ خدا كى ولايت كى قبوليت اور اسكى مدد پہ عقيده ركھنا ايمانى معاشرے كے پچھلے پاؤں لوٹنے اور نقصان اٹھانے سے ركاوٹ، اور اسكى ترقى اور سعادت كا سبب بنتا ہے_

يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين_ بل الله موليكم و هو خير الناصرين

كفار كى ولايت كو قبول كرنے كا نتيجہ، پچھلے پاؤں لوٹنا اور نقصان اٹھانا ہے، اس صورت ميں ولايت خدا كى قبوليت(كفار كى ولايت كے مقابلے كے قرينے سے) ترقى اور سعادت كا باعث ہوگي_

10_ لوگوں پر ولايت اوران كى سرپرستي، ولى و سرپرست كے ان كى ہر لحاظ سے پشت پناہى اور مدد كرنے كے مرہون منت ہے_

بل الله موليكم و هو خير الناصرين

جملہ "و هو خير الناصرين"، "بل الله موليكم"كيلئے ہوسكتاہے ايك دليل كے طور پر ہو_ يعنى خدا اس وجہ سے تمہاراولى ہے كہ وه بہترين طريقے سے تمہارى مدد كرنے پر قادر ہے_

نقصان اٹھانا:
نقصان اٹھانے كے موانع 9

(١٥١) سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُواْ الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ

ہم عنقريب كافروں كے دلوں ميں تمہارا رعب ڈال ديں گے كہ انھوں نے اس كو خدا كا شريك بنايا ہے جس كے بارے ميں خدا نے كوئي دليل نازل نہيں كى ہے اور ان كا انجام جہنم ہوگا او روه ظالمين كا بدترين ٹھكانا ہے _
1_ كفار كے دلوں ميں رعب اور خوف و ہراس ڈالنے كا خداكى طرف سے وعده_
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب
2_ كفر اختيار كرنے والوں كے دلوں ميں رعب اور خوف و ہراس كا ايجاد ہونا،خدا كى ولايت قبول كرنے والوں كيلئے اسكى نصرت كا ايك نمونہ _
بل الله موليكم و هو خير الناصرين _ سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب
" والله خير الناصرين " كے بعد جملہ "سنلقي ..." خداوند عالم كى مدد كے ايك مصداق كو بيان كرتا ہے_
3_ مشرك كفار كى شكست ميں خداوند عالم كى غيبى امداد كا كردار_
و هو خير الناصرين_ سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب بما اشركوا
4_ خداوند عالم كفر اختيار كرنے والوں كے دلوں ميں وحشت اور ہراس ڈال كر ان كے مقابلے ميں ايمانى معاشرے كے جذبوں كى تقويت فرماتا ہے_
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب
5_ مشكلات كا سامنا كرتے ہوئے ، خوف و ہراس شكست كے بنيادى عوامل ميں سے ہے_
و هو خير الناصرين _ سنلقى فى قلوب الذين

كفروا الرعب بما اشركوا
6_ قلب، آدمى كے روحانى اور نفسياتى حالات كى تشكيل كا مركز ہے_
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب
7_ خداكے بارے ميں شرك، انسان كے خوف و ہراس ميں مبتلا ہونے كے عوامل ميں سے ہے_
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب بما اشركوا بالله
8_انسان كے روحى اور نفسياتى حالات تحت ضابطہ ہيں اور ان كا سرچشمہ اراده الہى كى حاكميت ہے_
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب بما اشركوا
اس لحاظ سے كہ رعب ،شرك كا معلول شمار كيا گيا ہے (بما اشركوا)، معلوم ہوتا ہے رعب جوكہ ايك نفسياتى حالت ہے، قانون اور اپنى علت كے تابع ہے اور چونكہ خدا نے رعب كو اپنى طرف نسبت دى ہے (سنلقي) معلوم ہوتا ہے كہ يہ قانون اور علت خدا كے اراده كے تحت عمل ميں آتے ہيں_
9_ انسان كے انجام (فتح و شكست) ميں اس كى نفسياتى كيفيات اور قلبى حالات كا اثر_
و هو خير الناصرين_ سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب
10_ كفار، مشرك ہيں_
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب بما اشركوا
11_ اہل شرك كے معبودوں ميں، خدا كے شريك ہونے كى كوئي علامت نہيں ہے_
بما اشركوا بالله ما لم ينزل بہ سلطاناً
12_ خدا كے شريك ٹھہرانے كا عقيده، ايك ايسا توہم ہے جس كى كوئي دليل نہيں _
بما اشركوا بالله ما لم ينزل بہ سلطانا

13_عقيده توحيد، برهان و استدلال كى بنياد پر ہے_
بما اشركوا باللہ ما لم ينزل بہ سلطانا
14_ دل كا ہول اورنفسياتى اضطراب، منطق و برہان سے خالى دينى افكار كا نتيجہ ہے_*
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب بما اشركوا باللہ ما لم ينزل بہ سلطانا
معلوم ہوتا ہے كہ شرك اس لحاظ سے كہ برہان كے بغيرايك خيالى عقيدہ ہے (كيونكہ كہ اس كو "مالم ينزل بہ سلطاناً "كى صفت سے ياد كيا گيا ہے)رعب اور خوف و ہراس كا سبب بنا ہے_

15_ استدلال اور برہان كى بنياد پر، دينى عقائد اور افكار كى تشكيل كا ضرورى ہونا_
بما اشركوا باللہ ما لم ينزل بہ سلطانا
قرآن كريم كا شرك آميز عقائد پر ايك اعتراض، ان كا بے دليل ہونا ہے_ اس صورت ميں ہر دينى عقيدہ كہ جس پر برہان نہ ہو، بے قيمت ہوگا، لہذا ہر انسان كيلئے ضرورى ہے كہ اپنے دينى عقائد كو برہان سے تشكيل دے_
16_ دليل و برہان پر مبنى نظريات كے وجود ميں آنے اور تشكيل پانے كا سرچشمہ خدا كى ذات ہے_
ما لم ينزل بہ سلطاناً
اس بات كے پيش نظر كہ "لم ينزل"ميں فاعل كى ضمير "اللہ "كى طرف لوٹتى ہے، پتہ چلتا ہے كہ ہر قسم كى برہان خدا كى طرف سے ايك عطا ہے اور نتيجتاً جو كچھ بھى اس برہان پر استوار ہو وہ بھى خدا كى جانب سے ہے_ پس صحيح اور برہانى افكار خدا كى جانب سے انسان كو عطا ہوئے ہيں_
17_ اہل شرك كے معبود، ہر طرح كى قدرت و سلطنت سے عارى ہيں_*
بما اشركوا باللہ ما لم ينزل بہ سلطاناً
يہ اس صورت ميں ہے كہ "سلطان" قدرت اور سلطنت كے معنى ميں ہو_
18_ اہل شرك كے معبودوں ميں قدرت و سلطنت كا نہ ہونا، ان ميں خدا كا شريك ہونے كى قابليت كے نہ ہونے كى دليل اور علامت ہے_*
بما اشركوا باللہ ما لم ينزل بہ سلطاناً
جملہ "ما لم ينزل" اہل شرك كے معبود ونميں خدا كا شريك ہونے كى صلاحيت نہ ركھنے پر دلالت كرتا ہے يعنى چونكہ غيرخدائي معبود كوئي قدرت و سلطنت نہيں ركھتے، ہرگز خدا كے شريك نہيں ہوسكتے_
19_ دوزخ كى آگ، كفر اختيار كرنے والے مشركوں كے برے انجام كى جگہ ہے _
سنلقى فى قلوب الذين كفروا الرعب ...و ماواهم النار و بئس مثوى الظالمين
20_ جہنم كى آگ، ستم كرنے والوں كے برے انجام كى جگہ ہے_
و ماواهم النار و بئس مثوى الظالمين
21 _ كفار ، ايسے ستم كرنے والے ہيں جن كا برا انجام ہے_
سنلقى فى قلوب الذين كفروا ... و بئس مثوى الظالمين
22_ مشركين، ايسے ستم كرنے والے ہيں جن كا برا انجام ہے_
بما اشركوا باللہ ...و بئس مثوى الظالمين

----

(۱۵۲) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ وَاللّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

خدا نے اپنا وعدہ اس وقت پورا کردیا جب تم اس کے حکم سے کفار کو قتل کررہے تھے یہاں تك كہ تم نے كمزورى كا مظاہرہ كيا اور آپس ميں جھگڑا كرنے لگے اور اس وقت خدا كى نافرمانى كى جب اس نے تمھارى محبوب شے كو دكھلاديا تھا _ تم ميں كچھ دنيا كے طلب گار تھے اور كچھ آخرت كے _ اس كے بعد تم كو ان كفار كى طرف سے پھير ديا تاكہ تمھارا امتحان ليا جائے او رپھر اس نے تمھيں معاف بھى كرديا كہ وہ صاحبان ايمان پر بڑا فضل و كرم كرنے والا ہے _
1_ دين كے دشمنوں كے ساتھ جنگ اور مقابلہ ميں، مؤمن مجاہدوں كو خدا كى طرف سے نصرت اور مددكا وعدہ_
و لقد صدقكم الله وعده اذ تحسونہم باذنہ

جملہ "و لقد صدقكم الله وعدہ" اس بات كو بيان كررہا ہے كہ خدا پہلے ہى دشمنوں كى سركوبى اور مومنين كى فتح كا وعدہ دے چكا تھا_
2_ خدا تعالى وعدہ خلافى نہيں كرتا_
و لقد صدقكم الله وعده
وعدے كى سچائي اس كے عملى ہونے كے معنى ميں ہے_
3_ احد كے مجاہدوں كى فتح و نصرت كا الہى وعدہ اس وقت پورا ہوا جب انہوں نے جنگ كے آغاز ميں، مشركين كو نابودى كى حد تك قتل كيا_
و لقد صدقكم الله وعده اذ تحسونہم باذنہ
جملہ "اذ تحسونہم" ،"و لقد صدقكم الله "كے متعلق ہے، يعنى يہ وعدہ الہى كے پورا ہونے كے وقت كو بيان كررہا ہے "تحسونہم" مادہ "حس" سے نابودى كى حد تك قتل كرنے كے معنى ميں ہے_
4_ جنگ احد كے آغاز ميں مجاہد مسلمانوں كى طرف سے قريش كے مشركوں پر خداوند متعال كے اذن و ارادہ كے ساتھ شديد حملے_
و لقد صدقكم الله وعده اذ تحسونہم باذنہ
5_ مادى عوامل و اسباب كى تاثير، خدا كے اذن و ارادہ كى مرہون منت ہے_
اذ تحسونہم باذنہ
6_ حوادث كا وقوع و انجام خداوند عالم كى حكمرانى كے قلمرو ميں ہے_
اذ تحسونہم باذنہ
7_ سستي، اختلاف اورجنگى امور ميں پيغمبر(ص) اكرم كے فرمان پر عمل نہ كرنا، جنگ احد ميں مسلمانوں كى شكست كے عوامل ميں سے تھے_
حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم
8_ سستي، جھگڑا، تفرقہ اور سرپرست كے فرامين سے روگرداني، جنگجوؤں كى شكست كے عوامل ميں سے ہيں_
حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم
9_ ايمانى معاشرہ كى فتح كيلئے وعدہ خدا كا پورا ہونا ان كى صفوں ميں اتحاد، ثابت قدمى اور ان كے راہبر كى پيروى كا مرہون منت ہے_
و لقد صدقكم الله وعده ... حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم
10_ دشمنوں پر ابتدائي فتح كے بعد احد كے بعض مجاہدوں كى سستي، تفرقہ اور پيغمبراكرم(ص) كے فرمان پر عمل نہ كرنا_
حتى اذا فشلتم ... من بعد ما اريكم ما

152
تحبون
اگرچہ "فشلتم و تنازعتم ...و عصيتم" ميں ظاہراً خطاب جنگ احد كے تمام مسلمانوں سے ہے، ليكن آيت كے دوسرے حصہ ميں انہيں دو گروہوں دنيا طلب اور آخرت طلب ميں تقسيم كرنے كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ "فشلتم ..." كا خطاب بعض مسلمانوں كو تھانہ سب كو_
11_ ايمانى معاشره كو فتح و كاميابى كے بعد سستي، تفرقہ، اور اپنے صالح راہبر كى نافرمانى كا خطره درپيش ہے _
حتى اذا فشلتم ... من بعد ما اريكم ما تحبون
12_ دين كے دشمنوں پر فتح، ايمانى معاشرے كى خواہش اور آرزو_
من بعد ما اريكم ما تحبون
"ما تحبون" (جو تمہارى آرزو تھي) سے مراد دشمن پہ فتح ہے_
13 _ جنگ ميں ثابت قدمى ، اتحاد اور جنگجوؤں ميں ہم آہنگى اور الہى راہبروں كى پيروي، دشمن پر فتح كيلئے خداوند تعالى كا اذن حاصل كرنے كا عامل_
اذ تحسونہم باذنہ حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم
"باذنہ" كا كلمہ اس بات كو بيان كرتا ہے كہ كاميابياں اذن خداوندمتعال كى مرہون منت ہيں اور اس لحاظ سے كہ مسلمانوں كو پہلے مرحلہ ميں يعنى اختلاف اور سستى و روگردانى سے پہلے، كاميابى كا اذن دے ديا گيا تھا اور جب انہوں نے سستى كي، اختلاف كيا اور روگردانى كى تو فتح كا اذن ان سے اٹھا ليا گيا، معلوم ہوتا ہے فتح كيلئے خدا كے اذن كا دارو مدار جنگجوؤں كى كاركردگى پر ہوگا_
14_ ايمانى معاشرے كي، دشمنوں پر فتح كا سرچشمہ اراده الہى ہے_
من بعد ما اريكم ما تحبون
"اري" ميں فاعل خداوند متعال ہے اور "ما تحبون"ميں "ما"سے مراد فتح ہے_
15_مشركين قريش كى ابتدائي شكست كے بعد احد كے جنگجو مسلمانوں كى مال غنيمت پر دسترسى _
من بعد ما اريكم ما تحبون
اگرچہ "ماتحبون"سے مراد دشمن پر فتح ہے ليكن " منكم من يريد الدنيا" كے قرينہ سےآيت شريفہ ميں اس كا لازمہ، يعنى "غنيمت "بھى مراد ہوسكتاہے_
16_ احد كے بعض جنگجوؤں كى دنيا طلبي; مجاہدين كى سستي، اختلاف ، پيغمبراكرم(ص) كے فرمان سے انكار اور جنگ ميں شكست كا باعث بني_
حتى اذا فشلتم و ... منكم من يريد الدنيا

153
ايسا لگتاہےكہ جملہ "منكم من يريد الدنيا"،"اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم"كى دليل ہے_
17_ دنيا طلبى اور ماديات سے دل لگانا، دين كے دشمنوں كے ساتھ مقابلہ اور جنگ ميں سستى كے عوامل ميں سے ہے_
حتى اذا فشلتم و ... منكم من يريد الدنيا
18_ دنيا طلبى اور ماديات سے دل لگانا، جنگجوؤں كى صفوں ميں اختلاف و نزاع اور ان كى شكست كے عوامل ميں سے ہے_
و تنازعتم فى الأمر ...منكم من يريد الدنيا
19_ دنيا طلبى اور ماديات سے دل بستگي، الہى راہبروں كے فرمان سے انكار كے عوامل ميں سے ہے_
و عصيتم ... منكم من يريد الدنيا
20_ احد كا ايك گروه، دنيا طلب اور جنگى غنائم كو اكٹھا كرنے كے درپے تھا اور دوسرا گروه آخرت كا طلبگار تھا_
منكم من يريد الدنيا و منكم من يريد الآخرة
21_ جنگ ميں ثابت قدمي، اتحاد اور پيغمبراكرم(ص) كى تعليمات كى پيروي، مجاہد مومنين كے آخرت طلب ہونے كى علامت ہے_

حتى اذا فشلتم ... منكم من يريد الآخرة
اس صورت ميں كہ دنيا طلبى (منكم من يريد الدنيا) "اذا فشلتم ..."كى دليل ہو _ تو ان كے مقابل صفات آخرت كے خواہاں افراد كى خصوصيات ہونگى يعنى آخرت كے خواہاں نہ جنگ ميں سستى كريں گے اور نہ ہي ...
22_ احد كے جنگجوؤں كى شكست، ان كيلئے آزمائشے الہى تھي_
ثم صرفكم عنهم ليبتليكم
"صرفكم عنهم"يعنى تم كو لڑائي ميں مصروف دشمن كے تعاقب سے منصرف كرديا اور اس انصراف كا لازمہ شكست ہے_
23_ آخرت كے خواہاں ثابت قدم اور دنيا كے طالب سست عقيده لوگوں كى صفوں كو جدا كرنے كيلئے شكست و ناكامى بہترين آزمائشے ہے_
منكم من يريد الدنيا ...ثم صرفكم عنہم ليبتليكم
24_ احد كے جنگجوؤں كى سستى ، نافرمانى اور نزاع سے خداوند متعال كا درگذر كرنا_
حتى اذا فشلتم ...و لقد عفا عنكم
25_ جنگجوؤں كى جنگى كوتاہيوں سے درگذر كرنا اچھا عمل ہے_
ولقد عفا عنكم

26_ دشمن كے ساتھ جنگ ميں سستي، نزاع ،پراگندگى اور راہبر كے فرامين سے كوتاہي، گناہ ہے اور عذاب كے مستحق ہونے كا موجب ہے_
حتى اذا فشلتم ... و لقد عفا عنكم
كلمہ "عفو"كا ظاہر يہ ہے كہ كوئي گناہ ہوا ہے اور گناہ اس مورد ميں وہى سستى و نزاع اور رہبر كے فرامين سے انكار ہے_
27_ خداوند متعال كامومنين پرخاص فضل و كرم ہے_
والله ذو فضل على المؤمنين
28_ ايمان، خدا كے خاص فضل كو پانے كا پيش خيمہ ہے_
والله ذو فضل على المؤمنين
29_ مؤمن گنہگاروں كو معاف كرنا، خدا كے فضل كا ايك جلوه ہے_
و لقد عفا عنكم والله ذو فضل على المؤمنين
جملہ "والله ذو فضل ..." عفو كيلئے ايك علت كى حيثيت ركھتا ہے يعنى چونكہ خدا صاحب فضل ہے اسلئے اس نے تمہارےگناہ سے درگذر كرديا_
30_ حقيقى مؤمنوں كى آزمائشے اور ان كى صفوں كا ان كے غيروں سے جدا كرنا، خدا كے فضل كا ايك پرتو ہے_*
ليبتليكم و لقد عفا عنكم والله ذو فضل على المؤمنين
يہ اس صورت ميں ہے كہ جملہ "والله ذو فضل على المؤمنين" ، "ليبتليكم"كيلئے ايك علت ہو_ يعنى صفوں كو ايك دوسرے سے جدا كرنے كيلئے آزمائشے كے مراحل وجود ميں لانا خدا كے فضل و كرم ميں سے ہے_
31_ مؤمن كو فقط ايك گناہ كى وجہ سے، اہل ايمان كى صفوں سے خارج نہيں سمجھا جاسكتا_
و لقد عفا عنكم والله ذو فضل على المؤمنين
كلمہ "المؤمنين"كے مورد نظر مصاديق ميں سے وه لوگ ہيں كہ جو جنگ احد ميں گناہ كے مرتكب ہوئے_ ورنہ مؤمنين پر فضل ان كے معاف كرنے كى دليل نہيں ہوسكتا_

آخرت طلبي: 20، 21، 23
آنحضرت(ص) : 7،10،16،21
اتحاد:
اتحادكى اہميت 9، 13 ;جنگ ميں اتحاد13، 21
اختلاف: 10، 18

157

(١٥٣) إِذْ تُصْعِدُونَ وَلاَ تَلْوُونَ عَلَى أحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غُمَّاً بِغَمٍّ لِّكَيْلاَ تَحْزَنُواْ عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ مَا أَصَابَكُمْ وَاللّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

اس وقت کو یاد کرو جب تم بلندی پرجارہے تھے او رمڑ کر کسی کو دیکھتے بھی نہ تھے جب کہ رسول پیچھے کھڑے تمھیں آواز دے رہے تھے جس کے نتیجہ میں خدانے تمھیں غم دیا تا کہ نہ اس پر رنجیدہ ہو جو چیز ہاتھ سے نکل گئي اور نہ اس مصیبت پر جو نازل ہو گئي ہے اور اللہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ہے _
1_ کسی کی پروا کیئے بغیراحد کے جنگجوؤں کا مشرکین قریش کے مقابلے سے بھاگنا _
اذ تصعدون و لاتلوون علی احد
" اصعاد" سے کلمہ "تصعدون"کا ، نظروں سے مخفی ہونے کی حد تك دور ہونے کے معنی میں ہے، اور "لاتلوون""لي"کے مادہ سے متوجہ اور مائل کرنے کے معنی میں ہے یعنی تم معرکہ سے دور ہوگئے اور کسی کی طرف توجہ نہیں کی اور فقط میدان سے فرار ہونے کی فکر میں تھے_
2_ مسلمانوں کا احد کے میدان جنگ سے گریز کرنا، جنگ میں ان کی شکست کا موجب بنا_
ثم صرفکم عنهم ... اذ تصعدون
یہ ا س صورت میں ہے کہ "اذ تصعدون"، "صرفکم" کے متعلق ہو اور کلمہ "اذ" یا تو علت بیان کرنے کیلئے ہو، یعنی تم نے شکست کھائي چونکہ فرار ہوگئے یا پھرظرف زمان ہو یعنی تم نے شکست کھائي، جب تم فرار ہوئے_

3_ دین کے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ سے گریز، شکست و ناکامی کا باعث ہے_
ثم صرفکم عنھم ... اذ تصعدون
4_ احد کی شکست میں مسلمانوں کے میدان جنگ سے

بھاگنے کے وقت ان کی آزمائشے _
ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم ...اذ تصعدون و لا تلوون علی احد
اس صورت میں کہ " اذ تصعدون" ، "لیبتلیکم"کے متعلق ہو، یعنی خدا نے آپ کو دشمن کے تعاقب سے باز رکھا تاکہ آزماسکے اور یہ آزمائشے فرار کے وقت مرحلہ عمل میں آئي اور وقوع پذیر ہوئي_
5_ جنگ احد اور اس میں مسلمانوں کی شکست کے علل و اسباب کی یاددہاني، مومنین کا فریضہ ہے_
اذ تصعدون و لاتلوون علی احد
یہ اس صورت میں ہے کہ " اذ تصعدون" ، "اذکروا" سے متعلق ہو_
6_ اجتماعی میدانوں میں کامیاب نہ ہونے کے علل و اسباب کی یاددہانی کرانا، مومنین کی ہدایت کیلئے قرآن کا ایك طریقہ ہے تاکہ فاتحانہ انداز میں ان میدانوں میں حاضر ہوں_
اذ تصعدون و لاتلوون علی احد
7_ خدا تعالی کا احد کے جنگجوؤں کو ان کے میدان جنگ سے بھاگنے پرمعاف کردینا_
و لقد عفا عنکم ... اذ تصعدون و لاتلوون علی احد
جملہ "لقد عفا عنکم"سے پتہ چلتا ہے کہ احد کے جنگجوؤں کا فرار (اذ تصعدون ...) بھی خدا کے عفو ودرگذر میں شامل تھا_
8_ مسلمانوں کا جنگ احد کے کارزار سے گریز ،خوف اور اضطراب موجب ہوا کہ وہ اپنے جنگجو ساتھیوں کو مدد پہنچانے سے غافل ہوجائیں_*
حتی اذا فشلتم ... اذ تصعدون و لاتلوون علی احد
9_ جنگ احد میں مسلمانوں کو بھاگنے سے روکنے کیلئے پیغمبراکرم(ص) کی کوشش،جبکہ ان کی طرف سے آنحضرت(ص) کی دعوت قبول کرنے میں لاپرواہی کرنا_
و لاتلوون علی احد و الرسول یدعوکم فی اخریکم
جملہ "والرسول یدعوکم ..." حالیہ ہے، یعنی اس حال میں کہ جب پیغمبر اکرم (ص) تمہیں بلارہے تھے تم بھاگ رہے تھے اور کسی کی طرف حتی کہ آنحضرت(ص) کی طرف بھی متوجہ نہیں تھے _
10_ جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست سے بچانے کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کی مسلسل کوشش_
والرسول یدعوکم فی اخریکم
11_ جنگ احد میں پیغمبراکرم(ص) کی دعوت سے لاپرواہی برتنا، اس جنگ میں مسلمانوں کی شکست کا موجب بنا_

ثمّ صرفکم ... والرسول یدعوکم فی اخریکم
اس صورت میں کہ "اذ تصعدون "، "صرفکم"کے متعلق ہو، مذکورہ بالا آیت جنگ احد کی شکست کے علل و اسباب کو بیان کررہی ہے_ یونجملہ "و لا تلوون علی احد و الرسول ..." کہ جو پیغمبر(ص) کی دعوت سے بے اعتنائي کو بیان کررہا ہے، بھی شکست کی ایك علت کا بیان ہوگا_
12_ مسلمانوں کا جنگ احد سے گریز کرنا اور انکا رسول خدا(ص) سے دور چلے جانا_
والرسول یدعوکم فی اخریکم
کلمہ "فی اخریکم" میں دعوت کے وقت پیغمبراکرم(ص) کی حالت کا بیان ہے، یعنی جب پیغمبراکرم(ص) تم کوآخر میں اپنے مقام پر کھڑے پکار رہے تھے اور یہ مسلمانوں کے پیغمبر اکرم(ص) کے اطراف سے دور ہونے کو بیان کرتا ہے_
13_ جنگ احدکے آخری لحظات تك مشرکین قریش کے مقابلے میں رسول خدا (ص) کی موجودگی اور استقامت_
والرسول یدعوکم فی اخریکم

14_ جنگ احد ميں شكست كھانے اور مشركوں پر فتح حاصل نہ ہونے پر مسلمانوں كا غمگين ہونا_
فأثابكم غما بغم
جملہ "فأثابكم"كا جملہ"و لقد عفا عنكم" پر عطف ہے "بغم" ميں "بائ"بدليت كيلئے ہے اور "أثابكم" جو مرحمت اور مہربانى پہ دلالت كرتا ہے، كے قرينے نيز اس بات كو مد نظر ركھتے ہوئے كہ " غماً" عفو كے بعد واقع ہوا ہے،اس سے مراد ايك پسنديدہ غم و اندوہ ہے اور يہ پسنديدہ غم وہى كافروں كى مسلمانوں پہ فتح كا غم ہوگا يا پھر رسول خدا(ص) كى پيروى نہ كرنے اور دشمن كے مقابلہ ميں سستى كرنے كى خاطر ہوگا_
15_ مسلمانوں كا جنگى غنائم ہاتھ سے جانے اور جنگ احد ميں زخم كھانے كى وجہ سے اندوہناك ہونا_
فأثابكم غما بغم لكيلاتحزنوا على ما فاتكم و لا ما اصابكم
دوسرے "غم"سے مراد ناپسنديدہ غم ہونا چاہيئے، كيونكہ خدا تعالى نے اس كو ايك پسنديدہ غم ميں تبديل كرديا اور اس كو مسلمانوں كيلئے ايك اجر قرار ديا اور "لكيلا ..." كے قرينہ كے مطابق وہ ناپسنديدہ غم وہى جنگى غنائم كے ہاتھ سے كھودينے اور مسلمانوں كو پہنچنے والے نقصانات كا غم تھا_
16_ جنگ احد ميں پيغمبراكرم(ص) كے فرامين سے لاپروائي برتنے كى خاطر مسلمانوں كا پشيمان اور اندوہناك ہونا_
فاثابكم غما بغم

مطلب نمبر14 كى توضيح كو مدنظر ركھتے ہوئے يہ مفہوم اخذ كيا گيا ہے_
17_مال غنيمت كے كھودينے كے غم كو پيغمبر(ص) كے فرمان سے كوتاہى كرنے كے غم ميں تبديل كرنا، جنگ احد كے سپاہيوں كيلئے خدا كى ايك بخشش اور لطف تھا_
فاثابكم غما بغم
كلمہ "اثابكم" اس معنى پر دلالت كرتا ہے كہ يہ تبديل ہونا خدا كى ايك بخشش تھي_
18_ جنگ احد ميں مسلمانوں كا پيغمبراكرم(ص) كے فرامين سے كوتاہى كرنے كى خاطر پشيمان ہونا، خدا كے ان كے گناہوں سے درگذر كرنے كا نتيجہ_
و لقد عفا عنكم ... فاثابكم غما بغم
فاء كے ذريعے "اثابكم" كا "عفا عنكم"پر عطف ترتيب اور دونوں جملوں كے درميان رابطہ عليت پر دلالت كرتاہے_
19_ مسلمانوں كے عصيان و نافرمانى اور ان كے جنگ احد سے فرار ہونے پر پيغمبراسلام(ص) كا اندوہناك ہونا_
فاثابكم غما بغم
بعض كا خيال ہے كہ دوسرے "غم"سے مراد وہ غم و اندوہ ہے كہ جو مسلمانوں نے اس جنگ ميں پيغمبر(ص) كے حكم سے نافرمانى اور لشكر اسلام كو شكست سے دوچار كرنے كى وجہ سے پيغمبراكرم(ص) كو پہنچايا ہے_
20_ جنگ احد ميں شكست سے ہمكنار ہونے ،غنائم كے ہاتھ سے جانے اور مصيبتوں ميں مبتلا ہونے پر مسلمانوں كا اندوہناك ہونا،اس اندوہ اور صدمے كا تاوان تھا جو انہوں نے پيغمبر اكرم(ص) كو پہنچايا_
فاثا بكم غما بغم
يہ اس صورت ميں ہے كہ "اثاب" سزا كے معنى ميں ہو نہ جزا كے اور "غما"سے مراد مسلمانوں كا مال غنيمت ہاتھ سے جانے پر اندوہناك ہونا اور "بغم"سے مراد وہ صدمہ ہو جو رسول خدا(ص) كو پہنچايا گيا_ "بغم"ميں"بائ" سببيت كے معنى ميں لى گئي ہے_
21_ جنگ احد ميں مسلمانوں پر حسرتوں اور غموں كى يلغار، رسول خدا(ص) كى مخالفت كا نتيجہ تھا_
اذ تصعدون ... فاثابكم غما بغم
بعض مفسرين كا خيال ہے "بغم"ميں "بائ" "الصاق" كيلئے ہے اور مراد بہت سے وہ غم ہيں جو يكے بعد ديگرے مسلمانوں پر اس جنگ ميں آن پڑے اور يہ سب جنگ سے بھاگنے اور پيغمبراسلام (ص) كے فرمان كى مخالفت كا نتيجہ تھا_ مندرجہ بالا مطلب ميں "اثابكم"سزا كے معنى ميں ليا گيا ہے نہ جزا كے_

22_مسلمانوں پر رسول خدا (ص) كى نافرمانى اور جنگ احد ميں ناكامى كى وجہ سے غم و اندوہ كى يلغار كا سرچشمہ خدا

كا اذن و ارادہ تھا تا كہ مسلمان ، زخموں اور مال غنيمت كے كھودينے كے غم و اندوہ كو بھلا ديں_
فاثابكم غما بغم لكيلاتحزنوا على ما فاتكم و لاما اصابكم
يہ اس صورت مينہے كہ "لكيلا"، "اثابكم" كے متعلق ہو_
23_ مادى منفعتوں كے زائل ہونے اور راہ خدا ميں قتل ہونے والوں پر حسرت و اندوہ كا ناپسنديدہ ہونا_
لكيلاتحزنوا على ما فاتكم و لاما اصابكم
چونكہ خدا وند متعال نے اپنے لطف و كرم سے ان پر ايك ايسا غم طارى كيا كہ وہ غنائم كے ہاتھ سے جانے اور جنگ ميں قتل ہونے والوں كے غم كو اہميت نہ ديں_ لہذا اگر ايسا غم پسنديدہ ہوتا تو اس كا بھلا دينا، جزا اور لطف و كرم شمار نہ ہوتا_
24_ غموں كى پے درپے يلغار اور ان كى افزائشے سابقہ غموں كو بھلا ديتى ہے_
فاثابكم غما بغم لكيلاتحزنوا
25_ انسان كى چھوٹى سے چھوٹى حركات و افعال سے خدا كى آگاہي_
والله خبير بما تعملون
"خبير"اس كو كہا جاتا ہے جو مخفى اور باطنى پہلوؤں سے عالم و آگاہ ہو_
26_ انسان كے چھوٹے سے چھوٹے اعمال سے بھى خدا تعالى كى آگاہيپہ توجہ، ناپسنديدہ كردار (جنگ سے فرار اور ...)كے اپنانے سے اجتناب كا پيش خيمہ بنتى ہے_
اذ تصعدون و لاتلوون ... والله خبير بما تعملون
جملہ"والله ..." مخاطبين كو ناپسنديدہ اعمال سے اجتناب اور اچھے اور خدا كے پسنديدہ اعمال كو اپنانے كى ترغيب دلانے كيلئے ہے كہ جو آيت كے مورد كو مدنظر ركھتے ہوئے، مراد جنگ سے فرار اور فوجى احكام كى نافرمانى ہے_
27_ جنگ احد ميں خالد بن وليد كا مسلمانوں پر مسلط ہونا، اس جنگ كى شكست سے ان كے غم و اندوہ ميں اضافے كا موجب بنا_
امام باقر(ع) "فاثابكم غما بغم"كے بارے ميں فرماتے ہيں: فاما الغم الاول فالهزيمة والقتل و اما الآخر فاشراف خالد بن الوليد عليهم_ (1) يعنى پہلے غم سے مراد شكست اور قتل ہے اور دوسرے غم سے مراد خالد بن وليد كا ان پر مسلط ہونا ہے_
----

1)تفسير قمى ج1 ص120، تفسير برہان ج1 ص321 ح1.

164

(١٥٤) ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَى طَآئِفَةً مِّنكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لاَ يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اس كے بعد خدا نے ايك گروہ پر پر سكون نيند طارى كردى اور ايك كو نيند بھى نہ آئي كہ اسے صرف اپنى جان كى فكر تھى او ران كے ذہن ميں خلاف حق جاہليت جيسے خيالات تھے اور وہ يہ كہہ رہے تھے كہ جنگ كے معاملات ميں ہمارا كيااختيار ہے آپ كہہ ديجئے كہ اختيار صرف خدا كا ہے _ يہ اپنے دل ميں وہ باتيں چھپائے ہوئے ہيں جن كا آپ سے اظہار نہيں كرتے اور كہتے ہيں كہ اگر اختيار ہمارے ہاتھ ميں ہوتا تو ہم يہاں نہ مارے جاتے توآپ كہہ ديجئے كہ اگر تم گھروں ميں بھى رہ جاتے تو جن كے لئے شہادت لكھ دى گئي ہے وہ اپنے مقتل تك بہر حال جاتے اور خدا تمھارے دلوں كے حال كو آزمانا چاہتا ہے او رتمھارے ضمير كى حقيقت كو واضح كرنا چاہتا ہے او روہ خود ہر دل كا حال جانتا ہے _
1_احدكے جنگجوؤں پر خدا كى طرف سے پر سكون نيند كا طارى كرنا، ان غموں كے بعد جو جنگ ميں ان پر آئے_

165
ثم أنزل عليكم من بعد الغم امنة نعاساً
"امنة"(اطمينان خاطر) "أنزل"كا مفعول ہے اور "نعاسا"(نيند) "امنة" كيلئےعطف بيان يا بدل ہے _
2_ غموں كى پے درپے يلغار كے بعد، پر سكون نيند بندوں پر الله كى عنايت ہے_
ثم أنزل عليكم من بعد الغم أمنة نعاساً
3_ نيند، غمزدہ اور مشكلات كے بھنور ميں گھرے ہوئے انسانوں كيلئے سكون پہنچانے والے عوامل ميں سے ہے_
ثم أنزل عليكم من بعد الغم أمنة نعاساً
يہ اس صورت ميں ہے كہ " أمنة"،"نعاساً"كيلئے "مفعول لہ "ہو_
4_ جنگ احد كے بعد مسلمانوں كى اندوہناك اور انتہائي مضطرب حالت_
ثم أنزل عليكم من بعد الغم أمنة نعاساً
5_ پر سكون نيند، جنگ احد كے فقط خداپرست جنگجوؤں پر طارى ہوئي_
ثم أنزل ... أمنة نعاساً يغشى طائفة منكم
"طائفة قد اهمتهم ..."كے قرينہ سے، آيت ميں مذكور پہلے " طائفةً" (گروہ) سے مراد وہ لوگ ہيں جن كا ہم و غم دين اور خدا تعالى تھا_
6_ جو لوگ جنگ احد ميں فقط اپنى فكر ميں تھے اضطراب ميں غرق اور آسودہ و پر سكون نيند سے محروم رہے_
ثم أنزل ... يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم
7_ خداپرستى اور آخرت طلبي، اطمينان قلب كے عطيہ سے بہرہ ور ہونے كى قابليت پيدا كرنے كا پيش خيمہ ہے_
يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم
8_ انسان كا دنيا طلب اورصرف اپنى فكر ميں ہونا، اسكے اطمينان قلب كى نعمت سے محروم ہونے كا موجب ہے_
ثم أنزل ... يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم
9_ جنگ احد ميں مسلمان دو لشكروں كى صورت ميں تھے، خداپرست و آخرت طلب اوردنياطلب جو صرف اپنى فكر ميں

تھے_
يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم
10_ جنگ احد كے خودخواه اور دنيا طلب مسلمانوں كے

خدا تعالى كے بارے ميں جاہلانہ خيالات_
و طائفة قد اهمتهم ... يظنون باللہ غيرالحق ظنصص الجاہلية
11_ خدا كے بارے ميں احد كے مسلمانوں كى جاہلانہ نظر، ان ميں خودخواہى اور دنيا طلبى كى حس كو برانگيختہ كرتى ہے_
و طائفة قد اهمتهم ... يظنون باللہ غيرالحق ظنص الجاہلية
معلوم ہوتا ہے كہ جملہ "يظنون باللہ ..."، "وطائفة قد اهمتهم انفسهم" كيلئے علت كے طور پر ہے_
12_ خدتعالى كے بارے ميں غلط اور جاہلانہ سوچ، خودخواہى اور دنياطلبى كے عوامل ميں سے_
و طائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون باللہ غيرالحق ظن الجاہلية
13_ انسان كى معرفت اور نظريات، اسكى خواہشات كى تشكيل ميں مؤثرہيں_
و طائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون باللہ غيرالحق ظنص الجاہلية
14_ خودخواہى اور دنيا طلبى انسان كو توحيدى نظريات اور دينى عقائد سے منحرف كرديتى ہے_
و طائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون باللہ غيرالحق ظن الجاہلية
يہ اس صورت ميں ہے كہ "يظنون باللہ ...""قد اهمتهم"كا نتيجہ ہو نہ كہ اسكى علت كا بيان_
15_ جنگ احد كے بعض مسلمانوں كا اسلام كى حقانيت اوردشمنوں پر مسلمانوں كى كاميابى كے بارے ميں آنحضرت(ص) كے وعدے ميں شك و ترديد كرنا_
و طائفة ... يقولون هل لنا من الأمر من شيئ
بعض مسلمان سمجھتے تھے كہ چونكہ وہ اسلام لائے ہيں اور اسلام دين حق اور الہى دين ہے لہذا سارے امور اب ان كى خواہش كے مطابق آگے چليں گے_ ليكن جس وقت انہوں نے شكست كھائي تو شك ميں پڑگئے اور كہنے لگے گويا امور كا اختيار ہمارے ہاتھ ميں نہيں ہے _ نتيجتاً اسلام بھى دين حق نہيں ہے اور رسول خدا(ص) كے وعدے بھى غلط ہيں_
16_ يہ ايك جاہلانہ اور غلط تصور ہے كہ خدا مسلمانوں كو شكست سے دوچارنہ كرے گا_
يظنون باللہ غيرالحق ... يقولون هل لنا من الأمر من شيئ
17_ شكستيں اور ناخوشگوار حوادث، كمزور عقيده ركھنے والے مسلمانوں كے پيغمبراكرم (ص) كى حقانيت اور

اپنى فتح كے بارے ميں خدا كے وعدوں ميں شك و ترديد كا موجب بنے_
طائفة ...يقولون هل لنا من الأمر من شيئ
18_ كائنات كے تمام امور اور جنگوں ميں فتح كى تدبير، خداوند متعال كے ہاتھ ميں ہے_
قل ان الأمر كلہ للہ
19_ امور كائنات كى تدبير ميں غيرخدا كى حاكميت كا تصور (شرك افعالى) ايك جاہلانہ اور غلط تصورہے_
يظنون باللہ غيرالحق ظن الجاہلية ... قل ان الأمر كلہ للہ
" ان الامر ..."سے پتہ چلتا ہے كہ جاہلانہ خيال سے مراد امور كائنات ميں غيرخدا كا بطور مستقل مؤثر ہونے پر اعتقاد ركھنا ہے اور يہ خود ايك قسم كا شرك ہے_
20_ خدا محورى كا تصور; حق، توحيدى اور عالمانہ ہے_
يظنون باللہ غيرالحق ظن الجاہلية ...قل ان الأمر كلہ للہ
21_ خودپرست اور دنيادار مسلمانوں كا رسول خدا(ص) كے ساتھ منافقانہ برتاؤ_
و طائفة قد اهمتهم انفسهم ... يخفون فى انفسهم ما لايبدون لك
22_ رسول خدا(ص) كى حقانيت كا انكار اور فتح كے بارے ميں خدا كے وعدوں كو غلط سمجھنا، ايك ايسى چيز تھى جس

کو جنگ احد میں شرکت کرنے والے خودخواہ افراد نے آنحضرت(ص) سے چھپائے رکھا_
و طائفة ... يخفون فی انفسهم ما لايبدون لك
23_ احد کے خودخواہ اور دنیا طلب مسلمانوں کو اپنے جاہلانہ اور مشرکانہ طرز فکر کا رسول خدا(ص) کے سامنے فاش ہونے کا خوف_
و طائفة قد اهمتهم انفسهم ... يخفون فی انفسهم ما لايبدون لك
24_ جنگ احد کے اختتام پذیر ہونے کے بعد، احد کے کمزور عقیدے والے مسلمانوں کی طرف سے شرك آلود اور شك میں ڈالنے والا غلط پروپیگنڈا_
يقولون لو كان لنا من الأمر شيء ماقتلنا ہہنا
25_ احد کے بعض جنگجوؤں کی شہادت اور اس جنگ میں شکست، کمزور عقیدہ مسلمانوں کی تردید کا موجب بني_
يقولون لو كان لنا من الأمر شيء ما قتلنا ہہنا
26_ مسلمانوں کی کامیابی و فتح یا شکست و شہادت،

اسلام کے حق ہونے یا باطل ہونے کی علامت نہیں ہے_
ظنص الجاہلية ... يقولون لو كان لنا من الأمر شيء ما قتلنا ہہنا
27_ خدا کے بارے میں جاہلانہ خیالات، اسلام کی حقانیت اور خدا و رسول(ص) کے وعدوں میں تردید کا سبب ہے_
يظنون بالله غيرالحق ... يقولون لو كان لنا من الأمر شيء ما قتلنا هھنا
28_ انسان کی موت اور اسکی کیفیت کا سرچشمہ تقدیر الہی ہے_
قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم
29_ راہ خدا میں شہادت، تقدیر الہیہے_
قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم
30_ میدان جنگ اور مشکلات کے مقابلہ سے فرار، تقدیر میں لکھی گئي موت سے رکاوٹ نہیں بن سکتا_
قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم
31_ احد کے آخرت طلب اور خدا کو چاہنے والے مسلمان، شہادت کے مشتاق اور اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہوئے_
قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم
اسکے باوجود کہ آیت توحید افعالی کے بارے میں ہے اور اس مطلب کا بیان ہے کہ امور خدا کے ہاتھ میں ہیں ،شہادت کیلئے روانہ ہونے کو خود فوجیوں کی طرف نسبت دی تاکہ شہادت کیلئے ان کے اشتیاق کو بیان کرے _ مقتل کے بجائے "مضجع" (سونے کی جگہ)کے کلمہ کا استعمال اس معنی کی تائید کرتا ہے_
32_ دنیادار خودخواہوں کے شرکت نہ کرنے کی صورت میں بھي، خداپرست جنگجوؤں کا احد کے سپاہیوں کی صفوں میں حاضر ہونا_
قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم
33_ موت، تقدیر الہی ہے اور اس سے بالاتر ہے کہ انسان کی فکر اسکے وقت کا پتہ چلا سکے_
يقولون ... ما قتلنا ہہنا قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليہم القتل الى مضاجعہم
34_ روزمرہ کے حوادث، جنگیں، مشکلات، مصیبتیں اور موت، خدا کی طرف سے آزمائشے ہے_

لبرز الذين ...و ليبتلى الله ما فی صدوركم
35_ الہی آزمائشےیں لوگوں کے باطنی رجحانات کو آشکار کرنے کیلئے ہیں نہ کہ خدا کے ان کی اندرونی کیفیات سے اطلاع پانے کیلئے_
و ليبتلى الله ما فی صدوركم ... والله عليم بذات الصدور
جملہ "والله عليم ..." اس حقیقت کو بیان کررہا ہے کہ جنگ احد میں الہی آزمائشے "صرفكم عنهم"اسلئے نہیں تھی کہ خدا حقیقی مؤمنین اوردوسروں کو پہچان سکے چونکہ خدا جو کچھ دلوں میں گذرتا ہے اس سے آگاہ ہے، لہذا الہی آزمائشے

لوگوں کے باطن کو آشکار کرنے کیلئے تھي_
36_ جنگ احد کے تلخ حوادث، دنیادار اور خودخواہ گروہ کے آخرت طلب اور خداپرست مسلمانوں سے آشکار ہونے کا موجب بنے_
و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم
37_انسان کے اعمال و کردار میں انحراف کا سرچشمہ، اسکے باطنی رجحانات ومحرکات کا انحراف ہے_
و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم و لیمحص ما فی قلوبکم
چونکہ ان آیات میں ظاہری اعمال (جنگ سے فرار، اسلام کی حقانیت میں تردید کا اظہار اور ...) کو باطن کا آئینہ قرار دیا گیا ہے، معلوم ہوتاہے کہ انسان کے اعمال و کردار اسکے افکار کا نتیجہ ہیں_
38_ جنگ کے دنوں کے حوادث، مشکلات اور راہ خدا میں مصیبتیں، جاہلیت کے عقائد سے مؤمنین کی فکر کو خالص کرنے اور دنیاوی و مادی خواہشات سے ان کے باطن کو پاك کرنے کا پیش خیمہ ہیں_
یظنون باللہ غیرالحق ... و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم و لیمحص ما فی قلوبکم
"لیمحص" تمحیص کے مادہ سے ،عیوب و نقائص سے خالص کرنے کے معنی میں ہے اور یہ جملہ جنگ احد میں شکست کے اہداف مینسے ایك اور ہدف کو بیان کرتا ہے_
39_ خدا تعالی کا اہل ایمان کو سختیوں اور مشکلات میں مبتلا کرنے کا ہدف، ان کی باطنی پاکیزگی اور تعمیر و تربیت ہے_
و لیمحص ما فی قلوبکم
40_ باطن کا خلوص اور پاکیزگي، انسان کے مشکل اوقات میں حاضر ہونے کے مرہون منت ہے_
و لیمحص ما فی قلوبکم
41_ خدا تعالی کا انسانوں کے اسرار وباطنی محرکات سے آگاہ ہونا_
منکم من یرید الدنیا ... واللہ علیم بذات الصدور

42_ انسان کا اپنے محرکات اور باطنی رد عمل کے بارے میں خدا کی آگاہی پر توجہ کرنا، اسے نامناسب طرز عمل اپنانے سے روکتا ہے_
یظنون باللہ ... یخفون فی انفسھم ... واللہ علیم بذات الصدور
----

(١٥٥) إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْاْ مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُواْ وَلَقَدْ عَفَا اللّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ
جن لوگوں نے دونوں لشکروں کے ٹکراؤ کے دن پیٹھ پھیر لی یہ وہی ہیں جنھیں شیطان نے ان کے کئے دھرے کی بنا پر بہکادیا ہے اور خدا نے ان کو معاف کردیا کہ وہ غفور او رحلیم ہے _
1_ جنگ احد کے محاذ سے بعض مسلمانوں کا بھاگنا اور پیٹھ پھیرنا_

173
ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان
2_ استوار اور ثابت قدم مجاہدوں کا پیغمبر اکرم (ص) کے ہمراہ جنگ احد میں، جنگ کے آخری لمحات تك حاضر رہنا_
ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان
اس صورت میں کہ "من""منکم"میں تبعیض کیلئے ہو، دلالت کرتا ہے کہ ایك گروہ فرار ہوگیا اور ایك گروہ جنگ کے آخر تك پیغمبراکرم(ص) کے ہمراہ موجود رہا اور دفاع کرتا رہا_
3_ احد کے بعض مجاہدین کی لغزش (جنگ سے فرار)، ان مینشیطان کے نفوذ کی وجہ سے تھي_
ان الذين تولوا ... انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا
4_ انسان کے گناہ اس میں شیطان کے نفوذکا موجب بنتے ہیں_
انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا
اس صورت میں کہ "ماکسبوا"سے مراد تمام اعمال (اچھے یا بُرے) ہونتو " بعض" سے مراد گناہ اور برا کردار ہوگا_
5_ احد کے بعض مجاہدین کی خودخواہی اور دنیا پرستی ان میں شیطان کے اثر انداز ہونے اور میدان جنگ سے ا ن کے گریز کا موجب بني_
قد اهمتهم انفسهم ... ان الذين تولوا ... انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا
خودخواہی اور دنیا طلبی ، جو کہ جملہ"قد اھمتہم انفسھم" کا معنی ہے، "ببعض ما کسبوا" کا روشن اور مورد نظر مصداق ہوسکتا ہے_
6_ بعض گناہ، انسان کی گمراہی اور اسکے اندر شیطان کے نفوذ کا پیش خیمہ بنتے ہیں_
انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا
اس صورت میں کہ "ما کسبوا"سے مراد گناہ ہوں نہ کہ سب اعمال تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ بعض گناہ شیطان کے نفوذ کی زمین ہموار کرتے ہیں_
7_ انسان کی خودخواہی اور دنیا پرستي، ترك جہاد اور جنگ سے فرار کیلئے شیطان کے نفوذ کا پیش خیمہ ہے_
قد اهمتهم انفسهم ... ان الذين تولوا منكم ... انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا
8_ گناہ نہ کرنے والے انسانوں میں شیطان کے وسوسوں کا مؤثر نہ ہونا_
انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا
خداوند عالم، انسان کے گناہ کو اسکے شیطان کی طرف کھنچے چلے جانے کا وسیلہ قرار دیتاہے _پس وہ دل کہ جس میں گناہ نہیں ہے، وسوسہ شیطان

174
اس میں مؤثر نہیں ہوسکتا_
9_ دشمنان دین کے مقابلہ میں میدان جنگ سے گریز، ایك شیطانی لغزش ہے_
ان الذين تولوا منكم ... انما استزلهم الشيطان
10_ جنگ احد کے بھگوڑوں کے گناہ سے خدا کا درگذر کرنا_
ان الذين تولوا ... و لقد عفا الله عنهم
11_ فوجیوں کی جنگی خطاؤں (سپہ سالار کے فرامین سے کوتاہی اور ...) سے عفو و درگذرایك اچھا اور پسندیدہ امر ہے_
و لقد عفا الله عنهم ان الله عفور حليم
12_ خدا تعالی "غفور"(بہت زیادہ بخشنے والا) اور "حلیم"(بردبار) ہے_
ان الله غفور حليم
13_ گناہوں اور لغزشوں سے خدا تعالی کا چشم پوشی اور درگذر کرنا، اسکے غفران و حلم کا پرتو ہے_
و لقد عفا الله عنہم ان الله غفور حليم
14_ احد کے جنگجوؤں کی نافرمانی اور لغزش (میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنے) پر خداوند متعال کا حلم_

ان الذين تولوا ... ان الله غفور حليم
15_ عقبہ بن عثمان اور عثمان بن سعد کا جنگ احد میں دشمن کے مقابلے سے فرار، شیطان کے وسوسوں کی وجہ سے تھا_
ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا
امام باقر(ع) اور امام صادق(ع) نے "انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا ..."کے بارے میں فرمایا: فهو فى عقبة بن عثمان و عثمان بن سعد_ (1)

----

1)تفسير عياشي، ج1 ص201 ح156، تفسير برہان ج1 ص322 ح1.

(۱۵۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ كَفَرُواْ وَقَالُواْ لإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُواْ فِي الأَرْضِ أَوْ كَانُواْ غُزًّى لَّوْ كَانُواْ عِندَنَا مَا مَاتُواْ وَمَا قُتِلُواْ لِيَجْعَلَ اللّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اے ایمان والو خبردار کافروں جیسے نہ ہوجاؤ جنھوں نے اپنے ساتھیوں کے سفر یاجنگ میں مرنے پر یہ کہنا شروع کردیا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اورنہ قتل کئے جاتے _ خدا تمھاری علیحد گی ہی کو ان کے لئے باعث مسرت قرار دینا چاہتا ہے کہ موت و حیات اسی کے اختیار میں ہے او روہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ہے _

1_ مومنین کیلئے نظر و سوچ اور گفتار و کردار میں کافروں کی مشابہت سے پرہیز کرنا ضروری ہے_
يا ايها الذين آمنوا لاتكونوا كالذين كفروا و قالوا

2_ کفر اختیار کرنے والوں کا یہ خیال کہ گھر بیٹھنے یا میدان جنگ میں حاضر ہونے سے پرہیز، موت یا قتل ہونے سے رکاوٹ ہے_
يا ايها الذين آمنوا لاتكونوا كالذين كفروا و قالوا ...ما ماتوا و ما قتلوا

3_ جنگ احد میں شکست;اسلام، پیغمبر(ص) اور مسلمانوں کے خلاف کافروں اور منافقوں کے پروپیگنڈے کی یلغار کا پیش خیمہ بني_
يا ايها الذين آمنوا لاتكونوا كالذين كفروا و قالوا لاخوانهم ...و ماتوا و ما قتلوا

جنگ احد میں بعض مسلمانوں کا قتل باعث بنا تھا کہ کافر یا منافق جو کہ میدان احد میں حاضر ہونے کے مخالف تھے انہوں نے جنگ کے نتائج اور اس میں مقتولین کی کثرت کو پیغمبراسلام(ص) کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا ذریعہ بنایا، وہ کہتے تھے اگر ہماری بات مان لیتے اور پیغمبر(ص) کے ساتھ نہ جاتے تو یہ ناخوشگوار حوادث پیش نہ آتے_

4_تقدیر الہی پر مادی عوامل کی حاکمیت کا گمان، ایك کفر آمیز خیال ہے_
لاتكونوا كالذين كفروا و قالوا لاخوانهم ... ما ماتوا و ما قتلوا
خداوند متعال اس فکر کو کفر آمیز کہتے ہوئے کہ جنگ یا سفر (مادی عوامل) انسان کی موت کو معین کرتے ہیں، مؤمنوں کو تعلیم دے رہاہے کہ یہ اس موت کے عوامل میں سے نہیں ہیں جو تقدیر الہی ہے_

5_ زندہ رہنا، کفر پیشہ ظاہری مسلمانوں کی خواہش ہے اگر چہ یہ دین سے دفاع کے سلسلہ میں اپنی کوتاہیوں اور تقصیروں کی تاویلیں کرنے کے ساتھ ہی ہو_
لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانھم ... ماتوا و ما قتلوا
1_ چونکہ کفرپیشہ ظاہری مسلمانوں کا اعتراض اس بات پر تھا کہ اگر مجاہدین جنگ میں شرکت نہ کرتے تو قتل نہ ہوتے، معلوم ہوتا ہے کہ اعتراض کرنے والے چاہتے تھے زندہ رہیں اگر چہ پیغمبراکرم (ص) کا دین اور شریعت دفاع کے بغیر رہے_
2_ مندرجہ بالا مطلب میں "لاخوانہم" کے قرینے سے " الذین کفروا" سے مراد، وہ ضعیف الاعتقاد مسلمان ہیں جو کفر آمیز فکر رکھتے تھے_
6_ ایمانی معاشرے کیلئے دشمن کے پروپیگنڈے کی یلغار سے دینی عقائد اور معارف کا دفاع کرنا ضروری ہے_
لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانہم اذا ضربوا فی الارض
دینی عقائد و معارف کے بارے میں خداوند متعال کا دفاع کرنا "لاتکونوا ..."ایك درس ہے مسلمانوں کیلئے کہ ان معارف و عقائد کا دفاع کریں_
7_ میدان جنگ کے بھگوڑوں کا افسوس اور حسرت، یہ جاننے کے بعد کہ موت و حیات خدا کی تقدیر ہے_
لاتکونوا ... ما ماتوا و ما قتلوا لیجعل اللہ ذلك حسرة فی قلوبھم
اگر "لیجعل" محذوف کے متعلق ہو یعنی اس حقیقت کا بیان ہو کہ موت و حیات خدا کی تقدیر ہے تو یہ اسلئے ہوگا کہ جنگ میں کوتاہی کرنے والے اپنے کئے پر نادم ہوں کیونکہ انہیں معلوم

ہوگیا کہ اگر جنگ میں شرکت کرتے تو چونکہ تقدیر نہیں تھي، قتل نہ ہوتے_
8_ موت و حیات کے بارے میں جاہلانہ افکار (خدا کے ارادے پر مادی عوامل کا حاکم ہونا) کفر اختیار کرنے والوں کیلئے قیامت کے وقت حسرت کا موجب ہیں_
لو کانوا عندنا ما ماتوا و ما قتلوا لیجعل اللہ ذلك حسرة فی قلوبھم
بعض مفسرین کا خیال ہے کہ آیہ شریفہ میں زمان حسرت سے مراد روز قیامت ہے_
9_ کفر اختیار کرنے والوں کے سازشی پرپیگنڈے سے اہل ایمان کی لاپروائي، ان کے دلوں میں حسرت پیدا کرتی ہے_
لاتکونوا کالذین کفروا ... لیجعل اللہ ذلك حسرة فی قلوبھم
یہ اس صورت میں ہے کہ "لیجعل"، "لاتکونوا" سے متعلق ہو_
10_حسرت آفرین رجحانات سے پرہیز کرنے کیلئے انسان کا ہوشیار رہنا ضروری ہے_
لاتکونوا کالذین کفروا ... لیجعل اللہ ذلك حسرة فی قلوبھم
11_ موت و حیات ہر حال میں خدا کے قبضہ قدرت میں ہے اور سفر یا میدان جنگ میں حاضر ہونا اسکی تقدیرکو تبدیل کرنے والا نہیں ہے_
قالوا ... ما ماتوا و ما قتلوا ... واللہ یحیی و یمیت
خداوند متعال ان لوگوں کے جواب میں کہ جو جہاد اور سفر کو موت کے معین کرنے کا عامل سمجھتے تھے، فرماتا ہے "واللہ یحیی و یمیت"یعنی مادی عوامل تعین کرنے والے نہیں ہیں، جو کچھ ہے خدا تعالی کے ہاتھ میں ہے اور اسکی تقدیر ہے_
12_موت و حیات کے عوامل کے بارے میں اہل ایمان اور کفار کی متضاد سوچ_
و قالوا ... ما ماتوا و ما قتلوا ... واللہ یحیی و یمیت
13_ موت کے تقدیر الہی ہونے کا اعتقاد، انسان کے سفر جہاد اور میدان جنگ (زندگی کے مشکل میدانوں) میں حاضر ہونے کے خوف وہراس کو ختم کردیتا ہے_
قالوا ... ما ماتوا و ما قتلوا ... واللہ یحیی و یمیت
جملہ "واللہ یحیی و یمیت" ہوسکتا ہے کہ جنگ میں شرکت کے خوف کو دور کرنے کیلئے ذکر کیا گیا ہو_
14_ بندوں کی رفتار و کردار سے خداوند متعال کا آگاہ ہونا_

والله بما تعملون بصير
15_ بندوں كے كردار پر خداوند متعال كى نظر و نظارت جہاد ترك كرنے والوں كيلئے ايك انتباہ_
ان الذين تولوا منكم ... والله بما تعملون بصير
16_ انسانوں كے كردار پر خداوند متعال كى نظر و نظارت كى جانب توجہ، ان كو راہ خدا ميں جنگ و پيكار (پسنديده اعمال) پر آمادہ كرتى ہے_
ان الذين تولوا منكم ...والله بما تعملون بصير

181

(١٥٧) وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

اگر تم راہ خدا میں مرگئے یا قتل ہوگئے تو خدا کی طرف سے مغفرت اور رحمت ان چیزوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے جنھیں یہ جمع کررہے ہیں_

1_ قتل ہونا (شہادت) اور راہ خدا میں مرنا گناہوں کی مغفرت اور خداوند متعال کی رحمت سے بہرہ ور ہونے کا موجب ہے_

و لئن قتلتم فی سبیل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة

حکم و موضوع کی مناسبت (موت اور مغفرت) تقاضا کرتی ہے کہ "فی سبیل الله ""متم" کے بعد مقدر ہو_

2_ ہدف اور راستے کا الہی ہونا، انسان کے اعمال کی قدروقیمت کا معیار ہے_

و لئن قتلتم فی سبیل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة

مسلماً تمام انسان مرجاتے ہیں یا قتل ہوتے ہیں، لہذا وہ چیز جو قدروقیمت رکھتی ہے اور انسان کی سعادت کو لئے ہوئے ہے

وہ وہی معنی ہے کہ جو "فی سبیل اللہ "سے حاصل ہوتاہے کہ جسے
ہدف اور راستے کے الہی ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے_
3_ انسانوں کے اعمال و کردارکی تعیین میں ہدف کی تاثیر_
و لئن قتلتم فی سبیل اللہ اومتم لمغفرة من اللہ و رحمة
4_ راہ خدا میں شہادت، اسکے راستے میں موت سے زیادہ مقام و منزلت رکھتی ہے_
و لئن قتلتم فی سبیل اللہ اومتم لمغفرة من اللہ و رحمة
شہادت کا ذکر میں مقدم ہونا، اسکے مرتبہ میں مقدم ہونے پر دلالت کرتا ہے_
5_ خداوند متعال جنگ احد کے جنگجو شہدا کی مغفرت کرنے والا اور انہیں اپنی رحمتیں بخشنے والا ہے_

و لئن قتلتم فی سبیل اللہ اومتم لمغفرة من اللہ و رحمة
چونکہ مورد بحث آیت ان آیات کے ضمن میں آئي ہے کہ جن میں جنگ احد کے مسائل ذکر ہوئے ہیں لہذا ہوسکتا ہے کہ براہ راست جنگ احد کے شہیدوں کی طرف اشارہ ہو_
6_ خداوند متعال کی طرف سے انسان کے گناہوں کی مغفرت، خدا کی خاص رحمت سے اسکے بہرہ مند ہونے کاپیش خیمہ ہے_
لمغفرة من اللہ و رحمة
چونکہ آیت شریفہ میں کلمہ " مغفرة " ، "رحمة"پر مقدم ہوا ہے، اس سے نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت خدا کی خاص رحمت کو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ہے_
7_ خدا کی مغفرت اور رحمت، تمام مال و ثروت اور دنیاوی وسائل سے زیادہ قدروقیمت رکھتی ہے_
لمغفرة من اللہ و رحمة خیر مما یجمعون
8_ راہ خدا میں موت یا شہادت، دنیا میں رہنے اور دولت جمع کرنے سے زیادہ قدروقیمت رکھتی ہے_
و لئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم ...خیر مما یجمعون
9_ کفر اختیار کرنے والونکے غلط خیال میں، دنیا میں زندہ رہنا اور دولت جمع کرنا شہادت اور رحمت و مغفرت الہی سے زیادہ قدروقیمت رکھتا ہے_
لو کان عندنا ما ماتوا و ما قتلوا ... لمغفرة من اللہ و رحمة خیر مما یجمعون
جملہ " لو کانوا ... " دنیاوی زندگی کے ساتھ کفار کے والہانہ لگاؤ کو بیان کررہاہے اور جملہ "خیر مما یجمعون" زندہ رہنے کے ہدف کی وضاحت کررہا ہے، یعنی کفر اختیار کرنے والوں کا دنیا میں رہنے کا ہدف، دنیاوی منافع کو حاصل کرنا اور دولت اکٹھی کرنا ہے اور وہ ان ختم ہوجانے والے منافع کو رحمت اور مغفرت الہی سے بالاتر سمجھتے ہیں لہذا راہ خدا میں قتل ہونے والوں پہ افسوس کرتے ہیں_
10_ جو راہ خدا میں مرتے ہیں یا شہید ہوتے ہیں ان کے بلند مقام کا بیان، موت و حیات کے بارے میں کفار کے نظریئےے بطلان پر دلالت کرتا ہے_
لو کانوا عندنا ما ماتوا و ما قتلوا ... و لئن قتلتم اومتم لمغفرة من اللہ و رحمة خیر مما یجمعون
11_ موت و حیات کے تقدیر الہی ہونے پر ایمان، اور شہادت کی اعلي قدروقیمت کی پہچان دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کی طرف جانے کو آسان بنادیتی ہے_
واللہ یحيي و یمیت ...و لئن قتلتم فی سبیل اللہ اومتم لمغفرة من اللہ و رحمة خیر مما

یجمعون
خداوند متعال دو نکتوں کو بیان کرکے مؤمنین کو جہاد کی ترغیب دلاتا ہے:
1_ موت و حیات خدا کے ہاتھ میں ہے اور طبیعی عوامل اس کو معین نہیں کرتے _
2_ راہ خدا میں جان دینے والوں کو بخش دیا جاتاہے اور خدا کی خاص رحمت ان کے شامل حال ہوتی ہے_ لہذا با ایمان مومنین ان دوچیزوں کی وجہ سے، ہرگز جہاد میں شرکت کرنے میں تردد کا شکار نہیں ہوتے_

12_ راہ خدا میں شہادت كى بلند قدروقيمت پر ايمان، انسان كو دنياوى وابستگيوں سے نجات دلاتا ہے_
و لئن قتلتم ... لمغفرة من الله و رحمة خير مما يجمعون
----

(۱۵۸) وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لإِلَى الله تُحْشَرُونَ
اور تم اپنی موت سے مرو یا قتل ہوجاؤ سب اللہ ہی کی بارگاہ میں حاضر کئے جاؤ گے _
1_ مرنا یا قتل ہونا، چا ہے خدا کے راستے میں ہو یا غیرکے راستے میں، خدا کی طرف جاناہے نہ کہ نابودی اور فنا کی طرف_
و لئن متم او قتلتم لالی اللہ تحشرون
اس لحاظ سے کہ "فی سبیل اللہ "کی قید ذکر نہیں کی گئي نتیجہ نکلتا ہے کہ مراد، ہر طرح کا مرنا اور قتل ہونا ہے اور اس معنی کی تائید مرنے کے قتل ہونے پر مقدم ہونے سے بھی ہوتی ہے، سابقہ آیت کے برعکس_
2_ اجر و جزا کیلئے، انسانوں کی بازگشت خداوند عالم کی جانب ہے_
ولئن متم اوقتلتم لالی اللہ تحشرون
جملہ "لالی اللہ تحشرون" جزا و اجر الہی کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_
3_ روز حشر اور انسان کا موت کے بعد بقا پہ ایمان، دشمنان دین کے خلاف میدان جنگ میں حاضر

ہونے کیلئے اسے آمادہ کرتی ہے_
و لئن متم او قتلتم لالی اللہ تحشرون
خداوند اس مطلب کے بیان کے ساتھ کہ انسان مرنے یا قتل ہونے سے، خواہ وہ دنیاوی منافع کی راہ میں ہو خواہ خدا کی راہ میں، اسکی طرف محشور ہوتا ہے، جہاد کی ترغیب دلارہاہے اور راہ خدا میں اسکے جذبہ جہاد کی تقویت کررہاہے_

قیامت: 3
موت: 1
نظریہ کائنات:
نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی 3

(١٥٩) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ

پیغمبر یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم ہو ورنہ اگر تم بد مزاج او رسخت دل ہوتے تو یہ تمھارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے لہذا اب انہیںمعاف کردو _ انکے لئے استغفار کرو اور ان سے امر جنگ میں مشورہ کرو اور جب ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو کہ وہ بھر وسہ کرنے والوں کودوست رکھتا ہے _
1_ پیغمبر اکرم (ص) خوش اخلاق اور لوگوں سے نرم رویہ رکھتے تھے اور ہر طرح کی سنگدلی اور خشونت سے دور تھے_
فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب
"لنت" ،مصدر "لين" سے مہربانی اور خوش اخلاقی کے معنی میں ہے اور "فظا"ستمگر اور بدخلق کے معنی میں ہے اور "غلیظ القلب"سنگدل اور بے رحم کے معنی میں ہے_
2_ پیغمبر اکرم (ص) کی نرمی اور لوگوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کا تنہا سرچشمہ خدا کی رحمت ہے_
فبما رحمة من الله لنت لهم
"بما رحمة"کا اپنے متعلق "لنت"پہ مقدم ہونا، حصر پہ دلالت کرتا ہے_
3_ پیغمبر اکرم(ص) کی ان مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور اچھا برتاؤ جنہوں نے آپ(ص) کے فرامین سے نافرمانی کی اور احد کے محاذ سے فرار ہوئے_
فبما رحمة من الله لنت لهم
نرمی اور اچھا برتاؤ غالباً نافرمانی اور مخالفت کے مورد میں ہے اور مورد نظر مصادیق میں سے ، سابقہ آیات کے قرینہ کے مطابق ،جنگ احد کے

نافرمان ہیں_
4_ الہی راہبروں کیلئے لوگوں کے ساتھ، خوش اخلاقی نرمی اور مہربانی کے ساتھ پیش آنا ضروری ہے_
فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك
5_ لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور نرمی کا سرچشمہ، خدا کی رحمت ہے_
فبما رحمة من الله لنت لهم
6_ پیغمبر اکرم (ص) کی لوگوں کے ساتھ نرمي، خوش اخلاقی اور مہربانی آنحضرت(ص) کی طرف ان کے مائل ہونے کے عوامل میں سے ہے_
و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك
7_ راہبروں کی خشونت اور سنگدلي، ان کے اطراف سے لوگوں کے پراگندہ ہونے کا موجب ہے_
و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

"انفضوا"، "فض"سے تفرقے اورپرا گندگی کے معنی میں ہے_
8_لوگوں سے برتاؤ میں، خوش خلقی اور نرمی کی ترغیب اور سنگدلی و خشونت کی مذمت_
و لوكنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك
9_ دینی رہبروں کی طرف لوگوں کامائل ہونا، ان کی مہربانی اور خشونت و سنگدلی سے پرہیز کا مرہون منت ہے_
فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك
10_ الہی راہبروں کے مشکل حالات میں اپنی امت کے ساتھ خوش اخلاقی و مہربانی کے ساتھ پیش آنے کا خاص کردار_
فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك
اس آیت کا جنگ احد اور اس سے پیدا شدہ مشکلات کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کے ضمن میں آنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ سختیوں اور مشکلات کے وقت راہبروں کی لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور مہرباني، خاص اہمیت کی حامل ہے_
11_ شکستیں اور مشکلات، معاشرے کے اپنے راہبروں سے پراگندہ ہونے کا پیش خیمہ، اور لوگوں کے ساتھ ان کی نرمی اسکے خاتمہ کا سبب ہے_*
فبما رحمة من الله لنت لہم و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك
اس آیت کے سابقہ آیات کے ساتھ تعلق کے پیش نظر کہ جن میں جنگ احد کی شکست اوراس سے پیدا شدہ مشکلات کو بیان کیا گیا ہے، سے

نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے کہ اس جنگ کی شکست و مشکلات مسلمانوں کے رسول خدا(ص) سے پراگندہ ہونے کاپیش خیمہ بنی اور جو چیزآپ(ص) سے لوگوں کے متفرق ہونے سے مانع ہوئي وہ لوگوں کے ساتھ آپ (ص) کی خوش اخلاقی اور نرمی تھي_
12_ خطاکاروں سے درگذر کرنا ، ا ن کیلئے طلب مغفرت کرنا اور اجتماعی امور میں مشورہ کرنا، پیغمبر اکرم(ص) کا مسلمانوں کے بارے مینفریضہ ہے_
فاعف عنهم و استغفر لهم و شاورهم فی الأمر
13_ لوگوں کی خطاؤں سے درگذر کرنا اور ان کیلئے طلب مغفرت کرنا نیز اجتماعی مسائل میں مسلمانوں سے مشورہ کرنا، پیغمبر اکرم (ص) کی مہربانی اور خوش اخلاقی کا ايك پرتو ہے_
و لو كنت فظا غليظ القلب ... فاعف عنہم و استغفر لهم و شاورهم فی الأمر
"فاعف عنهم و ..." کی ان سابقہ جملوں پر تفریع جن میں پیغمبر (ص) کی خوش خلقی کو بیانکیا گیاہے، درحقیقت آپ (ص) کی نيك سیرت کے بعض اور مصاديق کی طرف اشارہ ہے _قابل ذکر ہے کہ درگذر کا حکم اور ...، اسکے جاری رکھنے کے معنی میں ہے_
14_ اپنے حقوق کی نسبت لوگوں سے درگذر کرنا اور خدا کے حقوق کی نسبت ان کیلئے طلب مغفرت کرنا"پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ تھا_
فاعف عنہم و استغفر لهم
اس لحاظ سے کہ پیغمبر اکرم (ص) ايك طرف لوگونسے درگذر کرنے اور دوسری طرف ان کیلئے خدا سے طلب مغفرت کرنے پر مامور ہیں، نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے کہ "فاعف"سے مراد پیغمبراکرم(ص) کا اپنے حقوق سے درگذر اور "فاستغفر"سے مراد حقوق اللہ کے بارے میں طلب مغفرت ہے_
15_ پیغمبراکرم(ص) لوگوں پر حقوق رکھتے ہیں اور لوگوں کا فریضہ ہے کہ آپ(ص) کے حقوق کی رعایت کریں_
فاعف عنہم و استغفر لہم
16_ جنگ احد کے خطاکاروں سے درگذر کرنا، پیغمبر اکرم (ص) کا الہی فریضہ تھا_
فاعف عنہم و استغفر لهم
اس آیت کے جنگ احد کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کے ساتھ ارتباط کے پیش نظر، جنگ احد کے خطاکار بھی ان افراد میں شامل ہیں جن کی خطاؤں سے صرف نظر کرنے کا آنحضرت(ص) کو حکم دیا گیا تھا_
17_ خطاکاروں کی مغفرت کیلئے خدا کی بارگاہ میں پیغمبراکرم(ص) کی شفاعت اور آپ (ص) کے وسیلہ بننے کی اہمیت

و كردار_
واستغفر لهم

18_ جنگ احد كے جنگجوؤں پر خداوند تعالى كى خاص مہربانى اور عنايت_
فاعف عنہم و استغفر لہم و شاورهم فى الأمر
19_ اجتماعى فيصلوں ميں پيغمبر اكرم (ص) لوگوں كى آراء كو مدنظر ركھتے تھے_
و شاورهم فى الأمر
20_ لوگوں كے ساتھ مشورہ اور انہيں اجتماعى فيصلوں ميں شريك كرنا، اسلام كے راہبروں كے فرائض ميں سے ہے_
و شاورهم فى الأمر
21_ لوگوں كى گذشتہ خطائيں، راہبران اسلام كے ان كے ساتھ مشورہ سے ركاوٹ نہيں بننى چاہييں_
فاعف عنہم و استغفر لهم و شاورهم فى الأمر
مؤمنين كے ساتھ مشورہ كرنے كا حكم ان كى خطاكارى كى تصريح كے بعد، اس مطلب كى طرف اشارہ ہے كہ مومنين كے سابقہ گناہ اور خطائيں ان كے ساتھ مشورہ ميں ركاوٹ نہيں بننى چاہييں_
22_ اسلامى نظام،عوامى نظام ہے اور راہبروں كے ظلم و استبداد سے دور ہے_
و شاورهم فى الأمر
23_ گناہوں سے پاك ہونا ان لوگوں كى شرائط ميں سے ہے جن سے راہبر كو مشورہ كرنا چاہيئے_*
فاعف عنہم و استغفر لهم و شاورهم فى الأمر
"عفوواستغفار"(گناہوں سے پاك ہونا) كا مشورہ پر مقدم ہونا، اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ وہ فرد يا افراد جن سے مشورہ كيا جاتا ہے، گناہ آلود نہ ہوں يا آلودگى سے پاك ہوچكے ہوں_
24_ اسلام ميں مشورہ كرنے كى بلند قدروقيمت اور اہميت_
و شاورهم فى الأمر
پيغمبر اكرم (ص) يعنى افراد بشر ميں سے بلندترين ہستى كو لوگوں كے ساتھ مشورے كا حكم ديا جانا، مشورے كى بلند قدروقيمت اور اہميت كى دليل ہے_
25_ مشورے كے بعد حتمى فيصلہ راہبر كى ذمہ دارى ہے_
و شاورهم فى الأمر فاذا عزمت فتوكل على الله
كيونكہ مشورے كے بعد "عزم"اور فيصلہ كى ذمہ دارى پيغمبراكرم (ص) كى ذات پر ركھى گئي ہے (عزمت) نہ ان سب پر جن سے مشورہ كيا گيا اور نہ ان كى اكثريت پر_
26_ قانون مشاورت كى قبوليت كے ساتھ، ايك راہبر

كى حاكميت، اسلامى نظام كى خصوصيات ميں سے ہے_
وشاورہم فى الأمر فاذا عزمت فتوكل على الله
27_ فيصلہ كرنے اور اسے عملى جامہ پہنانے كے عزم كے بعد راہبر كيلئے خدا پر توكل اور بھروسہ كرنا ضرورى ہے_
فاذا عزمت فتوكل على الله
28_مشورہ كرنے اور اپنے قطعى فيصلہ كرنے كے بعد مقام عمل ميں راہبر كى قاطعيت اور مضبوط ہونا ضرورى ہے_
و شاورهم فى الأمر فاذا عزمت فتوكل على الله
جملہ "فاذا عزمت فتوكل على الله " كا يہ معنى ہے كہ جب تم نے كسى كام كا فيصلہ كرليا، تو پھر ترديد اور دودلى سے اپنے آپ كو بچاؤ اور كامياب نہ ہونے كے احتمال كو خدا پر توكل كے ذريعے دور كرو كہ خداوند تعالى اپنے محبوب كو تنہا نہيں چھوڑے گا_ "ان الله يحب المتوكلين"_
29_ معاملات ميں كاميابى كيلئے خداوند متعال كے ہى محور اور مركز ہونے پر توجہ ضرورى ہے حتى كہ كسى كام كے انجام دينے كے بارے ميں مشورہ اور آخرى فيصلہ كرنے كے بعد بھي_

و شاورهم فی الأمر فاذا عزمت فتوکل علی الله
30_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر توکل کرتے ہیں_
ان الله یحب المتوکلین
31_ خدتعالی پہ توکل محبت الہی کو پانے کے عوامل میں سے ہے_
ان الله یحب المتوکلین
----

(۱۶۰) إِن يَنصُرْكُمُ اللّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكِّلِ الْمُؤْمِنُونَ

الله تمھاری مدد کرے گا تو کوئي تم پر غالب نہیں آسکتا او روہ تمھیں چھوڑ دے گاتو اس کے بعد کون مدد کرے گا او

رصاحبان ایمان تو اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں _
1_ خداوند متعال کی نصرت و مدد سے فتح کا حتمی ہونا_
ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم
2_ اگر خداوند کسی گروہ کو ذلت و خواری سے ہمکنار کرے تو کسی میں ان کی نصرت و مدد کرنے کی ہمت نہیں ہے_
و ان یخذلکم فمن ذاالذی ینصرکم من بعدہ
"خزلان"سے "یخذلکم"، " مددنہ کرنے" کے معنی میں ہے کہ خدا تعالی کا مدد نہ کرنا، ذلت و خواری کا موجب بنتا ہے_
3_ تنہا خداوند متعال ہی کائنات پر قادرہے اور تمام عوامل اور طاقتیں اسکی قدرت کے احاطے میں ہیں_
ان ینصرکم اللہ ... و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ
آیت شریفہ میں نصرت و مدد کو فقط خدا کی طرف سے قرار دیا گیا ہے اور چونکہ قطعی طور پر دوسرے طبیعی اور غیرطبیعی عوامل بھی کامیابیوں میں دخیل ہیں، اس نتیجہ پہ پہنچتے ہیں کہ دوسرے عوامل کی مدد قدرت خدا کے احاطہ اور اسکی مرضی کے تحت ہے_
4_ فتح و شکست، تنہا خدا کی مرضی اور قدرت سے وابستہ ہے_
ان ینصرکم اللہ ... و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ

5_ مشیت اور قدرت الہی کے مقابل تمام خواہشات اور قدرتیں کمزورو ناتواں ہیں_
ان ینصرکم اللہ ... و ان یخذلکم فمن ذا الذی من بعدہ
6_ مومنین کو فقط خدا پر توکل کرنا چاہیئے_
و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون
کلمہ "علی اللہ "کا اپنے متعلق "فلیتوکل"پر مقدم ہونا حصر پہ دلالت کرتا ہے_
7_ جنگ بدر کے جنگجوؤں کا خدا پر توکل، خدا کی مدد اور اس جنگ میں ان کی فتح کا موجب بنا_ *
ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم ... و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون
خداوند متعال نے جنگ احد کے بیان کو شروع کرنے کے بعد، جنگ بدر کے مسائل کی طرف بھی اشارہ کیا ہے_ (و لقد نصرکم اللہ ببدر، آیت 123) لہذا جملہ "ان ینصرکم اللہ "اس فتح کی علت کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_
8_ خدا پر توکل، دشمنوں پر غلبہ پانے اور خدا کی مدد و نصرت کاپیش خیمہ ہے_
ان ینصرکم اللہ ... و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون
9_ خداوند متعال پر توکل میں احد کے جنگجوؤں کی سستي، ان کے خدا کی نصرت سے محروم ہونے اور اس جنگ میں ان کی شکست کا موجب بني_
و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعد و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون
جنگ احد اور مؤمنین کی شکست کے بیان کے بعد اس آیت کا ذکر، شکست کی علت کی طرف اشارہ ہے_ یعنی چونکہ تم نے اس جنگ میں خدا پہ توکل نہیں کیا لہذا خدا کی مدد سے محروم ہوگئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ شکست کھاگئے_
10_ خدا پر توکل، مومنین کی خصوصیات میں سے ہے_
و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون
11_ خداوند متعال پہ ایمان، توکل کے رتبے کو پانے کا پیش خیمہ ہے_
و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون
ضمیر کی جگہ پہ "المؤمنون "کے کلمہ کا لانا، اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان، انسان کو خدا پر توکل کی طرف راہنمائي کرتا ہے_
12_ غیرخدا پر بھروسہ کرنا، انسانی معاشروں کی رسوائي و خواری کا موجب ہے_
و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم ... و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

13_ خدا پر توکل، خداوند متعال کی قدرت مطلقہ پر ایمان کا لازمہ ہے_

ان ينصركم الله ...و على الله فليتوكل المؤمنون
صدر آیت کو دیکھتے ہوئے کہ جس میں خدا کی قدرت غالبہ اور اسی کے محور ہونے کو بیان کیا گیا ہے ، ایمان سے مراد اسی قدرت پر ایمان ہے اور جملہ " و علی اللہ فلیتوکل ..." کی فاء کے ذریعہ ما قبل پر تفریع اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ایمان وایقان کے بعد خداوند متعال پر توکل کرنا ضروری ہے_
14_ خداکا اپنے بندہ اور معصیت کے درمیان حائل نہ ہونا اور اسے تنہا چھوڑنا خذلان الہی (خدا کی طرف سے رسوائي) ہے_
ان ينصركم الله فلا غالب لكم و ان يخذلكم
امام صادق(ع) مندرجہ بالا آیت میں "خذلان" کے بارے میں فرماتے ہیں: ... و متی خلی بینہ و بین تلك المعصية فلم يحل بينہ و بينها حتى يرتكبها فقد خذله و لم ينصره و لم يوفقہ_ (1) یعنی جب خدا بندے کو معصیت کے مقابل تنہا چھوڑدے اور درمیان میں حائل نہ ہو یہاں تك کہ بندہ اس کا ارتکاب کرے تو گویا خدا نے اسے رسوا کردیا ، نہ اسکی مدد کی اور نہ اسے توفیق دی _
----

1) توحید صدوق، ص242 ح1 تفسیر برھان ج1 ص323 ح1.

مجاہدين:
مجاہدين كاتوكل 7، 9
معاشره:
معاشره كے انحطاط كے عوامل 12
مؤمنين:
مؤمنين كا توكل 6، 10;مؤمنين كى ذمہ دارى 6; مؤمنين كى صفات 10

(١٦١) وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَہُمْ لاَ يُظْلَمُونَ
كسى نبى كيلئے يہ ممكن نہيں ہے كہ وه خيانت كرے اور جو خيانت كرے گا وه روز قيامت خيانت كے مال سميت حاضر ہوگا_ اس كے بعد ہر نفس كو اس كے كيئے كا پورا پورا بدلہ ديا جائے گا اور كسى پر كوئي ظلم نہيں كيا جائے گا_
1_ انبياء (ع) كى ہستى ہر طرح كى خيانت سے پاك و منزه ہے_
و ما كان لنبى ان يغل
كلمہ "يغل" غلول و غلل كے ماده سے، خيانت كے معنى ميں ہے_
2_ خيانت كا، مقام نبوت و رسالت الہى كے مناسب نہ ہونا_
و ما كان لنبى ان يغل
3_ مال غنيمت كو اكٹھا كرنے اور تقسيم كرنے ميں پيغمبر اكرم (ص) كى امانتداري_
و ما كان لنبى ان يغل
آيت كے شان نزول ميں آيا ہے كہ احد كى چوٹى پر معين كئے گئے تير اندازوں نے اپنے مورچے كو اس گمان كے ساتھ ترك كرديا كہ پيغمبراكرم (ص) غنائم كو سب سپاہيوں ميں تقسيم نہيں كريں گے اور جو كوئي جو كچھ حاصل كرے گا اسى كا ہوگا (مجمع البيان، مذكوره آيت كے ذيل ميں)_

4_ معاشرے كے عمومى وسائل كو اكٹھا كرنا، ان كى حفاظت اور تقسيم ميں امانتدارى الہى رہبروں كے فرائض ميں سے ہے_*
و ما كان لنبى ان يغل
آيت كے مذكوره شان نزول كے پيش نظر_
5_صدر اسلام كے بعض مسلمانوں كا مال غنيمت كے سلسلہ ميں آنحضرت(ص) كے بارے ميں خيانت كرنے كا باطل گمان_
و ما كان لنبى ان يغل
آيت كے بعض شان نزول ميں آيا ہے كہ جنگ بدر كے مال غنيمت ميں سے كچھ گم ہوگيا تو بعض نے يہ گمان كيا كہ پيغمبر اكرم (ص) نے خود اسے ركھ ليا ہے_(مجمع البيان، اسى آيت كا ذيل)
امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ آپ(ع) نے فرمايا: ... الم ينسبوا نبينا محمداً (ص) ... الم ينسبوه يوم بدر الى انہ اخذ لنفسہ من المغنم قطيفة حمراء حتى اظہره الله عزوجل على القطيفة و برء نبيہ من الخيانة و أنزل بذلك فى كتابہ "و ما كان لنبى ان يغل ..."
(1) كيا انہوں نے بدر كے دن ہمارے نبى (ص) كى طرف يہ نسبت نہيں دى كہ آپ(ص) نے مال غنيمت كى سرخ مخملى چادر اپنے پاس ركھ لى ہے، يہاں تك كہ اس چادر كے بارے ميں خدا وند عالم نے آپ (ص) كو خبر دى اور اپنے نبى كو خيانت كے الزام سے برى الذمہ كرديا اور قرآن ميں فرمايا: و ما كان لنبى ان يغل ...
6_ ميدان محشر خيانت كاروں كو ان سب اموال اور ... سميت جن ميں انہوں نے خيانت كى ہے، حاضر كرنے كا مقام ہے_
و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة
مذكوره بالا مطلب ميں "بما غل"كى "بائ" مصاحبت كى ہے_
7_ قيامت كے دن خيانت كاروں كے برے طرز عمل كا مجسم ہونا_
و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة
بعض كا يہ نظريہ ہے كہ "ماغل"سے مراد وه مال نہيں ہے جس ميں دنيا ميں خيانت كى گئي ہے بلكہ خيانت كار كا گناه

قیامت میں مجسم ہو کر آئے گا اور خائن شخص اس مجسم شدہ گناہ کے ساتھ میدان قیامت میں حاضر ہوگا_
8_ قیامت کے دن خائن لوگوں کی رسوائي اور سزا_
و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفي كل نفس ما كسبت
9_ خیانت کرنے کی حرمت_
----

1)امالی شیخ صدوق ص92 مجلس 22 ح3 تفسیر برھان ج1 ص324 ح1.

و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفي كل نفس بما كسبت
10_ انسان کیلئے قیامت اپنے کردار کی پوری سزا پانے کا دن ہے_
ثم توفي كل نفس ما كسبت
1_ "توفي"کا مصدر "توفية"ہے جس کا معنی پوری ادائیگی اور وصولی ہے_
2_ مندرجہ بالا مطلب میں بعض مفسرین کے بقول " ما كسبت "سے پہلے لفظ "جزائ" محذوف ہے یعنی "توفي جزاء ما كسبت"_
11_ قیامت کے دن خیانت کار اپنے ناپسندیدہ طرز عمل کی پوری جزا (کمی بیشی کے بغیر) پائینگے_
و من يغل ... ثم توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون
12_ قیامت کے دن کسی کے حق میں ظلم نہیں ہوگا_
و هم لايظلمون
13_ قیامت کے دن انسان کے کردار کی جزا اور سزا عدل کی بنیاد پر ہوگي_
ثم توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون
14_ ہر قسم کی جزا اور اعمال کی پاداش پانے کے سلسلے میں قیامت اور معاد کے برپا ہونے کا ضروری ہونا_*
و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون
"توفي كل نفس "کے بعد "وهم لايظلمون" (عدالت الہي) کا جملہ یہ بیان کر رہا ہے کہ انسانوں پر ظلم نہ ہونا ان کے اپنے اعمال کی پوری جزا و سزا پانے کا مرہون منت ہے، یہ بات صرف قیامت کے دن ہی حقیقت کا لبا س پہنے گي_
15_ جو شخص بھی کسی چیز میں خیانت کرے گا وہ اس چیز کو قیامت کے دن آتش جہنم میں دیکھے گا اسے آتش جہنم میں جاکر وہ چیز باہر لانا پڑے گي_
و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة
امام محمد باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا: " ...و من غل شيئا رآه يوم القيامة فى النار ثم يكلف ان يدخل اليہ فيخرجہ من النار (1) جو شخص بھی کسی چیز میں خیانت کرے گا روز قیامت اسے آتش جہنم میں پائے گا پھر اسے حکم دیا جائے گا کہ اس میں داخل ہوکر اسے نکالے_
16_ امام کے اموال میں خیانت کرنے والوں کی قیامت میں سزا_
و من يغلل يأت بما غل
امام صادق(ع) فرماتے ہیں: الغلول كل شيء غل عن الامام(2)خیانت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعہ امام سے خیانت کی جائے_
----

1)تفسیر قمي، ج1 ص122، نور الثقلين ج1 ص406 ح417.
2)تفسیر عیاشی ج1 ص205 ح148، تفسیر برھان ج1 ص324 ح2.

200

(۱۶۲) أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّهِ كَمَن بَاء بِسَخْطٍ مِّنَ اللّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

کیا رضائے الہی کااتباع کرنے والا اس کے جیسا ہو گا جو غضب الہی میں گرفتار ہو کہ اس کا انجام جہنم ہے اور وہ بدترین منزل ہے _
1_ کچھ لوگ خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصول میں کوشاں ہوتے ہیں اور بعض اپنے آپ پر خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرتے ہیں_
افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله
2_ خدا کی رضا کے متلاشی مومنین کے انجام کا خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرنے والوں کے انجام سے یکساں نہ ہونا_
افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسحط من الله
3_ امانتداری اور خیانت سے پرہیز خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے_
و ما كان لنبی ان یغل ... افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله
4_ جہاد میں شریك ہونا اور راہ خدا میں شہادت خدا کی رضایت کے حصول کا وسیلہ ہے_
و لئن قتلتم فی سبیل الله ... افمن اتبع رضوان الله

گذشتہ آیات کے مضامین سے اس آیت کے ارتباط کے ذریعے مورد نظر مثالیں اور مصادیق حاصل کئے جاسکتے ہیں، انہیں میں سے جہاد اور شہادت ہے_
5_ پیغمبراکرم(ص) خدا کی خوشنودی اور رضا کے خواہاں _
و ما كان لنبی ان یغل ...افمن اتبع رضوان الله
اس سے پہلی آیت (و ما کان لنبی ان یغل) کی گواہی کے مطابق "افمن اتبع ..."کا واضح اور اکمل مصداق پیغمبراکرم(ص) ہیں_
6_ پیغمبراکرم(ص) کا رضائے الہی کا خواہاں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ (ص) کی ذات ہر طرح کی خیانت سے منزہ اور مبراہے_
و ما كان لنبی ان یغل ... افمن اتبع رضوان الله
جملہ "افمن اتبع رضوان الله " ، "و ما کان لنبی ان یغل" کیلئے دلیل اور تعلیل کی مانند ہے یعنی کیا یہ ممکن ہے کہ، جو نبی

ہميشہ خدا كى رضا كا خواہاں اور متلاشى ہو وہ خيانت كرے اور ان لوگوں ميں سے ہوجائے جن پر خدا غضبناك ہے_
7_ خيانت كارى اور چورى و غبن خدا كے غيض و غضب كى راہ ہموار كرتے ہيں_
و من يغلل يأت بما غل ... افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله
"من بآء بسخط"كے مصاديق ميں سے وہ خيانتكار بھى ہيں جن كى رسوائي كى طرف پہلى آيت ميں اشارہ ہواہے_
8_ ميدان جنگ سے فرار اور جنگ ميں شريك نہ ہونا خدا كے غيض و غضب كى راہ ہموار كرتے ہيں_
ان الذين تولوا منكم ... كمن بآء بسخط من الله
9_ پيغمبراكرم(ص) كى طرف خيانت كى نسبت دينا خدا كے غيض و غضب كى راہ ہموار كرتى ہے_
ما كان لنبى ان يغل ...كمن بآء بسخط من الله
جملہ "كمن بآء بسخط" ان لوگوں كى طرف اشارہ ہوسكتا ہے جو پيغمبراكرم (ص) كى ذات اقدس پر اس طرح كے الزامات لگاتے تھے جيساكہ اس سے پہلى آيت ميں اسكى طرف اشارہ كيا جاچكا ہے_
10_ضمير كو جھنجوڑنا، قرآن كى ايك تربيتى روش_
افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله
11_ جو لوگ اپنے اوپر خدا كے غيض و غضب كى راہ ہموار كرچكے ہيں ان كا برا انجام اور ٹھكانہ جہنم ہے_

202

كمن بآء بسخط من الله و ماويہ جہنم و بئس المصير
12_ جہاد سے جان چھڑانے والوں، خيانت كرنے والوں اور پيغمبراكرم(ص) پر خيانت كا الزام لگانے والوں كا برا ٹھكانہ جہنم ہے_
ان الذين تولوا منكم ... و ماكان لنبى ان يغل ...كمن بآء بسخط من الله و ماويہ جہنم
13_ انسانوں كے اچھے اور برے انجام كى شناخت كا معيار خدا كى خوشنودى اور غيض و غضب ہے_
افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله و ماويہ جہنم
14_ انسانوں كے عمل كى بنياد پر ان كے انجام كا مختلف ہونا خدا كے عدل كى ايك جھلك ہے_
توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون، افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله و ماويہ جہنم و بئس المصير
"افمن اتبع ..."كو مندرجہ بالا مطلب ميں خدا كے عدل كى دليل اور تعليل قرار ديا گيا ہے يعنى ہر شخص اپنے عمل كى مكمل جزا اور سزا پائے گا كيونكہ كوئي عقل مند شخص يہ بات قبول نہيں كرسكتا كہ نيك اور برے افراد سے ايك جيسا سلوك كيا جائے_

جہاد: 4
جہاد سے فرار 12
جہنم: 12
چوری و غبن:

چوری وغبن کے اثرات 7
خائنین:
خائنین جہنم میں 12
خدا تعالی:
خدا تعالی کا عدل و انصاف14; خدتعالی کا غضب 1، 2، 11 ; خدا تعالی کی خوشنودی 1، 2، 5، 6، 13 ;خدا تعالی کی خوشنودی کے اسباب 3، 4 ;خدا تعالی کے غیض و غضب کے اسباب 7، 8، 9
خدا کے مغضوبین: 2
خدا کے مغضوبین کا انجام 11
خیانت: 6، 9
خیانت ترك کرنے کے اثرات 3 ;خیانت کے اثرات 7
راہ خدا: 4
رشد و تکامل:
رشد و تکامل کے عوامل 3
سزا: 12
شہادت: 4
عذاب:
اہل عذاب 1; عذاب کے اسباب 11
عمل:
عمل کی پاداش 14
مؤمنین:
مؤمنین کا انجام 2
معاشرہ:
معاشرتی گروہ 1

(۱۶۳) ہُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللّهِ واللّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ
سب کے پیش پروردگار درجات ہیں اور خدا سب کے اعمال سے باخبر ہے _
1_ خدا کی خوشنودی کے متلاشی اور خواہاں افراد خدا کے حضورمتفاوت مقام و مرتبہ رکھتے ہیں_
افمن اتبع رضوان الله ...ہم درجات عندالله
مذکورہ بالا مطلب میں "ہم"کی ضمیر صرف خدا کی

رضا کے متلاشی افراد کی طرف پلٹائي گئي ہے_ اس پر قرینہ لفظ "درجات"ہے کہ جو معمولاً اور حقیقتاً بلند مقامات کیلئے استعمال ہوتا ہے_
2_ خدا کی خوشنودی اور اسکے غیض و غضب کے خواہاں افراد خدا کے حضور مختلف مقام و مرتبہ رکھتے ہیں_
افمن اتبع رضوان الله کمن بآء بسخط ...ہم درجات عندالله

مندرجہ بالا مطلب میں "ھم"کی ضمیر پہلے والی آیت میں مذکور دو گروہوں کی طرف پلٹائي گئي ہے اور اس میں خدا کے مغضوبین کیلئے بھی لفظ "درجہ"کا استعمال تغلیب کی بنیاد پر ہے_
3_ اپنے لئے خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرنے والے افراد خدا کے حضور مختلف برے درجات رکھتے ہیں_*
کمن بآء بسخط من الله ...ھم درجات عندالله
مذکورہ بالامطلب میں "ھم" کی ضمیر صرف "کمن باء "کی طرف پلٹائي گئي ہے_ اس احتمال کا مؤید "ھم" کی ضمیر کا اپنے مرجع (کمن بآء بسخط) کے نزدیك ہونا ہے_
4_ خدا کی خوشنودی کے خواہاں افراد، خدا کے حضور گویا خودبلند درجات اور مقامات ہیں_
افمن اتبع رضوان الله ... ھم درجات عندالله
مذکورہ بالا مطلب "ھم درجات"کے ظاہر پر مبنی ہے، بغیر اس کے کہ مضاف (ذو) یا کسی کلمہ تشبیہ کو مقدر کیا جائے _
5_ انسانوں کے رفتار اور کردار پر خدا کی مکمل نظر ہے_
والله بصیر بما یعملون
6_ آخرت میں انسانوں کے درجات اور مقامات کا مختلف ہونا دنیا میں ان کے کردار کا نتیجہ ہے_
ھم درجات عندالله والله بصیر بما یعملون
7_ خدا کا لوگوں کو ان کے اعمال اور کردار کے بارے میں متنبہ کرنا_
والله بصیر بما یعملون
8_ اعمال اور کردار پر خدا کی مکمل نظر ہونے کی طرف توجہ، انسانوں کو خدا کی رضایت حاصل کرنے اور اسکے غیض و غضب سے بچنے پر آمادہ کرتی ہے_
افمن اتبع رضوان الله کمن باء بسخط من الله والله بصیر بما یعملون
9_ خدا کامختلف درجات اور مقامات عطا کرنا، اسکے انسانوں کے عمل سے پوری طرح آگاہی و بصیرت کی بناپر ہے_
ھم درجات عندالله والله بصیر بما یعملون
جملہ "والله بصیر بما یعملون" ا س معنی کی

205

طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اعمال کا احتساب کرتے وقت اور ان کی بنیاد پر مقام اور درجہعطا کرتے وقت کسی قسم کی غلطی نہیں ہوگي_

انسان:
انسانوں کا اخروی تفاوت 6 ;انسان کا عمل 5، 7، 8
تحریك:
تحریك کے اسباب 8
جانچنا:
جانچنے کا معیار 1، 2
خد تعالی :
خدا تعالی کا علم 9; خدا تعالی کا غضب 2، 3، 8 ;خدا تعالی کا متنبہ کرنا7;خدا تعالی کی رضا 1، 2، 4، 8 ; خدا تعالی کی نظارت 5، 8 ; خدا تعالی کی نعمات 9 ; خدا تعالی کے حضور میں 1 ، 2 ، 3 ، 4
خدا کے محبوب:
خدا کے محبوب لوگوں کا انجام 1;خدا کے محبوب لوگوں کے فضائل 4
خدا کے مغضوبین:
خدا کے مغضوبین کا انجام 1، 3
عمل: 5، 7، 8

عمل کے اثرات 6، 9
معاشرہ:
معاشرتی گروہ 2

(۱۶۴) لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ
يقيناخدا نے صاحبان ايمان پر احسان كياہے كہ ان كے درميان انھيں ميں سے ايك رسول بھيجا ہے جو ان پر آيات الہيہ كى تلاوت كرتا ہے انھيں پاكيزہ بناتا ہے اور كتاب و حكمت كى تعليم ديتا ہے اگرچہ يہ لوگ پہلے سے بڑى كھلى گمراہى ميں مبتلا تھے_
1_ نبى اكرم(ص) كى بعثت مومنين كيلئے عظيم نعمت ہے_
لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولاً

فعل "من" مصدر "منة"سے ماخوذ ہے جس كے معنى بہت عظيم نعمت كے ہيں_
2_ انبيا (ع) كى بعثت جيسى عظيم نعمت سے بہرہ مند ہوناان پر ايمان لانے كا مرہون منت ہے_
لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا
رسول اكرم(ص) كى بعثت تمام انسانوں كيلئے بہت بڑى نعمت ہے، اس بنياد پر خصوصى طور پر مومنين كا ذكر اسلئے ہے كہ اس عظيم نعمت سے بہرہ ور ہوناآنحضرت(ص) پر ايمان لانے سے مشروط ہے_
3_ رضائے الہى كا حصول، دوزخ سے نجات اور بلند درجات پر فائز ہونا آنحضرت(ص) كى بعثت اور آپ(ص) پر ايمان لانے كے زير سايہ ہے_
افمن اتبع رضوان الله ... هم درجات عندالله ... لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولاً
گذشتہ آيت كے پيش نظر كہ جس ميں بلند درجات اور رضائے الہى كے حصول كى بات تھى گويا اس آيت ميں ان تك پہنچنے كا راستہ بيان كيا گيا ہے_
4_ انبياء (ع) ، انسانوں ميں خدا كى طرف سے مبعوث كئے گئے ہيں اور ان ميں سے ہى ہيں_
اذ بعث فيهم رسولاً من انفسهم
لفظ "من"تبعيض كيلئے بھى ہوسكتا ہے اس صورت ميں "رسولا من انفسهم " كا يہ معنى ہوگا كہ پيغمبر اكرم (ص) افراد بشريت ميں سے ايك فرد ہيں اور انہيں ميں سے ہيں نہ كہ ملائكہ يا كسى اور جنس و نوع سے _
5_ انبياء (ع) كا لوگوں ميں سے مبعوث ہونا اور انہيں كى نوع سے ہونا انسانوں كيلئے ايك نعمت ہے_
لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم
جملہ "من الله " خود بعثت كو نعمت قرار دينے كے ساتھ ساتھ آيت ميں مذكورہ قيود كے نعمت ہونے پر بھى دلالت كر رہا ہے جن ميں سے ايك لوگوں ميں سے اور ان كى نوع سے ہونا ہے_
6_ معاشرے كے قائدين اور ذمہ دار افراد كيلئے شرط يہ ہے كہ وہ عوامى ہوں_
لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولاً من انفسهم
7_ آيات الہى كى تلاوت، تزكيہ نفوس اور كتاب و حكمت كى تعليم آنحضرت (ص) كى ذمہ داريوں اور پروگراموں ميں سرفہرست ہيں_
اذ بعث فيهم رسولا ... يتلوا عليهم آياته و يزكيهم و يعلمهم الكتاب و الحكمة
8_ آيات قرآن كى تلاوت (خدا وند متعال كى نشانيوں

اور اسلام كى حقانيت كو پيش كرنا) انسانوں كى تربيت اور تزكيہ كى راہ ہموار كرتى ہے_
يتلوا عليهم آياته و يزكيهم
تزكيہ پر تلاوت قرآن كا تقدم ذكرى اس كے مرتبے كے لحاظ سے تقدم پر دلالت كررہاہے_

9_ کتاب الہی اور حکمت کی تعلیم کی راہ طہارت اور پاکیزگی نفس کے ذریعے ہموار ہوتی ہے_
يتلوا عليهم آياته و يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة
"تعلیم کتاب"سے پہلے "تزکیہ"کا ذکر یہ نکتہ بیان کرنے کیلئے ہے کہ کتاب الہی کو اس انداز سے سیکھنا جو انبیاء (ع) کا مقصد تھا وہ تزکیہ کے بغیرممکن نہیں ہے_
10_ دینی تعلیمات کے بغیرانسان کی ہدایت ممکن نہیں ہے_
و يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين
خدا انسانی معاشرے کو دینی تعلیمات اور معارف کے حصول سے پہلے گمراہی میں ڈوبا ہوا قرار دیتاہے، انہیں گمراہی سے نکالنے کیلئے جو واحد طریقہ استعمال کیا گیا ہے وہ انبیاء (ع) کی بعثت ہے جو تزکیہ نفس اور معارف دین کی تعلیم کے ساتھ ہے_ لہذا انسان کی ہدایت دین کی تعلیمات سے وابستہ ہے_
11_ تزکیہ نفوس اور دینی تعلیمات انسانوں کی ہدایت کے دو مرحلے ہیں_
يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين
جملہ "و ان کانوا ..." کا مفہوم انسانوں کی جس ہدایت پر دلالت کر رہا ہے وہ انبیاء (ع) کی بعثت کا کلی مقصد بیان کرنے کیلئے ہے لہذا تلاوت، تزکیہ اور تعلیم اس مقصد یعنی انسانوں کی ہدایت تك پہنچنے کے مختلف مراحل ہوسکتے ہیں_
12_ پیغمبراکرم(ص) کی بعثت سے پہلے لوگوں کا کھلم کھلا گمراہی کا شکار ہونا_
و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين
13_ خواہشات نفس کی پیروي، منفی اقدار کا رواج پانا، جہالت اور دینی تعلیمات سے محرومی پیغمبراکرم(ص) کے ظہورسے پہلے لوگوں کی گمراہی کے نمونےہیں_
يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين
14_ بعثت سے پہلے مومنین کی گمراہی اور پیغمبر(ص) اکرم کی تعلیمات کے سائے میں ان کے ہدایت پانے کی یاددہانی جنگ سے پیدا ہونے والی مشکلات برداشت کرنے کے سلسلے میں ان کے ارادوں کو مضبوط کرتی ہے_
اذ تصعدون و لاتلون ...و لئن قتلتم فى

سبيل الله ... لقد من الله على المؤمنين ...و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين
جنگ احد کی آیات اور اس آیت کے ارتباط کے پیش نظر_
15_ بعثت سے پہلے لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت (واضح گمراہي) کی یادآوری پیغمبراکرم(ص) کی رسالت جیسی عظیم نعمت پر توجہ کرنے اور اسکی قدردانی کرنے کا محرك بنتی ہے_
لقد من الله ... و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين
جملہ "ان کانوا ..." رسالت جیسی نعمت کے عظیم ہونے پر دلیل کی مانند ہے یعنی یہ بات واضح ہے کہ پیغمبراکرم(ص) کی بعثت سے پہلے تم ضلالت و گمراہی کی کس کھائي میں گرے ہوئے تھے، یہ پیغمبراکرم(ص) اور قرآن کی تعلیمات تھیں کہ جنہوں نے تمہیں نجات دلائي اور تمہاری ہدایت کي_
----

(۱۶۵) أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

كيا جب تم پر وہ مصيبت پڑی جس كی دوگنی تم كفار پر ڈال چكے تھے تو تم نے كہنا شروع كرديا كہ يہ كيسے ہوگيا تو پيغمبر آپ كہہ ديجئے كہ يہ سب خود تمھاری طرف سے ہے ا ور اللہ ہرشے پر قادر ہے _
1 _ جنگ احد ميں شكست اور اس كے دردناك نتائج پر بعض مسلمانوں كا گلہ و شكوہ _
اولما اصابتكم مصيبة ... قلتم انى ہذا
مفسرين كا بيان ہے كہ مذكورہ آيت ميں مصيبت سے مراد جنگ احد ميں قتل ہونے والے اور اس جنگ كے سبب ظاہر ہونے والی مشكلات ہيں _ بارھويں نكتہ ميں مذكورہ روايت اس بات كی تائيد كرتی ہے_
2 _ جنگ احد ميں مؤمن مجاہدوں پر آنے والی مصيبت كے مقابل جنگ بدر ميں كافروں پردوگنی مشكلات و مصائب كا آنا_
اولما اصابتكم مصيبة قد اصبتم مثليہا
بہت سے مفسرين كا بيان ہے كہ" اصبتم مثليہا" (جن مصيبتوں سے تم دوچار ہوئے ان
سے دوگنی ميں تم نے كافروں كو مبتلا كيا) سے مراد وہ مصيبتيں ہيں جن سے جنگ بدر ميں مومنين نے مشركين كو دوچار كيا چنانچہ اس مطلب كی تائيد بارھويں نكتہ ميں مذكور روايت سے ہوتی ہے _
3 _ جنگ احد ميں شكست اور اس ميں آنے والے سنگين مصائب كی مؤمنين كو توقع نہيں تھی _
او لما اصابتكم مصيبة ... قلتم اني ہذا

كلمہ "اني" ،" من این" (كہاں سے اور كیسے) كے معنى میں ہے اور" ہذا"مصیبت كى جانب اشارہ ہے_
4 _ جنگ بدر میں مسلمانوں كى كامیابى كا تذكرہ جنگ احد میں انكى دردناك شكست كے نفسیاتى رنج و آلام پر مرہم كا كام كررہاہے_
او لما اصابتكم مصيبة قد اصبتم مثليہا

211
جملہ"قد اصبتم مثليہا" جنگ بدر میں مسلمانوں كى كامیابى كى جانب اشارہ ہے اور یہ اس وجہ سے ذكر كیا گیا تا كہ اس عظیم واقعہ كى یاد مسلمانوں كو جنگ احد كى مصیبت بھلا دے اور جنگ بدر كى كامیابى كے مقابلہ میں جنگ احد كى شكست كو معمولى محسوس كریں_
5 _ جنگ احد كے بعض جنگجوؤں كا اس جنگ میں شكست كے اسباب كے بارے میں غلط تجزیہ _
اني ہذا قل ہو من عند انفسكم
جملہ " اني ہذا " اس مطلب كى جانب اشارہ كررہاہے كہ گویا جنگ احد كے مجاہدین اس جنگ میں شكست كے علل و اسباب كو اپنى كاركردگى سے ہٹ كر جان رہے تھے چنانچہ" من عند انفسكم"كا جملہ اسكے حقیقى سبب كو بیان كررہاہے_
6 _ صحیح و غلط كا موں اور شكست و كامیابى كے درمیان موازنہ، ان كے علل و اسباب كى شناخت كے لیے ایك قرآنى طریقہ ہے_
او لما اصابتكم مصيبة قد اصبتم مثليہا قلتم اني ہذا قل ہو من عند انفسكم
7 _ میدان جنگ سے فرار اور پیغمبر خدا (ص) كى نافرمانى كى وجہ سے مسلمان جنگ احد كى مصیبتوں اور شكست میں مبتلا ہوئے_
او لما اصابتكم مصيبة ... قل ہو من عند انفسكم
گذشتہ آیات مثلاً 152 (اذ تحسونهم باذنہ حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم) كو مدنظر ركھتے ہوئے معلوم ہوتاہے كہ نافرمانى اور ... انكى شكست كے عوامل میں سے تھے_
8 _ خود انسانى معاشرے اپنى مصیبتوں اور رنج و آلام كا ایك عامل ہیں_
قل ہو من عند انفسكم
9 _ آدمى خود اپنى عاقبت میں اثر ركھتاہے_
قل ہو من عند انفسكم
10_ ہر كام كے انجام پر خداوند عالم كى مطلق توانائي _
ان الله على كل شى قدير
11_ خداوند عالم كى قدرت اور توانائي پر توجہ مستقبل كى نسبت مسلمانوں كى ہر پریشانى اور ناامیدى كو برطرف كرتى ہے _
او لما اصابتكم مصيبة ... ان الله على كل شيء قدير
" اني ہذا"كے ذریعے مسلمانوں كا سوال كرنا اس بات كى حكایت كرتاہے كہ وہ ایسے حادثے كى توقع نہیں ركھتے تھے اور كسى چیز كا متوقع نہ ہونا آدمى كو مایوس بنادیتاہے چنانچہ خداوند متعال اپنى قدرت مطلقہ كہ جس میں نصرت بھى شامل ہے كو بیان كركے مؤمنین كى ناامیدى كو ختم كررہاہے_

212
12 _ جنگ احد میں ستر (70) افراد كى شہادت پر مسلمانوں كے دكھ و غم كو جنگ بدر میں دشمن كے ستر (70) افراد كے قتل ہونے اور ستر (70) افراد كے ا سیر ہونے كے ذكر سے برطرف كرنا _
او لما اصابتكم مصيبة قد اصبتم مثليہا
امام جعفر صادق (ع) نے مندرجہ بالا آیت كے بارے میں فرمایا: كان المسلمون قد اصابوا ببدر مائة و اربعين رجلاً قتلوا سبعين رجلاً و اسروا سبعين فلما كان يوم احدا صيب من المسلمين سبعون رجلاً قال: فاغتموا بذلك فأنزل الله تبارك و تعالى:او لما اصابتكم ... مثليہا(1)جنگ بدر میں ایك سو چالیس (140) افراد مسلمانوں كے گھیرے میں آئے جن میں سے ستر (70) كو انہوں نے قتل كیا اور ستر (70) كو قیدى بنایا، اور جنگ احد میں مسلمانوں كے ستر(70) افراد كام آئے : فرمایا،

مسلمانوں کو اس کا دکھ ہوا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائي_ او لما اصابتکم ... مثلیہا

آنحضرت(ص) : 7
اسلام:
صدر اسلام کی تاریخ 1 ، 2، 3، 4 ، 5 ، 7 ، 12
اضطراب :
----

1)تفسیر عیاشی ج1، ص 205 ، ح 151 نورالثقلین ج1 ، ص 408 ، ح 426_

قضا و قدر : 9
كاميابى : 2 ، 4
كاميابى كے اثرات 12
كفار : 2
كفار كى شكست 2
مجاہدين :
جنگ احد كے مجاہدين 5
مسلمان:2
مسلمانوں كا غم و اندوه، 12;مسلمانوں كى شكست 3 ، 4
نااميدي:
نااميدى كے موانع ، 11
نافرماني:
آنحضرت(ص) كے حكم كى نافرمانى ،7
يادآوري:
يادآورى كے اثرات 4

(۱۶۶) وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ
اور جو كچھ بھى اسلام و كفر كے لشكر كے مقابلہ كے دن تم لوگوں كو تكليف پہنچى ہے وہ خدا كے علم ميں ہے اور اسى لئے كہ وہ مؤمنين كو جاننا چاہتا تھا _
1_ جنگ احد ميں كافروں سے مقابلہ كے وقت ،خدا كے اذن سے اہل ايمان كى مصيبت_
و ما اصابكم يوم التقى الجمعان فباذن الله
2 _احد كا كارزار كفر و ايمان كے دو گروہوں كى جنگ اور مڈ بھيڑ كا ميدان_
و ما اصابكم يوم التقى الجمعان فباذن الله

3_عالم ہستى كے امور و حوادث (لوگوں كى ناكامياں، مشكلات اور دشوارياں) اذن پروردگار سے جارى و سارى ہيں_
و ما اصابكم ... فباذن الله
4 _ بندوں كے وہ افعال جو ان كے ارادے سے انجام پذير ہوتے ہيں خدا كے اذن سے ہيں _
قل ہو من عند انفسكم ... و ما اصابكم ... فباذن الله
5 _ جبر و تفويض كى نفي_
اصابتكم مصيبة ... ہو من عند انفسكم ... و ما اصابكم ... فباذن الله
يہ آيت اور گذشتہ آيت جنگ احد كى شكست كو خود مسلمانوں سے مربوط قرار دے رہى ہے اور اذن پروردگار كو بھى اس شكست ميں دخيل شمار كررہى ہے يعنى بندوں كے افعال جہاں خود ان سے منسوب ہيں وہاں اذن پروردگار سے بھى خالى نہيں ہيں_
6 _ حقيقى مؤمنوں كا مشخص ہونا ، جنگ احد كى مصيبتوں اور شكست ميں اذن پروردگار كے اہداف ميں سے ايك ہدف ہے _
و ما اصابكم ... و ليعلم المؤمنين
جملہ" وليعلم ..." ايك مقدر جملہ پر عطف ہے يعني" و ما اصابكم ... ليكون كذا و كذا و ليعلم المؤمنين"لہذا مذكورہ مطلب "حقيقى مومنوں كا مشخص ہونا"جنگ احد ميں انكى شكست كے اہداف ميں سے ہے _
7_ ايمانى معاشرہ كى ناكاميوں اور رنج و آلام ايك امتحانى و سيلہ ہيں تا كہ حقيقى مؤمنوں كى صف غير حقيقى مؤمنوں سے جدا ہوجائے_
و ما اصابكم يوم التقى الجمعان فباذن الله و ليعلم المؤمنين

8_ناكامياں اور مصائب ایسی مصلحتوں کی حامل ہوتی ہیں جو ظاہربین آنکھوں سے پوشیدہ رہتی ہیں_
و ما اصابکم یوم التقی الجمعان ... و لیعلم المؤمنین
----

(۱۶۷) وَلْيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُواْ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ قَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَوِ ادْفَعُواْ قَالُواْ لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لاَّتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ
اور منافقین کو بھی دیکھنا چاہتا تھا _ان منافقین سے کہا گیا کہ آؤ راہ خدا میں جہاد کرو یا اپنے نفس سے دفاع کرو تو انھوں نے کہا کہ ہم کو معلوم ہوتا کہ واقعی جنگ ہوگی تو تمھارے ساتھ ضرور آتے یہ ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تر

ہيں اور زبان سے وہ کہتے ہيں جو دل ميں نہيں ہوتا اور اللہ ان کے پوشيدہ امور سے باخبر ہے _
1 _ منافقوں کا مشخص ہوجانا، جنگ احد کی مصيبتوں اور شکست ميں اذن پروردگار کے اہداف ميں سے

216
ايك ہدف تھا _
و ما اصابکم ... و ليعلم الذين نافقوا
2 _ مشکل حالات (ناکامیا ں، دکھ و رنج اور مصائب) منافقوں اور کم ايمان لوگوں کے گروہ کو حقيقی و مستحکم مؤمنوں سے جدا کرنے کا وسيلہ ہيں _
و ما اصابکم ... و ليعلم الذی نافقوا
3 _ عصر پيغمبر (ص) کے مسلمانوں کے درميان ناشناختہ منافقوں کا جنگ احد کی شکست تك موجود ہونا _
و ما اصابکم يوم التقی الجمعان ... و ليعلم الذين نافقوا
4 _ کافروں کے خلاف جنگ ميں حاضر ہونے کے سلسلہ ميں دعوت پيغمبر (ص) سے، منافقوں يا بعض مسلمانوں کی بے اعتنائي
و قيل لہم تعالوا قاتلوا فی سبيل اللہ او ادفعوا
مذکورہ مطلب ميں منافقوں سے مراد وہ لوگ ہيں کہ جن کا نفاق جنگ کی دعوت اور اسے قبول نہ کرنے کے بعد ظاہر ہوگيا _
5 _ ايمانی معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ راہ خدا ميں جہاد کرے يا کم از کم اپنے وطن اور حيثيت کا دفاع کرے_
تعالوا قاتلوا فی سبيل اللہ او ادفعوا
6 _ جنگوں اور مقابلوں کی قدر و قيمت کا معيار الہی محرکات ہيں _
قاتلوا فی سبيل اللہ
7 _ دينی رابہر کاکافروں کے مقابلہ کے ليے مؤمن و غير مؤمن تمام گروہوں کو منظم و منسجم کرنا ضروری ہے_
و قيل لہم تعالوا قاتلوا فی سبيل اللہ او ادفعوا
يہ اس صورت ميں ہے کہ جب آيت ميں بيان کی گئي دعوت جہاد اور دفاع کے اصل و جوب کو بيان کرنے کيلئے نہ ہو بلکہ اس سے مراد خاص دعوت ہو_چنانچہ آيت کے مخاطب دو گروہ ہوں گے ايك وہ جو " للہ "اور " فی سبيل اللہ "ميدان جنگ ميں حاضر ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنی قوم، حيثيت اور ... کے ليے لڑتا ہے_
8 _ دين کے دشمنوں سے جنگ (جہاد ابتدائي) او ر ان کے حملہ کی صورت ميں دفاع (جہاد دفاعی) ايمانی معاشرہ کی دو شرعی ذمہ دارياں ہيں_ *
قاتلوا فی سبيل اللہ او ادفعوا
اس صورت ميں کہ جب آيت ميں ذکر کی گئي دعوت کسی خاص موقع و محل کی جنگ ميں حاضر ہونے کے بجائے حکم جہاد کو بيان کررہی ہو توجملہ "قاتلوا ..." جہاد ابتدائي اور

217
جملہ"ادفعوا" جہاد دفاعی کی جانب اشارہ ہے_
9 _ منافقوں کا ميدان احد ميں حاضر نہ ہونے کے ليے يہ کہہ کر بہانے بنانا کہ وہاں جنگ ہی نہيں ہوگي_
قالوا لو نعلم قتالاً لاتبعناکم
بعض مفسروں کے مطابق جملہ" لو نعلم " ايك فوجی تصادم کی نفی ہے يعنی ہميں معلوم ہے کہ جنگ نہيں ہوگی لہذا ہم تمہارے ساتھ نہيں آئيں گے_
10_ منافقين جنگ سے بچنے کيلئے مدعيتھے کہ ميدان احد ميں جانا جنگ و نبرد نہيں بلکہ خودکشی و ہلاکت ہے _
قالوا لو نعلم قتالاً لاتبعناکم
بعض کے نزديك جملہ" لو نعلم ... " سے منافقوں کی مراد يہ تھی کہ تم مسلمانوں کا ميدان احد کی جانب جانا جنگ و قتال نہيں بلکہ خود کو ہلاکت ميں ڈالنے کے مترادف ہے کيوں کہ تم لوگوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ ميں بہت کم ہے_
1 1 _ جنگی علوم و فنون سے آشنا نہ ہونے کا اظہار جنگ احد ميں منافقوں کے حاضر نہ ہونے کا بہانہ _ *

لو نعلم قتالاً لاتبعناكم
مذكورہ مطلب جملہ " لو نعلم ..." كے بارے ميں تيسرا احتمال ہے كہ اگر جنگ كرنا جانتے ہوتے تو ضرور شركت كرتے ليكن ہم جنگ و مبارزت كے فنون سے آشنائي نہيں ركھتے_
12 _ جنگ احد ميں منافقوں كا شركت نہ كرنا ان كے نفاق آلود مقام اور چہرہ كو افشا كرتاہے _
و ليعلم الذين نافقوا و قيل لہم تعالوا ... لو نعلم قتالاً لاتبعناكم
جملہ"و قيل لہم تعالوا ..."،"و ليعلم الذين نافقوا "كى وضاحت ہے يعنى منافقوں كو مشخص و معين كرنے كا طريقہ وہى انكا جنگ ميں شركت نہ كرنا ہے_
13 _ دين كے دشمنوں سے جنگ اور اسلامى حيثيت كے دفاع كے ليے حاضر نہ ہونا نفاق كى علامتوں ميں سے ہے_
و ليعلم الذين نافقوا ... لو نعلم قتالاً لاتبعناكم
14 _ منافق جنگ احد ميں شركت نہ كرنے كى وجہ سے ايمان كى حدوں سے دور اور كفر كے نزديك تھے _
ہم للكفر يومئذ: اقرب منہم للايمان
15 _ خدا كى راہ ميں جنگ سے گريز، ايمان كى حدود سے دور اور كفر كے نزديك ہونے كا سبب ہے_
ہم للكفر يومئذ: اقرب منہم للايمان
16 _ نفاق، ايمان و كفر كى درميانى حالت ہے_

ہم للكفر يومئذ اقرب منہم للايمان
مذكورہ آيت ميں نفاق سے مراد " يومئذ اقرب" كے قرينہ كے مطابق ايمان كا اظہار اور كفر مخفى ركھنا نہيں بلكہ ايمان و كفر كے درميان ايك مرحلہ كا نام ہے وہ اسطرح كے مختلف افعال و كردار كى وجہ سے كبھى ايمان كے نزديك ہوتے ہيں اور كبھى كفر كے نزديك_
17_ منافقوں كے دل ميں كچھ اور زبان پر كچھ اور ہوتاہے _
يقولون بافواہہم ما ليس فى قلوبہم
18 _ آدمى كے افعال اسكے اندونى رجحانات (ايمان و كفر) ميں مؤثر ہيں_
لو نعلم قتالاً لاتبعناكم ہم للكفر يومئذ: اقرب منہم للايمان
اس توجہ كے ساتھ كہ" نفاق " ايك قسم كا ميلان ہے اور منافقوں كے افعال و كردار (جنگ و جہاد كا تر ك كرنا) انہيں كفر سے نزديك اور ايمان سے دور كرديتے ہيں (ہم للكفر يومئذ ...) ، معلوم ہوتاہے كہ كردار رجحانات مينموٴثر ہے _
19 _ خداوند متعال اس چيز سے آگاہ ہے جسے منافقين اپنے اندر چھپاتے ہيں _
واللہ اعلم بما يكتمون
20_ خداوند متعال كى جانب سے منافقوں كے كفر آميز كردار كا افشاء اور اس پر دھمكي_
يقولون بافواہہم ما ليس فى قلوبہم واللہ اعلم بما يكتمون
21 _ اس مطلب پر توجہ كہ خداوند متعال دلوں كے راز اور انسان كے كردار سے آگاہ ہے نفاق اور ناپسنديدہ اعمال سے پرہيز كا سبب ہے _
واللہ اعلم بما يكتمون
22 _ خداوند متعال اسرار ، بھيدوں اور اس چيز سے، جسے انسان اپنے دل و دماغ ميں ركھتے ہيں آگاہ ہے_
واللہ اعلم بما يكتمون
23 _ احد كے منافقين، نفا ق كے مختلف پہلو ركھتےتھے جبكہ مسلمانوں كى آگاہى انكى نسبت كم تھي_
واللہ اعلم بما يكتمون
يہ مطلب كہ منافقوں كے دل كے راز كو خداوند متعال زيادہ جانتاہے (واللہ اعلم ...) اس معنى پر دلالت كرتاہے كہ وہ چيز جو منافقوں كے نفاق كے بارے ميں مسلمانوں كے ليے بيان ہوئي وہ انكے نفاق كا كچھ حصہ تھا_
24_ عبداللہ بن ابى اور اسكے ساتھيوں كا منافقانہ كردار اور جنگ احد ميں حاضر ہونے سے گريز كرنا_

و ليعلم الذين نافقوا و قيل لهم تعالوا قاتلوا ... لو نعلم قتالاً
آیت مبارکہ کے شان نزول میں آیاہے کہ عبداللہ بن ابی اور اسکے تقریباً تین سو (300) ساتھیوننے جنگ احد میں شرکت نہیں کی (مجمع البیان مذکورہ آیت کے ذیل میں)_

221

(١٦٨) الَّذِينَ قَالُواْ لإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُواْ لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَؤُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

يہى وه لوگ ہيں جنھوں نے اپنے مقتول بھائيوں كے بارے ميں يہ كہنا شروع كرديا كہ وه ہمارى اطاعت كرتے تو ہرگز قتل نہ ہوتے تو پيغمبران سے كہہ ديجئے كہ اگر اپنے دعوي ميں سچّے ہو تو اب اپنى ہى موت كو ٹال دو _

1_ جنگ احد سے كناره كشى كرنے والے منافقوں كى كوشش كہ دوسرے مسلمان بھى اس جنگ ميں شركت نہ كريں _
الذين قالوا لاخوانهم و قعدوا لو اطاعونا ما قتلوا
جملہ" لو اطاعونا " اس مطلب پر دلالت كرتاہے كہ منافقين مسلمانوں كو جنگ سے روكنے كى كوشش كررہےتھے_
2 _ منافقوں كا باطل دعوي كہ اگر جنگ احد كے جنگجو اس كارزار ميں شركت نہيں كرتے تو شہيد نہيں ہوتے_
لو اطاعونا ما قتلوا ... ان كنتم صادقين
3 _ جنگ احد ميں شريك نہ ہونے كى وجہ سے صحيح و سالم رہنے پر منافقين كى خوشى اور مسرت_
الذين قالوا لاخوانهم و قعدوا لو اطاعونا ما قتلوا
احد ميں قتل ہونے والوں كے ليے منافقوں كا افسوس كرنا دلالت كرتاہے كہ وه زنده ره جانے پر خوش تھے_
4_جنگ احد ميں مسلمانوں كو بھارى نقصان اٹھانا پڑا_
و ما اصابكم ... لو اطاعونا ما قتلوا

5 _ جنگ احد ميں منافقوں كا اپنے رشتہ داروں كے قتل پر اظہار غم و اندوہ_
الذين قالوا لاخوانهم و قعدوا لو اطاعونا ما

قتلوا
كہا گيا ہے كہ " لاخوانهم"سے مراد نسبى رشتہ دار، ہيں اور " قالوا لاخوانهم"سے مراد يہ نہيں ہے كہ'انھوں نے ان سے كہا " بلكہ انہوں نے ان كے بارے ميں كہا _
6 _ برادرى كے دعوى كے باوجود احد كے جنگجوؤں كى حمايت نہ كرنے پر منافقين كى مذمت و سرزنش_
الذين قالوا لاخوانهم و قعدوا
جملہ"و قعدوا" حاليہ ہے اور اشارہ ہے كہ منافقوں نے مسلمانوں كے ساتھ برادرى كا دعوى كيامگر جنگ ميں شركت اور ان كى حمايت نہيں كي_ يادرہے مذكورہ مطلب ميں "لاخوانهم"سے مراد دينى بھائي ہيں_
7 _ جنگ احد ميں مسلمانوں كى شركت پر منافقوں كى تنقيد اور نكتہ چيني_
لو اطاعونا ما قتلوا
8 _ جنگ احد كے بعدمنافقوں كے رخنہ انداز پروپيگنڈے_
لو اطاعونا ما قتلوا
9 _ ايمانى معاشرہ پر مشكلات و پريشانياں آنے كے بعد ، اپنى حيثيت كو مستحكم كرنے كے ليے نكتہ چينى اور ذہنى الجھاؤ پيدا كرنا، منافقوں كے حيلوں ميں سے ہے_
لو اطاعونا ما قتلوا
10 _ عصر پيغمبر (ص) كے مسلمانوں كو اپنے عقائد اور موقف كے بيان كى آزادي_
لو اطاعونا ما قتلوا
11 _ منافقوں كا يہ دعوي كہ انكى سياست و تدبير نے انھيں موت سے بچاليا_
لو اطاعونا ما قتلوا
12 _ خودپسندى اور خودخواہى منافقوں كى خصوصيات ميں سے ہيں_
لو اطاعونا ما قتلوا
13 _ منافقوں كے نزديك خدا كى راہ ميں جہاد و شہادت بے قيمت جنبش كا نام ہے _
لو اطاعونا ما قتلوا
14 _ جنگ ميں شركت يا خانہ نشينى ،كو ئي بھى انسان كى موت يا زندگى كو معين كرنے ميں مؤثر نہيں ہے_
قل فادرء وا عن انفسكم الموت ان كنتم صادقين
15 _ انسان اپنى حتمى موت كے ٹالنے پر قدرت نہيں ركھتا
فادرء وا عن انفسكم الموت

16 _ منافقوں كے نزديك زندہ رہ جانا اہميت ركھتاہے چاہے وہ دشمنوں اور مخالفوں كے قہر و غلبہ كو قبول كرنے كى صورت ميں ہى كيوں نہ ہو_
و قيل لهم تعالوا قاتلوا فى سبيل الله او ادفعوا ... قالوا ... لو اطاعونا ما قتلوا
17_ موت كے تقديرالہى ہونے كا اعتقاد ميدان جنگ ميں جانے كے خوف و ہراس كو برطرف كرتاہے_
قالوا ... لو اطاعونا ما قتلوا قل فادرء وا عن انفسكم الموت
18 _ مقررہ موت كے روكنے پر منافقوں كى ناتوانى ظاہر كرتى ہے كہ جنگ احد كے مجاہدوں كى شہادت كے اسباب پر ان كا تجزيہ غلط تھا_
لو اطاعونا ما قتلوا قل فادرء وا عن انفسكم الموت ان كنتم صادقين

آزادي:

(۱۶۹) وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

اور خبردار راہ خدا ميں قتل ہونے والوں كو مردہ خيال نہ كرنا وہ زندہ ہيں اور اپنے پروردگار كے يہاں رزق پار ہے ہيں_
1_ بعض لوگوں كى طرف سے راہ خدا ميں قتل ہونے والے (شہدائ) كو مردہ خيال كيا جانا اور خداوند متعال كا اس قسم كے خيال سے نہى فرمانا_
و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله أمواتا
2_ شہداء كے پسماندگان اور مؤمنين كى خداوند متعال كى جانب سے تسلى و تشفي_
و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا
3_ راہ خدا ميں شہيد ہونے والے افراد زندہ ہيں اور اپنے پروردگار كى بارگاہ سے روزى پار ہے ہيں_
بل أحياء عند ربهم يرزقون
اس مفہوم ميں "عند ربهم"كو "يرزقون"سے متعلق قرار ديا گيا ہے_

4_ كردار و رفتار كى اصلاح، فكر و سوچ كى اصلاح سے مربوط ہے_
و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم
چونكہ يہ آيت جہاد كى ترغيب دلانے (كردار و اعمال كى اصلاح) كيلئے ان كى اس سوچ اور فكر كى تصحيح كررہى ہے جو وہ شہداء كے بارے ميں ركھتے تھے_
5_ درست اور صحيح اعمال اختيار كرنے كيلئے افكار كى اصلاح كرنا قرآنى طريقوں ميں سے ايك طريقہ ہے_
و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم
6_ موت كے بعد كے عالم (برزخ) ميں شہداء كا ايك خاص زندگى سے بہرہ مند ہونا_
بل احيآء عند ربهم يرزقون
كلمہ "احيآئ" كا نكرہ ہونا اس مطلب كى طرف اشارہ ہے كہ شہداء كى زندگى ايك ايسى زندگى ہے جس سے انسان دنيا ميں لا علم ہوتا ہے لہذا يہ ايك خاص زندگى ہوگي_
7_ راہ خدا ميں قتل ہونے والے شہداء كا بلند مقام و مرتبہ_
بل احياء عند ربهم يرزقون
شہدا ء كا بارگاہ خداوند متعال ميں روزى سے بہرہ مند ہونا اور اس مقام پر فائز ہونا ان كى عظمت اور بلند مقام كى علامت ہے_
8_ موت كے بعد عالم برزخ ميں شہداء كى حيات و زندگى كا دوسرے انسانوں سے مختلف ہونا_
بل احياء عند ربهم يرزقون
چونكہ قرآن كى نظر ميں مرنے والے دوسرے لوگ بھى برزخى زندگى سے بہرہ مند ہيں لہذا شہداء كى خصوصى زندگى كو بيان كرنا، ان دونوں زندگيوں ميں فرق كو ظاہر كرتا ہے_
9_ موت كے بعد، انسان كا باقى رہنا_
بل احيآء عند ربهم يرزقون
10_ حقيقت انسان، اسكے جسم سے بالاتر حيثيت ركھتى ہے_
و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم يرزقون
اس لحاظ سے كہ شہيدوں كا جسم دنيا ميں ہوتا ہے اور زندگى و روزى سے بہرہ مند نہيں ہوتا ،معلوم ہوا كہ حقيقت انسان، اسكے جسم سے بالاتر حيثيت كى حامل ہے_
11_ عالم برزخ ميں بھى حيات اور رزق كے درميان تعلق كا باقى رہنا_
بل احيآء عند ربهم يرزقون

226

12_ فقط پیغمبراكرم(ص) جيسى ہستياں ہى شہداء كى زندگى اور اسكى كيفيت كو درك كرسكتى ہيں نہ كہ عام افراد_ *

و لاتحسبن الذين ... عند ربهم يرزقون

يہ كہ خداوند نے گذشتہ آيات ميں تمام مؤمنين كو مخاطب كيا ہے جبكہ اس آيت ميں فقط پيغمبر اكرم (ص) كومخاطب كيا گيا ہے (و لاتحسبن صيغہ مفرد ہے) ہوسكتا ہے اس بات كى طرف اشارہ ہو كہ اس آيت كے مضمون يعنى شہادت كے بعد شہداء كى زندگى كو فقط پيغمبر(ص) ہى درك كرسكتے ہيں_

13_ شہدائ، خداوند متعال كے مقام ربوبيت كے تربيت يافتہ ہيں_

بل احيآء عند ربهم يرزقون

14_ شہادت، شہيد كے رشد و تكامل كا ذريعہ ہے_

بل احيآء عند ربهم يرزقون

"ربهم"كے مفہوم كو ديكھتے ہوئے كہ خداوند متعال شہيدوں كا مربى اور تربيت كرنے والا ہے، معلوم ہوتا ہے كہ شہادت، خداوند متعال كى خاص ربوبيت سے بہرہ مند ہونے كا مقدمہ ہے_

15_ راہ خدا ميں جہاد كرنے اور شہيد ہونے كى طرف تشويق و ترغيب_

و لاتحسبن الذين ... بل احيآء عند ربهم يرزقون

16_ بارگاہ الہى سے شہداء كا رزق حاصل كرنا، اسكى ربوبيت كا ايك پرتو ہے_

عند ربهم يرزقون

227

شہدائ:
شہداء كا كمال 14; شہداء كى حيات 1، 3، 6، 8، 12 ; شہداء كى روزى 3، 16;شہداء كے پسماندگان 2;شہداء كے فضائل 3، 7، 13
عالم برزخ:
عالم برزخ كى زندگى 6، 8، 11;عالم برزخ مينتفاوت 8;عالم برزخ ميں روزى 11
عقيدہ:
باطل عقيدہ 1
علم: 12
عمل:
عمل كے صحيح ہونے كى شرائط 5
موت: 9
مؤمنين:
مؤمنين كو تسلى و تشفى 2

(۱۷۰) فَرِحِينَ بِمَا آتَاہُمُ اللّہُ مِن فَضْلِہِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِہِم مِّنْ خَلْفِہِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْہِمْ وَلاَ ہُمْ يَحْزَنُونَ
خدا كى طرف سے ملنے والے فضل و كرم سے خوش ہيں او ر جو ابھى تك ان سے ملحق نہيں ہوسكے ہيں ان كے بارے ميں يہ خوش خبرى ركھتے ہيں كہ ان كے واسطے بھى نہ كوئي خوف ہے اور نہ حزن _
1_ راہ خدا ميں قتل ہونے والوں كا خدا كے اس فضل و كرم پر خوش و شادمان ہونا كہ جو خداوند متعال نے انہيں

عطا فرمايا ہے_
فرحين بماآتاہم الله من فضلہ
2_ خداوند عالم كى راہ ميں قتل ہونے والے (شہدائ) پر اس كا لُطف و عنايت كرنا_
فرحين بما آتاہم الله من فضلہ
3 _ شہيدوں كا بلند مقام، انكى خاص زندگى اور خدا كى جانب سے رزق پانا ان پر خدا كے فضل و كرم ميں سے ہيں_
فرحين بما آتاہم الله من فضلہ
اس صورت ميں كہ جب "ما اتاھم اللہ "سے مراد وہى ہوجو گذشتہ آيت ميں بيان ہواہے يعنى خاص زندگى اور ...
4_ شہيدوں كو استحقاق سے زيادہ عطا كرنا اور ان پر فضل الہى ان كى خوشى كا باعث ہے_
فرحين بما آتاہم الله من فضلہ
مندرجہ بالا مطلب "فضل"كے معنى (استحقاق سے زيادہ اور لطف و عنايت كى بنا پر عطا) كو مدنظر ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے_
5_ دنيوى زندگى كى نسبت عالم برزخ ميں شہداء كى بہتر اور برتر زندگى _
فرحين بما آتاہم الله من فضلہ و يستبشرون
شہداء كى خوشى اور ان كے دوسرے ساتھيوں كا اس فضل الہى كے حصول كى آرزو كرنا حكايت كر رہا ہے كہ ان كى دنيوى زندگى كى نسبت ان كى اخروى و برزخى زندگى بہتر و برتر ہے_
6_ شہيدوں كا دوسرے مجاہدين كى سعادت مندى اور ان كيلئے راہ خدا ميں قتل ہونے والوں كے مقام پر فائز ہونے كى آرزو كرنا اور اس كو چاہنا_
و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بھم من خلفھم
7_ موت كے بعد، قيامت تك برزخ كى زندگى كا ہونا_*
بل احيآء عند ربھم يرزقون_ فرحين بما اتاھم الله من فضلہ و يستبشرون
8_ تمام شہداء كا عالم برزخ ميں ايك ساتھ زندگى گذارنا_*
و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بھم

جملہ "لم یلحقوا بھم"اس بات پر دلالت كر رہا ہے كہ شہداء كے ساتھی اپنی شہادت كے بعد اپنے سے پہلے شہید ہونے والے ساتھیوں سے ملحق ہوجاتے ہیں بنابرایں، شہداء جدا جدا نہیں رہتے بلكہ پوری تاریخ عالم كے شہداء ایك ساتھ رہتے ہیں اور ایك دوسرے سے ملحق ہوتے رہتے ہیں_
9_ مؤمنین كی سعادت كے بارے میں دلچسپی لینا اور

اس پر توجہ دینا ضروری ہے_
و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم
خداوند متعال نے شہداء كی ستائشے كرتے ہوئے دوسرے مؤمنین اور اپنے ہم رزم ساتھیوں كی سعادت كے بارے میں ان كی خوشحالی و سرور كی كیفیت كا تذكرہ كیا ہے_ بنابراین ایسی صفت اور حالت خداوند عالم كو پسند اور محبوب ہے_
10_ شہداء كا دنیا میں موجود مجاہدین كی حالت و كیفیت سے آگاہ ہونا_*
و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم
11_ شہداء عالم برزخ میں، اپنے اور راہ خدا كے دوسرے مجاہدین كے مقامات كے شاہد ہوتے ہیں_
فرحین ... و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم و لا ھم یحزنون
چونكہ یہ آیت اس خیال كو رد كررہی ہے كہ جس كے مطابق شہیدوں كو مردہ سمجھا جاتا ہے_ لہذا خداوند متعال مذكورہ آیات كو ذكر كر كے، شہادت كے بعد شہیدوں كے اجر و ثواب اور ان كے حالات بیان كرنا چاہتا ہے نہ كہ قیامت كے دن ان كے مقام و مراتب یا اجر كو بیان كیا جا رہا ہے_
12_ شہادت كے بعد راہ خدا كے مجاہدین كیلئے كسی قسم كے خوف و ڈر اور غم كے نہ ہونے كی وجہ سے شہداء كا مسرور ہونا_
و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم و لا ھم یحزنون
"استبشار"كا معني، بشارت ملنے كے نتیجے میں حاصل ہونے والی خوشی اور سرور ہے_ (لسان العرب)
13_ راہ خدا میں قتل ہونے والے شہداء كا مكمل امن اور سعادت سے بہرہ مند ہونا_
الا خوف علیھم و لا ھم یحزنون
كلمہ "خوف" نكرہ ہے اور حرف نفی "لا"كے بعد ہونے كی وجہ سے ہر قسم كے خوف اور اضطراب كے نہ ہونے پر دلالت كرتا ہے_ یعنی ہر طرح كا امن_
14_ شہداء كیلئے ہونے كی وجہ سے حیات جاوید، نعمتیں اورسكون قلب_*
الا خوف علیھم و لا ھم یحزنون
خوف و ہراس كی نفی كا لازمہ فنا كی نفی ہے چونكہ خوف اور غم و اندوہ كے اسباب میں سے ایك فنا اور نابودی كو قبول كرنا ہے_
15_ راہ خدا میں جہاد اور شہادت كی ترغیب_
فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ... و لا ھم

یحزنون
16_ بعض انسانوں كیلئے موت كے بعد كے عالم (برزخ) كا مقام غم و اندوہ ہونا_
و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم و لا ھم یحزنون
اگر عالم برزخ میں كسی كیلئے كسی قسم كا خوف و غم نہ ہوتا تو شہداء كا اس بات پر خوش و مسرور ہونا بے مقصد ہوتا كہ وہ اور ان سے ملحق ہونے والے دوسرے شہید مجاہدین كسی قسم كا خوف و غم نہیں ركھتے_
17_ شہدا ء كے تمام گناہوں كا بخشا جانا_
فرحین بما اتاھم اللہ ... الا خوف علیھم و لا ھم یحزنون
چونكہ گناہ، عالم برزخ اور قیامت میں غم و اندوہ كا باعث ہوگا جبكہ آیت "الا خوف ..."كے مطابق شہداء كسی قسم كا غم و خوف نہیں ركھتے_ پس معلوم ہوا كہ ان كے تمام گناہ خداوند نے معاف كردیئے ہیں_

18_ عالم برزخ ميں انسان كيلئے غم و خوف اور خوشى و سرور (جيسے نفسياتى حالات) كا ہونا_
فرحين بما اتاهم الله من فضله ... الا خوف عليهم و لا هم يحزنون
----

(۱۷۱) يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ
وه اپنے پروردگار كى نعمت ، اس كے فضل اور اس كے وعده سے خوش ہيں كہ وه صاحبان ايمان كے اجر كو ضائع نہيں كرتا _

1_ شہداء کا، خداوند عالم کی طرف سے خصوصی نعمت اور خاص فضل الہی سے خوش ہونا_
يستبشرون بنعمة من الله و فضل
کلمہ "بنعمة" اور "فضل" کا نکرہ ہونا، انسانوں کیلئے نامعلوم نعمت و فضل پر دلالت کر رہا ہے بنابرایں یہ ایك خاص نعمت اور فضل ہے_
2_ عالم برزخ میں انسان کیلئے خوشی و سرور (نفسياتي
يستبشرون بنعمة من الله و فضل
3_ الہی فضل و نعمات ،درجات و مراتب کے حامل ہیں_
يستبشرون بنعمة من الله و فضل
کلمہ "نعمة"اور "فضل" کو نکرہ لانا کہ جو ان کے نامعلوم ہونے کو ظاہر کرتا ہے، ہوسکتا ہے فضل

و نعمت کے عظیم اور زیادہ ہونے کی وجہ سے ہو نتیجتاً یہ فضل و نعمت کے مراتب و درجات کی حکایت کرتا ہے_
4_ خداوند متعال کی جانب سے مؤمنین کے اعمال کے اجر و ثواب کی ضمانت_
ان الله لايضيع اجر المؤمنين
5_ عمل کے اجر و ثواب کے ضائع نہ ہونے کی شرط، ایمان ہے_
ان الله لايضيع اجر المؤمنين
ضمیر کے بجائے اسم ظاہر "المؤمنين"لانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجاہدین کے اعمال کا اجر و ثواب، ان کے ایمان سے مشروط ہے_
6_ ایمان و عمل کی طرف لوگوں کو ترغیب دلانے کیلئے اجر و ثواب کا وعدہ دینا اور اسکی ضمانت دینا، ایك قرآنی روش ہے_
ان الله لايضيع اجر المؤمنين
7_ شہداء کا اس بات پر خوش ہونا کہ خداوند متعال مؤمنین کا اجر ضائع نہیں کرتا_
يستبشرون بنعمة ... و ان الله لايضيع اجر المؤمنين
جملہ "ان الله " کلمہ "نعمة" پر عطف ہے یعنی "يستبشرون بان الله لايضيع"_
8_ بارگاہ خدا میں شہداء کا بلند مقام و مرتبہ_
يستبشرون بنعمة من الله و فضل و ان الله لايضيع اجر المؤمنين

اجر: 4، 5، 7
اجر کا وعدہ 6
ایمان:
ایمان کا پیش خیمہ6; ایمان کی طرف تشویق 6; ایمان کے اثرات 5
تربیت:
تربیت کا طریقہ 6
تحريك:
تحريك کے اسباب 6
خدتعالی:
خدا تعالی کا فضل 1; خدا تعالی کی نعمتوں کے مراتب 3; خدا تعالی کی نعمتیں 1; خدا تعالی کے فضل کے مراتب 3;خدا تعالی کے حضور 8
خوشنودي: 1، 7
برزخ میں خوشنودی 2
شہدائ:

شہداء كى خوشنودى 1، 7 ;شہداء كے فضائل 8
عالم برزخ: 2

233
عمل:
عمل كا اجر 4، 5;عمل كا قبول ہونا5; عمل كى تشويق 6
مؤمنين:
مؤمنين كا اجر 4، 7

(١٧٢) الَّذِينَ اسْتَجَابُواْ لِلّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُواْ مِنْهُمْ وَاتَّقَواْ أَجْرٌ عَظِيمٌ
يہ صاحبان ايمان ہيں جنھوں نے زخمى ہونے كے بعد بھى خدا اور رسول كى دعوت پر لبيك كہى _ ان كے نيك كردار اور متقى افراد كے لئے نہايت درجہ اجرعظيم ہے _
1_ جن لوگوں نے گذشتہ جنگ ميں زخم برداشت كرنے كے باوجود، ايك دوسرى جنگ كيلئے خدا اور اسكے رسول(ص) كى دعوت پر لبيك كہا، ان كيلئے خداوند متعال كا بہت بڑا اجر ہے_
الذين استجا بوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح ... اجر عظيم
چونكہ گذشتہ آيات اور بعد والى آيات جنگ و جہاد كے بارے ميں ہيں اس سے پتہ چلتا ہے كہ جس فرمان پرلبيك كہا گيا ہے (استجابوا) وہ جنگ و جہاد كا فرمان تھا_
2_ زمانہ پيغمبر اكرم(ص) كے مجاہدين ميں سے بعض كا گذشتہ جنگ (احد) ميں زخم و تكاليف اٹھانے كے باوجود، جہاد ميں شركت كيلئے آمادہ ہونا_
الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح ... اجر عظيم
3_ جنگ احد ميں شكست اور پراگندگى كے بعد پيغمبراكرم(ص) كا سپاہ اسلام كو دوبارہ اكٹھا كر كے جنگ كيلئے آمادہ كرنا_
الذين استجابوالله والرسول من بعد ما اصابهم القرح
4_ جنگ احد ميں زخم و تكاليف اٹھانے كے باوجود ايك دوسرى جنگ كيلئے خدا اور رسول(ص) كى دعوت كو قبول كرنے والوں كيلئے عظيم اجر الہى كا ان كے احسان و تقوي سے مشروط ہونا_
الذين استجابوا ... للذين احسنوا منهم

234
واتقوا اجر عظيم
اس آيت كا جنگ احد كے بيان كے بعد واقع ہونا اور يہ كہ اس ميں "قرح"(زخم) كى بات كى گئي ہے جيساكہ جنگ احد كے بارے ميں بھى فرمايا تھا "ان يمسسكم قرح"اسكى وجہ سے مفسرين كا كہنا ہے كہ وہ گذشتہ جنگ كہ جس ميں مسلمانوں نے زخم ديكھے ہيں وہى جنگ احد ہے_
5_ جنگ احد كے بعض مجروحين، ايك دوسرى جنگ كيلئے خدا اور پيغمبراكرم (ص) كى دعوت كو قبول كرنے كے باوجود لازمى تقوي و نيكوكارى سے بہرہ مند نہيں تھے_
الذين استجابولله ... للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم
"منهم"، "احسنوا"كى ضميركيلئے حال ہے اور كلمہ "من" تبعيض ميں ظاہر ہے_ يعنى دعوت قبول كرنے والوں كو صاحبان تقوي ونيكوكاروں اور دوسرونميں تقسيم كر رہا ہے_
6_ جنگى زخميوں كى جہاد ميں دوبارہ شركت كا اہم اور بلند مقام و مرتبے كا حامل ہونا_
الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح ... اجر عظيم
گذشتہ جہاد ميں زخمى ہونے كى وجہ سے مجاہدين كيلئےاجر عظيم نہيںہے بلكہ زخمكھانے كے بعد دوبارہ جہاد ميں شركت كى وجہ سے ہے_
7_ جنگ احد ختم ہوجانے كے بعد، مسلمانوں پر مشركين كے حملے كا خطرہ_*

الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابہم القرح
چونکہ فوجی قوت کو دوبارہ آراستہ کرنے کیلئے پیغمبر(ص) کا دعوت دینا ظاہر کرتا ہے کہ مشرکین کی طرف سے دوبارہ حملے کا خطرہ موجود تھا_
8_جنگ احد کے بعد مسلمانوں کی تقدیر سازجنگی آمادگی اور فوجی مشق_
الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابہم القرح
جنگ احد میں مصائب و مشکلات برداشت کرنے کے بعد لشکر اسلام کا دوبارہ منظم ہونا اور جنگ کیلئے دوبارہ دعوت کادیا جانا حتي کہ جنگی زخمیوں کو بھی شرکت کیلئے بلانا، ظاہر کرتا ہے کہ یہ آمادگی اور فوجی تیاری تقدیر ساز تھي_
9_ مجاہد مؤمنین کا عمل و اجر کے اعتبار سے متفاوت ہونا_
لا یضیع اجر المؤمنین _ الذین استجابوا الله ... للذین احسنوا منہم و اتقوا اجر عظیم
اگر"الذین"،"المومنین"کے لیے صفت ہو تو مؤمنین دو گروہوں میں تقسیم ہوتے ہیں، وہ لوگ جنہوں نے پیغمبر اسلام (ص) کی دعوت جہاد کو قبول کیا لیکن لازمی تقوي اورنیکوکاری کے حامل نہیں تھے

اور وہ لوگ جنہوں نے جہاد کی دعوت قبول کی اور تقوي و نیکوکاری کے بھی حامل تھے_ اجر عظیم دوسرے گروہ سے مخصوص ہے اور " ان الله لا یضیع اجر المؤمنین" کے قرینے سے پہلے گروہ کیلئے بھی اجر ہے لیکن نہ اجر عظیم_
10_تقوي اور نیکوکاري، مؤمن مجاہدین کے اجر و ثواب میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں_
للذین احسنوا منہم وا تقوا اجر عظیم
11_ ایمان پر ثابت قدم رہنے اور مشکلات اور سختیاں برداشت کرنے کے بعد خد ا و رسول(ص) کی دعوت کے قبول کرنے کی بہت زیادہ قدر و قیمت ہے_
ان الله لایضیع اجر المؤمنین_الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابہم القرح
12_ جنگ احد کے بعد، دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے پیغمبراسلام(ص) کو مجاہد جنگجوؤں کی اشد ضرورت_
الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابہم القرح
جیساکہ شان نزول میں آیا ہے کہ ایك دوسری جنگ کیلئے، جنگ احد کے زخمیوں تك کو بلایا جانا، ظاہر کرتا ہے کہ مجاہد جنگجوؤں کی اشد ضرورت تھي_
13_ خداوندعالم کا نیکوکاری اور تقوي کے ساتھ ساتھ، جہاد کی طرف تشویق کرنا_
الذین استجابوا لله ... للذین احسنوا منہم و اتقوا اجر عظیم
14_ مجاہدین کیلئے خداوند متعال کی طرف سے اجر عظیم کی شرائط میں سے ایك ،جنگ میں بہتر کارکردگی دکھانا (نیکوکاري) اور جنگی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی نہ کرنا (تقوي) ہے_
الذین استجابوا لله ... للذین احسنوا منہم و اتقوا اجر عظیم
مندرجہ بالا مطلب میں "احسنوا"کا متعلق جنگ کو بنایا گیا ہے_ یعنی وہ جنگ میں بہتر کارکردگی دکھائیں_ اسی طرح "اتقوا"کا متعلق جنگی قواعد و ضوابط (مثلاً سپہ سالار کی پیروی وغیرہ) کو قرار دیا گیا ہے_
15_ اعمال کا ثمر آور ہونا، نیکی و تقوي سے مربوط ہے_
الذین استجابوا ... للذین احسنوا منہم و اتقوا اجر عظیم
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "الذین" مبتدا ہو نہ کہ المؤمنین کی صفت_
16_ مشکلات اور سختیاں برداشت کرنے کے باوجود خداوندعالم اور رسول اکرم(ص) کے فرامین کی اطاعت کرنا نیکی و تقوي کے مصادیق میں سے ہے_
الذین استجابوا لله ... للذین احسنوا منہم و

اتقوا اجر عظیم
مندرجہ بالا مطلب میں "منہم"کے "من"کو بیانیہ لیا گیا ہے_ یعنی محسنین اور تقوي اختیار کرنے والے ،وہی دعوت پیغمبر(ص) کو قبول کرنے والے ہیں اور ان کیلئے اجر عظیم ہے_

17_ مشکلات اورسختیوں کے وقت فرامین الہی کی اطاعت کی اہمیت اور قدر و قیمت_
الذين استجابوا لله والرسول من بعد مااصابهم القرح
18_ راہ خدا میں صبر واستقامت کی کامل قدر وقیمت ، نیکی و تقوي کی مرہون منت ہے_
الذين استجابوا لله و الرسول من بعد ما اصابهم القرح للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم
19_ جہاد میں شرکت، خواہ پیغمبراسلام(ص) کے ہم رکاب ہی کیوں نہ ہو، انسان کی نیکی و تقوي کی دلیل نہیں بن سکتي_
الذين استجابوا لله ... للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم
چونکہ خداوند متعال نے جہاد کیلئے دعوت پیغمبر(ص) کو قبول کرنے والوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے اول نیکی و تقوي کے حامل افراد اور دوم ان صفات سے عاری افراد_ البتہ یہ اس بنا پر ہے کہ جب "من"تبعیض کیلئے ہو_
20_ عمل کا دشوار ہونا، بارگاہ خدا میں اجر و ثواب کے زیادہ ہونے کا باعث بنتا ہے_
الذين استجابوا لله و الرسول من بعد ما اصابهم القرح
چنانچہ"الذين استجابوا" مبتدا ہو تو جملہ "من بعد ما اصابهم القرح"اجر عظیم کے وعدہ کی شرائط میں سے ہوگا کہ جو جہاد کیلئے حرکت کرنے کی دشواری کو ظاہر کر رہا ہے_
21_ جنگ احد میں زخمی ہونے کے بعد خدا تعالى اور پیغمبر اسلام(ص) کی دعوت قبول کرنے اورنیکی و تقوي اختیار کرنے کی وجہ سے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو اجر عظیم عطا ہونا_
الذين استجابوا لله و الرسول ... اجر عظيم
امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ان رسول الله بعث علياً فی عشرة " استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح"الی "اجر عظيم"انما نزلت فی امیر المؤمنینیعنی یہ آیت امیر المؤمنین (ع) کے بارے میں نازل ہوئي_ (1)

----

1)تفسير عياشي، ج1 ص206 ح153; تفسير برهان ج1ص 326 ح4 .

(۱۷۳) الَّذِينَ قَالَ لَہُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَاخْشَوْہُمْ فَزَادَہُمْ إِيمَاناً وَقَالُواْ حَسْبُنَا اللّہُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

یہ وہ ایمان والے ہیں کہ جب ان سے بعض لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لئے عظیم لشکر جمع کرلیاہے لہذا ان سے ڈرو تو ان کے ایمان میں اور اضافہ ہوگیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے خدا کافی ہے اور وہی ہمارا ذمہ دار ہے _

1_ جنگ احد کے بعد جہاد کیلئے خدا اور پیغمبراکرم(ص) کی دعوت قبول کرنے والے وہ لوگ تھے جو دشمن کے حملے کے بارے میں افواہوں سے نہیں گھبرائے اوران کے ایمان میں مزید اضافہ ہوگیا_
الذین استجابوا للہ ... الذین قال لھم الناس ... فزادھم ایماناً

2_ جنگ احد کے بعد، مسلمانوں کے درمیان دشمن کے کارندوں کا نفوذ کرنا اور ان کے حوصلے پست کرنے کیلئے سرد

جنگ کا آغاز کیا جانا_
الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم
بعض کا خیال ہے کہ "قال لهم الناس"میں "الناس"سے مراد وہ منافقین ہیں جو دشمنان دین کیلئے جاسوسی کرتے تھے_
بعض دوسروں کا

239
کہنا ہے کہ اس سے مراد دشمن کے وہ افراد ہیں جو مسلمانوں کے درمیان خوف و ہراس پھیلاتے تھے_
3_ جنگ احد کے بعد مشرکین کا مسلمانوں کے خلاف دوبارہ اکٹھا ہوجانا_
ان الناس قد جمعوا لكم
جنگ احد کے بیان کے بعد اس آیت کاآنا نیز اسکے بعضشان نزول سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ مذکورہ آیت احد کے بعد کے واقعات کے بارے میں ہے_
4_ مسلمانوں کے درمیان ایسے افراد کا وجود جو انہیں مشرکین سے ڈرانے کیلئے افواہیں پھیلانے کی سعی کرر ہے تھے_
الذين قال لهم الناس انص الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم
5_ ایمان کا درجات و مراتب پر مشتمل ہونااور اس میں اضافہ کا امکان_
فزادهم ايماناً
6_ حقیقی مؤمنین دشمن کی کثرت اور اسکی جنگی آمادگی سے خوف زدہ نہیں ہوتے_
الذين قال لهم الناس ان الناس ... فزادهم ايماناً
7_ خدا اور رسول اکرم (ص) کے پیروکار مؤمنین کے ساتھ جنگ کیلئے دشمنوں کا اکٹھا ہونا، مؤمنین کے ایمان اور اپنے راستے کی حقانیت پر اعتقاد میں اضافے کا موجب بنتا ہے_
الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم ... فزادهم ايماناً
"زادهم" میں فاعلی ضمیر سے مراد دشمنوں کا وہ اجتماع ہے جو "انص الناس قد جمعوا لكم"سے اخذ ہوتا ہے_ یعنی مشرکین کا جنگ کیلئے اکٹھا ہونا، خدا و رسول (ص) کے پیروکاروں کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے_
8_ جنگ احد کے بعد دشمن کے حملے سے متعلق افواہوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا رد عمل کے طور پر خداوند عالم پر اعتماد اور توکل کا اظہار کرنا_
الذين قال لهم الناس ... و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل
9_ خداوند متعال پر توکل اور اعتماد، دشمن کے حملوں سے نہ ڈرنے کا موجب بنتا ہے_
فزادهم ايماناً و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل
10_ حملہ آور دشمنوں کے مقابلے میں خداوند متعال پر توکل کرنا ضروری ہے_
و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل
حقیقی مجاہدین کی پسندیدہ صفات کو شمار کرنے اور

240
خداوند متعال کی جانب سے ان کی تعریف و تمجید کا مقصد دوسرے مؤمنین کو بھی ایسی صفات و حالات کے حصول کی ترغیب دلانا ہے_
11_ خداوندعالم پر توکل کا لازمہ، اس پر ایمان و اعتقاد میں اضافہ ہے_
فزادهم ايماناً و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل
12_ خداوند متعال ، باتقوي، نیکوکار، صابر اور اطاعت گذار مؤمنین کا وکیل ہے اور ان کے کیلئے کافی ہے_
الذين استجابوا لله ... للذين احسنوا منهم و اتقوا ... و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل
13_ خداوند عالم کے کافی ہونے پر مکمل اعتماد اور صفت توکل کا حصول، خدا و رسول(ص) کی اطاعت ، صبر و تقوي اور نيك عمل اپنانے سے مربوط ہے_
الذين استجابوا لله ... للذين احسنوا منهم و اتقوا ... و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل
گذشتہ آیت میں مذکورہ صفات بظاہر انسان کے اس مقام تك پہنچنے کی طرف راہنمائي ہے کہ جہاں وہ خداوند متعال کو اپنا

وکیل جان کر اسکے کافی ہونے سے مطمئن ہوجاتا ہے_
14_ خداوند عالم، مؤمنین کیلئے کافی اور بہترین وکیل ہے_
حسبنا اللہ و نعم الوکیل
15_ غزوہ حمراء الاسد میں مؤمنین کا نصرت الہی اور فتح کی امید رکھنا_
و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل
اکثر مفسرین کے نزدیك یہ آیت اور گذشتہ آیات، غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں ہیں_جنگ احد کے فاتح مشرکین مکہ کی طرف پلٹتے وقت راستے میں اس بات پر پشیمان ہوگئے تھے کہ انہوں نے آخر مسلمانوں کو کیوں ختم نہیں کردیا_ لہذا انہوں نے مدینہ پر حملے کا ا رادہ کرلیا یہ خبر جب پیغمبراکرم (ص) تك پہنچی تو آپ(ص) نے مسلمانوں کو دفاع کی خاطر حمراء الاسد تك جانے کا حکم دیا اور مسلما ن وہاں تك گئے_ لہذا یہ غزوہ ، غزوہ حمراء الاسد معروف ہوا_
16_ غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں مسلمانونکی طاقت سے دشمن کی طاقت کا زیادہ ہونا_*
و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل
یہ کہ منافقین نے مؤمنین کو خوف زدہ و ہراساں کرنے کیلئے انہیں دشمن کی کثرت سے ڈرانا چاہا (ان الناس قد جمعوا لکم) لیکن مسلمانوں نے ان کے جواب میں طاقت و قوت کی زیادتی کی طرف اشارہ نہیں کیا بلکہ فقط خداوند متعال پر توکل کی بات کی ، اس سے مؤمنین کی قوت کے مقابل دشمن کی قوت کی کثرت کا اندازہ ہوتاہے_

قابل ذکر ہے کہ مذکورہ آیات بعض مفسرین کے نزدیك غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں ہیں اور بعض کے نزدیك بدر صغري کے بارے میں ہیں_
17_ خدا و رسول(ص) کے اطاعت گذار مؤمنین کی نشانیوں میں سے ایك یہ ہے کہ وہ دشمن کی کثرت سے نہیں گھبراتے اور اس کا مقابلہ کرنے میں خداوند عالم پر توکل کرتے ہیں_
الذین استجابوا للہ و الرسول ... و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل
18_ خداوند متعال پر توکل کے ساتھ ساتھ کوشش اور جدوجہد ضروری ہے_
الذین استجابوا للہ ... و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل
19_ جنگ احد کے بعد، نعیم بن مسعود کا مؤمنین کو دشمن کے اجتماع سے ہراساں کرنا_
الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم
حضرت امام باقر(ع) اور حضرت امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں پہلے "الناس"کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد نعیم بن مسعود الاشجعی ہے_

توكل:
الله تعالى پر توكل 8، 18; توكل كا پيش خيمہ13; توكل كى اہميت 10 ;توكل كے اثرات 9، 11، 17; جہاد ميں توكل 17
----

1) مجمع البيان ج 2 ص 889 ، تفسير تبيان ج 3 ص 52.

جنگ:
عسكرى آمادگى 1، 6
جہاد: 17
حوصلہ بڑھانا:
حوصلہ بڑھانےكے اسباب 9
حوصلہ پست كرنا:
حوصلہ پست كرنے كے اسباب 2
خوف :
دشمنوں كا خوف 19;ناپسنديدہ خوف 17
دشمن: 7، 19
دشمنونسے برتاؤ كا طريقہ 10;دشمنوں كى افواہيں 2، 4، 8
دين:
دين كے دشمن7، 10
روايت: 19
سختي:
سختى كو سہل بنانے كا طريقہ 9، 10
صبر:
صبر كے اثرات 13
غزوہ احد: 1، 2، 3، 8، 19
غزوہ حمراء الاسد: 15، 16
كوشش:
كوشش كى اہميت 18;كوشش كے آداب 18
مجاہدين:
مجاہدين صدر اسلام، 1
مسلمان:
صدر اسلام كے مسلمان 2
مشركين:
مشركين كا منظم ہونا3
مؤمنين: 14
صابر مؤمنين 12;متقى مؤمنين 12;مومنين كا توكل 8;مؤمنين كا خوف 19;مومنين كى اميدوارى 15;
مومنين كى صفات 6، 7، 15، 17; نيكوكار مؤمنين 12
نعيم بن مسعود: 19
نيكوكاري:

(۱۷۴) فَانقَلَبُواْ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُواْ رِضْوَانَ اللّهِ وَاللّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

پس یہ مجاہدین خدا کے فضل و کرم سے یوں پلٹ آئے کہ انہیں کوئي تکلیف نہیں پہنچی اور انھوں نے رضائے الہی کا اتباع کیا اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے _

1_ مؤمنین کا غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري سے نعمت اور فضل الہی کی وجہ سے بغیرکسی ضرر و نقصان کے واپس پلٹ آنا_

فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم یمسسهم سوئ

یہ اس بنا پر کہ جب "بنعمة"کی "بائ"مصاحبت کے معنی میں ہو اور ایك محذوف سے متعلق ہو اور "انقلبوا"کے فاعل کیلئے حال ہو_ یاد رہے کہ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ مذکورہ آیات غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں ہیں اور بعض کے نزدیك یہ آیات بدر صغري کے بارے میں ہیں_

2_ غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں شرکت کرنے والے مؤمنین کے ضرر و نقصان سے محفوظ رہنے کا سبب، ان پر خداوند متعال کا عظیم فضل اور نعمت تھے_

فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم یمسسهم سوئ

اس مطلبمیں "بنعمة"کی "بائ"کو سببیت اور "انقلبوا"کے متعلق لیا گیا ہے_

3_ مؤمنین کا غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں شرکت کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کی دعوت کو قبول کرنا_

الذین استجابوا لله والرسول ... فانقلبوا بنعمة من الله و فضل

4_ غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں، مشرکین اور مؤمنین کے درمیان جنگ کا واقع نہ ہونا_*

فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم یمسسهم سوئ

بظاہر "لم یمسسهم سوئ"جنگ کے واقع نہ ہونے سے کنایہ ہے_

5_ نعمت خدا اور فضل الہی کے حصول کاپیش خیمہ اس پر توکل و اعتماد ہے_

و قالوا حسبنا الله و نعم الوکیل، فانقلبوا بنعمة من الله و فضل

6_ عمل کے ساتھ ساتھ توکل، شدید مشکلات کے ، نعمت اور فضل الہی میں تبدیل ہوجانے کا باعث بنتا ہے_

و قالوا حسبنا الله و نعم الوکیل_ فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم یمسسهم سوئ

7_ فتح اور شکست، خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے_

فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم یمسسهم سوئ

8_ مؤمنین کو غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں شریك ہونے سے روکنے کیلئے، سرد جنگ اور غلط پروپیگنڈے کا کارگر نہ ہونا _

الذین قال لهم الناس ... فانقلبوا بنعمة من الله و فضل

چونکہ دشمن کے غلط پروپیگنڈے کے باوجود، مؤمنین جنگ میں شرکت کیلئے چل پڑے تھے_

9_ حقیقی مؤمنین، خداوند متعال کی مکمل خوشنودی و رضا حاصل کرنے کیلئے کوشاں رہتےہیں_

واتبعوا رضوان الله

"رضوان" یعنیبہت زیادہ رضایت و خوشنودي_ (مفردات راغب)

10_ جنگ ميں شركت كيلئے خدا اور رسول اكرم (ص) كى دعوت قبول كرنا، رضائے الہى كے حصول كا موجب بنتا ہے_
الذين استجابوا لله والرسول ... واتبعوا رضوان الله
11_ (غزوه حمراء الاسد يا بدر صغري ميں) پيغمبراسلام(ص) كے ہمراه مجاہد مؤمنين، دشمن كى دھمكيوں سے بے اعتنا اور رضائے الہى كيلئے كوشاں تھے_
ان الناس قد جمعوا لكم ... فانقلبوا ... واتبعوا رضوان الله
12_ غزوه حمراء الاسد يا بدر صغري ميں شركت كرنے والے مجاہدين كى خداوند عالم كى طرف سے مدح و ستائشے _
فانقلبوا بنعمة من الله ... واتبعوا رضوان الله
13_ خداوند عالم عظيم فضل كا مالك ہے_
والله ذو فضل عظيم
14_ خدا و پيغمبر(ص) پر ايمان اور ان كى اطاعت، صبر و جہاد،

تقوي و نيكى اور توكل، مكمل رضائے الہى كے حصول اور اسكے عظيم فضل سے بہره مند ہونے كا باعث بنتے ہيں_
المؤمنين_ الذين استجابوا ... واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم
15_ حقيقى مؤمنين كى تعريف و مدح كرنے اور سخت حالات ميں ان كى جدوجہد كى ياد دہانى كا ضرورى ہونا_
المؤمنين_ الذين استجابوا ... و اتبعوا رضوان الله
16_ غزوه بدر صغري ميں مجاہد مؤمنين كا مالى منافع حاصل كرنا_
فانقلبوا بنعمة من الله و فضل
تفسير روح المعانى ميں منقول شان نزول كى بنا پر "فضل"سے وه منافع مراد ہيں كہ جو مسلمانوں نے غزوه بدر صغري ميں كاروبار و تجارت سے حاصل كئے تھے_

دشمن:

246

(١٧٥) إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءهُ فَلاَ تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

يہ شيطان صرف اپنے چاہنے والوں كو ڈراتا ہے لہذا تم ان سے نہ ڈرو اور اگر مومن ہو تو مجھ سے ڈرو _

1_ شيطان، خوف اور وحشت پيدا كر كے، اپنے دوستوں كو جہاد ميں شريك ہونے سے روكتا ہے_

انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ

2_ وہ لوگ شيطان ہيں جو افواہيں پھيلاكر لوگوں كو جہاد

247

سے ڈراتے ہيں_

قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ

يہ اس بنا پر ہے كہ "ذلكم"ان لوگوں كى طرف اشارہ ہو جو مؤمنين كو جنگ سے ڈراتے ہيں_

3_ مؤمنين كو دشمن سے ڈرانا اور انہيں جہاد سے روكنا، ايك شيطانى عمل ہے_

ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ

4_ جو لوگ خوف كى وجہ سے جہاد ميں شريك نہ ہوں وہ شيطان كے دوست ہيں_

انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ

"انص الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم " سے پتہ چلتا ہے كہ شيطان (ابليس يا دشمن كا كوئي بھى جاسوس) تمام مؤمنين كو ڈراتا ہے_ ليكن "يخوف اولياء ہ" سے معلوم ہوتا ہے كہ وہ فقط اپنے دوستوں كو ڈراتا ہے_ بنابرايں "يخوف اولياء ہ" سے مرادخوف كا بالفعل موجود ہونا ہے كہ جو شيطان كے ساتھيوں سے مخصوص ہے_ پس جو لوگ خوف كى وجہ سے جہاد

نہيں كرتے وہ اوليائے شيطان ہيں_
5_ شيطان كى دوستي، غيرخدا سے ڈرنے كا پيش خيمہ ہے_
انما ذلكم الشيطان يخوف اوليائہ
6_ شيطان اپنے ساتھيوں كے روبرو ہونے سے مؤمنين كو ڈراتا ہے_
انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ
يہ اس بنا پر ہے كہ جب فعل "يخوف"كا مفعول اول يعنى "كُم" تقدير ميں ہو_ يعنى شيطان اپنے دوستوں سے تمہيں ڈراتا ہے _ جملہ "فلا تخافوهم" اس احتمال كى تائيد كرتا ہے_
7_ كفر و شرك كے لشكر اور دشمنان اسلام شيطان كے دوست ہيں_
ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ
يہ مطلب اس بنياد پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "يخوف اوليائہ"سے "كُم"حذف ہوگيا ہو يعنى "يخوفكم اولياء ہ"_
8_ مجاہد مؤمنين كے دلوں ميں دشمن كا خوف پيدا كرنا، شيطان كا كام ہے_
انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ
9_ حق كى جانب لوگوں كے تمايلكو روكنے كيلئے خوف پيدا كرنا، شيطانى حربوں ميں سے ايك حربہ ہے_
انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ

248
10_ غزوہ حمراء الاسد يا بدر صغري ميں شركت كيلئے دعوت رسول اكرم(ص) كے وقت، بعض مسلمانوں پر مشركين اور منافقين كى افواہوں كا اثر انداز ہونا_
الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم ... ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ
شيطان، مشركين اور منافقين چونكہ تمام مؤمنين كو ڈرانے اور انہيں جہاد سے روكنے كى سعى كرر ہے تھے (ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم) ليكن "يخوف اوليا ء ہ"سے معلوم ہوتا ہے كہ وہ فقط اپنے دوستوں كو ڈراتے ہيں_ بنابرايں جملہ "يخوف اوليائہ" بعض مؤمنين ميں خوف اور ڈر كے پيدا ہوجانے كى حكايت كر رہا ہے_
11_ خداوند عالم كا مؤمنين كو، دين كے دشمنوں، ان كے جاسوسوں اور منافقوں كى افواہوں كے خطرے سے خبردار كرنا_
ان الناس قد جمعوا لكم ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ
12_ مؤمنين كو دشمنان دين سے ہرگز نہيں ڈرنا چاہيئے، خواہ ان كا لشكر كتنا ہى بڑا كيوں نہ ہو_
ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ... فلاتخافوهم
13_ خوف خدا، احساس ذمہ دارى كا پيش خيمہ ہے اور غيرخدا كا ڈر ذمہ دارى سے فرار كى راہيں ہموار كرتا ہے_
الذين استجابوا ... فلاتخافوهم و خافون
14_ جنگ احد كے بعد، دشمنان دين كے غلط پروپيگنڈے اور سازشونكاخداوندمتعال كى جانب سے افشا_
انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ فلاتخافوهم
15_ دشمن كے پروپيگنڈے كا مقابلہ كرنا اور اسكے اثرات كو روكنا ضرورى ہے_
الذين قال لهم الناس ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ فلاتخافوهم و خافون
قرآن كريم، دشمنان دين كے غلط پروپيگنڈے كو بيان كر كے، جملہ "فلاتخافوهم وخافون"كے ذريعے، دشمن كى سازشوں كو ناكام بنا رہا ہے تاكہ مؤمنين كو بھى يہ درس دے كہ وہ ہميشہ دشمن كے پروپيگنڈے كا مقابلہ كرنے كيلئے آمادہ رہيں_
16_ خدا سے ڈرنا اور دوسروں سے نہ ڈرنا، ايمان كا لازمہ ہے_
فلاتخافوهم و خافون ان كنتم مؤمنين
17_ دشمنان دين كے مقابلے ميں شجاعت و شہامت

249
ايمان كى نشانيوں ميں سے ہے اور مؤمنين كى خصوصيت ہے_
فلاتخافوهم و خافون ان كنتم مؤمنين

18_ خدا كا مؤمنين كو دشمنان دين كا مقابلہ كرنے اور ان سے جہاد كرنے كى ترغيب دلانا_
انما ذلكم الشيطان ... فلاتخافوهم و خافون ان كنتم مؤمنين
يہ جملہ "اگر صاحبان ايمان ہو تو دشمنان دين سے نہ ڈرو"ان لوگوں سے خطاب ہے كہ جو ايمان كا دعوي كرتے ہيں اور اس جملے كا مقصد ان كو دشمن كا مقابلہ كرنے كى ترغيب دلانا ہے_
19_ مجاہد مؤمنين، اوليائے خدا ميں سے ہيں اور شيطان كے تسلط سے دور ہيں_*
انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ہ ... ان كنتم مؤمنين
چونكہ دشمنان دين (كفار و منافقين) شيطان كے اولياء ميں سے ہيں بنابراين ، شيطان كى ولايت و سرپرستى سے دور مجاہدين، اوليائے خدا ميں سے ہوں گے _قابل ذكر ہے كہ مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے كہ جب "يخوف اولياء ہ" "يخوفكم اولياء ہ"كے معنى ميں ہو_
----

(۱۷۶) وَلاَ يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّواْ اللّهَ شَيْئاً يُرِيدُ اللّهُ أَلاَّ يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اور آپ کفر میں تیزی کرنے والوں کی طرف سے رنجیدہ نہ ہوں یہ خدا کا کوئي نقصان نہیں کرسکتے خدا چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئي حصّہ نہ رہ جائے اور صرف عذاب عظیم رہ جائے _

1_ لوگوں کے ہدایت پانے کے بارے میں پیغمبراکرم (ص) کی شدید خواہش اور آپ(ص) کا بعض لوگوں کے کفر میں عجلت کرنے پر بہت زیادہ غمگین اور متأسف ہونا_
و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر
2_ خداوند عالم کا پیغمبر اکرم (ص) کو نصیحت کرنا کہ آپ(ص) بعض لوگوں کے کفر میں جلدی کرنے پر غمگین و رنجیدہ نہ ہوں_
و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر
3_ لوگوں کے ہدایت قبول نہ کرنے کے مقابل پیغمبراکرم (ص) کی کوئي ذمہ داری نہیں ہے_
و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر

4_ کفر آمیز کوششوں کے ذریعے دین خدا کو ضرر پہنچنے
سے پیغمبر اکرم(ص) کا پریشان ہونا_
و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر
یہ کہ خداوند متعال تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے "انھم لن یضروا اللہ شیئا" (یقیناً وہ اللہ تعالی کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچائیں گے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ پیغمبر اسلام(ص) کی پریشانی کا سبب کفار کی طرف سے دین خدا کو ضرر پہنچانے کا احتمال تھا_
5_ وہ لوگ کفر میں جلدی کرنے والے ہیں جو اپنی افواہوں کے ذریعے مجاہدین اسلام کا حوصلہ پست کرنا چاہتے ہیں_ *
و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر
مذکورہ آیت اور گذشتہ آیات کے درمیان ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ جملہ "الذین یسارعون فی الکفر" ان لوگوں کی طرف اشارہ ہو جو غلط

پروپیگنڈے اور خوف پھیلانے والی افواہوں کے ذریعے، مؤمنین کو جہاد سے روکنے کی سعی کررہے تھے_
6_ کفر میں جلدی کرنے والے کبھی بھی خداوند متعال کو ضرر نہیں پہنچا سکتے_
انھم لن یضروا اللہ شیئا
7_ کفر میں جلد بازی کرنے والوں کے مقابلے میں، حق کا ضرر و نقصان سے محفوظ ہونا_
انھم لن یضروا اللہ شیئاً
اسمطلب میں خدا تعالی کو ضر ر پہنچانا ، دین کو ضرر پہنچانے سے کنایہ ہے_
8_ پیغمبراکرم (ص) اور حق سے محاذ آرائي، خداوند عالم کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے_
انھم لن یضروا اللہ شیئاً
باوجود اس کے کہ مراد دین، پیغمبر اکرم(ص) اور مسلمین سے ضرر کی نفی کرناہے، اسے خداوند متعال کی طرف منسوب کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دین اور پیغمبر اکرم(ص) سے مقابلہ، خداوند متعال سے مقابلہ کے مترادف ہے_
9_ خداوند متعال کا ارادہ یہ ہے کہ وہ کفر میں جلدی کرنے والوں کو حتمی طور پر اخروی نعمتوں سے محروم کردے_
یرید اللہ الا یجعل لھم حظاً فی الآخرۃ
10_ اخروی نعمتوں سے بہرہ مندی یا محرومیت، انسانی اعمال و کردار کا نتیجہ ہے_
و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر ... یرید اللہ الایجعل لھم حظاً فی الآخرۃ
اگرچہ خداوند متعال نے اہل کفر کو اخروی نعمتوں سے محروم کرنے کی نسبت اپنی جانب دی ہے_ "یرید اللہ ..."لیکن یہ محرومیت "یسارعون ... " کی دلیل سے خود ان کفار کے اعمال و کردار کا نتیجہ ہے_
11_ کفار کے کفر اختیار کرنے کا ضرر، خود انہی کی جانب پلٹتا ہے_
انھم لن یضروا اللہ شیئاً یرید اللہ الا یجعل لھم حظاً فی الآخرۃ
جملہ "یرید اللہ ..."ایك محذوف جملے پر دلالت کر رہا ہے_ یعنی وہ خدا کو ضرر نہیں پہنچاتے بلکہ خود اپنے آپ کو ضرر پہنچاتے ہیں اور وہ ضرر اخروی نعمتوں سے محرومیت ہے_
12_ سنن الہی کی معرفت اور مخالفین اسلام کے بارے

میں اللہ تعالی کی تدبیر کی جانب توجہ، مخالفین کے اعمال سے پیدا شدہ غم و اندوہ کے بر طرف ہونے کا باعث بنتی ہے_
و لایحزنك ... یرید اللہ الا یجعل لھم حظاً فی الاخرۃ
جملہ "یرید اللہ ..." اس سنت الہی پر دلالت کر رہا ہے کہ خداوند متعال کفار کو اخروی نعمتوں سے محروم کردیتا ہے اور خداوندمتعال اپنی اس سنت کی پہچان کروا کے، پیغمبر اکرم(ص) کو غم و اندوہ میں مبتلا ہونے سے منع کر رہا ہے_
13_ خداوند متعال نے اہل کفر کو دنیوی نعمتوں سے محروم کرنے کا ارادہ نہیں کیا _*
یرید اللہ الا یجعل لھم حظاً فی الآخرۃ

کلمہ "فی الآخرة"کا مفہوم یہ ظاہر کر رہا ہے کہ خداوند متعال نے کفار کو مواہب آخرت سے محروم کرنے کا ارادہ کیا ہے نہ کہ دنیوی فوائد و منافع سے_
14_ خداوند عالم کا کفر میں جلدبازی کرنے والوں کو مہلت دینا اخروی نعمتونسے محروم کرنے کیلئے ہے_ (سنت استدراج)
یرید الله الایجعل لهم حظاً فی الآخرة و لهم عذاب عظیم
ہوسکتا ہے جملہ "یرید الله ..."اس سوال کا جواب ہو کہ خداوند، کفر کی نشر و اشاعت کیلئے بعض لوگوں کی کوشش و سعی کے باوجود انہیں کیوں مہلت دیتا ہے_
15_ کفر میں جلدی کرنے والوں کے انتظار میں بہت بڑا عذاب اخروی ہے_
الذین یسارعون الکفر ... و لهم عذاب عظیم
16_ بعض لوگوں کی کفر میں جلدبازی کرنے پر خداوندمتعال کا پیغمبراکرم(ص) کو تسلی و تشفی دینا_
و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر ... و لهم عذاب عظیم
17_ جزا و سزا کے سلسلے میں نظام الہی کا قانون و قاعدے کے مطابق ہونا_
یرید الله الایجعل لهم حظاً فی الآخرة و لهم عذاب عظیم
آیت کا منطوق یہ ہے کہ عذاب اور آخرت کے مواہب سے محرومیت ،کفر کا نتیجہ ہے_ پس اسکے مفہوم کے مطابق اخروی مواہب سے بہرہ مندی اور عذاب سے دوری ایمان سے مربوط ہے_ پس الہی جزا و سزا، قانون و نظام کے تحت ہے_
----

(۱۷۷) إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُاْ الْكُفْرَ بِالإِيمَانِ لَن يَضُرُّواْ اللّهَ شَيْئًا وَلهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
جن لوگوں نے ايمان كے بدلے كفر خريد ليا ہے وہ خدا كو كوئي نقصان نہيں پہنچا سكتے اور ان كے لئے دردناك عذاب ہے _

1_ كفار، خداوند متعال كو كسى قسم كا بھى ضرر و نقصان نہيں پہنچا سكتے_
ان الذين اشتروا الكفر بالايمان لن يضروا اللہ شيئا
2_ خدا پر ايمان لانا، بشر كى فطرت ہے_
ان الذين اشتروا الكفر بالايمان
آيت شريفہ ميں ايمان كو اصل و فطرى اور كفر كو عارض ہونے والى شے قرار دياگيا ہے_ بنابراين انسان اپنى اصل يعنى فطرت ميں ايمان كى جانب رجحان ركھتا ہے نہ كہ كفر كى جانب مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "الذين ..."سے مراد تمام كفار ہوں نہ فقط مرتدين _
3_ خداوند عالم پر ايمان، انسان كا سعادت بخش سرمايہ ہے_
انص الذين اشتروا الكفر بالايمان ... لهم عذاب اليم

256

چونکہ فرما رہا ہے کہ "بعض لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا ہے اور ایمان جیسی قدر و منزلت والی چیز کو کھودینا، عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_" لہذا ایمان ایك ایسا سرمایہ ہے کہ جس کو کھودینے سے انسان دردناك عذاب میں مبتلا ہوجاتا ہے_

4_ جنگ احد کے بعد مؤمنین میں سے بعض لوگوں کا مرتد ہوجانا_ *

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضرُوا الله شیئا

اس آیت اور گذشتہ آیات میں ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے "الذین اشتروا ..."سے مرادوہ مسلمان ہوسکتے ہیں جو جنگ احد کے بعد اپنے غلط پروپیگنڈے اور افواہوں کے ذریعے مؤمنین کے حوصلے پست کرنے کی سعی کرر ہے تھے اور انہیں غزوہ حمراء الاسد سے روك رہے تھے_

5_ خداوند عالم کی مطلق قدرت اور کفار کے اقدامات سے اسے نقصان نہ پہنچنا_

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا الله شیئاً

6_ کفر اختیار کرنے کا ضرر و نقصان، خود کفار کی طرف پلٹتا ہے_

ان الذین اشتروا الکفر ... لن یضروا الله شیئاً و لهم عذاب الیم

جملہ "و لهم عذاب الیم"اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کفار اپنے کفر کے ذریعے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں_ کیونکہ "عذاب الیم"میں مبتلا ہوجاتے ہیں_

7_ ارتداد کے نقصان کا خود مرتدین کی طرف پلٹنا_

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا الله شیئاً

یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الذین ..."سے مراد وہ لوگ ہوں جو اسلام اختیار کرنے کے بعد کفر کی طرف پلٹ جا تے ہیں_

8_ خداوند عالم کا اس بات کی ضمانت دینا کہ بعض لوگوں کے کفر اختیار کرلینے سے دین اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا_

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا الله شیئاً

بعض کا خیال ہے کہ خدا کو ضرر پہنچانے سے مراد، دین خدا کو ضرر پہنچانا ہے چونکہ کوئي بھی خداوند عالم کو ضرر پہنچانے کا تصور ہی نہیں کرسکتا تاکہ خداوند عالم اس خیال باطل کی نفی کرے_

9_ ایمان جیسی قیمتی شئے کے بدلے کفر اختیار کرنے

257

والے (مرتدین) کی سزا، خداوند متعال کا دردناك عذاب ہے_

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان ... لهم عذاب الیم

10_ کفر، خداوند متعال کے دردناك عذاب میں گرفتار ہونے کا موجب بنتا ہے_

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان ... لهم عذاب الیم

11_ کفار اور مرتدین کا ایمان و کفر کی قدر و قیمت کے بارے مینغلط اندازہ_

ان الذین ا شتروا الکفر بالایمان ... لهم عذاب الیم

چونکہ خریدار کا خیال ہے کہ جو کچھ وہ لے رہا ہے، اس چیز سے زیادہ قیمتی ہے جو وہ دے رہا ہے، بنابرایں کافر، ایمان کے بدلے کفر اختیار کر کے کفر کو ایمان سے زیادہ قیمتی خیال کرتا ہے _ (یہ بھی ایك قسم کا لین دین ہے) البتہ وہ اس بات سے غافل ہے کہ اس قسم کا معاملہ اسے دردناك عذاب میں مبتلا کردے گا_

ارتدا د: 4

ارتداد کے اثرات 7

اسلام:

صدر اسلام کی تاریخ4

الله تعالی: 1، 2، 3

(۱۷۸) وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُواْ إِثْمًا وَلَهْمُ عَذَابٌ مُّهِينٌ
اور خبر دار یہ کفار یہ نہ سمجھیں کہ ہم جس قدر راحت و آرام دے رہے ہیں وہ ان کے حق میں کوئي بھلائي ہے_ ہم تو صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ جتنا گناہ کرسکیں کرلیں ور نہ ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے _

1_ خداوند متعال کا کفار کو خبردار کرنا کہ ان کو جو مہلت دی گئي ہے وہ ان کے مفاد میں نہیں_
و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم
"املائ" "ملو" کے مادہسے ہے جس کا معنی "مہلت دینا"ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ کفار کو لمبی عمر دیکر اور دنیوی نعمتوں سے بہرہ مند کر کے ان کے عذاب میں تأخیر کی جائے_

2_ کفار دنیا میں مہلت پانے کو، اپنے مفاد میں نیکی و بھلائي تصور کرتے ہیں_
و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم

3_ کفار کااپنے نفع و نقصان اور برے انجام کے ادراك سے ناتوان ہونا_

259

و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم انما نملى لهم ليزدادوا اثماً

4_ كفر، انسان كو اپنے حقيقى نفع و نقصان كى پہچان كرنے سے روك ديتا ہے_

و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم

"الذين كفروا"اس قسم كے خيال باطل كى علت كى طرف اشارہ ہے_ يعنى چونكہ وہ كافر ہيں لہذا اس قسم كے خيالات ركھتے ہيں_

5_ فقط كفار كے گناہوں ميں اضافہ ہونے كى خاطر، خداوند متعال انہيں مہلت ديتا ہے_

انما نملى لهم ليزدادوا اثماً

6_ دنيا ميں انسان كى زندگى كا كم يا زيادہ ہونا، خداوند عالم كے اختيار ميں ہے_

انما نملى لهم خير ... انما نملى لهم

يہ مفہوم اسلئے اخذ كيا گيا ہے كيونكہ آيت شريفہ ميں "املائ" كو خداوند متعال كى طرف منسوب كيا گيا ہے_

7_ انسان، ہميشہ اپنى خير و سعادت چاہتا ہے_

و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم

كفار دنيا ميں لمبى عمر اسلئے چاہتے ہيں كيونكہ وہ اسے اپنے لئے بھلائي و نيكى سمجھتے ہيں لہذا وہ اپنے لئے سعادت كى تلاش ميں ہيں_ اگرچہ انہوں نے سعادت كا حقيقى مصداق مشخص كرنے ميں غلطى كى ہے_

8_ كفر پر باقى رہنا، گناہ كے زيادہ ہونے اور اسكى سزا ميں اضافے كا باعث ہے_

و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم انما نملى لهم ليزدادوا اثماً

بظاہر آيت ميں گناہ سے مراد، كفر ہے، بنابرايں كافر كى عمر جتنى بھى زيادہ ہوگي، اسكے گناہ ميں اضافہ ہوگا_ خواہ وہ كفر كے علاوہ كسى دوسرے گناہ كا مرتكب نہ بھى ہو_

9_ صحيح طور پر قدروقيمت كا تعين كرنا اور انجام كار كى فكر ميں رہنا انسان كو گمراہى و انحراف سے بچاتا ہے_

و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم

10_ كفار اپنے كفر كے ذريعے، اپنى عمر اور زندگى كو تباہ كر ڈالتے ہيں_

انما نملى لهم ليزدادوا اثما و لهم عذاب مهين

طولانى عمر اگر گناہ اور عذاب الہى ميں گرفتار ہونے كے علاوہ اور كوئي نتيجہ نہ دے تو يہ عمر ايك تباہ شدہ اور برباد شدہ سرمايہ ہے_

260

11_ خداوند عالم كا كفار كو مہلت دينا، ناپسنديدہ اعمال كے ارتكاب كے ذريعے ان كے خير و سعادت سے دور ہونے كا راستہ ہموار كرتا ہے_

و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم انما نملى لهم ليزدادوا اثما

لغت ميں "اثم"ان اعمال كو كہا جاتا ہے جو انسان كو خيرو سعادت سے روكتے ہيں_ (مفردات راغب)

12_ خداوند عالم كى جانب سے كفار كو ذليل و خوار كرنے والے عذاب كى دھمكى _

و لهم عذاب مہين

13_ دنيا ميں كفار كا مہلت پانا ، آخرت ميں ان كى ذلت و خوارى كا راستہ ہموار كرتا ہے_

انما نملى لهم ليزدادوا اثماً و لهم عذاب مهين

14_ آخرت ميں مختلف قسم كے عذاب _

و لهم عذاب عظيم ... و لهم عذاب اليم ... و لهم عذا ب مهين

مندرجہ بالا مطلب ميں، ان صفات "عظيم" ، "اليم" اور "مهين"ميں سے ہر ايك كو عذاب كى قسم كے بيان كے طور پر اخذ كيا گيا ہے_

15_ عذاب آخرت مختلف شكلوں اور حيثيتوں كا حامل ہے_

و لهم عذاب عظيم ... و لهم عذاب اليم ... و لهم عذاب مهين

اس مطلبميں "عظيم"، "اليم"اور "مهين"كو عذاب كى مختلف شكلوں اور حيثيتوں كى علامت قرار ديا گيا ہے_

16_ كفار كا لمبى عمر پانا اور زيادہ مہلت حاصل كرنا، خداوند متعال كے نزديك، ان كے قرب و عزت كى دليل نہيں ہے_
انما نملى لهم ليزدادوا اثماً و لهم عذاب مهين
17_ كفار كيلئے موت، زندگى سے بہتر ہے_
و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم
امام باقر(ع) فرماتے ہيں: الموت خير (ل-) ... الكافر ... لان الله يقول ... "و لايحسبن الذين كفروا انما نملى لهم خير لانفسهم انمانملى لهم ليزدادوا اثماً" (1)كافر كيلئے موت بہتر ہے كيونكہ الله تعالى فرمارہاہے " و لا يحسبن الذين كفروا ..."

انحطاط:
انحطاط كے اسباب 10
----

1)تفسير عياشى ج1 ص206 ح155 نورالثقلين ج1 ص413 ح445.

کفر کی سزا 8;کفر کے اثرات 4، 8، 10
گمراہي:
گمراہی کے موانع 9
گناہ: 5
گناہ کے اثرات 11;گناہ کے اسباب 8
مہلت:
مہلت کا فلسفہ5
ہدایت:
ہدایت کا پیش خیمہ 9

(١٧٩) مَّا كَانَ اللّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىَ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاء فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَإِن تُؤْمِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ

خدا صاحبان ایمان کو انھیں حالات میں نہیں چھوڑ سکتا جب تك خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کردے اور وہ تم کو غیب پرمطلع بھی نہیں کرنا چاہتا ہاں اپنے نمائندوں میں سے کچھ لوگوں کو اس کام کے لئے منتخب کرلیتا ہے لہذا تم خدا اوررسول پر ایمان رکھو اور اگر ایمان و تقوي اختیار کروگے تو تمھارے لئے اجر عظیم ہے _
1_ خداوند عالم دینی معاشرے کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑتا کہ جس میں اچھے اور بُرے لوگوں کی تشخیص نہ دی جاسکے_
ما کان الله لیذر المؤمنین علي ما انتم علیہ
"حتی یمیز ... "کے قرینے سے جملہ "علی ما انتم علیہ"سے مراد اچھے اور بُرے لوگوں کا مشخص نہ ہونا ہے_
2_ دینی معاشرے میں، ناپاك اور پاك لوگوں کی صفوں کو جدا کر کے ایك دوسرے سے مشخص کرنا، خداوند متعال کی ناقابل تغییر سنت ہے_
ما کان الله لیذر المؤمنین علي ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب
3_ مؤمنین پاك ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ (منافقین) پلید اور خبیث ہیں_
ما کان الله لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطصیب
4_ ایمان، طہارت و پاکیزگی کا باعث بنتا ہے اور نفاق، پلیدی و خباثت کا_
ما کان الله لیذر المؤمنین علي ما انتم علیہ

حتی یمیز الخبیث من الطیب
5_ امتحان ا لہي، دینی معاشرے کے پاك اور ناپاك افراد کی صفوں کو مشخص کردیتا ہے_
ما کا ن الله لیذر المؤمنین علي ما انتم علیہ حتي یمیز الخبیث من الطیب
پاك و ناپاك اور خالص و ناخالص افراد کی پہچان کے دوعام طریقے ہیں:
1_ آزمائشے و ابتلائ_ 2_ خداوند متعال کا افراد کی حقیقت و واقعیت کی خبر دینا_ چونکہ دوسرا طریقہ سنت الہی نہیں پس فقط آزمائشے و امتحان ہی واحد راستہ ہے کہ جس سے خالص و ناخالص ایك دوسرے سے جدا ہوسکتے ہیں_ پس جملہ "حتی یمیز ... " میں کلمہ "بابتلائهم و امتحانهم"مقدر ہے_

6_ سختیاں، مصیبتیں اور جنگیں بندوں کیلئے آزمائشے الہی کے ذرائع ہیں_
حتي يميز الخبيث من الطيب
اس آیت اور گذشتہ آیات میں ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ آزمائشے الہی کے ذرائع میں سے ایك جنگ و نبرد اور اسکی مشکلات ہیں جیساکہ جنگ احد میں مشکلات پیش آئیں تھیں_
7_ خداوند متعال کا حقیقی مؤمنوں کی جانب خاص توجہ کرنا اور ہمیشہ ان کی حمایت و پشت پناہی کرتے رہنا_
ماکان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليہ حتي يميز الخبيث من الطيب
بظاہر "المؤمنين"سے مراد خالص اور حقیقی مؤمنین ہیں_ اور "انتم"کا مخاطب پورا اسلامی معاشرہ ہے، خالص و ناخالص سمیت_ بنابراین آیت کا معنی یہ ہوگا "خداوند عالم حقیقی مؤمنین کو اپنی حالت پر نہیں چھوڑتا تاکہ وہ بھی ناپاکوں کے ساتھ مخلوط ہوجائیں اور ناپاك افراد کو مشخص نہ کیا جاسکے اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ خداوندمتعال، حقیقی مؤمنین پر خصوصی توجہ رکھتا ہے_
8_ جنگ احد کے واقعہ میں، مسلمانوں کے درمیان ناپاك اور منافق افراد کا پایا جانا_
ما كان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليہ حتی يميز الخبيث من الطيب
مندرجہ بالا مطلب، اس آیت اور گذشتہ ان آیات کے درمیان ارتباط کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جو جنگ احد کے بارے میں نازل ہوئي ہیں_
9_ بعض مؤمنوں کے کفار کے ہم قدم ہوجانے اور جہاد سے تخلف کرنے کے سلسلے میں خداوند متعال کا پیغمبر(ص) اور مؤمنین کو تسلی و تشفی دینا_
ما كان الله ليذر المؤمنين علی ما انتم عليہ

حتی يميز الخبيث من الطيب
گذشتہ آیات مثلاً "هم الكفر يومئذ اقرب منهم للايمان"کے مطابق خبیثوں سے مراد وہ منافقین ہیں جنہوں نے کفار سے جنگ کرنے میں پہلوتہی کی ہے_
10_ پاك و ناپاك افراد کے باہم ملنے اور پھر ان کے ایك دوسرے سے جدا ہوجانے کا تسلسل_
ما كان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليہ حتي يميز الخبيث من الطيب
11_ انسانوں کو پوشیدہ اسرار (غیب) سے آگاہ نہ کرنا سنت الہی ہے_
و ما كان الله ليطلعكم على الغيب
یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الغیب"کا الف و لام جنس کیلئے ہو_
12_ فقط خداوند متعال، غیب اور پنہاں اسرار سے آگاہ ہے_
و ما كان الله ليطلعكم على الغيب
13_ انسانوں کا ایمان و کفر (پاکی و ناپاکي)، غیبی امور میں سے ہے_
و ما كان الله ليطلعكم على الغيب
اگر "الغیب"سے مراد جنس ہو تو کفر و ایمان مورد نظرمصادیق میں سے ہیں البتہ یہ احتمال بھی دیا جاسکتا ہے کہ "الغیب"کا الف و لام، عہد کیلئے ہو یعنی مخصوص کفر و ایمان_
14_ دلوں کے اسرار اور غیب سے لوگوں کو آگاہ کر کے پاك و ناپاك افراد کی صفوں کو مشخص کرنا، سنت الہی نہیں ہے_
و ما كان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليہ حتی يميز الخبيث من الطيب و ما كان الله ليطلعكم على الغيب
"و ما كان الله ليطلعكم ..."کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ خداوند متعال ناپاك و پاك افراد کو مشخص کرے گا_ لیکن یہ تشخیص و تمیز، مشکلات اور جنگوں وغیرہ کے ذریعے ہے نہ کہ لوگوں کو غیب سے مطلع کر کے_
15_ بعض انبیائے (ع) الہی کا اپنی امت کے غیبی و خفیہ امور (ایمان و کفر) سے آگاہ ہونا_
و لكن الله يجتبى من رسلہ من يشائ
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب "من" تبعیض کیلئے اور "یجتبي"کے متعلق ہو چونکہ جملہ "ولكن الله ..."، "ماكان الله ..."سے استدراك کیلئے ہے لہذا آیت کا معنی یوں ہوگا_ خداوندمتعال امتوں اور قوموں کو غیب سے آگاہ نہیں کرتا، لیکن

بعض انبياء (ع) كو غيب سے آگاہ كرنے كيلئے منتخب كرليتا ہے_

16_ خداوند بعض انبياء (ع) كو، غيب سے آگاہ كرنے كيلئے منتخب كرليتا ہے_
و ما كان الله ليطلعكم على الغيب و لكنص الله يجتبى من رسلہ من يشائ
17_ انبيائے (ع) الہى كے درجات و مراتب ميں فرق ہونا_
و ما كان الله ليطلعكم على الغيب و لكن الله يجتبى من رسلہ من يشائ
اگر خداوند متعال فقط اپنے بعض انبياء (ع) كو علم غيب عطا فرماتا ہے (جيساكہ آيت ميں احتمال ديا گيا ہے) تو اس سے پتہ چلتا ہے انبياء (ع) مختلفمراتب اور درجات كے حامل ہيں_
18_ تمام انبيائے الہى (ع) كا غيب سے آگاہ ہونا_ *
و لكن الله يجتبى من رسلہ من يشائ
يہ اس بنا پر كہ جب "من"، "مصن يشائ"كيلئے بيان ہو_ يعنى خداوند عالم غيب سے آگاہ كرنے كيلئے جس كو چاہتا ہے منتخب كرليتا ہے لہذا اس نے اس مقصد كيلئے اپنے انبياء (ع) كو منتخب كرليا ہے_
19_ پيغمبراكرم(ص) كا علم غيب كے ذريعے، اپنى امت كے پاك و ناپاك (مؤمن و منافق) افراد سے آگاہ ہونا_
و ما كان الله ... و لكن الله يجتبى من رسلہ من يشائ
"من رسلہ"سے مراد خواہ بعض انبياء (ع) ہوں يا سب كے سب، يقيناً پيغمبراسلام(ص) ان ميں سے ايك ہيں_
20_ خداوند متعال اپنے انبياء (ع) كو علم غيب عطا كرنے والا ہے_
و ما كان الله ليطلعكم على الغيب و لكن الله يجتبى من رسلہ من يشائ
21_ خداوند متعال اور اسكے تمام انبياء (ع) پر ايمان لانا ضرورى ہے_
فامنوا بالله و رُسلہ
22_ خداوند متعال اور انبياء (ع) پر ايمان، انسان كو پاك افراد كے زمرے ميں شامل كرديتا ہے_
حتى يميز الخبيث من الطيب ... فامنوا بالله و رسلہ
يہ اس بنا پر كہ جب جملہ "فامنوا ..."جملہ "و حتى يميز ..."پر متفرع ہو يعنى جب سنت الہى يہ ہے كہ پاك و ناپاك افراد كو مشخص كرديا جائے تو پاك افراد كے زمرے ميں شامل ہونے كيلئے خدا و رسول(ص) پر حقيقى ايمان ركھنے كے علاوہ اور كوئي چارہ نہيں_
23_ انبياء (ع) كا غيب و پنہاں (پاكى و ناپاكى اور انسانوں كے حقيقى منافع و نقصان) سے آگاہ ہونا ان پر ايمان لانے كے ضرورى ہونے كى دليل ہے_

و ما كان الله ليطلعكم على الغيب و لكن الله يجتبى من رسلہ من يشاء فأمنوا بالله و رسلہ
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب جملہ "فامنوا ..."جملہ "و لكن الله يجتبى من رسلہ"پر متفرع ہو_ يعنى چونكہ انبياء (ع) غيب سے آگاہ ہيں لہذا ان پر ايمان لانا ضرورى ہے_ كيونكہ فقط وہى ہستياں،امور كے حقائق سے آگاہ ہيں اور سعادت و شقاوت كے راستوں كو پہچانتے ہيں_
24_ تقوي اختيار كرنے والے مؤمنين كيلئے اجر عظيم _
و ان تؤمنوا و تتقوا فلكم اجر عظيم
25_ ايمان كے ساتھ ساتھ تقوي كا ضرورى ہونا_
و ان تؤمنوا و تتقوا فلكم اجر عظيم
26_ اجر عظيم كا استحقاق، خدا و رسول(ص) پر ايمان لانے اور ان كى مخالفت نہ كرنے سے مربوط ہے_
و ان تؤمنوا و تتقوا فلكم اجر عظيم
چونكہ كلمہ "اجر" اس اجر ميں ظہور ركھتا ہے جو استحقاق كى بنياد پر ديا جاتا ہے_ لہذا اس مطلب ميں كلمہ "استحقاق"استعمال كيا گيا ہے_
27_ ايمان اور تقوي كى طرف تشويق كرنے كيلئے اجر و ثواب كا وعدہ و ضمانت دينا، ايك قرآنى روش ہے_

و ان تؤمنوا و تتقوا فلکم اجر عظیم
8 2_ بعض مؤمنین کی طرف سے انسانوں کے خفیہ امور اور غیب سے آگاہی حاصل کرنے کا تقاضا کیا جانا تاکہ وہ مؤمن اور غیرمؤمن (طیب و خبیث) افراد میں تمیز کرسکیں_
و ما کان الله لیطلعکم علی الغیب
اس آیت کے شان نزول میں منقول ہے کہ بعض مؤمنین، ایسی علامتوں کا تقاضا کرر ہے تھے کہ جن کے ذریعے وہ مؤمنین اور منافقین میں تمیز کرسکیں، تب خداوند متعال نے مندرجہ بالا آیت نازل فرمائي_
----

(١٨٠) وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاہُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ ہُوَ خَيْرًا لَّہُمْ بَلْ ہُوَ شَرٌّ لَّہُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُواْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

اور خبردار جو لوگ خدا کے ديئے ہوئے ميں بخل کرتے ہيں ان کے بارے ميں يہ نہ سوچنا کہ اس بخل ميں کچھ بھلائي ہے _ يہ بہت برا ہے اور عنقريب جس مال ميں بخل کيا ہے وه روز قيامت ان کی گردن ميں طوق بناديا جائے گا اور الله ہی کے لئے زمين و آسمان کی ملکيت ہے اور وه تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے _

1_ بخل اختيار کرنے والوں کا انفاق نہ کرنے کو منافع اور ثمر بخش سمجھنا، ايك غلط تصور ہے_
و لايحسبن الذين يبخلون ... هو خيراً لهم
2_ اضافی اموالميں سے انفاق کرنا ضروری ہے_

و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ
مندرجہ بالا مطلب ميں "من فضلہ"کی ضمير "ما اتيهم الله " کے "ما"کی طرف پلٹائي گئي ہے_ اس بنا پر "فضل" ضرورت سے زائد کے معنی ميں ہوگا_ اسمطلب کی تائيد رسول خدا(ص) کے اس فرمان سے ہوتی ہے : "ما من ذی رحم ياتی ذارحمہ فيسألہ من فضل ما اعطاه الله اياه فيبخل عليہ الا خرج لہ يوم القيامة من جہنم شجاع يتلمظ حتي يطوقہ" جب کوئي شخص اپنے رشتہ دار سے سوال کرے کہ الله تعالی کے عطا کرده مال ميں سے کچھ عنايت کرے اور وه عطا کرنے ميں بخل کرے تو روز قيامت جہنم سے ايك سانپ نکلے گا جو اس کے گلے کا طوق بن جائے گا_اسکے بعد آپ(ص) نے مندرجہ بالا آيت کی تلاوت فرمائي "و لايحسبن ..." (1)
3_ ضرر و نقصان ،اضافی اموال ميں سے انفاق نہ کرنے کا برا انجام _

و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ ... بل هو شر لهم
4_ انسانوں كيلئے عنايات الہى (مادى و معنوى وسائل) ان پر خدا وند عالم كا فضل ہے كہ اور يہ اس كى ملكيت ہيں_
و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ
5_ مال و دولت كے خداوند عالم كى جانب سے ہونے پر توجہ كرنا، انفاق و بخشش كو آسان بناديتا ہے اور بخل و كنجوسى كى برائي كو واضح كرتا ہے_
و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ
خداوند متعال كا يہ ياددہانى كرانا كہ تم لوگوں كے اموال خداوندمتعال كى طرف سے فضل ہے (بما اتيهم الله من فضلہ) اس كا مقصد، انسان كيلئے انفاق و بخشش كو آسان بنانا اور بخل كى برائي كو ظاہر كرنا ہے_
6_ انسان كيلئے خداوند متعال كى عنايات(مادى و معنوى وسائل) كا قابل قدر ہونا_
و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ
يہ كہ خداوند عالم نے جو وسائل انسانوں كو عطا كئے ہيں، انہيں اپنا فضل كہا ہے اور ان كى نسبت اپنى جانب دى ہے، اس سے ان كى قدر و منزلت ظاہر ہوتى ہے_ البتہ يہ اس بنا پر ہے كہ جب "فضلہ"كى ضمير "الله "كى طرف پلٹائي جائے نہ كہ "ما اتيهم الله " كى طرف _

------

1)الدر المنثور ج2 ص395.

7_ جہاد كے اخراجات ادا نہ كرنا، بخل كے مصاديق ميں سے ہے_
و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ
چونكہ مذكورہ آيت، آيات جہاد كے بعد آئي ہے، اس سے يہ نكتہ ظاہر ہوتا ہے كہ "الذين يبخلون ..."كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك وہ لوگ ہيں جو جہاد كے اخراجات ادا كرنے سے پرہيز اور بخل كرتے ہيں_
8_ جہاد كے اخراجات پورے كرنے اور ضرورت مندوں كى دستگيرى كرنے كے سلسلے ميں ثروت مند افراد كى بھارى ذمہ داري_
و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ
اگر "فضل" كا معني، ضروريات سے زائد ہو تو يہ ثروت مند افراد ہيں كہ جن كى ثروت ان كى ضروريات سے زيادہ ہے_
9_ انسان اپنے نفع و نقصان كى صحيح پہچان نہ ركھنے كى وجہ سے بخل كرتا ہے_
و لايحسبن الذين يبخلون ... هو خيراً لهم بل هو شر لهم
10_ انسان كا اپنے نفع و نقصان كو صحيح طور پر درك كرنا، خداوند متعال كى طرف سے ديئے گئے مال و دولت سے بخشش و انفاق كرنے اور بخل سے بچنے كا راستہ ہموار كرتا ہے_
و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضلہ هو خيراً لهم بل هو شر لهم
11_ آسمانى تعليمات، خير و شر كى پہچان كا منبع ہيں_
و لايحسبن ... هو خيراً لهم بل هو شر لهم
12_ قيامت كے دن بخيلوں كا مال و منال، طوق كى صورت ميں ان كى گردن ميں لٹكا ہوگا_
سيطوقون ما بخلوا بہ يوم القيمة
13_ قيامت كے دن بخيل افراد كے گلے ميں ان كے مال و دولت كا لٹكايا جانا ، بخل و كنجوسى كى برائي اور ضرر كى علامت ہے_
بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا بہ يوم القيمة
جملہ "سيطوقون ما بخلوا ..."كلمہ "شر"كى تفسير ہے_ يعنى قيامت كے دن اپنے مال و دولت كو دوش پر لادے ہوئے (گلے ميں لٹكائے ہوئے) آنا، ايك ايسا شر ہے جو بخيل افراد كے دامن گير ہوگا_ مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "سيطوقون ..."كا ظاہرى معنى مراد ہو_

14_ قیامت کے دن جمادات اور اشیاء کا محشور ہونا_

سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمة
15_ اخروی عذاب و عقوبت کا گناہ و عصیان کے مطابق ہونا_
سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمة
بخیلوں کے گلے میں ان کا مال طوق بناکر لٹکا یا جانا، اس مال سے ان کے شدید لگاؤ اور وابستگی کی وجہ سےہے_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عذاب آخرت اور گناہ میں مناسبت ہوگي_
16_ معاد کا جسمانی ہونا_
سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمة
مندرجہ بالامطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "سیطوقون ..."کا ظاہری معنی لیا جائے_
17_ بخل اختیار کرنے کی حرمت اور خداوند متعال کا بخیلوں کی سخت مذمت کرنا_
و لایحسبن ... سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمة
18_ قیامت کے دن بخیل افراد، اپنے کاندھے پر بخل کے گناہ کا سنگین بوجھ اٹھائے ہوں گے_
سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمة
بعض کے نزديك یہاں "سیطوقون ..."کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ وبال اور گناہ جیسا کوئي کلمہ، "ما بخلوا ..."سے پہلے مقدر ہے_ یعنی وہ لوگ اپنے بخل کے گناہ کے وبال کو اپنے دوش پر اٹھائے ہوئے ہوں گے_
19_ قیامت کا دن حقیقی خیر و شر کے ظہور کا میدان ہے_
و لایحسبن الذین ... ہو خیراً لھم بل ہو شر لہم سیطوقون ... یوم القیمة
20_ انسان کیلئے، اپنے ذاتی مال میں حق تصرف کی محدودیت_
و لایحسبن الذین ... سیطوقون ما بخلوا بہ
21_ یہ خداوندمتعال ہے کہ جو آسمان و زمین (پوری کائنات) کا حقیقی و اصلی مالك ہے_
وللہ میراث السموات والارض
22_ خداوند عالم کی مطلق مالکیت_
وللہ میراث السصموات والارض
23_ انسان کی ثروت اور دولت، خداوند متعال کی ملکیت ہے اور اسی کی جانب پلٹ جائے گي_
بما اتھم اللہ من فضلہ ...وللہ میراث السموات والارض
24_ آسمانوں کا متعدد ہونا_

وللہ میراث السموات
25_ انسان کے ہاتھ سے اسکے تمام مال و دولت کے نکل جانے کی جانب توجہ، بخل اور انفاق نہ کرنے کی برائي کو پہچاننے کا باعث بنتی ہے_
و لایحسبن الذین یبخلون ... وللہ میراث السموات والارض
جملہ "وللہ میراث الصسموات ..."سے یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مال و دولت تمہارے ہاتھوں سے نکل کر خداوند متعال کی جانب پلٹ جائے گي، پس کیوں نہیں انفاق کرتے؟ اور اپنے آپ کو انفاق کے اجر و ثواب سے محروم کرتے ہو؟
26_ خداوند متعال کا انسان کے تمام اعمال اور کردار سے مکمل اور دقیق طور پر آگاہ ہونا_
واللہ بما تعملون خبیر
27_ خداوند عالم کی علی الاطلاق مالکیت اور انسانی اعمال و کردار سے اسکی آگاہی کی جانب توجہ، انفاق اور بخل سے بچنے کو آسان بنادیتی ہے_
و لایحسبن الذین یبخلون ... وللہ میراث السموات والارض واللہ بما تعملون خبیر
28_ بخیل افراد کے بارے میں خداوند متعال کی جانب سے تہدید اور تنبیہ _

واللہ بما تعملون خبیر
29_ زکات نہ دینے والوں کے اموال کا قیامت کے دن ان کے گلے میں ادہا کی شکل میں لٹکایا جانا_
سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمة
امام صادق (ع) سے "سیطوقون ما بخلوا بہ ..."کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ(ع) نے فرمایا: ما من احد یمنع من زکاة مالہ شیئاً الا جعل الله عزوجل ذلك یوم القیمة ثعباناً من نار مطوقاً فی عنقہ جو شخص بھی زکاۃ کے مال سے ذرہ برابر بھی رکھ لے یقینا خداوند متعال روز قیامت اسے آگ کا ادہا بناکر اس کے گلے میں لٹکادے گا(1)_
30_ ضرورت سے زیادہ مال و دولت میں سے انفاق اور خرچ نہ کرنے اور بخل اختیار کرنے کا نتیجہ، قیامت کے دن سخت عذاب الہی کی صورت میں ظاہر ہوگا_
و لایحسبن الذین یبخلون بما اتیهم الله من فضلہ
رسول خدا (ص) فرماتے ہیں: ما من ذی رحم یأتی ذا رحمہ فیسألہ من فضل ما اعطاه الله ایاه فیبخل علیہ الا خرج لہ یوم القیامة من جهنم شجاع یتلمظ حتي یطوقہ_ ثم قرأ "ولایحسبن ..."_ (2)اس حدیث کا ترجمہ اسی آیت کے مطلب 2 میں گزرچکاہے_
----

1)کافی ج3 ص502 ح1، نورالثقلین ج1 ص414 ح449، 452.
2)الدر المنثور ج2 ص395.

----

(١٨١) لَقَدْ سَمِعَ اللّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاء سَنَكْتُبُ مَا قَالُواْ وَقَتْلَهُمُ الأَنبِيَاء بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُواْ عَذَابَ الْحَرِيقِ

اللہ نے ان كى بات كو بھى سن ليا ہے جن كاكہنا ہے كہ خدا فقير ہے اورہم مالدار ہيں _ ہم ان كى اس مہمل بات كو اور ان كے انبياء كے ناحق قتل كرنے كو لكھ رہے ہيں اور انجام كار ان سے كہيں گے كہ اب جہنّم كامزہ چكھو _
1_ خداوند متعال كے فقير و محتاج ہونے اور اپنے غنى و بےنياز ہونے كے بارے ميں يہود كے بے بنياد خيالات_
275
لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنيائ
بہت سے مفسرين كا كہنا ہے كہ "الذين قالوا" سے مراد يہود ہيں_
2_ انفاق اور بخشش كے بارے ميں فرامين الہى كا يہود كى جانب سے مذاق و تمسخر اڑايا جانا_
الذين يبخلون ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير
انفاق كى ترغيب دلانے اور اہل بخل كو تہديد كرنے كے بعد يہوديوں كے كلام "ان الله فقير ..."كو نقل كرنا اس نكتہ كى جانب اشارہ ہے كہ يہوديوں نے انفاق كے بارے ميں فرمان خداوندى كا مذاق اڑاتے ہوئے يہ ا فواہ پھيلا ركھى تھى كہ آنحضرت (ص) كا خدا، فقير ہے_
3_ خداوند متعال كے مقابلے ميں غنا اور بے نيازى كا احساس اور اظہار كرنا ايك ناروا و ناپسنديدہ عمل ہے_
لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنيائ
4_ غنا اور بے نيازى كا احساس، فرامين الہى كى حكم عدولى اور ان كا مذاق اڑانے كى راہ ہموار كرتا ہے_*
الذين يبخلون بما اتيهم الله ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن أغنيائ
5_ الہى معارف اور صفات خداوندى كے بارے ميں يہود كى كوتاہ انديشي_
لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنيائ
6_ يہود كا مغرور اور خود پسند ہونا_
قالوا ان الله فقير و نحن أغنيائ
7_ خداوند متعال باتوں كا سننے والا ہے_
لقد سمع الله قول
8_ يہود كا ،اسلامى احكام و قوانين (انفاق) كے خلاف ناروا پروپيگنڈا كرنا_
و لايحسبن الذين ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنيائ
9_ خداوند متعال بندوں كے انفاق سے غنى اور بے نياز ہے_
ان الذين ... ان الله فقير و نحن اغنيآء سنكتب ما قالوا
10_ بخيل اور كنجوس زراندوز لوگ (ہميشہ) انبيائے الہى (ع) اور احكام خداوندى كے ساتھ ٹكرانے اور ان كے

276
مقابلہ ميں آنے كے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں_
و لايحسبن الذين يبخلون ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ... و نحن اغنيائ
ترك انفاق اور بخل كى برائي بيان كرنے كے بعد يہوديوں كے كلام و باطل خيالات كو نقل كرنا، گويا بخيل افراد كيلئے ايك قسم كى تنبيہ ہے كہ بخل اور ترك انفاق انسان كو ايسے خطرناك مقام تك لے جاسكتا ہے كہ جہاں تك اس نے يہوديوں كو پہنچاديا (قالوا ان الله فقير)_
11_ انسان كے كردار و گفتار كا ثبت ہونا اور ان كے مقابلے ميں انسان كى ذمہ داري_
سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق
12_ يہود كا (جان بوجھ كر) انبيائے الہى (ع) كو ناحق قتل كرنا_
سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق

انبياء (ع) كے قتل كا بالكل ناحقہونا دلالت كرتا ہے كہ يہود انبياء (ع) كى نبوت كا علم ركھنے كے باوجود، بغيرخطا اور فراموشى كے، انبيائے كرام (ع) كو قتل كرڈالتے تھے_ چونكہ اگر وہ انہيں پيغمبرنہ سمجھتے يا خطا و نسيان كے طور پر انہيں قتل كرتے تو "بغير حق" كى تعبيران پر صادق نہ آتي_
13_ انبيائے الہى (ع) ميں، شہيد ہونے والے انبياء (ع) كى كثرت_
و قتلهم الانبياء بغيرحق
14_ يہود، پيغمبراسلام(ص) كو قتل كرنے كے در پے تھے_*
و قتلهم الانبياء بغيرحق
مندرجہ بالا مطلب، زمانہ پيغمبر(ص) كے يہوديوں كى طرف قتل انبياء (ع) كى نسبت دينے كى ايك توجيہ ہے، يعنى يہوديوں كى طرف قتل انبياء (ع) كى نسبت دى گئي ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے كہ وہ پيغمبر اكرم(ص) كو قتل كرنے كى سعى كرر ہے تھے اور آنحضرت(ص) تمام انبياء (ع) كے مقام پر ہيں _
15_ خداوند متعال كو فقير و محتاج سمجھنے اور اسكى جانب ناروا نسبت دينے كى برائي كا انبياء (ع) كو قتل كرنے جيسے گناہ كے مساوى ہونا_
سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق
16_ خداوند متعال كى جانب ناروا نسبت دينا اور انبيائے (ع) الہى كو قتل كرنا، ايسے عظيم گناہ ہيں جو دوزخ كے جلانے والے عذاب كا باعث بنتے_
سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق و نقول ذوقوا عذاب الحريق
"حريق" محرق (جلانے والا) كے معنى ميں ہے يہ قابل غور ہے كہ انبياء (ع) كو قتل كرنے اور خداوند متعال كى طرف ناروا نسبت دينے كى سزا جلانے

والا عذاب ہے_ جو اس قسم كے گناہ كى سنگينى كو ظاہر كرتا ہے_
17_ خداوند متعال كى طرف فقر كى نسبت دينے والوں اور انبياء (ع) كو قتل كرنے والوں كيلئے خود خداوند متعال كى جانب سے جلانے والے عذاب كا بلاواسطہ فرمان _
نقول ذوقوا عذاب الحريق
18_ امام(ع) كو جو مال ديا جاتا ہے، اس مال كا امام(ع) كو محتاج سمجھنا گويا خداوند متعال كو فقير جاننا ہے_
لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير
امام باقر(ع) نے اس آيت كے بارے ميں فرمايا : هم الذين يزعمون ان الامام يحتاج منهم الى ما يحملون اليہ_ (1)يہ وہ لوگ ہيں جو گمان كرتے ہيں كہ امام ان كے اس مال كا نيازمند ہے جو وہ امام كو ديتے ہيں_

----

1)نورالثقلین ج1 ص416 ح456_ بحارالانوار ج24، ص278 ح4.

(١٨٢) ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللّهَ لَيْسَ بِظَلاَّمٍ لِّلْعَبِيدِ
اس لئے کہ تم نے پہلے ہی اس کے اسباب فراہم کر لئے ہیں اور خدا اپنے بندوں پرظلم نہیں کرتا ہے_
1_ آخرت میں یہود پر سخت عذاب، ان کے ناروا اعمال (خداوند متعال کی جانب فقر کی نسبت دینے اور انبیاء (ع) کو قتل

کرنے) کا نتيجہ ہے_
ذوقوا عذاب الحريق_ ذلك بما قدمت ايديكم
2_ انسانوں كيلئے اخروى عذاب اور سزا، خود ان كے اعمال كا نتيجہ ہے_
ذلك بما قدمت ايديكم
3_ زمانہ پيغمبراكرم(ص) كے يہود كا اپنے آباء و اجداد كے

گناہ (قتل انبياء (ع)) ميں شريك ہونا_
و قتلهم الانبياء بغيرحق ... ذلك بما قدمت ايديكم
يہ اس بنا پر ہے كہ جب "ايديكم"كے مخاطب عصر پيغمبراكرم(ص) كے يہود ہوں ، جملہ "ذلك بما قدمت ..."سے پتہ چلتا ہے كہ وہ انبياء (ع) كو قتل كرنے كے گناہ ميں شريك تھے كہ جو ان كے آبا ء و اجداد كے ہاتھوں انجام پايا تھا_
4_ زمانہ پيغمبراكرم(ص) كے يہود كا اپنے آبا و اجداد اور ہم مذہب لوگوں كے ہاتھوں گذشتہ انبياء (ع) كے قتل پر راضى ہونا_
و قتلهم الانبياء ... ذلك بما قدمت ايديكم
بظاہر عصر پيغمبراكرم(ص) كے يہوديوں كى طرف انبياء (ع) كے قتل كى نسبت جو "ايديكم"كى ضمير خطاب سے اخذ ہوتى ہے_ ان كے اپنے آبا و اجداد كے اعمال پر راضى ہونے كى بنا پر ہے_ چونكہ خود وہ لوگ انبياء (ع) كے قتل كے مرتكب نہيں ہوئے تھے_
5_ دوسروں كے اعمال و كردار پر راضى ہونا، انہى كے اعمال و كردار كو انجام دينے كے مترادف ہے_
و قتلهم الانبياء ... ذلك بما قدمت ايديكم
6_ بندوں كى نسبت، خداوند متعال كى جانب سے ہر قسم كے ظلم كى نفي_
و ان الله ليس بظلام للعبيد
7_ عدل خداوند متعال اور ا س كى ذات اقدس كا ظلم و ستم سے دور ہونے كا تقاضا ہے كہ بخيلوں اور انبياء (ع) كے قاتلوں كو سزا دى جائے_
و لايحسبن الذين يبخلون ... ذوقوا عذاب الحريق ... و ان الله ليس بظلام للعبيد
جملہ "و اص نص الله ..." كا "ما قدمت"پر عطف ہے_ بنابراايں يہ بخيلوں اور انبياء (ع) كے قاتلوں كے دوزخ ميں گرفتار ہونے كى ايك دوسرى وجہ ہے_ يعنى عدل الہى كا تقاضا ہے كہ وہ ظالموں كو سزا دے، اگر انہيں سزا نہيں ملتى تو يہ مظلوموں پر ظلم ہوگا_
8_ اہل دوزخ كا عذاب، خداوند متعال كى طرف سے ان پر ہرگز ظلم نہيں_
ذوقوا عذاب الحريق ... و ان الله ليس بظلام للعبيد
يہ اس بنا پر ہے كہ جب "ان الله ..."ايك محذوف مبتدا كى خبر ہو (الامرو الشأن ان الله ليس ...) يوں "قدمت ايديكم"كے قرينہ سے خداوند متعال كے ظلم نہ كرنے سے مراد يہ ہے كہ خداوند متعال سزا دينے ميں ظلم نہيں كرتا_
9_ اہل دوزخ كا عذاب، ہرگز ان كے اعمال سے زيادہ نہيں ہوگا_
ذوقوا عذاب الحريق_ ذلك بما قدمت ايديكم و ان الله ليس بظلام للعبيد

10_ خداوند متعال، ہرگز اپنے بندوں كو ارتكاب گناہ كے بغيرسزا نہيں ديتا_
ذلك بما قدمت ايديكم و ان الله ليس بظلام للعبيد
11_ اپنے اعمال و كردار كے سلسلے ميں انسان خودمختار ہے_
ذلك بما قدمت ايديكم و ان ا لله ليس بظلام للعبيد
12_ ظالموں كو سزا نہ دينا، مظلوموں پر ظلم ہے_
ذوقوا عذاب الحريق ... ذلك بما قدمت ايديكم و ان الله ليس بظلام للعبيد
مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال ("ان الله ..."كا "ما قدمت"پر عطف ہونا)پر مبنى ہے_

13_ بے گناہوں كو سزا دينا، ايك عظيم ظلم ہے_
و ان الله ليس بظلام للعبيد
مندرجہ بالامطلب دوسرے احتمال ("ان الله ..."كيلئے مبتدا كا مقدر ہونا) پر مبنى ہے_
14_ گناه سے زياده سزا دينا، ايك عظيم ظلم ہے_
و ان الله ليس بظلام للعبيد
----

(۱۸۳) الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلاَّ نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىَ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ

فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
جو لوگ يہ كہتے ہيں كہ اللہ نے ہم سے عہد ليا ہے كہ ہم اس وقت تك كسى رسول پر ايمان نہ لائيں جب تك وہ ايسى قربانى پيش نہ كرے جسے آسمانى آگ كھا جائے تو ان سے كہہ ديجئے كہ مجھ سے پہلے بہت سے رسول معجزات اور تمہارى فرمائشے كے مطابق صداقت كى نشانى لے آئے پھر تم نے انھيں كيوں قتل كرديا اگر تم اپنى بات ميں سچّے ہو _
1_ يہوديوں كے خيال ميں انبياء (ع) پر ايمان لانے كيلئے خداوند متعال نے يہ عہد ليا ہے كہ انبياء (ع) ايسى قربانى پيش كريں جسے غيبى آتش آكر جلادے_
الذين قالوا ان اللہ عہد الينا الانؤمن لرسول حتى يأتينا بقربان تأكلہ النار
2_ آنحضرت(ص) پر ايمان لانے كيلئے يہود نے يہ شرط ركھى

ہوئي تھى كہ پيغمبراكرم(ص) كى قربانى آگ ميں جل جائے_
الذين قالوا ان اللہ ... حتى يأتينا بقربان تاكلہ النار
"قربان"كا معنى ہر وہ چيز ہے جس كے وسيلے سے انسان خداوند متعال كا قرب حاصل كرتا ہے اور گذشتہ امتوں كى قربانى گائے، بھيڑ اور اونٹ وغيرہ تھے جو خداوند متعال سے تقرب حاصل كرنے كيلئے ذبح كئے جاتے تھے_(تاج العروس)
3_ حضرت موسي (ع) كى بعثت كے بعد، رسالت و نبوت كے ختم نہ ہونے كے بارے ميں يہود كا اعتقاد و اعتراف_
الانؤمن لرسول حتى ياتينا بقربان
اگر يہود حضرت موسي (ع) كى نبوت كى خاتميت كے مدعى ہوتے تو انہيں پيغمبراسلام(ص) سے يہ كہنا چاہيے تھا كہ ہم سے عہد ليا گيا ہے كہ ہم كسى بھى مدعي رسالت پر ايمان نہ لائيننہ يہ كہ وہ سچے نبى و رسول كى نشانى بيان كرنے لگتے_
4_ يہودي، الہى عہد و پيمان كے ساتھ اپنى وفادارى كے مدعى تھے_
ان اللہ عہد الينا الا نؤمن لرسول
5_ يہوديوں كا دين اور ديندارى كے نام پر اسلام اور پيغمبراكرم (ص) كے خلاف معركہ آرائي _
ان اللہ عہد الينا الا نؤمن لرسول حتى ياتينا بقربان
چونكہ يہود كا دعوي تھا كہ وہ فرامين خداوندى كى پيروى كرتے ہوئے اور عہد الہى سے وفا كرتے ہوئے، پيغمبر اكرم(ص) پر ايمان نہيں لار ہے_
6_ يہود كى نظر ميں مدعى رسالت كى سچائي كى علامت، قربانى كا غيبى آتش سے جلنا ہے_
الانؤمن لرسول حتى ياتينا بقربان تاكلہ النار
7_ اديان الہى ميں، قربانى كے حكم كا موجود ہونا_
حتي ياتينا بقربان تاكلہ النار
8_ بنى اسرائيل كيلئے روشن دلائل (معجزات و براہين) كے ساتھ متعدد انبيا ء (ع) كا مبعوث ہونا_
قد جائكم رسل من قبلى بالبينات
9_ بنى اسرائيل كے بعض انبياء (ع) اور رسولوں (ع) كے معجزہ كے طور پر قربانى كا غيبى آگ سے جلنا_
قال ان اللہ عہد الينا ... قد جائكم رسل ... و بالذى قلتم
10_ خداوند متعال كى تعليم كے مطابق، پيغمبر اكرم (ص) كا يہود كے خلاف استدلال كرنا_
قل قد جائكم رسل من قبلى بالبينات وبالذى قلتم فلم قتلتموھم

11_ اثبات نبوت كے طريقوں ميں سے ايك معجزہ ہے_
قد جائكم رسل من قبلى بالبينات و بالذى قلتم
12_ انبياء (ع) كى حقانيت كا علم ركھنے اور ان كے معجزات ديكھنے كے باوجود، يہود كے ہاتھوں بہت سے انبيائے الہى (ع) كا شہيد ہونا _

قل قد جائكم رسل من قبلی بالبينات و بالذی قلتم فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين
دليل كو اس وقت "بينة"كہا جاتا ہے كہ جب وه مدمقابل كيلئے حق كو روشن كرے اور اسے اسكی حقانيت سے آگاه كرے_ لہذا يہود جانتے تھے اور ان كيلئے روشن تھا كہ وه حقيقی انبياء (ع) كو قتل كررہے ہيں_
13_ يہودي، انبياء (ع) سے اپنا طلب كرده معجزه (قربانی كا غيبی آگ سے جلنا) ديكھنے كے باوجود بھي، نہ فقط ان پر ايمان نہيں لائے بلكہ انہيں قتل كرڈالا_
قل قد جائكم رسل من قبلی ... و بالذی قلتم فلم قتلتموهم
14_ پيغمبراكرم (ص) كا يہوديوں كی گذشتہ تاريخ كی بنياد پران كے خلاف استدلال كرنا_
قل قد جائكم رسل من قبلی ... فلم قتلتموهم
15_ ہر امت كی تاريخ; اسكی نفسيات، خصائل اور اسكے آئندہ كے لائحہ عمل كی تشخيص و پہچان كا منبع ہے_
قد جائكم ... فلم قتلتموهم
خداوند متعال يہود كی عادات و خصائل اور تاريخی اثرات كے ذريعے، زمانہ پيغمبر(ص) كے يہوديوں كے خلاف استدلال كرتے ہوئے ان كے آئنده كے لائحہ عمل كو آشكار كر رہا ہے_ يہ استدلال اس بنياد پر قائم ہے كہ ہر امت و قوم كی تاريخ اورگذشتہ اعمال اسكے مستقبل كی نشاندہی كرتے ہيں اور اس پر حاكم عادات و نفسيات كی معرفت كا بہترين وسيلہ و منبع ہيں_
16_ يہود كا پيغمبراكرم(ص) كے ساتھ منافقانہ رويہ_
الذين قالوا ان الله عہد الينا الا نؤمن لرسول ... فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين
جملہ "فلما قتلتموهم ان كنتم صادقين" يہ بيان كر رہا ہے كہ يہود، معجزه ديكھنے كی صورت ميں ايمان لانے كا دعوي كرنے كے باوجود، ايمان لانے كا قصد نہيں ركھتے تھے_
17_ يہوديوں كی خرافات پسندي، جمود اور ہٹ دھرمي_ *
الذين قالوا ان الله عہد الينا الا نؤمن لرسول حتی ياتينا بقربان: تأكلہ النار
1_ جملہ "الا نؤمن لرسول"كا ظاہری معنی يہ ہے كہ خداوند متعال نے ہميں حكم ديا ہے كہ جو شخص

284

فلاں خاص معجزه نہيں ركھتا اس پر ايمان نہ لائيں خواه وه پيغمبرہی كيوں نہ ہو، چونكہ انہوں نے يہ نہيں كہا كہ "الا نؤمن لمدعی الرسالة"اور يہ كہ اگر نبی ہو تب بھی ايمان نہ لانا جب تك فلاں خاص معجزه نہ دكھائے_ سوائے خرافات كے اور كچھ نہيں_
2_ بالفرض اس قسم كا عہد ليا بھی گيا ہو تو انہيں سوچنا چاہيئے كہ اس قسم كی قربانی سچے اور جھوٹے كی پہچان كيلئے ايك معجزه ہے نہ كہ يہ خود مقصود ہے اور اس پر اصرار كرنا جمود ہٹ دھرمی و كی علامت ہے_
18_ دوسروں كے اعمال پر راضی ہونا، ان كی انجام دہی ميں شريك ہونے كے برابر ہے_ *
فلم قتلتموهم
عصر پيغمبراكرم(ص) كے يہوديوں كی طرف انبياء (ع) كے قتل كی نسبت يقيناً حقيقی نہيں ہے_ چونكہ انہوں نے گذشتہ انبياء (ع) كو قتل نہيں كيا تھا_ لہذا بعض كا خيال ہے كہ يہ نسبت اس لحاظ سے ہے كہ وه اپنے آبا و اجداد كے اعمال پر راضی تھے_
19_ زمانہ پيغمبر(ص) كے يہود، اپنے آبا و اجداد كے ذريعے انبياء (ع) كے قتل پر راضی ہونے كے سبب، انبياء (ع) كے قاتلوں كے حكم ميں تھے_
فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين
20_ يہود كا ہٹ دھرم اور معاند ہونا_
قل قد جائكم رسل من قبلی بالبينات و بالذی قلتم فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين
21_ پيغمبراسلام(ص) پر ايمان لانے سے فرار كرنے كی خاطر يہوديوں كی بہانہ تراشي_
الذين قالوا ... فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين
جملہ "فلم قتلتموهم ..."سے ظاہر ہوتا ہے كہ ايمان لانے كيلئے ان كا مطالبہ و شرط فقط ايك بہانہ تھا_
22_ اپنا مطلوبہ معجزه (قربانی كا غيبی آگ سے جلنا) ديكھنے كی صورت ميں پيغمبراكرم(ص) پر ايمان لانے كے بارے

میں یہود کے ادعا کا جھوٹ پر مبنی ہونا_
قل قد جائکم ... فلم قتلتموھم ان کنتم صادقین
23_ یہود کے ساتھ خداوند متعال کے اس عہد کی تکذیب کہ جس کے مطابق وہ پیغمبراکرم(ص) پر اس وقت تك ایمان نہیں لائیں گے جب تك آپ(ص) ایسی قربانی پیش نہ کریں جسے غیبی آگ جلا دے_
ان اللہ عہد الینا الانؤمن ... فلم قتلتموھم ان کنتم صادقین
اگر یہود کا ادعا صحیح ہوتا تو پیغمبر اکرم(ص) کو چاہیئے تھا کہ ان کا مطالبہ پورا کرتے، نیز عہد کو "الذی قلتم" (جو تم نے کہا) سے تعبیر نہ فرماتے بلکہ یہ

فرماتے "بالعہد الذی عہد اللہ علیکم"کیونکہ اگر ان کا ادعا حقیقی ہوتا تو یہ ایك الہی عہد ہوتا نہ کہ یہود کا قول_
24_ فضول ادعا کرنے اور بہانے بنانے کی وجہ سے خداوند متعال کی جانب سے یہودیوں کی سرزنش_
الذین قالوا ان اللہ ... فلم قتلتموھم ان کنتم صادقین
25_ اہل کتاب (یہود) کے مقابلے میں قرآن کا استدلالی و منطقی رویہ_
قل قدجائکم رسل من قبلی ... فلم قتلتموھم ان کنتم صادقین
26_ یہود کا اپنے قومي، ثقافتی اور تاریخی آثار و رسوم سے محکم ارتباط و لگاؤ رکھنا_
الذین قالوا ان اللہ عہد الینا الا نؤمن ... فلم قتلتموھم ان کنتم صادقین
27_ پیغمبراکرم(ص) کے ہم عصر یہودیوں کا بعثت سے پانچ سو سال پہلے اپنے آبا و اجداد کے ہاتھوں انبیاء (ع) کے قتل ہونے پر راضی ہونا ان کی طرف خداوند متعال کی جانب سے قتل انبیاء (ع) کی نسبت دینے کا باعث بنا ہے_
قل قدجائکم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموھم
امام صادق نے مذکورہ آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا: "کان بین القاتلین و القائلین خمس ما ۃ عام ، فالزمہم اللہ القتل برضاھم ما فعلوا"(1) یعنی اس بات کے کہنے والوں اور قاتلین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا مگر اللہ تعالی نے ان کی طرف قتل کی نسبت اسلئے دی کہ وہ قاتلوں کے اس فعل پر راضی تھے_
28_ بنی اسرائیل کی قربانی کا جل جانا، اسکے بارگاہ خداوند متعال میں قبول ہونے کی علامت تھي_
حتی یاتینا بقربان تأکلہ النار
امام صادق(ع) فرماتے ہیں: کانت بنو اسرائیل اذا قربت القربان تخرج نار تاکل قربان من قبل منہ ... (2) جب بنی اسرائیل قربانی کرتے تو قبول ہونے والی قربانی کو آگ جلا دیتي_
29_ کسی کے ناحق قتل پر راضی ہونا، خود اسے قتل کرنے کے مترادف ہے_
فلم قتلتموھم
امام صادق(ع) مذکورہ آیت سے تنقیح مناط کی بناپرفرماتے ہیں: ... لعن اللہ المرجئۃ ... ان ھؤلاء یقولون : ان قتلتنا مؤمنون
----

1)کافی ج2 ص409 ح1، تفسیر برھان ج1 ص328 ح2/، 4، 6.
2)کافی ج4 ص335 ح16، نورالثقلین ج1 ص417 ح462.

فدمائنا متلطخہ بثیابھم الي یوم القیمۃ ان اللہ حکی عن قوم فی کتابہ : الا نؤمن لرسول ... فلم قتلتموھم ..." قال : کان بین القاتلین و القائلین خمسمأۃ عام فالزمھم اللہ القتل برضاھم ما فعلوا_ (1) خدا کی لعنت ہو مرجئہ پر ، یہ کہتے ہیں ہمارے (اہل بیت (ع)) قاتل بھی مؤمن ہیں _ پس ان (مرجئہ) کے د امن قیامت تك ہمارے خون سے آلودہ ہیں کیونکہ خداوند متعال اپنی کتاب میں اس قوم کے بارے میں فرمارہاہے " الا نؤمن لرسول ... فلم قتلتموہم ..." امام (ع) نے فرمایا قاتلین اور قائلین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالی نے کہنے والوں کی طرف قتل کی نسبت دی کیونکہ وہ اس فعل قتل پر راضی تھے_

----

1)کافی ج2 ص409 ح1، تفسیر عیاشی ج1 ص208 ح163.

(۱۸۴) فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآؤُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ
اس کے بعد بھی آپ کی تکذیب کریں تو آپ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب ہوچکی ہے جو معجزات ، مواعظ اور روشن کتاب سب کچھ لے کر آئے تھے _
1_ یہود کا پیغمبراسلام(ص) کو جھٹلانا_
فان كذبوك
2_ یہود کی طرف سے آنحضرت (ص) کو جھٹلائے جانے پر آپ (ص) کا غمگین ہونا_*

فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك
آیت کا لب ولہجہ بتا رہا ہے کہ پیغمبراکرم(ص) اپنی تکذیب پر غمگین تھے بعض نے جواب شرط کو محذوف قرار دیتے ہوئے یوں کہا ہے:"ان كذبوك فلا تحزن" اس لحاظ سے جملہ "فقد كذب" کو " لا تحزن"کی علت قرار دیا گیا ہے_
3_ یہود کی طرف سے پیغمبر اکرم(ص) کو جھٹلائے جانے پر خداوند متعال کا آنحضرت(ص) کو تسلی و تشفی دینا_
فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك
4_ لوگوں کی مخالفت اور تکذیب کے باوجود خداوند متعال کی طرف سے پیغمبراکرم(ص) کو انجام رسالت میں استقامت و پائیداری دکھانے کی ترغیب_
فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك
5_ یہودیوں کا رسالت پیغمبراکرم(ص) کے دائرے میں ہونا_
فان كذبوك
یہودیوں کے پیغمبراکرم(ص) کو جھٹلانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ(ص) نے انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھي_
6_ رسالت انبیاء (ع) کو جھٹلانا، ان کی مخالفت کرنے کے رائج طریقوں میں سے ایك طریقہ ہے_
فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك
7_ بہت سے انبیاء (ع) کا روشن دلائل (برہان و معجزہ) کا حامل ہونے کے باوجود،جھٹلایا جانا_
فقد كذب رسل من قبلك جاؤ بالبينات والزبر والكتاب المنير

8_ انبیاء (ع) کو جھٹلانے والے، خداوند متعال کی طرف سے سرزنش و ملامت کا نشانہ بنتے ہیں_
فان كذبوك ... جاؤ بالبينات والزبرو الكتاب المنير
جملہ "جاؤ بالبينات"، "رسل"کیلئے حال یا صفت ہے_ یعنی انبیاء (ع) کو اپنی رسالت کیلئے روشن دلائل رکھنے کے باوجود، بعض لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا_ یہ تعبیر ان کی شدید مذمت کو ظاہری کررہی ہے_
9_ انبیائے الہی (ع) روشن دلائل (برہان و معجزہ) سے بہرہ مند ہونے اور "زُبُر"(حکمت و موعظہ پر مشتمل کتب) کے حامل ہونے کے علاوہ روشن اور واضح کتاب لانے والے تھے_
رسل من قبلك جاؤ بالبينات والزُبر والكتاب المنير
"منیر"کا معنی روشنی پھیلانے والا اور روشن دونوں ہیں_
10_ آسمانی کتب کا ضرورت کے ہر پہلو کو روشن کرنا_
جاؤ ... والكتاب المنير
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "منیر" کا معنی روشنی

پھیلانے والا ہو_ یہاں اس کا متعلق حذف ہوگیا ہے تاکہ عموم و شمول پر دلالت کرے _ یعنی ہر وہ چیز جس کی لوگوں کو ضرورت ہے اور جس کی توقع وہ اس کتاب سے رکھتے ہیں وہ اس میں بیان ہوئي ہے_
11_ آسمانی کتابوں کا قابل فہم اور ان کے ظواہر کا حجت ہونا_
جاؤ بالبينات والزبر و الكتاب المنير
اگر آسمانی کتب قابل فہم نہ ہوں تو نہ تو روشن ہوں گی اور نہ ہی روشنی پھیلانے والي_ اور جب قابل فہم ہیں تو ان کے ظواہر، مکلفین کیلئے حجت ہیں_
12_ بہت سے انبیاء (ع) کا روشن دلائل، آسمانی کتب اور حرام وحلال کے احکام کے حامل ہونے کے باوجود جھٹلایا جانا_
فان كذ بوك ... جاؤ بالبينات والزبر والكتاب المنير
اما م باقر(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: "فان كذبوك فقد ... جاؤ بالبينات هى الايات "والزبر"و هى كتب الانبياء بالنبوة " والكتاب المنير " الحلال والحرام_ (1)" البينات" سے مراد نشانیاں " الزبر"سے مراد انبیاء (ع) کی کتب نبوت اور "الکتاب المنیر" سے مراد حلال و حرام ہیں_

يهود: 1، 2، 3، 5
----

1)تفسير قمی ج1 ص127، تفسير برهان ج1 ص328 ح1.

(۱۸۵) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَما الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ

ہر نفس موت كا مزه چكھنے والا ہے او رتمہارا مكمل بدلہ تو صرف قيامت كے دن ملے گا_ اس وقت جسے جہنم سے بچا لياگيا اورجنت ميںداخل كرديا گيا وہ كامياب ہے او رزندگانى دنياتو صرف دھو كہ كاسرمايہ ہے _
1_ موت، سب لوگوں كا حتمى انجام ہے_
كل نفس ذائقة الموت
2_ قيامت كے دن اعمال كى پورى پورى سزا پانے كے بارے ميں خداوند متعال كا وعدہ_
و انما توفون اجوركم يوم القيمة
"توفون"كا مصدر "توفية"ہے جس كا معنى پورا اور مكمل دريافت كرنا ہے_
3_ فقط قيامت كے دن ہى اعمال كى پورى پورى سزا دى جائے گي_
و انما توفون اجوركم يوم القيمة
4_ قيامت كے دن انسان كے ا عمال كى عادلانہ جزا اور ان كا دقيق محاسبہ_
و انما توفون اجوركم يوم القيمة
"توفون"(عمل كے مقابلے ميں پورى پورى جزا عطا ہونا) اعمال كے دقيق محاسبے كى حكايت كر رہا ہے، نيز جزا دينے ميں عدل و انصاف كے لحاظ ركھنے كى بھى علامت ہے_
5_ قيامت كے علاوه (دنيا و عالم برزخ ميں) بعض اعمال كى جزا و سزا حاصل ہونا_ *
و انما توفون اجوركم يوم القيمة
كلمہ "انما" ، " پورى پورى جزا يا سزا كے

دريافت كرنے كو، روزقيامت ميں منحصر كررہا ہے_ لہذا اس كا مفہوم يہ ہے كہ بعض سزا و جزا قيامت كے علاوه كسى اور وقت بھى دى جاتى ہيںاور اس غير قيامت سے مراد ہوسكتا ہے دنيا ہو يا عالم برزخ يا دونوں _
6_ پيغمبراكرم(ص) كے ساتھ ابلاغ رسالت اور اسكى مشكلات اور مصائب برداشت كرنے كے عوض، آخرت ميں پورى جزا كا وعدہ_
فان كذبوك ... و انما توفون اجوركم يوم القيامة
گذشتہ آيت كے قرينے سے جو پيغمبر اكرم(ص) كى تسلى و تشفى كيلئے نازل ہوئي تھى ، "انما توفون اجوركم "كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك، ابلاغ رسالت كے عوض پيغمبر اكرم(ص) كا مكمل اور پورا پورا اجر ہے جو آپ(ص) كو قيامت كے دن عطا ہوگا_

7_ اُخروی منافع سے بہره مندي، انسان کے دنیوی اعمال کا نتیجہ ہے_
و انما توفون اجورکم یوم القیمة
8_ موت،ا نسان کی نابودی نہیں بلکہ قیامت میں وارد ہونے کا ایك مرحلہ ہے_
کل نفس ذائقة الموت و انما توفون اجورکم یوم القیمة
9_ "یوم القیمة"، روز جزا کے ناموں میں سے ایك نام ہے_
و انما توفون اجورکم یوم القیمة
10_ دوزخ، انسانوں کے ناپسندیده اعمال کی پوری پوری جزا ہوگي_
و انما توفون ... فمن زحزح عن النار
11_ بہشت، انسانوں کے نیك اعمال کی پوری پوری جزا ہوگي_
و انما توفون اجورکم یوم القیمة فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز
12_ آگ سے نجات پانے والوں اور بہشت میں داخل کئے جانے والوں کی سعادت مندی و کامیابي_
فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز
"زحزح" مصدر "زحزحة" سےیعنی دور ہونا اور یہاں نجات و رہائي پانے سے کنا یہ ہے_
13_ بہشت، سعادت مندوں کا مقام ہے_
فمن زحزح ... و ادخل الجنة فقد فاز
14_ دوزخ کے باسیوں کی بدبختی اور شقاوت_
فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز
15_ خدا کا خبردار کرنا کہ دنیوی زندگی سوائے فریب کے

اور کچھ نہیں_
و ما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور
"الغرور"یا تو مصدر ہے یعنی فریب اور دھوکہ دینا یا اسم فاعل ہے اور "غار" کی جمع ہے جس کا معنی فریب دینے والا ہے_
16_ انسانوں کی ہدایت کیلئے قرآن کا طریقہ ہے کہ وہ انہیں موت و قیامت کے دن، اعمال کی جزا و سزا اور دنیا کے فریب دہنده ہونے کی طرف متوجہ کراتا ہے_
کل نفس ذائقة الموت ... و ما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور
17_ دنیوی منافع سے فریب کھانا، اخروی سعادت و نجات سے محرومیت کا باعث بنتا ہے_
فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز و ما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور
18_ دنیوی زندگی کے سلسلے میں ہوشیار رہنا ضروری ہے_
و ما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور
خداوند متعال نے دنیوی زندگی کو فریب دہندہکہاہے تاکہ انسانوں کو سمجھائے کہ مبادا تم لوگ دنیوی زندگی کے ظاہری فریب و دھوکے میں آجاؤ اور وہ تمہیں بہشت سے غافل کردے جو کہ کامیابی و سعادت ہے_
19_ دنیوی زندگی اور اسکی لذتیں، انسان کو موت اور ان لذتوں و خوشیوں کے فانی ہونے سے غافل کردیتی ہیں_
کل نفس ذائقة الموت ... و ماالحیوة الدنیا الا متاع الغرور
موت کے آنے سے سب لوگوں کی آگاہی کے باوجود، موت کی یاددہانی اور پھر دنیوی زندگی کو فریب دہنده کہنے سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے فریب کا واضح ترین مصداق، اس کا انسانوں کو موت اوراپنی لذتوں کے فانی ہونے سے غافل کرنا ہے_
20_ حقیقی سعادت پر فائز ہونا دنیا میں میسر نہیں ہوسکتا_
فمن زحزح ... و ادخل الجنة فقد فاز و ما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور
جملہ "فمن ... ادخل الجنة فقد فاز"(پس جسےجنت میں داخل کردیا گیا وہ کامیاب ہوگیا) سے اور دنیوی زندگی کو فریب و فریب دینے سے توصیف کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ انسان کی حقیقی سعادت، دنیا میں میسر نہیںہوسکتي_

21_ اعمال كى مكمل اخروى جزا كے مقابلے ميں دنيوى منافع، ايك فريب سے زيادہ اور كچھ نہيں_
و انما توفون اجوركم يوم القيمة ... و ما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور

22_ ہر صاحب روح حتي ملائكہ مقربين اور حاملين عرش تك كا موت سے ہمكنار ہونا_
كل نفس ذائقة الموت
امام صادق(ع) مذكورہ آيت كى تفسير ميں فرماتے ہيں: انہ يموت اہل الارض حتى لايبقي احد ثم يموت اہل السماء حتي لايبقي احد الا ملك الموت و حملة العرش و جبرئيل و ميكائيل ... فيجي ملك الموت حتي يقوم بين يدى الله عزوجل ... فيقول (الله): انى قد قضيت على كل نفس فيہا الروح الموت ... (1) اس زمين كے سب باشندے موت كا شكار ہوجائيں گے يہاں تك كہ كوئي نہ رہے گا پھر آسمان والے موت كا مزہ چكھينگے يہاں تك كہ كوئي نہ رہے گا سوائے ملك الموت، حاملان عرش اور جبرئيل و ميكائيل ...كے، پھر ملك الموت خداوند متعال كے حضور آئے گا ...خداوند متعال اس سے فرمائے گا: يہ امر ميں طے كرچكاہوں كہ جس نفس ميں روح ہے وہ موت كو ضرور چكھے گا_

----

1)كافى ج3 ص256 ح25 نورالثقلين ج1 ص419 ح470.

(۱۸۶) لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُواْ أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُورِ

يقينا تم اپنے اموال اور نفوس كے ذريعہ آزمائے جاؤ گے او رجن كو تم سے پہلے كتاب دى گئي ہے اور جو مشرك ہوگئے ہيں سب كى طرف سے بہت اذيت ناك باتيں سنوگے _ اب اگر تم صبر كروگے اور تقوي اختيار كرو گے تو يہى امور ميں استحكام كا سبب ہے _

1_ مؤمنين كى دائمى و مسلسل آزمائشے، خداوند متعال كى ايك سنت ہے_
لتبلون فى اموالكم و انفسكم
"لتبلون"ميں "لام"تاكيد كيلئے اور آزمائشے كے وقوع پر خداوند متعال كى قسم كى حكايت كر رہا ہے اور نون تاكيد بھى اسكے حتمى ہونے كى تاكيد كر رہا ہے_ اسى طرح فعل مضارع " لتبلون" آزمائشے كے استمرار پر دلالت كرتا ہے_
2_ مؤمنين كے جان و مال اور جسم، ان كى آزمائشے كا وسيلہ ہيں_

لتبلون فی اموالكم و انفسكم
3_ جسم و جان كے ذریعے آزمائشے كا مرحلہ، مال كے ذریعے آزمائشے كے بعد ہے_*
لتبلون فی اموالكم و انفسكم
اموال كے ذكر كا انفس پر مقدم ہونا آزمائشے كے مرحلونكی ترتیب كی جانب اشارہ ہوسكتا ہے_
4_ مؤمنین كی مالی آزمائشے كا میدان، انفاق اور جانی آزمائشے كا میدان ،جہاد ہے_
لتبلون فی اموالكم و انفسكم
گذشتہ آیات كہ جو جہاد و انفاق كے بارے میں تھیں كے پیش نظر ہوسكتاہے كہ مالی امتحان انفاق كی طرف اور جانی امتحان جہاد كی طرف اشارہ ہو

چونكہ یہ دونوں بالترتیب انفاق و جہاد كی طرف ناظر ہیں_
5_ مؤمنین كی آزمائشے و ابتلاء پاك و ناپاك افراد كی صفوں میں تشخیص كا وسیلہ ہے_*
حتي یمیز الخبیث من الطیب ... لتبلون فی اموالكم و انفسكم
خداوند متعال نے آیت 179 (حتي یمیز الخبیث ...) میں پاك و ناپاك افراد كے مشخص كرنے كا وعدہ دیا ہے_ اس آیت میں اس تشخیص كا طریقہ (كہ جو مالی و جانی امتحان ہے) بیان كیا جا رہا ہے_
6_ مؤمنین كیلئے ضروری ہے كہ وہ ا لہی آزمائشے و امتحان كیلئے تیار رہیں_
لتبلون فی اموالكم و انفسكم
خداوند متعال اس بات كی یاددہانی كراتے ہوئے كہ مؤمنین اپنی جان و مال كے سلسلے میں آزمائے جائیں گے_ درحقیقت انہیں سمجھا رہا ہے كہ انہیں اس امر كیلئے تیار رہنا چاہیئے_
7_ موت، اخروی اجر و ثواب اور دنیا كے پرفریب ہونے كی طرف توجہ سے انسان كی آزمائشے الہی میں كامیابی كا راستہ ہموار ہوتا ہے_
كل نفس ذائقة الموت ... لتبلون فی اموالكم و انفسكم
بظاہر گذشتہ آیت (كل نفس ...) مؤمنین كے جانی و مالی امتحان میں كامیاب ہونے كی طرف ایك راہنمائي ہے_ چونكہ جہاد و فداكاری كا بہترین راستہ یہ ہے كہ انسان جانتا ہو كہ خواہ وہ جہاد كرے یا نہ كرے موت كا مزہ ضرور چكھے گا_ اور مال و دولت سے چشم پوشی كا عاقلانہ راستہ یہ ہے كہ انسان جان لے كہ دنیا اور اسكی زینتیں، پرفریب و فضول ہیں_
8_ مسلمانوں كو اہل كتاب و مشركین كی طرف سے بہت زیادہ ایذا و رنج پہنچنے كی پیشگوئي _
و لتسمعن من الذین اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذین اشركوا اذيً كثیراً
9_ آئندہ كی مشكلات سے آگاہي، ان مشكلات كے تحمل كرنے كو آسان بنا دیتی ہے_
ولتسمعن من الذین اوتوا الكتاب من قبلكم و من ا لذین اشركوا اذی كثیراً
مخالفین كی طرف سے آزار و اذیت دیئے جانے سے پہلے مسلمانوں كو اس سے آگاہ كرنے كا مقصد، انہیں تیار كرنا ہے تاكہ وہ ناگہانی مشكلات كا سامنا كرتے وقت صبر و تحمل كا دامن ہاتھ سے چھوڑ نہ دیں_
10_ صدر اسلام كے مسلمانوں كو، اہل كتاب و مشركین كی طرف سے بہت زیادہ اذیت و آزار كا سامنا تھا_
و لتسمعن من الذین اوتوا الكتاب من قبلكم و

من الذین اشركوا اذی كثیراً
11_ مسلمانوں كے خلاف مشركین اور اہل كتاب كا ایك طریقہ زبانی آزار و اذیت (غلط پروپیگنڈا) كرنا تھا_
و لتسمعن من الذین اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذین اشركوا اذيً كثیراً
12_ اہل كتاب اور مشركین كا مسلمانوں سے مسلسل دشمنی كرنا_
و لتسمعن من الذین اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذین اشركوا اذيً كثیراً
13_ حق و باطل كے درمیان دائمی مقابلہ اور تصادم_
و لتسمعن من الذین اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذین اشركوا اذيً كثیراً

14_ مسلمانوں كے ساتھ دشمنى كرنے ميں اہل كتاب كى مشركين كے ساتھ ہمراہى كا زشت و برا ہونا_
لتسمعن من الذين اوتو ا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذيً كثيراً
يہود و نصاري كو اہل كتاب كے عنوان سے ياد كرنا، مشركين كے ساتھ ان كے تعاون كى برائي كى طرف اشارہ ہے، كيونكہ اہل كتاب كے آسمانى ہونے كا تقاضا ہے كہ وہ توحيد كے مخالف اور الہى منصوبوں كے دشمن مشركين كے خلاف جنگ كريں نہ كہ وہ ان مسلمانوں كے خلاف لڑيں جو توحيد اور الہى كا موں كے مروج ہيں_
15_ مؤمنين كے اہم ترين امتحانات و آزمائشےات ميں سے ايك، مسلمانوں كو مشركين و اہل كتاب كى طرف سے آزار و اذيت كا پہنچنا ہے_
لتبلون فى اموالكم و أنفسكم و لتسمعن الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذى كثيراً
ہوسكتا ہے جملہ " و لتسمعن ... " مالى و جانى امتحان ميں سے كسى ايك كى وضاحت ہو چونكہ تہمتيں اور ناروا باتيں دلوں كو زخمى كرتى ہيں جبكہ انفاق كے خلاف غلط پروپيگنڈا،ہوسكتاہے بخل و كنجوسى كے رائج ہونے كا باعث بنے_
16_ انسا ن كے دل و روح كو اذيت و آزار پہنچانے ميں زخم زبان كا گہرا اثر _
لتبلون ... و لتسمعن من الذين ... اذيً كثيراً
يہ اس بنا پر ہےجب "لتسمعن" ، "لتبلون فى ... أنفسكم"كا مصداق بيان كر رہاہو_
17_ دشمنوں كى اذيت و آزار اور آزمائشے الہى كے مقابلے ميں صبر و تقوي اختيار كرنا ضرورى ہے_
لتبلون ... و لتسمعن ... و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور

298

18_ صبر و استقامت خواہ دشمن كے مقابلے ميں ہى كيوں نہ ہو، اس ميں حدود الہى اور تقوي كا لحاظ ركھنا ضرورى ہے_
و لتسمعن ... اذيً كثيراً و ان تصبروا و تتقوا
صبر كے بعد تقوي كے ذكر سے ظاہر ہوتا ہے كہ دشمن كے اذيت و آزار كے مقابلے ميں فرامين الہى كونظرانداز نہيں كرنا چاہيئے_
19_ لوگوں كو ايمان كے راستے سے روكنے ميں غلط پروپيگنڈے كا مؤثر كردار_
و لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب ... و ان تصبروا و تتقوا
دشمن كے پروپيگنڈے كے مقابلے ميں استقامت و پائيدارى كا حكم، مسلمانوں كے حوصلوں پر اس (غلط پروپيگنڈے) كے گہرے اثرات كے خطرے كو ظاہر كرتا ہے_
20_ الہى آزمائشے ميں كاميابى ، اس صبر سے مشروط ہے جو تقوي كے ہمراہ ہو_
لتبلون ... و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور
21_ تقوي كے ہمراہ صبر كرنے كى قدر و منزلت_
و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور
كلمہ "عزم" مصدر اور مفعول كے معنى ميں ہے_ اور "عزم الامور" مينصفت موصوف كى طرف مضاف ہے يعنى "الامور المعزومة"اور معزوم، بلند و نيك ہدف و مقصد كو كہتے ہيں كہ جس كى طرف حركت كرنا لازم ہے_ لہذا آيت كا معنى يہ ہوگا، صبر و تقوي ايك ايسا امر ہے جس كے كمال وشرف كى خاطر اسكى طرف حركت كرنا ضرورى ہے_ اور يہ كہ مفرد اسم اشارہ "ذلك"صبر و تقوي كى طرف اشارے كيلئے استعمال ہوا ہے، اس سے ان (صبر و تقوي) كے ايك ساتھ ہونے كا پتہ چلتا ہے_
22_ صبر و تقوي كى ہمراہي، دشمنوں كى اذيت و آزار كے مقابلہ ميں مؤمنين كا مضبوط قلعہ ہے_
و لتسمعن ... و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور
مذكورہمطلب ميں "عزم" كا معنى محكم ليا گيا ہے جيساكہ مجمع البيان ميں نقل ہوا ہے كہ "قيل من محكم الامور'_
23_ زكات ادا كرنا، "اموال" ميں آزمائشے كا مصداق اور اپنے آپ كو صبر پر آمادہ كرنا، "انفس" ميں امتحان كا مصداق ہے_
لتبلون فى اموالكم و أنفسكم
امام رضا (ص) نے مذكورہ آيت كى تلاوت كے بعد فرمايا: "لتبلون فى اموالكم"باخراج الزكاة و "فى أنفسكم"بتوطين الانفس

علی الصبر_ (1) یقیناً تمہاری آزمائشے کی جائے گی اموال کے سلسلہ میں زکاۃ نکالنے کے ساتھ اور انفس کے سلسلہ میں انہیں صبر پر آمادہ کرنے کے ساتھ_

------

1)عیون اخبار الرضا (ع) ج2ص 89 ح1، نورالثقلین ج1 ص421 ح474.

(١٨٧) وَإِذَ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاء ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ

اس موقع كو ياد كرو جب خدا نے جن كو كتاب دی ان سے عہد ليا كہ اسے لوگوں كے لئے بيان كريں گے او راسے چھپائيں گے نہيں _ ليكن انھوننے اس عہد كو پس پشت ڈال ديااور تھوڑی قيمت پر بيچ ديا تو يہ بہت برا سود اكيا ہے _

1_ پيغمبر اكرم(ص) اہل كتاب كے علماء كو خداوند متعال كے ساتھ ان كے عہد و ميثاق كی طرف متوجہ كرانے پر مامور تھے_
و اذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب

2_ خداوند متعال کا اہل کتاب کے علماء سے، آسمانی کتب کے مطالب کھول کر بیان کرنے اور انہیں کتمان نہ کرنے کے بارے میں ایك سنگین عہد و میثاق لینا_
و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس و لاتکتمونہ
"التبیننہ"کی ضمیر مفعول، کتاب کی طرف پلٹتی ہے_
3_ آسمانی کتابوں کے علماء کی بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کیلئے ان کے حقائق بیان کریں_
و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس
4_ اہل کتاب کے علماء کی جانب سے گذشتہ آسمانی کتب (تورات و انجیل) کے حقائق کا چھپایا جانا_
و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس و لاتکتمونہ
5_ عصر پیغمبر اکرم (ص) کے بعض لوگوں کے ایمان نہ لانے اور گمراہی اختیار کرنے کا باعث، اہل کتاب کے علماء کا حقائق کو چھپانا تھا_

و اذ اخذ الله ... و لاتکتمونہ
6_ سابقہ آسمانی کتب میں اسلام اور پیغمبراکرم(ص) کے بارے میں حقائق کا پایا جانا_*
و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس و لاتکتمونہ
ایك اہم ترین مورد جو اہل کتاب کے علماء کے منافع کی ضمانت دیتا ہے_ (واشتروا بہ ثمناً ...) پیغمبراسلام(ص) اور اسلام کی حقانیت کا کتمان ہے چونکہ وہ اپنی بقاء اسکے کتمان میں دیکھ رہے تھے_
7_ معاشرے میں آسمانی کتابوں کی وضاحت کرنے والے مبلغین کی ضرورت_
و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس
علماء سے عہد و میثاق لینا اور لوگوں کیلئے اسکی تبیین کی ضرورت پر خداوند متعال کی تاکید سے، مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے_
8_ آسمانی کتب کے حقائق کو چھپانے کی حرمت اور دینی معارف کو بیان کرنے کا وجوب_
و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس و لاتکتمونہ
9_علمائے اہل کتاب کی جانب سے میثاق الہی (کتب آسمانی کا بیان اور انکا نہ چھپانا) کو توڑنا _
فنبذوہ ورآء ظہورہم
10_ اہل کتاب کے علماء کا آسمانی کتابوں کو چھوڑ دینا اور میثاق الہی کو پس پشت ڈال دینا_
و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب ... فنبذوہ ورآء ظھورھم
"فنبذوہ"کی ضمیر مفعول کتاب کی طرف پلٹتی ہے، اور چونکہ کتاب کا بیان میثاق و عہد الهي، ہے لہذا اس ضمیر سے مراد عہد الہی بھی ہے_ یعنی کتاب اور اسکے بیان کو ترك کردیا گیا_
11_ دین فروشی کرنے اور عہد الہی کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے خداوند متعال کا اہل کتاب کے علماء کی سرزنش کرنا_
فنبذوہ ورآء ظھورھم و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً
12_ آسمانی کتب کے حقائق کا کتمان کر کے، علمائے اہل کتاب کا ا سلام کے خلاف مبارزت کرنا اور اپنا عہد و پیمان توڑ ڈالنا_
و اذ اخذ الله ... و لاتکتمونہ فنبذوہ و رآء ظھورھم
مندرجہ بالامطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب کتمان شدہ حقیقت، تورات و انجیل کی وہ بشارت ہو جو بعثت پیغمبراکرم (ص) اور اسلام و قرآن

کے بارے میں تھي_
13_ علمائے اہل کتاب کی دین فروشي اور دنیا پرستي_
و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً

14_ علمائے اہل کتاب کا معمولی سے منافع کیلئے، آسمانی کتب اور عہد الہی کے ساتھ تجارت و سوداگری کرنا_
و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً
15_ فرائض کی انجام دہی اور میثاق الہی پر عمل کرنے میں ایك رکاوٹ دنیا پرستی ہے_
لتبیننہ للناس ... فنبذوہ ... و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً
بظاہر جملہ (واشتروا بہ ...) آسمانی کتب کے چھوڑ دینے اور عہد الہی کی وفا نہ کرنے کی علت بیان کر رہا ہے_
16_ علمائے اہل کتاب، آسمانی کتب کے مطالب کے بیان کو اپنے دنیوی خسارے کا سبب سمجھتے تھے_
و اذ اخذ اللہ میثاق ... لتبیننہ للناس ... و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً
17_ (دین فروش) علمائے اہل کتاب کا ،دین اور الہی عہد و پیمان کی بلند قدر و منزلت سے آگاہ نہ ہونا_
فنبذوہ ... و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً
18_ دین کو ہاتھ سے کھودینے، آسمانی کتاب کو چھوڑ دینے اور الہی عہد و پیمان سے وفا نہ کرنے کے عوض ہر شے (دنیوی لذتوں ، زینتوں اور ...)کا ناچیز اور بے قیمت ہونا_
واشتروا بہ ثمناً قلیلاً
علمائے اہل کتاب، دین فروشی کے مقابلے میں جو کچھ حاصل کرتے تھے، خود ان کے خیال میں، کم نہیں تھا_ چونکہ وہ حقانیت پیغمبراکرم(ص) کے کتمان کے ذریعے اپنی دنیوی آرزوؤں اور لوگوں پر حکمرانی وغیرہ تك پہنچ جاتے تھے_ لیکن اسکے باوجود خداوند متعال ان سب چیزوں کو بے اہمیت اور ناچیز قرار دیتاہے_
19_ دین فروشی کے ذریعے کمائے ہوئے مال و دولت کا بُرا اور قبیح ہونا_
و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون
20_ خداوند متعال نے اہل کتاب سے عہد و پیمان لیا تھا کہ وہ بعثت پیغمبر(ص) کے بعد آنحضرت(ص) کی نبوت کا اظہار کریں گے اور اسے دوسروں کے سامنے بیان کریں گے_
و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس و لاتکتمونہ
امام باقر(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: و ذلك ان اللہ اخذ میثاق الذین اوتو الکتاب فی محمد(ص) "لتبیننہ للناس"اذا

خرج و لایکتمونہ ... (1) اس سے مراد یہ ہے کہ بے شك اللہ تعالی نے اہل کتاب سے آنحضرت(ص) کے بارے میں عہد و پیمان لیا تھا کہ جب آپ (ص) تشریف لائیں تو " آپ کے سلسلہ میں لوگوں کو بتائیں اور اس امر کو نہ چھپائیں ..."

----

1)تفسیر قمی ج1 ص128، بحار الانوار ج9 ص192 ح35.

(۱۸۸) لاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَواْ وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُواْ بِمَا لَمْ يَفْعَلُواْ فَلاَ تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
خبردار جولوگ اپنے کئے پر مغرور ہیں او رچاہتے ہیںکہ جو اچھے کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے تو خبردار انھیں عذاب سے محفوظ خیال بھی نہ کرنا _ ان کے لئے دردناك عذاب ہے _
1_ عجب اورانسان کے اپنے اعمال پر خوش ہونے کا ناپسندیدہ ہونا_
لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا ... فلاتحسبنھم بمفازة من العذاب

2_ لوگوں سے آسمانی کتب کے حقائق کو کتمان کر کے علمائے اہل کتاب کا خوش ہونا_
و اذ اخذ الله میثاق ... و لاتکتمونہ ... لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا
بعض کا خیال ہے کہ "الذین"سے اہل کتاب مراد ہیں_ جیساکہ گذشتہ آیت میں بھی ان کا ذکر کیا گیا ہے اور "ما اتوا" (وہ جسے انہوں نے انجام دیا)سے مراد کتمان حقائق اور آسمانی کتب و عہد الہی کو پس پشت ڈالنا ہے_
3_ اہل کتاب کے علماء کی خودپسندی اور شہرت طلبي_
لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا
4_ علمائے اہل کتاب کا (اپنی دنیا پسندی سے نہ ٹکرانے والے) بعض حقائق کو بیان کر کے خوش ہونا_
لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا
"ما اتوا"سے مراد ہوسکتا ہے کتاب کے بعض ان حقائق کا بیان ہو کہ جو "و اشتروا بہ ثمناً" کے قرینے سے ان کی دنیا طلبی کے سد راہ نہ بنتے ہوں_
5_ تورات و انجیل کے بعض حقائق بیان نہ کرنے کی وجہ سے یہود و نصاري کے علماء کا اپنے پیروکاروں سے مدح و تعریف کی توقع رکھنا_
لاتحسبن الذین ... یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا
یہ اس بنا پر کہ جب "ما لم یفعلوا"(جو انہوں نے نہیں کیا) سے مراد پیمان الہی سے ان کی عدم وفاداری اور کتمان حقائق ہو کہ جس کے بارے میں گذشتہ آیت میں تصریح ہوچکی ہے اور مدح و ستائشے کی توقع، شاید اسلئے ہو کہ انہوں نے دینی حقائق کے کتمان سے اپنے لوگوں کے آبائي دین کی حفاظت کی ہے لہذا "یحمدوا"میں محذوف فاعل کی تفسیر میں ان کے پیروکاروں کو مراد لیا گیا ہے_
6_ کسی نیك عمل کے بغیر، مدح و تعریف کی توقع رکھنا ایك ناپسندیدہ اور مذموم امرہے_
لاتحسبن الذین ... و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا
7_ بعض علمائے اہل کتاب، اپنے فرائض پر عمل کئے بغیر، اسکے انجام دینے کا اظہار کرتے تھے اور اس انجام نہ پانے والے عمل کے عوض، مدح و تعریف کے خواہش مند تھے_
و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا
8_ اپنے فرائض پر عمل نہ کرنا اور اسے انجام دینے کا ادعا کرنا اور انجام نہ پانے والے عمل کے عوض مدح و ستائشے کی توقع رکھنا ایك ناپسندیدہ امرہے اور دنیا و آخرت کے عذاب کا باعث بنتا ہے_

و یحبون ان یحمدوا ... فلاتحسبنھم بمفازة من العذاب و لھم عذاب الیم
کلمہ عذاب کا تکرار دلالت کر رہا ہے کہ وہ لوگ دو قسم کے عذاب میں گرفتار ہوں گے_ اور بظاہر ان دو عذابوں میں سے ایك دنیوی عذاب ہے اور دوسرا اخروی عذاب_
9_ نیك اعمال انجام دینے کے عوض، مدح و تعریف اور تشویق کی توقع رکھنا قابل مذمت نہیں_ *

لاتحسبن الذين ... يحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا
جملہ "يحبون ..." (اور چاہتے ہيں كہ اس كام پر ان كى تعريف كى جائے جو انہوں نے انجام نہيں ديا) كے مطابق يہ نتيجہ اخذ كرسكتے ہيں كہ نيك كام كرنے كى صورت ميں، مدح و ستائشے كى توقع، ناپسنديده نہيں_
10_ علمائے اہل كتاب كے ناشائستہ عمل (كتمان حقائق وغيره) كے باوجود عذاب الہى سے اپنى نجات كا باطل خيال_
و لاتحسبن الذين ... بمفازة من العذاب
كلمہ "مفازة" مصدر ميمى ہے جس كا معنى نجات پانا ہے_
11_ دردناك عذاب الہى ، چاپلوسى اور بے جا مدح و ستائشے كو پسند كرنے والے خودپسند افراد كے انتظار ميں ہے_
لاتحسبن الذين يفرحون ... و يحبون ... بمفازة ... و لهم عذاب أليم
12_ علمائے اہل كتاب كا كتمان حقائق كرنا اور ان كے دوسرے حيلے و بہانے انہيں عذاب دنيا (ذلت و شكست وغيره) سے نجات نہيں دلوا سكيں گے_
لاتحسبن الذين ... بمفازة من العذاب
مندرجہ بالا مطلب ميں پہلا عذاب، اسكے تكرار كے قرينے سے، دنيوى عذاب ہے_
13_ دردناك عذاب كا، بے جا مدح و تعريف اور چاپلوسى كى توقع ركھنے اور حقائق كو چھپانے كى وجہ سے علمائے اہل كتاب كے انتظار ميں ہونا_
لاتحسبن الذين ... و لهم عذاب أليم

آسمانى كتب: 2، 4، 5
الله تعالى :
الله تعالى كا عذاب 10، 11
انجيل:
انجيل كى تعليمات5
اہل كتاب:
اہل كتاب كا دنيوى عذاب 12; اہل كتاب كا عقيده

10;اہل كتاب كى چاپلوسى 13;اہل كتاب كى خودپسندى 3;اہل كتاب كى خوشنودى 2، 4; اہل كتاب كى دنيا پرستى 4;اہل كتاب كى ذلت 12;اہل كتاب كى شكست 12;اہل كتاب كى شہرت طلبى 3;اہل كتاب كى صفات 2، 3، 4;علمائے اہل كتاب2، 3، 4، 5، 7، 10، 12; علمائے اہل كتاب كى سزا 13
تورات:
تورات كى تعليمات5
توقع:
پسنديده توقع 9;ناپسنديده توقع 6
چاپلوسي: 13
خوش ہونا: 2، 4
اپنے عمل سے خوش ہونا 1
دنيا پرستي: 4
ذلت: 12
ستائشے: 9
ناپسنديده ستائشے 11، 13
سزا: 10، 11، 13
عمل كى اخروى سزا 8;عمل كى دنيوى سزا 8

(۱۸۹) وَلِلّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاللّهُ عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

او راللہ كےلئے زمین و آسمان كی كل حكومت ہے او روہ ہرشے پر قادر ہے _
1_ فقط خداوند متعال، آسمانوں اور زمین كا مالك و فرمانروا ہے_
وللہ مُلك السّصموات والارض
"مُلك"كا معنی بادشاہی اور فرمانروائي ہے اور اس كا لازمہ مالكیت ہے_
2_ آسمانوں كا متعدد ہونا _
وللہ مُلك السّموات والارض
3_ خداوند متعال كی علی الاطلاق مالكیت كی طرف توجّہ، میثاق و عہد الہی كو نہ توڑنے، كتمان حق نہ كرنے اور دین فروشی اور خودپسندی سے بچنے كا راستہ ہموار كرتی ہے_
و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الكتاب لتبیّننّہ ... و لاتكتمونہ ... و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً ... و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا ... وللہ ملك السموات والارض
4_ خداوند متعال ہرچیز پر قدرت و طاقت ركھتا ہے_
واللہ علی كل شيء قدیر
5_ خداوند متعال كی علی الاطلاق قدرت اور منحصر مالكیت ، مستحقین عذاب كیلئے فرار كا كوئي راستہ باقی نہ رہنے كی دلیل ہے_
فلاتحسبنّہم بمفازة من العذاب ... وللہ ملك السموات والارض واللہ علی كل شيء قدیر

آسمان:
آسمان كا متعدد ہونا2;آسمانوں كا مالك،1
الله تعالى:
الله تعالى كى قدرت4، 5; الله تعالى كى مالكيت، 3، 5
تقوي:

تقوي كا پيش خيمہ 3
دين فروشي:
دين فروشى كے موانع 3
راه و روش:
راه و روش كى بنيادين، 3
رشد و تكامل:
رشد و تكامل كے اسباب 3
زمين:
زمين كا مالك1
عجب:
عجب كے موانع 3
عذاب:
اہل عذاب 5
علم:
علم كے اثرات 3
عہد شكني:
عہد شكنى كے موانع 3
كتمان حق:
كتمان حق كے موانع 3

(۱۹۰) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الألْبَابِ
بيشك زمين و آسمان كى خلقت اور ليل و نہا ركى آمد و رفت ميں صاحبان عقل كے لئے قدرت خدا كى نشانياں ہيں _
1_ آسمانوں اور زمين كى خلقت اور دن رات كى گردش ميں خداوند متعال كى على الاطلاق قدرت كى بہت سى نشانياں موجود ہيں_
والله على كل شيئ: قدير_ انّ فى خلق السموات والارض و اختلاف الليل والنهار لآيات
ہوسكتا ہے جملہ " انّ فى ..." خداوند متعال كى اس على الاطلاق قدرت (والله على كل شيء قدير) كيلئے ايك دليل كا بيان ہو جس كا گذشتہ آيت ميں ذكر ہوا ہے_ لہذا "لآيات"سے خداوند متعال كى قدرت مطلقہ كى

نشانياں مراد ہونگے_
2_ آسمان اور زمين حادث اور نظم پر مشتمل ہيں_
انّ فى خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار
3_ دن رات كا نظم، آيات الہى ميں سے ہے_
انّ فى ... و اختلاف اللّيل والنّهار لآيات

4_ آسمانوں اور زمین کی پیدائشے اور دن رات کی گردش میں، کائنات پر فرمانروائي و مالکیت میں خداوند متعال کی یکتائي کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں_
وللہ ملك السموات ... انّ فی خلق السّموات ... لآیات
ہوسکتا ہے جملہ "ان فی خلق ..."مالکیت و فرمانروائي میں خداوند متعال کی یکتائي کی دلیل ہو جو گذشتہ آیت (وللہ ملك السموات ...) میں گزرچکیہے_
5_ خلقت اور اسکے مظاہر ، خداوند متعال اور اسکی صفات کی معرفت کے سرچشمے ہیں_
انّ فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل والنّھار لآیات
6_ برہان "انّي"کے ذریعے صفات خداوند متعال کی معرفت پر استدلال _
ان فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل والنّھار لآیات
برہان "انّ" یا "انّي"یعنی معلول سے علت کا سراغ لگانا_ اور آیت شریفہ میں مظاہر قدرت اور ان کی کیفیت کہ جو خدا اور اسکی صفات کے معلول ہیں ،کو خداوند متعال اور اسکی صفات کی دلیلیں اور نشانیانقرار دیا گیا ہے_
7_ خداوند متعال کا آفرینش و خلقت اور اسکے مظاہر میں غوروفکر کرنے کی رغبت دلانا_
انّ فی خلق السموات والارض و اختلاف اللّیل والنّھار لآیات لاولی الالباب
8_ عقل کی قدر و قیمت اور خداوند متعال کی معرفت میں اس کا کردار_
لآیات لاولی الالباب
"لب"سے مراد وہ عقل ہے جو خالص ہو اور وہم و خیال سے بھی دور ہو کہ جسے "خردناب" بھی کہہ سکتے ہیں_
9_ کائنات میں خداوند متعال کی نشانیوں کی کثرت و ظرافت_
انّ فی خلق ... لآیات لاولی الالباب
چونکہ فقط صاحبان عقل ناب ہی عالم خلقت میں موجود نشانیوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں نہ کہ دوسرے، لہذا ان آیات کو خاص قسم کی ظرافتکا حامل ہونا چاہیئے_ کلمہ آیات کا جمع ہونا

312
اور اس کا نکرہ لایا جانا ان نشانیوں کی کثرت و فراوانی پر دلالت کر رہا ہے_
10_ فقط عقل خالص کے حامل افراد ہی آفرینش میں موجود نشانیوں کو پا سکتے ہیں_
انّ فی خلق السماوات ... لایات لاولی الالباب
آیات الہي، عالم آفرینش میں موجود ہیں_ خواہ کوئي صاحب عقل ہو یا نہ ہو_ بنابرایں "لاولی الالباب"ان آیات سے بہرہ مند ہونے کی طرف اشارہ ہے_یعنی فقط صاحبان عقل ہی ان کے آیت و نشانی ہونے کو سمجھ سکتے ہیں اور دوسرے اس سے محروم ہیں_
11_ خلقت سے خداوند متعال کی قدرت مطلقہ اور کائنات پر فرمانروائي میں اسکی یکتائي کا سراغ لگانا، انسان کے عقل خالص سے بہرہ مند ہونے کی دلیل ہے_
ان فی خلق السموات ... لایات لاولی الالباب
12_ آلودگیوں و ملاوٹ سے پاك فکر و اندیشہ، خلقت میں موجود آیات الہی کو درك کرنے کا راستہ ہموار کرتا ہے_
ان فی خلق السموات ... لآیات لاولی الالباب

آسمان:
آسمان کی خلقت 1، 2، 4
آیات الہي: 1، 3، 9، 10، 12
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی حاکمیت 4; اللہ تعالی کی قدرت 1، 11; اللہ تعالی کی مالکیت 4
بُرہان:
برہان انیّ 6; برہان کی اقسام 6;
تعقل:

(۱۹۱) الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
جو لوگ اٹھتے ، بیٹھتے ، لیٹتے خدا کو یاد کرتے ہیں او رآسمان و زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں _کہ خدا یاتو نے یہ سب بیکار نہیں پیدا کیا ہے _ تو پاك و بے نیاز ہے ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما _
1_ جو لوگ ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی خلقت کے بارے میں غوروفکر کرتے ہیں وہ عقل خالص کے حامل ہیں_
لایات لاولی الالباب_ الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علي جنوبهم و یتفکرون فی خلق السّموات والارض
فعل مضارع "یذکرون"ذکر کے دائمی و مستمر ہونے پر دلالت کرتا ہے_ اور "قیام" قائم (کھڑا ہونے والا) کی "قعود" قاعد (بیٹھنے والا) کی اور "جنوب" جنب (پہلو) کی جمع ہے، جوکہ انسان کے تمام حالات سے کنایہ ہے چونکہ انسان اکثر انہی تین حالتوں میں ہوتا ہے_
2_ ہر حالت میں خدا کو یاد رکھنے کی قدروقیمت _
الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علی جنوبهم
3_ کروٹ کے بل لیٹنے سے زیادہ بیٹھے ہوئے اور بیٹھنے سے زیادہ کھڑے ہوکر (حالت قیام میں) خداوند متعال کو یاد کرنے کی اہمیت _*
الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علي جنوبهم
مندرجہ بالا مطلبمیں کلمات "قیام'، "قعود" اور "علی جنوبهم"کا حقیقی معنی لیا گیا ہے نہ کہ

کنائي معنی (تمام حالات)_ اور ترتیب کے ساتھ ان حالات کا تذکرہ، ہوسکتا ہے اہمیت اور قدر و قیمتمیں ان کی ترتیب کی

طرف اشارہ ہو_
4_ آسمانوں اور زمین كی خلقت و آفرینش میں غوروفكر كرنے كی قدر و منزلت_
الّذین ...یتفكرون فی خلق السّماوات والارض
5_ آسمانوں اور زمین كی خلقت میں غوروفكر كی قدر و قیمت یاد خدا كے ساتھ مشروط ہے_*
الّذین یذكرون الله ... و یتفكرون فی خلق السّماوات والارض
جملہ "یتفكّرون"، "الّذین"كے تكرار كے بغیر "یذكرون"پر عطف ہوا ہے تاكہ اس بات پر دلالت كرے كہ دونوں صفتیں(ذكر و تفكر) ایك ساتھ "اولی الالباب"كا وصف ہیں نہ كہ اولو الالباب (صاحبان عقل) دو گروہ ہیں یعنی ایك گروہ ذاكر اور دوسرا متفكر _
6_ ہمیشہ خداوند متعال كی یاد میں رہنا اور آسمانوں اور زمین كی خلقت میں غوروفكر كرتے رہنا، صاحبان عقل كی دو نمایاں صفات ہیں_
لاولی الالباب_ الّذین یذكرون الله قیاماً و قعوداً و علي جنوبهم و یتفكّرون فی خلق السماوات والارض
7_ انسانوں كو ہمیشہ یاد خدا میں رہنے اور آسمانوں اور زمین كی خلقت میں غوروفكر كی ترغیب _
الّذین یذكرون الله قیاماً ... و یتفكرون فی خلق السموات والارض
خداوند متعال كی طرف سے مذكورہ صفات كے حامل افراد كی مدح و ستائشے اور انہیں خرد مندی جیسی صفت سے یاد كئے جانے كا مقصد، ایسی خصوصیات كی تشویق ہے_
8_ آسمانوں كا متعدد ہونا_
فی خلق السماوات والارض
9_ آسمانوں اور زمین كی خلقت ایك باعظمت امر اور دائمی غوروفكر كا وسیع میدان ہے_
و یتفكرون فی خلق السموات والارض
10_ آسمانوں اور زمین كی خلقت كی كیفیت كا معرفت كے منابع میں سے ہونا_
و یتفكرون فی خلق السّماوات والارض
"خلق"كا معنی ایجاد اور پیدا كرنا ہے_ لیكن بظاہر آیت شریفہ میں اس سے مراد آسمانوں اور زمین كے وجود كی كیفیت ہے_
11_ عقل اور حس كا حقائق كی معرفتكے وسائل میں

سے ہونا_
و یتفكرون فی خلق السماوات والارض
چونكہ آسمانوں اور زمین كی خلقت كو دیكھتے ہیں (حس كرتے ہیں) اور ان كے بارے میں غوروفكر كرتے ہیں (تعقل كرتے ہیں) تب اس نتیجہ تك پہنچتے ہیں كہ (ما خلقت هذا باطلاً) بنابر این آیت شریفہ نے حسّ اور عقل كو معرفت و شناخت كے وسائل میں سے قرار دیا ہے_
12_ آسمانوں اور زمین كا حادث ہونا_
فی خلق السّماوات والارض
13_ برہان "انّي" (معلول سے علت كا سراغ لگانا) جہان خلقت كے بامقصد ہونے پر استدلال كا ایك قرآنی طریقہ ہے_
الذین ... و یتفكرون فی خلق السّماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
14_ جو لوگ آسمانوں اور زمین كی خلقت میں غوروفكر كر كے، كائنات كے بامقصدہونے كا سراغ نہیں لگاتے وہ نہ تو عقل مند ہیں اور نہ ہی خلقت و آفرینش كی صحیح معرفت ركھتے ہیں_
لآیات لاولی الالباب_ الذین ... و یتفكرون فی خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
15_ خلقت و آفرینش میں غوروفكر كرنے كے بعد اہل عقل كا اسكے بامقصد ہونے كا سراغ لگانا اور اس كا اقرار كرنا_
لاولی الالباب ... یتفكرون فی خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
بظاہر "ربّنا ما خلقت ..." ان كے تفكر كے نتیجے كا بیان ہے_
16_ خلقت و آفرینش كو بے مقصد خیال نہ كرنا عقل مندی كی علامت ہے_

لآيات لاولى الالباب_ الّذين ... ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك
17_ خداوند متعال كو ہر قسم كے عيب و نقص سے پاك و منزہ سمجھنا، عقل مندى كى علامت ہے_
لآيات لاولى الالباب_ الّذين ... ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك
18_ آسمان و زمين كى خلقت ميں غوروفكر، توحيد ربوبى (توحيدى نظريہ كائنات) كے ادراك و اعتراف كا باعث بنتا ہے_
يتفكّرون فى خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
چونكہ غوروفكر كے بعد خداوند متعال كو "ربّنا" (اے ہمارے پروردگار) كے عنوان سے ياد كرتے ہيں اس سے پتہ چلتا ہے كہ انسان

خلقت و آفرينش ميں غوروفكر كر كے، سب مخلوقات كى نسبت ربوبيت خداوند متعال (توحيد ربوبي) كا سراغ لگاسكتا ہے_
19_ توحيدى نظريہ كائنات اور كائنات كے بامقصد ہونے كو وحى كے بغيرعقل و منطق كے ذريعے بھى درك كيا جاسكتا ہے_
و يتفكرون فى خلق السّماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
چونكہ عقل خالص كے حامل افراد نے وحى كے بغير، كائنات ميں غوروفكر كر كے، توحيد ربوبى اور كائنات كے بامقصد ہونے تك رسائي حاصل كى ہے_
20_ خلقت كائنات، ايك بامقصد اور بانظم مجموعہ ہے_
يتفكرون فى خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
"باطل" اس چيز كو كہتے ہيں جس كا كوئي ہدف نہ ہو يا كسى معقول غرض و ہدف كيلئے نہ ہو لہذا كائنات كا باطل نہ ہونا يعنى اس كا منطقى اور معقول ہدف و مقصد كا حامل ہونا اور اس كا لازمہ نظم ہے_
21_ ربوبيت خداوند متعال كا، بے مقصد اور باطل آفرينش و خلقت كے ساتھ ناسازگار ہونا_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
22_ صاحبان عقل كا خلقت و آفرينش ميں غوروفكر كرنے اور اسكے بامقصد ہونے كا سراغ لگا لينے كے بعد خداوند عالم كے سامنے خضوع و خشوع كا اظہار كرنا_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك
كلمہ "ربّنا " كہ جس كا معنى مالك و مدبّر ہے، كے ذريعے اہل عقل كا خداوند متعال كى مالكيت كا اعتراف كرنا، خداوند متعال كے سامنے ان كے خشوع و خضوع كرنے كى دليل ہے_
23_ عالم خلقت كا ايك محكم و متقن اور لازمى نظام ہونا_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً
حق، وہ كام ہے جس كا انجام دينا ضرورى ہو_ اور جو ٹھيك اندازے كے مطابق اپنے وقت كے اندر انجام پائے (مفردات راغب) اور باطل، حق كى ضد ہے_
24_ خداوند متعال بے مقصد و باطل آفرينش و خلقت سے پاك و منزہہے_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك
25_ صاحبان عقل، خداوند متعال كو ہر قسم كے نقص سے منزہ و مبرا جانتے ہيں_
لآيات لاولى الالباب_ الّذين ... سبحانك

26_ آفرينش و خلقت كے بارے ميں غوروفكر كرنے كے بعد صاحبان عقل كا پروردگار عالم كے كمال مطلق سے آگاہ ہوجانا اور اس كا اعتراف كرنا_
الّذين ... يتفكرون فى خلق السّماوات والارض ربّنا ... سبحانك
تسبيح كا معني، "ہر عيب و نقص سے پاك و منزہ سمجھنا" ہے اور خداوند متعال كيلئے كسى قسم كے عيب و نقص كے نہ ہونے كا لازمہ، اس كيلئے تمام كمالات كا موجود ہونا ہے_ صاحبان عقل اپنے غوروفكر كے ذريعے اس اعتقاد پر فائز ہوئے ہيں_

27_ خداوند متعال کا ہر قسم کے نقص و عیب سے منزّہ ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ اسکی آفرینش و خلقت بے مقصد نہیں ہے_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك
28_ عذاب دوزخ سے نجات پانے کیلئے صاحبان عقل کا دعا کرنا_
لاولی الالباب ... فقنا عذا ب النّار
29_ قیامت اور اس میں جزا و سزا کا اعتقاد آفرینش کے بامقصد ہونے اور فضول و باطل نہ ہونے کے اعتقاد کا نتیجہ ہے_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك فقنا عذاب النّار
"فقنا ..."میں کلمہ "فا"یہ معنی ظاہر کر رہا ہے کہ صاحبان عقل آفرینش کے باطل ہونے کی نفی کر کے اور کائنات کے بامقصد ہونے کا اعتقاد رکھ کر اس نتیجہ تك پہنچے ہیں کہ قیامت اور روز جزا و سزا کا ہونا ضروری ہے_
30_ فقط خداوند متعال ہی انسان کو عذاب دوزخ میں گرفتار ہونے سے بچا سکتا ہے_
فقنا عذاب النّار
یہ اس وجہ سے ہے کہ اہل عقل خلقت و آفرینش کے بامقصد ہونے کا سراغ لگانے کے بعد فقط خداوند متعال ہی سے عذاب سے نجات کی درخواست کرتے ہیں_
31_ معاد پر اعتقاد اور آتش جہنم سے رہائي کی درخواست کرنا، عقل مندی کی علامت ہے_
لآيات لاولی الالباب ... فقنا عذاب النّار
32_ تمام انسان آتش جہنم میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں_
لآيات لاولی الالباب ... فقنا عذاب النّار
33_ آفرینش و خلقت کے بامقصد ہونے کا اعتقاد، قیامت کے دن اپنے انجام کے بارے میں اہل عقل کی پریشانی کا سبب ہے_
ربّنا ما خلقتص هذا باطلاً سبحانك فقنا عذاب النّار

318

34_ عذاب دوزخ سے نجات پانے کا ایك وسیلہ، اس سے نجات کی دُعا مانگنا ہے
فقنا عذاب النّار
35_ اہل دوزخ کے عذاب کا ایك وسیلہ، آگ ہے_
فقنا عذاب النّار
36_ نماز، ذکر اور یاد خدا کا مصداق ہے_
الّذين يذكرون الله ... و علي جنوبهم
امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: الصحيح يصلى قائماً ... (1) یعنی تندرست آدمی قیام و قعود کی حالت میں نماز پڑھتا ہے_
37_ تندرست آدمی کھڑے ہوکر، مریض بیٹھ کر اور جو اس سے بھی ضعیف ہو وہ کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھتا ہے_
يذكرون الله قياماً و قعوداً
امام باقر(ع) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ... "قياماً"الاصحاء و "قعوداً"يعنى المرضى "و على جنوبهم"قال: اعلّ ممّن يصلى جالساً و اوجع_ (2)"قیاماً" سے مراد تندرست لوگ " قعوداً" سے مراد مریض لوگ اور " على جنوبهم" سے مراد فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے بھی زیادہ مریض ہوں_

آسمان:
آسمان کی خلقت 1، 4، 5،6،7،9،10،14، 18 ; آسمان کے موجودات 12 ;آسمانوں کا متعدد ہونا 8
آفرینش: 1، 4، 5، 6، 7، 8، 9،10، 18، 22، 26
آفرینش کا محکم و متقن ہونا 23;آفرینش کا نظم 20، 23 ; آفرینش کے مقاصد 13، 14، 15، 16، 19، 20، 21، 22، 24، 27، 29، 33 ;

------

1) کافی ج3 ص411 ح11، تفسیر عیاشی ج1 ص211 ح174.
2)تفسیر عیاشی ج1 ص211 ح173 تفسیر برھان ج1 ص333 ح7.

(۱۹۲) رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ

پروردگار توجسے جہنم میں ڈال دے گا گو یااسے ذلیل و رسوا کردیا اور ظالمین کاکوئي مددگار نہیں ہے _
1_ جسے خداوند متعال نے آگ میں داخل کردیااسے ذلت و خواری سے دوچار کردیا _
ربّنا انّك من تدخل النّار فقد اخزيتہ
2_ آتش جہنم میں داخل کئے جانے والوں کی ذلت و خواري
ربّنا انك من تدخل النّار فقد اخزيتہ و ما للظّالمين من انصار
3_ خداوند متعال ، ظالموں کو آتش جہنم میں گرفتار کرنے والا اور انہیں ذلیل و خوار کرنے والاہے_
انّك من تدخل النّار فقد اخزيتہ و ما للظالمين من انصار
4_ صاحبان عقل، رحمت الہی سے دوری اور خداوند متعال کی طرف سے ذلت و خواری کو جہنم کی آگ سے زیادہ سخت جانتے ہیں_
لاولى الالباب ... ربّنا انّك من تدخل النار
فقد اخزيتہ
جملہ شرطیہ "من تدخل النّار فقد اخزيتہ" جملہ "فقنا عذاب النّار"کی علت ہے اور یہ معنی ظاہر کر رہا ہے کہ جو کچھ اولی الالباب کی نظر میں رنج آور ہے اور برداشت کے قابل نہینوہ دوزخیوں کی خداوند متعال کے ہاتھوں ذلت و خواری ہے نہ کہ جہنم کی آگ میں جلنا_
5_ اہل عقل،انسانی کرامت کے خواہاں اور ذلت و خواری سے گریزاں ہیں_
لاولى الالباب ... انّك من تدخل النّار فقد اخزيتہ
اہل عقل اسلئے جہنم کی آگ سے بھاگتے ہیں چونکہ آگ میں داخل ہونے کو وہ بارگاہ خداوند متعال میں اپنی ذلت و خواری سمجھتے ہیں اور یہ معنی ان کی کرامت طلبی کو ظاہر کرتا ہے_

6_ ظالم لوگ قیامت کے دن ہر قسم کے یاور و مددگار سے محروم ہوں گے_
و ما للظّالمین من انصار
"انصار"ناصر کی جمع ہے جس کا معنی مددگار و یاور ہے_ اور "من"زائدہ ، اس دن کسی بھی یاور و مددگار کے نہ ہونے کی تاکید کر رہا ہے_
7_ جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے، دنیا میں ظلم و ستم کے مرتکب رہے ہیں_
ربّنا انّك من تدخل النّار فقد اخزیتہ و ما للظالمین من انصار
8_ ظلم و ستم، انسان کے دوزخ میں داخل ہونے اور قیامت میں بے یار و مددگار رہ جانے کا موجب بنتا ہے_
ربّنا انك من تدخل النّار فقد اخزیتہ و ما للظالمین من انصار
کلمہ "للظالمین"سے مراد اہل دوزخ ہیں_ لہذا ضمیر "مالھم"کے بجائے اسم ظاہر کا استعمال یہ معنی ظاہر کرتا ہے کہ ظلم و ستم، باعث بنا ہے کہ خداوند متعال نے ظالموں کو جہنم میں ڈالا اور انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا_
9_ کوئي بھي، اہل دوزخ کو عذاب الہی سے نجات نہیں دلوا سکے گا_
ربّنا انك من تدخل النّار فقد اخزیتہ و ما للظالمین من انصار
"من تدخل النّار"کے قرینے سے "انصار"سے مراد عذاب دوزخ سے نجات دلوانے کیلئے مددکرنا ہے_
10_ ظالموں کی قیامت کے دن ایسے پیشواؤں کی مدد سے محرومیت جو ان کی مدد کر سکیں_
امام باقر(ع) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ما لھم من ائمة یسمّونھم باسمائھم_ (1) ان کیلئے وہ امام نہیں ہوں گے جن کا یہ نام لیتے ہیں_

اقدار: 5
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی رحمت 4
انسان:
انسان کی کرامت5
اہل جہنم:
اہل جہنم کا ہمیشہ جہنم میں رہنا 9;اہل جہنم کا ظلم 7; اہل جہنم کی ذلت 1، 2
جہنم: 7
آتش جہنم 1، 2، 3،4،8 ;عذاب جہنم 9
-----

1)تفسیر عیاشی ج1 ص211 ح175 تفسیر برھان ج1 ص333 ح8 .

دعا: 5
ذلت: 1، 2
ذلت سے نجات 5
رحمت:
رحمت سے دوری 4
ظالمین:
ظالمین اور قیامت 6، 10;ظالمین کا جہنم میں ہونا 3، 7; ظالمین کی محرومیت 6، 10
ظلم: 7
ظلم کے اثرات، 8
عذاب: 9

اہل عذاب 8;عذاب كے اسباب 8
عقلائ:
عقلاء كى خصوصيت 4 ; عقلا ء كى دعا 5
قيامت:
قيامت ميں مدد 6، 8، 10

(۱۹۳) رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ
پروردگارہم نے اس منادى كو سنا جو ايمان كى آواز لگا رہا تھاكہ اپنے پروردگار پر ايمان لے آؤ تو ہم ايمان لے آئے _ پر وردگار اب ہمارے گناہوں كو معاف فرما او رہمارى برائيوں كى پردہ پوشى فرما اور ہميں نيك بندوں كے ساتھ محشور فرما _

1_ ايمان كے منادى كى ندا سننے پر، صاحبان عقل كا اپنے پروردگار پر ايمان لانا_
لاولى الالباب ... ربّنا انّنا سمعنا منادياً ينادى للايمان ان امنوا بربكم فامنّا
2_ صاحبان عقل، قرآن كريم كى عظمت اور رسول اكرم(ص)

كے بلند مقام و مرتبے كا اعتقاد ركھتے ہيں_
سمعنا منادياً ينادي
"منادياً"سے مراد رسول اكرم(ص) يا قرآن مجيد ہے_ اور اس كا نكرہ لاياجانا اسكى عظمت و بزرگى كى طرف اشارہ ہے_
3_ لوگوں كو ايمان كى دعوت دينے والے بلند مقام و مرتبے كے حامل ہيں_
ربّنا انّنا سمعنا مناديا ينادى للايمان ان امنوا بربّكم
4_ ہميشہ خداوند متعال كو ياد ركھنا اور خلقت و آفرينش كے بارے ميں غوروفكر كرنا، ربوبيت الہى پر ايمان لانے كى راہ ہموار كرتا ہے_
الذين يذكرون الله قياماً ... و يتفكرون ... ربّنا ... فامنّا
5_ عقل مندي، ايمان كى طرف پكارنے والوں كى دعوت پر لبيك كہنے كا راستہ ہموار كرتى ہے_
لايات لاولى الالباب ... ربّنا انّنا سمعنا مناديا ينادى للايمان ان امنوا بربكم فامنّا
6_ قرآن كريم كى پكارسننے اور پيغمبراكرم(ص) كى دعوت كے بعد ربوبيت خداوند متعال پر ايمان نہ لانا بے عقلى كى علامت ہے_
ربّنا انّنا سمعنا ... فامنا
7_ ربوبيت خداوند متعال كو قبول كرنا ،ايمان كى حقيقت ہے_
سمعنا منادياً ينادى للايمان ان آمنوا بربّكم
"ايمان" يعنى ربوبيت خداوند متعال كو قبول كرنا، دلالت كرتا ہے كہ اسكى ربوبيت كا اعتقاد، ايمان كى حقيقت يا اس كا بنيادى ركن ہے_
8_ربوبيت خداوند متعال پر ايمان، انبياء (ع) كى ايك بنيادى دعوت ہے_
سمعنا مناديا ينادى للايمان ان امنوا بربكم
9_ صاحبان عقل كا پروردگار كى بارگاہ ميں، گناہوں كى مغفرت اور اپنى برائيوں كى پردہ پوشى چاہنا_
ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفّر عنّا سيئاتنا
10_ خداوند متعال، گناہوں كى مغفرت كرنے والا اور ناپسنديدہ اعمال پر پردہ ڈالنے والا ہے_
فاغفر لنا ذنوبنا و كفّر عنّا سيئاتنا
11_ بارگاہ خداوند متعال ميں دعا و استغفار كى اہميت اور قدر و قيمت_
ربّنا فاغفر لنا ... و كفّر عنّا ... و توفّنا
چونكہ خداوند متعال نے خود صاحبان عقل كى مدح و ستائشے كرتے ہوئے، ان كى يہ دو خصوصيات بيان كى ہيں_

12_ ربوبيت خداوند متعال كى طرف توجّہ، اس سے گناہوں كى مغفرت چاہنے اور اسكى توقع ركھنے كا راستہ ہموار كرتى ہے_
ربّنا فاغفر لنا
13_ ربوبيت خداوند متعال كى طرف توجّہ، آداب دعا ميں سے ہے_
ربّنا انّنا ... ربّنا فاغفر لنا
14_ گناہوں كى بخشش اور ناروا اعمال كى پردہ پوشي، ربوبيت الہى كا ايك پرتو ہے_
ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفّر عنّا سيئاتنا
15_ ايمان، خداوند متعال كى طرف سے گناہوں كى مغفرت اور برے اعمال كى پردہ پوشى كا راستہ ہموار كرتا ہے_
فامنّا ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفّر عنّا سيئاتنا
"فائ"كے ذريعے، جملہ "امنّا"پر "اغفر"كى تفريع سے ظاہر ہوتا ہے كہ صاحبان عقل، ايمان لانے كے بعد، اپنے آپ كو دعا اور مغفرت كى درخواست كے قابل سمجھتے ہيں اور اسكى قبوليت كى توقع ركھتے ہيں_
16_ صاحبان عقل كا بارگاہ خداوند متعال ميں اپنى تقصير اور گناہ كا اعتراف كرنا_
ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفّر عنا سيئاتنا
17_ اہل عقل، مرتے دصم تك، نيك لوگوں كى رفاقت چاہتے ہيں_
و توفّنا مع الابرار
"مع الابرار'، "توفّنا"كے "نا"كيلئے حال ہے_ يعنى ہميں اس حال ميں موت دے كہ جب ہم نيك لوگوں كے ہمراہ اور ہم قدم ہوں_
18_ اپنے ہم مذہب لوگوں كو دعا ميں شريك كرنا، آداب دعا ميں سے ہے_
ربّنا انّنا سمعنا ... فامنّا ربّنا فاغفر لنا ... و كفّر عنا ... و توفّنا مع الابرار
19_ خداوند متعال كى طرف سے، مؤمنين كو دعا، طلب مغفرت، نيك لوگوں كى ہمراہى اور حسن عاقبت كى ترغيب و تشويق_
ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفّر عنا سيئاتنا و توفّنا مع الابرار
مذكورہ خصوصيات كے ساتھ عقل مندوں كى مدح و ستائشے كا مقصد يہ ہے كہ مؤمنين بھى مذكورہ صفات كے حصول كى دعا كريں_
20_ خداوند متعال كى بارگاہ ميں ابرار كا بلند مقام و مرتبہ_
و توفّنا مع الابرار

21_ ابرار كى رفاقت ايك بلند مرتبہ و مقام ہے_
و توفّنا مع الابرار
22_ ابرار، اہل عقل مؤمنين سے زيادہ بلند مرتبہ و مقام ركھتے ہيں_
لآيات لاولى الالباب ... فامنّا ... و توفّنا مع الابرار
چونكہ با ايمان اہل عقل چاہتے ہيں كہ وہ ابرار كے مقام و مرتبے تك جاپہنچيں_
23_ مؤمن اہل عقل كا، ابرار كے بلند و رفيع مقام و مرتبے تك پہنچنے سے اپنى ناتوانى كا اعتراف كرنا_
ربّنا فاغفر لنا ... و توفّنا مع الابرار
يہ كہ اہل عقل نے ابرار كے مقام و مرتبے كى خواہش نہيں كى بلكہ ان كى رفاقت كى خواہش كى ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ وہ اپنے آپ كو اس قسم كے بلند مقام تك پہنچنے سے عاجز جانتے ہيں_
24_ موت كے بعد، مقامات و درجات ميں تفاوت_
و توفّنا مع الابرار
25_ ناپسنديدہ اعمال اور گناہ، ابرار كى رفاقت كے راستے ميں ركاوٹ ہيں_
ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفر عنّا سيئاتنا و توفّنا مع الابرار

مغفرت گناہ کی درخواست اور پھر ابرار کی رفاقت کا تقاضا مندرجہ بالامطلب پر دلالت کرتا ہے_
26_ انسان کی موت، خداوند متعال کے ارادے و مشیت سے مربوط ہے_
و توفّنا مع الابرار
----

(۱۹۴) رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

پروردگار جو تونے اپنے رسولوں سے وعده كيا ہے اسے عطا فرما اور روز قيامت ہميں رسوا نہ كرنا كہ تو وعده كے خلاف نہيں كرتا _

1_ صاحبان عقل كا اپنے پروردگار سے وه اجر و ثواب چاہناكہ جس كا خداوند متعال نے وعده كيا ہے_
لاولى الالباب ... ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك
2_ خداوند متعال اہل عقل مؤمنين كو اجر و ثواب كى نويد سنا نے والا ہے_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك
3_ انبياء (ع) اہل عقل تك خداوند متعال كى نويد پہنچانے كا واسطہ ہيں_
اتنا ما وعدتنا على رسلك
4_ خداوند متعال كا اپنے وعدوں كى وفا كرنا، اسكى ربوبيت كا ايك جلوه ہے_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك
5_ مؤمن صاحبان عقل كو خداوند متعال كى طرف سے اجر و ثواب كى نويد، ربوبيت الہى كا ايك پرتو ہے_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك
6_ دعا اور مناجات ميں اہل عقل مؤمنين كا خداوند متعال كى ربوبيت كى طرف توجّہ اور شيفتگى كا اظہار كرنا_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً ... ربّنا و اتنا
عقلاء كا لفظ "ربنا" كو تكرار كرنا ظاہر كرتا ہے كہ وه خداوند متعال كى طرف خاص توجّہ ركھتے ہيں_
7_ انسانوں كى تربيت كيلئے، بشارت و نويد سنانا، انبيائے الہى كا ايك طريقہ ہے_
ما وعدتنا علي رسلك
8_ صاحبان عقل كا توحيد ربوبى پر اعتقاد ركھنا_

ربنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
چونكہ اہل عقل تمام اعمال(خلقت، ظالموں كو دوزخ ميں داخل كرنا، ارسال رسل اور انسانوں كو موت دينا وغيره) كو

خداوند متعال كى ربوبيت كا ايك پرتو جانتے ہيں_
9_ صاحبان عقل كا; خداوند متعال ، تمام انبيائے كرام (ع) كى رسالت اور قيامت كے برپا ہونے پر ايمان ركھنا_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا علي رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
10_ خداوند متعال كى جانب سے، مؤمنين كو اس اجر و ثواب كے حصول كى دعا و درخواست كى ترغيب ، جس كا خود اس نے وعدہ كيا ہے_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك
11_ صاحب عقل مؤمنين كى سرافرازى اور دشمنان دين پر ان كى فتح و نصرت كے بارے ميں الہى بشارت_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
"يوم القيامة"،"لاتخزنا" كيلئے ظرف ہے_ لہذا "ماوعدتنا"سے مراد دنيوى بشارتيں اور خوشخبرياں ہيں اور "لاتخزنا"كے قرينے سے ان كا روشن اور واضح مصداق دنيا ميں ذليل و خوار نہ ہونا ہے اور يہ بشارت اسى وقت پورى ہوگى جب مؤمنين دشمنان دين پر فتح و كاميابى حاصل كريں گے_
12_ صاحبان عقل، خداوند متعال سے دنيا و آخرت كى عزت و سرافرازى چاہتے ہيں_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
13_ قيامت كے دن، ذلت و خوارى سے بچنے كيلئے اہل عقل كا بارگاہ خداوند متعال ميں دعا و درخواست كرنا_
و لا تخزنا يوم القيامة
14_ صاحب عقل مؤمنين كا قيامت كے دن كى ذلت وخوارى سے ہراساں ہونا_
و لاتخزنا يوم القيامة
15_ قيامت كے دن خداوند متعال كے سخت ترين عذاب ميں سے ايك ذلت و خوارى ہے_
و لا تخزنا يوم القيامة
16_ قيامت كے دن عزت و ذلت فقط خداوند متعال كے اختيار ميں ہے_
و لا تخزنا يوم القيامة

17_ اہل عقل مؤمنين ميں خوف و رجا كا ايك ساتھ ہونا_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
چونكہ وہ ايك طرف خداوند متعال كے وعدوں سے اميد لگائے ہوئے ہيں اور دوسرى جانب قيامت كے دن اپنے انجام سے ہراساں ہيں_
18_ انسان ميں خوف و رجا كے ايك ساتھ ہونے كى قدر و قيمت_
اتنا ما وعدتنا علي رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
19_ آخرت ميں ذلت و رسوائي سے نجات پانے اور الہى وعدوں كے پورا ہونے ميں دعا و مناجات كا كردار_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا علي رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
اگر دعا، الہى وعدوں كے پورا ہونے ميں مؤثر نہ ہوتى تو خداوند متعال اسے عقل مند مؤمنين كى خصوصيت كے عنوان سے ذكر نہ فرماتا_
20_ ايمان، خردمندوں كو دى گئي الہى بشارتوں كے پورا ہونے اور اخروى ذلت و رسوائي سے نجات پانے كا راستہ ہموار كرتا ہے_
فامنا ربّنا ... ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة
" اتنا" كا جملہ "فامنّا ربّنا فاغفرلنا" ميں ، "اغفرلنا"پر عطف ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے كہ صاحبان عقل اپنى دعا و مناجات كے پورا ہونے كو ربوبيت الہى كے ايمان پر مترتب سمجھتے ہيں_
21_ خداوند متعال ہرگز اپنے وعدونكى خلاف ورزى نہيں كرتا_
انّك لاتخلف الميعاد
22_ قيامت كے دن ذليل و رسوا نہ ہونا، اہل عقل مؤمنين كيلئے قيمتى ترين بشارت الہى ہے_
اتنا ما وعدتنا ... فلاتخزنا ... انّك لاتخلف الميعاد

جملہ "ولاتخزنا"کے بعد جملہ "انّك ..." دلالت کرتا ہے کہ عدم ذلت و رسوائي اہل عقل مؤمنين کيلئے الہی وعدہ ہے _ لہذا "اتنا ما وعدتنا"پر "لاتخزنا"کا عطف، عام پر خاص کا عطف ہے اور معطوف (لاتخزنا) کی بہت زيادہ اہميت کو ظاہر کر رہا ہے_

نجات: 19، 20
نجات کی درخواست 13
وعدہ: 2، 4، 19،20
قدر و قیمت والا وعدہ 22;وعدے کی خلاف ورزی 21

تفسیر راھنما جلد 3

(۱۹۵) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لاَ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُواْ وَأُخْرِجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُواْ فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُواْ وَقُتِلُواْ لأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّن عِندِ اللّهِ وَاللّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

پس خدانے ان کی دعا کوقبول کیا کہ میں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا چاہے وہ مرد ہو یاعورت _ تم میں بعض بعض سے ہیں _ پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے وطن سے نکالے گئے او رمیری راہ میں ستائے گئے اورانھوں نے جہاد کیااورقتل ہوگئے تومیں انکی برائیوں کی پردہ پوشی کروں گا او رانھیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جار ی ہوں گی _ یہ خداکی طرف سے ثواب ہے او راس کے پاس بہترین ثواب ہے _

1_ عاقل مؤمنین کی دعا کا خداوند متعال کی طرف سے جلد قبول کیا جانا_
لاولی الالباب ...ربّنا ...فاستجاب لھم ربھم
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب مفعول "استجاب"تقدیر میں ہو یعنی "فاستجاب دعائھم"اور "فاستجاب" میں حرف "فائ"اہل عقل کی دعا اور خداوند متعال کی طرف سے اسکے قبول ہونے میں فاصلہ نہ ہونے پر

دلالت کرتا ہے_
2_ دعا کی استجابت، ربوبیت خداوند متعال کا ایك جلوہ ہے_
فاستجاب لھم ربّھم
3_ مؤمن صاحبان عقل کا پروردگار کے لطف و عنایت سے بہرہ مند ہونا_
فاستجاب لھم ربھم
مؤمن اہل عقل کی دعا کا جلدی قبول ہونا نیز "ربّھم" (ان کے پروردگار)میں اضافہ تشریفیہ، ان پر خداوند متعال کے خاص لطف و عنایت کو ظاہر کرتا ہے_
4_ اہل عقل مؤمن مغفرت الہی سے بہرہ مند ہیں_
ربّنا فاغفر لنا ... فاستجاب لھم ربّھم
5_ مؤمن اہل عقل کا ابرار کے ساتھ تادم مرگ ہمراہ و ہم قدم رہنا، خداوند متعال کی جانب سے ضمانت شدہ ہے_
و توفّنا مع الابرار ... فاستجاب لھم
6_ صاحب عقل مؤمنین کو دیئے گئے الہی وعدوں کے پورا ہونے اورقیامت کے دن ذلت و رسوائي سے ان کی نجات کی ضمانت _
ربّنا اتنا ما وعدتنا علی رسلك و لاتخزنا یوم القیمة ... فاستجاب لھم ربّھم
7_ خداوند متعال کبھی بھی مؤمن کے عمل کو ضائع نہیں کرتا اور وہ اسے اسکے اعمال کی جزا سے ضرور بہرہ مند

كرے گا_
انّی لا أُضيع عمل عامل منكم
"منكم"كے خطاب سے ظاہر ہوتا ہے كہ نيك اعمال انجام دينے والا اگر مؤمن ہو تو اس كا عمل ضائع نہيں ہوگا اور دنيا و آخرت ميں ثمربخش دے گا_
8_ عمل كى جزا كا نظام اور نيك اعمال كے ضائع نہ ہونے كا قانون ،ربوبيت خداوند متعال كا ايك پرتو ہے_
فاستجاب لھم ربّھم انّى لااضيع عمل عامل منكم
9_ خداوند متعال كى جانب سے دعا كى قبوليت ميں انسان كے اعمال كا كردار_
فاستجاب لھم ربّھم انّى لااضيع عمل عامل منكم
جملہ " انّى لا اضيع " عقلاء كى دعا كے قبول ہونے كے سبب كا بيان ہے_ يعنى عقلاء كى استجابت دعا كا سبب ان كے نيك عمل ہيں_
10_ خداوند متعال كى طرف سے اعمال كى قدروقيمت

كى دقيق تعيين _
انّى لااضيع عمل عامل منكم
11_ الہى اجر و ثواب سے مؤمن كے بہرہ مند ہونے كى شرط اس كا عمل ہے_
فامنا ربّنا و اتنا ما وعدتنا ... فاستجاب لھم ربّھم انّى لاأُضيع عمل عامل منكم
جملہ "انّى لااضيع عمل عامل"درحقيقت، ايمان كے ثمر آور ہونے كى شرط كا بيان ہے_
12_ عمل كے مصاديق ميں سے ايك دعا ہے_
ربّنا ... ربّنا ... ربّنا ... فاستجاب لھم ربّھم انّى لا أُضيع عمل عامل منكم
چونكہ خداوند متعال نے مؤمنين كى دعا كے بعد فرمايا ہے: "لااضيع عمل عامل منكم"بنابراين دعا عمل كے مصاديق ميں شمار كى گئي ہے اس لئے خداوند متعال نے فرمايا ہے ميں كسى كا عمل ضائع نہيں كرتا_
13_ دوسروں كے عمل كو ضائع كرنا ناروا ہے_ *
انّى لاأُضيع عمل عامل منكم
چونكہ خداوند متعال نے يہاں نيك اعمال كے ضائع نہ كرنے كو پسنديدہ خصلت كے عنوان سے ذكر كيا ہے_
14_ خداوند متعال كے نزديك، اعمال كے نتائج سے بہرہ مند ہونے ميں عورت و مرد ميں كوئي فرق نہيں_
انّى لااضيع عمل عامل منكم من ذكر او انثي
15_ ايك جيسے كام كى اجرت ميں عورت و مرد كے درميان فرق كرنا ناروا ہے_*
انّى لااضيع عمل عامل منكم من ذكر او انثى بعضكم من بعض
16_ تمام انسان، خواہ مرد ہوں يا عورت، حقيقت اور ماہيت ميں ايك ہيں_
من ذكر او انثي بعضكم من بعض
اس نكتہ كى ياددہانى كہ تم سب انسان خواہ مرد ہو يا عورت ايك دوسرے سے ہو،ايك صنف كے دوسرى صنف پر فوقيت نہ ركھنے اور برابر ہونے كا بيان ہے_
17_ عورت اور مرد، ايك دوسرے سے خلق كئے گئے ہيں_
من ذكر او انثي بعضكم من بعض
مذكورہ مطلب ميں "من" كو نشويہ اخذ كيا گيا ہے_
18_ نيك اعمال كے اجر و ثواب سے بہرہ مند ہونے ميں عورت و مرد كى برابرى كا فلسفہ، ان دونوں كا انسانى حقيقت و ماہيت ميں يكساں ہونا ہے_

انّى لااضيع عمل عامل منكم من ذكر او انثي بعضكم من بعض
19_ ہجرت كرنے، گھروں سے نكالے جانے، راہ خدا ميں تكاليف و آزار سہنے ، جہاد كرنے اور شہادت پانے كا سب سے

بڑا اجر الہي، گناہوں كى بخشش اور جنت ميں داخل ہونا ہے_
فالذين هاجروا و اخرجوا من ديارهم و اوذوا فى سبيلى و قاتلوا و قتلوا لا كفرنّ عنهم سيّئاتهم و لادخلنّهم جنات ... ثواباً من عندالله
20_ كفر و شرك سے ہجرت كرنے والوں كيلئے گناہوں كى مغفرت اور جنت ميں داخل كيا جانا، اجر الہى ہے_*
فالّذين هاجروا و اخرجوا من ديارهم ... لاكفرن عنهم سيّئاتهم و لادخلنّهم جنّات
آيت مباركہ اخرجوا من ديارهم كے تسلسلكے قرينے سے كہہ سكتے ہيں كہ ہجرت سے مراد وہ ہجرت ہے جس كا نتيجہ وطن اور گھر سے نكالا جانا ہو اور يہ كفر و شرك كو ترك كرنے كى ہجرت ہے_
21_ راہ خدا ميں تكاليف برداشت كرنے والوں، دربدر ہونے والوں، ہجرت كرنے والوں اور مجاہدين و شہيدوں كے اجرو ثواب كى خدا كى طرف سے ضمانت _
انّى لااضيع عمل عامل منكم ... فالّذين هاجروا و اخرجوا من ديارهم و اوذوا فى سبيلى و قاتلوا و قتلوا
"لاكفّرنّ" اور "لادخلنّ"ميں لام قصسم اور نون تاكيد، تاكيد اور اجر و ثواب كى ضمانت پر دلالت كرتے ہيں_
22_ راہ خدا ميں تكاليف اٹھانے والا، دربدر ہونے والا مہاجر ، مجاہد اور جان نثار خرد مند ;مؤمن كا مصداق ہے_
لآيات لاولى الالباب ... فالّذين هاجروا و اخرجوا من ديارهم ... و قاتلوا و قتلوا
اہل عقل كى دعا كى استجابت ان كے اعمال كى وجہ سے ہے " انّى لااضيع ... " اور "فالّذين" ، "فائ" كى وجہ سے ان اعمال كو بيان كر رہا ہے_
23_ فقط خداوند متعال گناہوں كا بخشنے والا اور بندوں كو بہشت ميں داخل كرنے والا ہے_
لاكفّرنّ عنهم سيّئاتهم و لادخلنّهم جنات
24_ صدر اسلام كے بعض مسلمانوں كا ہجرت كرنا، بے گھر ہونا اور راہ خدا ميں تكاليف و آزار اور شكنجے برداشت كرنا_
فالّذين هاجروا و اخرجوا من ديارهم و اوذوا فى سبيلي

جملہ "فالذين ..."اگرچہ ايك كلى قاعدہ كو بيان كر رہا ہے ليكن فعل "هاجروا اور ..." كے ماضى ہونے كے قرينے سے ہجرت ، دربدرى اور اذيت و آزار كے واقع ہونے كو بيان كررہاہے_
25_ صدر اسلام كے مسلمانوں كيلئے مكہ اور اطراف ميں، دشوار حالات _
فالّذين هاجروا و اخرجوا من ديارهم و اوذوا فى سبيلي
چونكہ صدر اسلام ميں معمولاً ہجرت ، مكہ اور اسكے اردگرد كے مقامات سے كى جاتى تھي_ لہذا "ديارهم"سے مراد مكہ و اطراف مكہ ہے_
26_ دشمنوں كے مقابلے ميں صدراسلام كے مسلمانوں كا فداكارى و ايثار سے كام لينا اور شہادت كا استقبال كرنا_
فالّذين ... و قاتلوا و قتلوا
27_ صدر اسلام ميں سرزمين مكہ اور اس علاقے كے مسلمانوں پر كفار كى حاكميت اور تسلط_
فالّذين ... اخرجوا من ديارهم و اوذوا فى سبيلى ... و قتلوا
28_ مشكلات و مصائب اور شكنجے برداشت كرنا اس وقت قابل قدر ہے كہ جب يہ سب كچھ راہ خدا ميں ہو_
و اوذوا فى سبيلي
29_ بہشت ميں داخل ہونے كى شرط، گناہ سے پاك ہونا ہے_*
لاكفرنّ عنهم سيّئاتهم و لادخلنّهم جنات
جملہ "لادخلنّهم"پر جملہ "لاكفّرنّ ..." كا تقدم ہوسكتا ہے اس حقيقت كى طرف اشارہ ہو كہ گناہ سے پاك ہونا بہشت ميں داخل ہونے كا پيش خيمہہے_
30_ بہشت ميں متعدد نہروں كا موجود ہونا_
لادخلنّهم جنّات تجرى من تحتها الانهار
31_ جنت كے درختوں كے نيچے متعدد نہروں كا بہنا_
و جنّات تجرى من تحتهاالانهار

بظاہر "من تحتها الانهار"سے مراد "من تحت اشجارها"ہے یعنی جنت کے درختوں کے نیچے نہریں بہتی ہیں_
32_ رنج و آزار برداشت کرنے والے مؤمنین کے گناہوں کی بخشش اور جنت کا وعدہ دیکر، خداوند متعال کا راہ ایمان میں تکالیف و مصائب برداشت کرنے کی رغبت دلانا_
فالّذین هاجروا ... لاکفرنّ عنهم سیّئاتهم و لادخلنّهم جنّات
33_ اچھا اجر و ثواب فقط خداوند متعال کے پاس ہے_

والله عنده حسن الثّواب
تقدیم ظرف "عنده"حصر پر دلالت کر رہا ہے_
34_ الہی اجر و ثواب (مغفرت و بہشت) سے بہرہ مند ہونے کے ذریعہ مؤمنین کے اعمال کا ضائع نہ ہونا اور ان کا ثمر بخش ہونا_
انّی لااضیع عمل عامل ... ثواباً من عندالله
35_ بہشت اور گناہوں کی مغفرت خداوند متعال کا اچھا اجر ہے_
لاکفّرنّ ... و لادخلنّهم ... ثواباً من عندالله والله عنده حسن الثواب

عاقل مؤمنين 3، 4، 5، 6، 22 ; مؤمنين كا اجر 7، 11 ; مؤمنين كا عمل7، 34;مؤمنين كى مغفرت 22
مہاجرين:
مہاجرين كا اجر 21;مہاجرين كے فضائل 22
نيك لوگ:
نيك لوگوں كى ہمراہى 5
ہجرت: 22، 24
شرك سے ہجرت 20 ; كفر سے ہجرت 20;ہجرت كا اجر 19، 20

(۱۹۶) لاَ يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُواْ فِي الْبِلاَدِ
خبردار تمھيں كفار كاشہر شہر چكر لگا نا دھوكہ ميں نہ ڈال دے _
1_ صدر اسلام كے كفار كى ظاہرى شان و شوكت اور دنيوى و سائل سے بہرہ مند ہونا_
لايغرنك تقلب الّصذين كفروا فى البلاد
2_ زمانہ بعثت كے كفار كا مختلف علاقوں اور شہروں ميں آنے جانے كى وجہ سے سياسى اثر و نفوذ اور بہت زيادہ تجارتى منافع سے بہرہ مند ہونا_
لايغرنّك تقلّب الّذين كفروا فى البلاد
3_ كفار كى ظاہرى شان و شوكت، طاقت اور مادى وسائل سے بہرہ مندى ، مسلمانوں كے فريب كھانے كا باعث_
لايغرنّك تقلّب الذين كفروا فى البلاد
4_ الہى راہبروں حتى انبيائے كرام(ع) كا كفار كى اقتصادى طاقت اور ظاہرى شان و شوكت سے منفى اثر لينے كا خطرہ _

لايغرنّك تقلّب الذين كفروا فى البلاد
5_ صدر اسلام كے مسلمانوں كے حوصلوں پر، كفار كى ظاہرى شان و شوكت اور اقتصادى طاقت كے منفى اثر پڑنے كا خطرہ_
لايغرنّك تقلّب الذين كفروا
6_ مختلف علاقوں ميں كفار كے آنے جانے ، جدو جہد كرنے اور ان كى ظاہرى شان و شوكت سے، مسلمانوں كو فريب و دھوكہ نہيں كھانا چاہيئے اور نہ ہى لچك دار رويہ كا اظہار كرنا چاہيئے_
لايغرنّك تقلّب الّذين كفروا فى البلاد
7_ پيغمبراكرم(ص) كے زمانے كے كچھ حصے ميں مسلمانوں كا كفار كى نسبت ضعيف اور فقير ہونا_
لايغرنّك تقلّب الذين كفروا فى البلاد

اسلام:
صدر اسلام كى تاريخ 7
انبياء (ع) : 4
حوصلہ پست كرنا:
حوصلہ پست كرنے كا پيش خيمہ 5
دنيا: 1، 2، 3
فريبكاري:
فريبكارى كے اسباب 3
قيادت:
دينى قيادت 4
كفار:
صدر اسلام كے كفار 1، 2 ;كفار كا خطرہ 4;كفار كى طاقت 3، 4، 5، 6 ;كفار كے دنيوى وسائل 1، 2، 3

لغزش: 4
مسلمان:
صدر اسلام کے مسلمان 7;مسلمانوں کو تنبیہ 6

(۱۹۷) مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

یہ حقیر سرمایہ او رسامان تعیش ہے ا س کے بعد انجام جہنم ہے اوروہ بدترین منزل ہے _
1_ مادی طاقت اور وسائل جس قدر زیادہ ہوں پھر بھی کم اور ناچیز ہیں_
لايغرنك ... متاع قليل
کفار کے مادی وسائل اس قدر تھے کہ جن سے دھوکہ کھانے کا خطرہ موجود تھا لیکن اسکے باجود خدا وند عالم انہیں قلیل و ناچیز شمار کرتا ہے_
2_ کفار کا مادی وسائل و طاقت سے بہرہ مند ہوناکم اورمحدود ہے_
متاع قليل ثمّ ماواهم جهنّم
3_ کفار کے مادی وسائل اور طاقت، ان کی حقانیت کی دلیل نہیں بن سکتے_
لايغرنّك تقلبّ الّذين كفروا فى البلاد _ متاع قليل ثم ماواهم جهنّم
دنیا سے کفار کی بہرہ مندی کے قلیل ہونے اور اسکے برے انجام کی صراحت اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی ظاہری شان و شوکت نہ تو تقرّب خداوند متعال کی وجہ سے ہے اور نہ ہی ان کی حقانیت کی دلیل ہے_
4_ مادی نعمتوں سے بہرہ مند اور طاقتور کفار کا ٹھکانہ جہنم ہے_
ثُمّ ماواهم جهنم
"ماوي"کا معنی منزل و ٹھکانہ ہے (لسان العرب)
5_ جہنم ایك بُری منزل اورمنحوس قرار گاہ ہے_
و بئس المهاد
"مہاد"کا معنی بستر استراحت ہے_ (لسان العرب)_

جہنم: 4
جہنم کا منحوس ہونا 5
دنیا:
دنیوی طاقت 1، 2 ; دنیوی وسائل 1، 2، 3
کفار:
کفار کا انجام 4;کفار کا باطل ہونا3;کفار کا جہنم میں ہونا 4 ; کفار کی دنیوی طاقت 2;کفار کے دنیوی وسائل 2، 3

(۱۹۸) لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلاً مِّنْ عِندِ اللّهِ وَمَا عِندَ اللّهِ خَيْرٌ لِّلأَبْرَارِ

لیکن جن لوگوں نے تقوي الہی اختیار کیاان کے لئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی _ خداکی طرف سے

یہ سامان ضیافت ہے او رجو کچھ اس کے پاس ہے سب نیك افراد کے لئے خیرہی خیر ہے _
1_ جنت کی ابدی نعمت کے مقابلے میں دنیا میں کفار کی محدود طاقت اور بہرہ مندی کا بے قیمت ہونا_
متاع قلیل ثم ماوھم جہنمّ ... لکن الّذین اتّقوا ربھم لہم جنّات ... خالدین فیھا
2_ پرہیزگار لوگ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور اسکی نعمتوں سے بہرہ مند ہوتے رہیں گے_
لکن الّذین اتّقوا ربّھم لھم جنّات ... خالدین فیھا
3_ تقوي اور پرہیزگاری کے ساتھ، مادی وسائل اور مال و ثروت کے حصول کیلئے کوشش کرنا، اخروی سعادت کیلئے ضرر رساں نہیں ہے_

لایغرّنك تقلّب الذین کفروا فی البلاد ... لکن الّذین اتقوا
"لکن"ایك توہم کے دور کرنے کیلئے ہے جو گذشتہ آیات سے ذہن میں پیدا ہوتا ہے، وہ یہ کہ مادی وسائل کے حصول کیلئے کفارکی جدوجہد ان کے جہنمی ہونے کی موجب بنی ہے_ کلمہ "لکن"اس خیال کو ختم کر کے واضح کر رہا ہے کہ تقوي و پرہیزگاری کی صورت میں مال و ثروت کا حصول انسانی سعادت کیلئے مضر نہیں_
4_ ربوبیت الہی کی طرف توجہ، تقوي و پرہیزگاری کی طرف رجحان کا راستہ ہموار کرتی ہے_
لکن الذین اتّقوا ربّھم

5_ کفار کی ظاہری شان و شوکت اور اقتصادی قدرت پر فریفتہ نہ ہونا، تقوي اختیار کرنے کے مصادیق میں سے ہے_*
لایغرنّك تقلّب الّذین کفروا ... لکن الّذین اتقوا ربّھم
فریفتہ ہونے کی ممانعت اور پھر اہل تقوي کو بہشت کی بشارت، ہوسکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_
6_ ہجرت کرنا، بے وطنی برداشت کرنا، راہ خدا میں تکالیف اٹھانا، جہاد اور شہادت تقوي کی علامتیں ہیں_
فالّذین ہاجروا و اخرجوا ... لکن الّذین اتقوا ربّھم
"الذین اتّقوا"سے مراد یاتو وہی لوگ ہیں جن کی آیت 195 میں توصیف کی گئي ہے یا پھروہ، تقوي اختیار کرنے والوں کے مطلوبہ مصادیق میں سے ہیں_
7_ ابدی جنت کی جانب توجہ، تقوي کی طرف رجحان اور ناچیز دنیوی فوائد پر فریفتہ نہ ہونے کا موجب بنتی ہے_
متاع قلیل ... لکن الّذین اتقوا ربّھم لھم جنات ... خالدین فیہا
8_ بہشت میں متعدد باغات اور نہروں کا موجود ہونا_
لھم جنّات تجری من تحتھا الانھار
9_ جنت کے باغات کے نیچے متعدد نہروں کا بہنا_
جنات تجری من تحتھا الانھار
10_ تقوي ، بہشت اور اس میں موجود نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کا راستہ ہموار کرتا ہے_
لکن الّذین اتّقوا ربّھم لھم جنّات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیہا
11_ بہتی نہروں کے ساتھ دائمی بہشت کا پرہیزگاروں کی پذیرائي کیلئے آمادہ ہونا_
لھم جنات تجری من تحتھا الانھار ... نزلا من عنداللہ
12_ بہشت اور اس میں دائمی قیا م کی بشارت، پرہیزگاروں اور متقین کیلئے ضیافت الہی کا صرف ایك حصہ ہے_
نزلا من عنداللہ
کلمہ "نزل" ان چیزونکو کہتے ہیں جو مہمانوں کی آمد کے آغاز پر ان کی پذیرائي کیلئے پیش کی جاتی ہیں_
13_ نیکی تقوي اپنانے میں ہے اور اہل تقوي نیك لوگ ہیں_
لکن الّذین اتّقوا ربّھم ... و ما عنداللہ خیر للابرار
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "الابرار "میں "ال" عہد ذکری اور "الّذین

اتقوا"کی طرف اشارہ ہو یعنی "ماعنداللہ خیر للّذین ا تقوا"بنابرایں تقوي اختیار کرنے والوں کو "ابرار"کے نام سے یاد کرنا

مندرجہ بالا مطلبکی طرف اشارہ ہے_
14_ بہترین اجر الہي، ابرار اور نيك افراد كيلئے مخصوص ہے_
و ما عنداللہ خير للابرار
يہ مطلباس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ "للابرار" " ما موصولہ"كيلئے خبر دوم ہو نہ كہ " خير" كے متعلق _
15_ ابرار كے اجر و ثواب كا، بہت عظيم، ناقابل وصف اور بہشت اور اسكى نعمتوں سے برتر ہونا_
و ما عنداللہ خير للابرار
ہوسكتا ہے "ماعنداللہ "سے مراد، بہشت اور اسكى نعمتوں كے علاوہ اور كوئي اجر و ثواب ہو اور اس كو مبہم انداز ميں بيان كرنا، اسكى عظمت اور ناقابل وصف ہونے كو ظاہر كرتا ہے_
16_ ابرار اور نيك لوگوں كا اصلى و برتر اجر و ثواب خداوند متعال كے پاس ہے_
و نزلا من عنداللہ و ما عنداللہ خير للابرار
17_ ابرار متقين سے زيادہ بلند مقام و مرتبے اور منزلت كے حامل ہيں_
و لكن الّذين اتّقوا ربّہم لہم جنّات ... نزلا من عنداللہ و ما عنداللہ خير للابرار
اجر و ثواب كى تعبير ميں تفاوت (متقين كيلئے "نزلاً"اور ابرار كيلئے "ماعنداللہ ") اس بات پر شاہد ہے كہ ابرار كا مقام و مرتبہ، متقين كے مقام و منزلت كے علاوہ اورا س سے بلند تر ہے_
18_ تقوا و نيكوكارى كا قابل قدر ہونا اور متقين و نيكوكاروں كا بلند و بالا مقام _
لكن الذين اتقوا ربہم ... و ما عند اللہ خير للابرار
19_ مؤمن كى موت اس وجہ سے اس كيلئے خير ہے كيونكہ يہ اس كے بہشت تك پہنچنے كا راستہ ہے _
و ما عنداللہ خير للابرار
امام باقر(ع) فرماتے ہيں: ... الموت خير للمؤمن لانّ اللہ يقول "و ما عنداللہ خير للابرار" (1)موت مؤمن كيلئے خير ہے كيونكہ اللہ تعالى فرماتاہے: جو اللہ تعالى كے پاس ہے وہ ابرار كيلئے خير ہے_

اجر : 14، 15، 16
اذيت: 6
اقدار:
منفى اقدار1
----

1)تفسير عياشى ج1 ص212 ح178 تفسير برہان ج1 ص333 ح11 .

اللہ تعالى:
اللہ تعالى كا اجر 14; اللہ تعالى كى ربوبيت 4; اللہ تعالى كى مہمان نوازى 12
اہل بہشت:
اہل بہشت كى جاودانى 2
بہشت:
بہشت كى ابديت 1، 7، 11 ; بہشت كى نعمتيں1، 2، 10; بہشت كے باغات 8، 9 ; بہشت كے موجبات 10;بہشت ميں جاودانى 21; بہشت كى نہريں 8، 9، 11
تقوي:
تقوي كا پيش خيمہ 4، 7 ; تقوي كى فضيلت 18; تقوي كے اثرات 3، 6، 10;تقوي كے موارد 5، 13
جلا وطنى : 6
جہاد: 6

345

(١٩٩) وَإِنَّ مِنْ أَہْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْہِمْ خَاشِعِينَ لِلّهِ لاَ يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ ثَمَنًا قَلِيلاً أُوْلَئِكَ لَہُمْ أَجْرُہُمْ عِندَ رَبِّہِمْ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

اہل کتاب میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور جوکچھ تمھاری طرف نازل ہوا ہے او رجو ان کی طرف نازل ہوا ہے سب پر ایمان رکھتے ہیں_ اللہ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں _ آیات خداحقیرسی قیمت پر فروخت نہیں کرتے _ ان کے لئے پروردگار کے یہاں ان کااجر ہے او رخدابہت جلد حساب کرنے والا ہے _
1_ بعض علمائے اہل کتاب کا خداوند متعال، قرآن کریم اور آسمانی کتابوں پر حقیقی ایمان رکھنا_
و إنّص من ا ہل الکتاب لمن یؤمن باللہ و ما أنزل الیکم ... خاشعین للہ
آیات الہی کے ساتھ تجارت و سوداگری ایسے امور میں سے ہے کہ جو غالباً علمائے دین کے ساتھ مربوط ہے_ جملہ "لتبیننّہ للناس " (آیت ،187) اس مطلب کی تائید کرتا ہے_
2_ بعض علمائے اہل کتاب کا خداوند متعال کے سامنے خشوع و خضوع_
انّ من ا ہل الکتاب لمن یؤمن ... خاشعین للہ
3_ بعض علمائے اہل کتاب کی فروتنی اور خشوع سے، خداوند متعال اور آسمانی کتب پر ان کے ایمان واقعی کا راستہ ہموار ہونا_
انّ من ا ہل الکتاب لمن یؤمن ... خاشعین للہ
اہل کتاب کو خشوع و فروتنی کی صفات کے ساتھ یاد کرنا، ہوسکتا ہے قرآن کی حقانیت اور تورات و انجیل پر ان کے حقیقی ایمان لانے کی علت کی طرف اشارہ ہو_

346

4_ خداوند متعال كے سامنے بعض اہل كتاب كا تكبر اور سركشي، ان كے انكار قرآن اور كفر كا موجب ہے_

انّ من ا ہل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله

5_ خداوند متعال كا اہل كتاب كے ايك گروہ كى دشمنى كے مقابلے ميں دوسرے گروہ كے ايمان كا تذكرہ كر كے، پيغمبراكرم(ص) اور مؤمنين كو تسلى و تشفى دينا_

انّ من ا ہل الكتاب لمن يؤمن بالله

يہ مطلب اس آيت كے آيات نمبر180 تا 187 كے ساتھ ارتباط كے پيش نظر ہے، كہ جن ميناہل كتاب كى بہت سے خلاف ورزيوں ، اذيت و آزار اور بدعہديوں كا تذكرہ كيا گيا ہے_

6_ بعض اہل كتاب، اپنے دعوائے ايمان كے برعكس نہ تو خداوند متعال پر ايمان ركھتے ہيں اور نہ ہى اپنى آسمانى كتابوں پر_

انّ من ا ہل الكتاب لمن يؤمن بالله و ما أنزل اليكم و ما أنزل اليهم

جملہ "انّ من ا ہل الكتاب ..."كا مفہوم دلالت كرتا ہے كہ بعض اہل كتاب اپنى آسمانى كتب پر ايمان ركھنے كے ادعا كے باوجود نہ تو خداوند متعال پر ايمان ركھتے ہيں نہ تورات و انجيل پر_

7_ آسمانى كتابوں كے مطالب و مضامين ميں مطابقت و موافقت ہونا اور ان كے درميان تضاد كا نہ پايا جانا_

انّ من ا ہل الكتاب لمن يؤمن بالله و ما اُنزل اليكم و مآأنزل اليهم

8_ خداوند متعال كے سامنے خشوع، ايمان ميں كمال ہے_

انّ من ا ہل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله

9_ زمانہ پيغمبر(ص) كے يہود و نصاري كے پاس تحريف سے محفوظ تورات و انجيل كا موجود ہونا_ *

انّ من ا ہل الكتاب لمن يؤمن بالله و ما أنزل اليكم و ما أنزل اليهم

"ما أنزل اليهم"سے جو كچھ عصر بعثت كے مخاطبين كے ذہن ميں آتا ہے وہى تورات و انجيل ہے جو اہل كتاب كى دسترسى ميں تھيں اور اگر وہ تحريف شدہ ہوتيں تو ان پر ايمان لانے كى تائيد خداوند متعال كى طرف سے نہ كى جاتي_

10_ آيات الہى كے ساتھ تجارت نہ كرنا، خدا و قرآن اور دوسرى آسمانى كتب پر ايمان ركھنے والے اہل كتاب كى خصوصيت ہے_

لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً

11_ دوسرے اہل كتاب كى طرف سے آيات الہى كے ساتھ تجارت كئے جانے كے باوجود بعض اہل كتاب كا دين فروشى سے پرہيز كرنا_

347

انّ من ا ہل الكتاب ... خاشعين لله لا يشترون بايات الله ثمناً قليلاً

12_ بعض اہل كتاب كا آيات الہى (تورات و انجيل) كے ساتھ تجارت كرنے اور دين فروشى سے پرہيز ان كے قرآن پر ايمان كا سبب بنا_

انّ من ا ہل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله لايشترون بايات الله

جملہ "لايشترون ...'، "يؤمن"كے فاعل كيلئے حال ہے (يعنى مؤمن اہل كتاب) اور مذكورہ جملے كے ساتھ ان كى توصيف ہوسكتا ہے قرآن كريم پر ان كے ايمان لانے كى علت و سبب كى طرف اشارہ ہو_

13_ آيات الہى كے ساتھ تجارت كے عوض جو بھى قيمت ركھى جائے حقير اور ناچيز ہے_

لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً

عام طور پر جو لوگ آيات الہى كے ذريعے تجارت كرتے ہيں ان كى غرض دنيوى فوائد و منافع كا حصول ہوتا ہے ليكن خداوند متعال ان فوائد و منافع كو دين اور اخروى نعمات سے محروميت كے بدلے انتہائي كم و ناچيز شمار كررہاہے_

14_ تورات و انجيل ميں قرآن اور پيغمبراكرم(ص) كى حقانيت پر دلالت كرنے والى نشانيوں اور آيات كا موجود ہونا_ *

انّ من ا ہل الكتاب ... لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً

قرآن پر ايمان اور آيات الہى (تورات و انجيل) كو نظرانداز نہ كرنے كے درميان ارتباط قائم كرنے سے يہ ظاہر ہوتا ہے كہ

ان میں حقانیت پیغمبراکرم (ص) و قرآن واضح طور پرموجود ہے_
15_ دنیا کی معمولی سی قیمت کی خاطر علمائے یہود کی طرف سے تورات میں موجودپیغمبراکرم(ص) و قرآن کی حقانیت کو ثابت کرنے والی آیات الہی کو نظرانداز کیا جانا_
انّ من ا ہل الکتاب لمن ... لایشترون بایات الله ثمناً قلیلاً
16_ خداوند متعال کا اہل کتاب کے مؤمن علماء کي، قرآن کریم پر ایمان اور آیات الہی کے ساتھ تجارت نہ کرنے کی وجہ سے مدح کرنا_
ان من ا ہل الکتاب لمن ... لایشترون بایات الله ثمناً قلیلاً اولئك لهم اجرهم عند ربّهم
17_ قرآن کریم پر اہل کتاب کا ایمان لانا، آیات الہی (تورات و انجیل) کے بارے میں ان کے صحیح ادراك و احترام کی علامت ہے_
انّ من ا ہل الکتاب لمن یؤمن بالله و ... لایشترون بایات الله ثمناً قلیلاً

18_ بعض علمائے اہل کتاب کی آیات الہی کے ساتھ تجارت کرنے کے سبب خدتعالی کی طرف سے توبیخ_
انّ من ا ہل الکتاب لمن یؤمن ... لایشترون بایات الله ثمناً قلیلاً
19_ آیات الہی کے ساتھ تجارت کرنے کی حرمت_
لایشترون بایات الله ثمناً قلیلاً
20_ اہل کتاب کا جو گروہ خدا، قرآن اور اپنی آسمانی کتب پر ایمان لایا ہے وہ ایك خاص اور بلند مرتبہ اجر و ثواب سے بہرہ مند ہوگا_
اولئك لهم اجرهم عند ربّهم
کلمہ "عندربهم"، "اجرهم"کی توصیف ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اجر ایك خاص اور بلند مرتبہ اجر ہوگا_
21_ الله تعالی، قرآن، تورات اور انجیل پر ایمان، خدا کے سامنے فروتنی و خشوع اور آیات الہی کا اکرام و احترام کرنا، خداوند متعال کے نزدیك انسان کی قدر و منزلت کا معیار ہے_
لهم اجرهم عند ربّهم
"ربّهم"میں اضافہ تشریفیّہ ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ صفات کے حامل افراد خداوند متعال کے نزدیك بلند مقام و مرتبہ رکھتے ہیں_
22_ اجر و ثواب کی بشارت اور اسکی ضمانت دینا، مؤمنین کیلئے، ربوبیت الہی کا ایك پرتو ہے_
لهم اجرهم عند ربّهم
23_ اجر و ثواب کا وعدہ اور ضمانت دینا، لوگوں کو اسلام و قرآن پر ایمان کی دعوت دینے کیلئے ایك قرآنی روش ہے_
اولئك لهم اجرهم عند ربّهم
24_ خداوندمتعال، بہت جلدحساب لینے والا ہے_
ان الله سریع الحساب
25_ خداوند متعال مؤمنین کا اجر و ثواب بغیرکسی تاخیر کے عطا کردے گا_
لهم اجرهم عند ربهم انّ الله سریع الحساب
اجر عطا ہونے کے بیان کے بعد جلدحساب لئے جانے کی یاددہانی سے پتہ چلتا ہے کہ خداوند متعال کی طرف سے اجر کے عطا ہونے میں، حساب کی وجہ سے تأخیر نہیں ہوگي_
26_ الہی اجر و ثواب کا نظام ایك قانون و قاعدے کے مطابق ہے اور دقیق و سریع حساب کتاب پر مشتمل ہے_
ان الله سریع الحساب
27_ خداوند متعال کی جانب سے مؤمنین کا اجر و ثواب، ان کے ایمان و اعمال کے درجات کی بنیاد پر عطا کیا جاتا ہے_

اولئك لهم اجرهم ... انّ الله سریع الحساب
اگر اجر، اعمال کی بنیاد پر نہ ہوتا تو حساب لینے کا کوئي معنی نہیں تھا_ اور " اولئك "کے مشارالیہ کے مطابق، پتہ چلتا

ہے کہ مؤمنين کا ايمان اور اعمال دونوں ان کے اجر و ثواب کے استحقاق کا سبب بنتے ہيں_
28_ (حبشہ کا بادشاہ) نجاشي، خداوند متعال، قرآن اور آسمانی کتب پر ايمان رکھتا تھا اور اللہ تعالی کے سامنے خاضع تھا_
انّ من ا ہل الکتاب لمن يؤمن باللہ
نجاشی کی موت کے بعد، رسول خدا(ص) نے اپنے اصحاب سے فرمايا: ان اخاکم النجاشی قد مات قوموا فصلّوا عليہ: فقال رجل يا رسول اللہ (ص) کيف نصلی عليہ و قدمات فی کفرہ؟ قال(ص) الاتسمعون قول اللہ "انّ من ا ہل الکتاب ...' (1) نجاشی کی وفات کے بعد رسول خدا(ص) نے فرمايا تمہارا بھائي نجاشی فوت ہوگيا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو تو ايك شخص بولا ہم اس پر کيسے نماز پڑھيں جب کہ وہ کفر کی حالت ميں مرا ہے_ آپ(ص) نے فرمايا کيا تم نے خداوند متعال کا يہ فرمان"ان من ا ہل الکتاب ..." نہيں سُنا_

----

1)الدرالمنثور ج2 ص416.

(۲۰۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو صبر کرو _ صبر کی تعلیم دو _ جہاد کیلئے تیاری کرو او راللہ سے ڈرو شایدتم فلاح یافتہ او رکامیاب ہوجاؤ _

1_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ مشکلات کے مقابلے میں صبر کریں_
یا ایہا الذین امنوا اصبروا
2_ خداوند متعال کی بارگاہ میں ایمان اور مؤمن کا مقام و مرتبہ_
یا ایہا الّذین امنوا
خداوند متعال کے براہ راست خطاب میں مؤمنین کیلئے ایك قسم کی تعظیم و تکریمپوشیدہ ہے_
3_ جنگ طلب اور ہٹ دھرم دشمنوں کے مقابلے میں صبر و استقامت اور پائیداری دکھانا، مؤمنین کا فریضہ ہے_
یا ایّہا الّذین امنوا ... صابروا
"صابروا" باب مفاعلہ سے ہے جو طرفین کی مقاومت پر دلالت کرتا ہے اور اکثر یہ معنی دو دشمنوں کے درمیان تصور کیا

جاتا ہے_

4_ مؤمنين كيلئے ،باہمى تحمل و بردبارى كا ضرورى ہونا_

يا ايّها الّذين امنوا اصبروا و صابروا

ہوسكتا ہے "صابروا"كا يہ معنى ہوكہ مؤمنين كا فريضہ ہے كہ وہ اپنے درميان پيدا ہونے والى مشكلات كو تحمل كريں اور ايك دوسرے كى نسبت صبر و بردبارى سے كام ليں_

5_ مؤمنين كا فريضہ ہے كہ وہ مشكلات كے مقابلے ميں ايك دوسرے كو صبر و استقامت كى ترغيب ديں_

يا ايّها الذين امنوا اصبروا و صابروا

بظاہر "صابروا"ميں الف مفاعلہ "صصبصرص"كو متعدى كرنے كيلئے استعمال ہوا ہے_ لہذا "صابروا"يعنى دوسروں كو صبر كى ترغيب دلانا_

6_ مشكلات كے مقابلے ميں صبر، دشمن كے مقابلے ميں استقامت و پائيدارى كى راہ ہموار كرتا ہے_*

يا ايّها الذين امنوا اصبروا و صابروا

"صابروا" پر "اصبروا" كا مقدم ہونا ہوسكتا ہے اس معنى كى حكايت كر رہاہو كہ جب تك انفرادى مشكلات كے مقابلے ميں صبر نہيں كروگے_اس وقت تك دين كے دشمنوں كے سامنے بھى استقامت نہيں كرسكوگے_

7_ مؤمنين كا فريضہ ہے كہ وہ آپس ميں ارتباط برقرار كريں اور ايك دوسرے كے ساتھ ہم آہنگ رہيں_

يا ايّها الذين امنوا ... و رابطوا

ربط كا معنى پيوند ہے لہذا "رابطوا"اسلامى معاشرے كے افراد كے درميان ارتباط كے لازم ہونے پر دلالت كرتا ہے كہ جس كا لازمہ ايك دوسرے سے ہم آہنگى ہے_

8_ اسلامى وطن كى سرحدوں كى حفاظت و پاسدارى سب مؤمنين كا فريضہ ہے_

ياايّها الّذين ... و رابطوا

"رابطوا"كا اسمطلب ميں اصطلاحى معنى (سرحدوں كى حفاظت) ليا گيا ہے_

9_ دوسروں كو صبر و استقامت كى دعوت دينے سے پہلے خود صبر و استقامت كو اختيار كرنا ضرورى ہے_

يا ايّها الّذين امنوا اصبروا و صابروا

مندرجہ بالا مطلب اس بناپرہے كہ " صابروا" سے مراد ايك دوسرے كو صبر و استقامت كى دعوت دينا ہو_

10_ صبر و استقامت سے اجتماعى روابط كے استحكام كى راہ ہموار ہوتى ہے_

اصبروا و صابروا و رابطوا

صبر و شكيبائي كى ضرورت بيان كرنے كے بعد افراد كى ايك دوسرے سے ہم آہنگى و ارتباط كى ضرورت كا بيان، ہوسكتا ہے اسلامى معاشرے ميں ارتباط پيدا كرنے ميں صبر كے كردار كى طرف اشارہ ہو_

11_ اسلامى مملكت كى سرحدوں كى حفاظت، مسلمانوں كے صبر و شكيبائي كى مرہون منت ہے_

يا ايّها الذين امنوا اصبروا وصابروا و رابطوا

يہ اس بنا پرہے كہ "رابطوا"كا معنى سرحدوں كى حفاظت كا ضرورى ہونا ہو_ اس پر صبر كا مقدم ہونا، سرحدوں كى حفاظت ميں صبر كے كردار كو ظاہر كرتا ہے_

12_ تقوائے الہى كى رعايت كرنا مؤمنين كا فريضہ ہے_

و اتقوا الله

13_ مشكلات كے مقابلے ميں بے صبرى كرنا دشمنوں كے سامنے سستى كرنا اور اسلامى مملكت كى سرحدوں كى حفاظت نہ كرنا، عدم تقوي كى علامت ہے_

اصبروا و صابروا و رابطوا و اتّقوا الله

14_ مشكلات كے مقابلے ميں مؤمنين كى شكيبائي، دشمن كے مقابلے ميں ان كى پائيدارى اور اسلامى مملكت

كى سرحدوں كى حفاظت، تقوي كى علامت ہے_

يا أيها الذين آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا الله
15_ اسلامی معاشرے میں اجتماعی تعلقات برقرار کرنا مؤمنین کی پرہیزگاری کی علامت ہے_
یا ایها الذین امنوا ... و رابطوا و اتّقوا الله
یہ اس بنا پر ہے کہ "رابطوا"کا معنی ارتباط و پیوند برقرار کرنا ہو_
16_ ایمان; مشکلات کے مقابلے میں صبر، دشمن کے مقابلے میں پائیداري، سرحدوں کی حفاظت اور تقوي کی رعایت کا پیش خیمہ ہے_
یا ایّها الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتّقوا الله
مسلمانوں کو ایمان کے وصف سے یاد کرنا اور پھر صبر اور ... کا حکم دینا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ مسائل کے وقوع کا پیش خیمہ ایمان ہے_
17_ تقوي، ایمان سے بلندتر مرتبہ ہے_
یا ایّها الذین امنوا ... و اتّقوا الله
18_ مشکلات کے مقابلے میں صبر، دشمن کے سامنے پائیداري،اسلامی معاشرے کی سرحدوں کی حفاظت اور تقوي اپنانا، فتح و سعادت کا راستہ ہموار کرتا ہے_
یا ایّها الّذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا لعلکم تفلحون
" فلاح "کا معنی نجات و فتح حاصل کرناہے (لسان العرب)_
19_ اسلامی معاشرے کی کامیابی و سعادت، ایك دوسرے سے ارتباط و ہم آہنگی برقرار کرنے سے منسلك ہے_
و رابطوا ... لعلّکم تفلحون
20_ فرائض کی انجام دہی میناور مصائب کے مقابلے میں صبر اختیار کرنا اور ائمہ اطہار(ع) کے فرامین و احکام کی پیروی کیلئے تیار رہنا تمام مؤمنین کا فریضہ ہے_
یا ایها الذین امنوا اصبروا و صابروا
امام صادق(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں : اصبروا علی الفرائض و صابروا علی المصائب و رابطوا علی الأئمة (1) فرائض کی انجام دہی اور مصائب پر صبر کرو اور ائمہ سے مربوط رہو_
21_ تقیّہ کی بنیاد پر دشمنوں کے مقابلے میں صبر کرنا اور آئمہ اطہار (ع) کے فرامین کی پیروی کیلئے تیار رہنا سب مؤمنین کا فریضہ ہے_
یا ایّها الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا
----

1)کافی ج2 ص81 ح3، تفسیر برهان ج1 ص334 ح2 6، 11.

امام صادق(ع) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ... و صابروهم علی التقیّة و رابطوا علی من تقتدون به ... (1) ... دشمن کے مقابلے میں تقیہ کی بنیاد پر صبر کرو اور اپنے پیشواؤں سے مربوط رہو ...
22_ گناہ سے بچنا، امربالمعروف و نہی عن المنکر کرنا اور آئمہ(ع) کے دفاع کیلئے تیار رہنا مؤمنین کا فریضہ ہے_
یا ایّها الّذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتّقوا الله
امام صادق(ع) نے "اصبروا"کے بارے میں فرمایا: عن المعاصی اور"واتقوالله "کے بارے میں فرمایا: آمروا بالمعروف و انهوا عن المنکر (نیکی کا حکم دو اور برائي سے روکو) اور "رابطوا"کے بارے میں فرمایا : ... و نحن الرباط الادني فمن جاهدعنّا فقد جاهد عن النبي(ص) ... (2)
23_ دشمنوں کے مقابلے میں استقامت و پائیداری اور ان کی سازشوں پر نظر رکھنا سب مؤمنین کا فریضہ ہے_
یا ایّها الذین امنوا اصبروا وصابروا و رابطوا
امام صادق(ع) نے خداوند متعال کے قول "اصبروا و صابروا ..."کے بارے میں فرمایا: معناه ... و صابروا علی عدوّکم و رابطوا عدوّکم_ (3)اس کا معنی یہ ہے کہ اپنے دشمن کے مقابلے میں استقامت دکھاؤ اور ان پر نظر رکھو_

24_ ہر نماز کے بعد، دوسری نماز کا انتظار پسندیدہ ہے_
يا ايّها الّذين امنوا ... و رابطوا
مذکورہ آیت میں امیر المؤمنین(ع) نے "رابطوا " کے بارے میں فرمایا: رابطوا الصلوات اى انتظروها واحدة بعد واحدة (4)
رابطوا الصلوات یعنی نمازوں کا یکے بعد دیگر ے انتظار کرو_
25_ پنجگانہ نمازوں کی انجام دہی پر صبر، دشمنوں کے ساتھ مسلّحانہ جنگ پر صبر اور راہ خداوند متعال میں جنگ و پاسبانی کرنا، سب مؤمنین کا فریضہ ہے_
يا ايّها الذين ا منوا اصبروا و صابروا
پیغمبراسلام(ص) نے " ... اصبروا و صابروا و رابطوا ..."کے بارے میں فرمایا: اصبروا على الصلوات الخمس و صابروا على قتال عدوّكم بالسيف و رابطوا فى سبيل الله لعلّكم تفلحون (5)پنچگانہ نمازوں کی انجام دہی پر صبر کرو، اپنے دشمنوں کے خلاف مسلح جنگ پر صبر کرو اور راہ خدا میں جنگ و پاسبانی کرو تا کہ تم فلاح پاجاؤ_
------

1)معانى الاخبار، ص369 ح1 تفسير برهان ج1ص 334 ح3.
2)تفسير عياشى ج1 ص212 ح179، بحار الانوار ج24 ص216 ح8 .
3)تفسيرتبيان ج3ص96 نورالثقلين ج1ص428 ح508
4)تفسير تبيان ج3 ، ص 95 ; مجمع البيان ج2 ص 918.
5)الدرالمنثور ج2 ص418.

سورہ نساء

آيہ 1 تا 100

بسم الله الرحمن الرحيم

(١) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

انسانو اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب كوايك نفس سے پيدا كيا ہے اور اس كا جوڑا بھی اسی كی جنس سے پيدا كياہے او رپھر دونوں سے بكثرت مرد و عورت دنيا ميں پھيلا ديئے ہيں او راس خدا سے بھی ڈرو جس كے ذريعہ ايك دوسرے سے سوال كرتے ہو اور قرابتداروں كی بے تعلقی سے بھی _ الله تم سب كے اعمال كا نگراں ہے _

1_ تمام لوگ، تقوي كی رعايت كرنے اور خداوند متعال كی طرف متوجّہ رہنے پر مامور ہيں_
يا ايها النّاس اتّقوا ربّكم ... و اتقوا الله
2_ خداوند متعال كے انسان كو خلق كرنے اور اسكے امور كی تدبير كرنے كا تقاضا ہے كہ تقوي الہی اختيار كيا جائے اور ہر لمحہ خداوند متعال كی طرف توجّہ ركھی جائے_
اتّقوا ربّكم الّذی خلقكم
جملہ " الّذی خلقكم ... " ، "ربّكم " كي صفت اور تقوي كی رعايت كرنے كے ضروری ہونے كی علت كی طرف اشارہ ہے_ يعنی چونكہ اس نے تمہيں خلق كيا ہے اور تمہاری تدبير كر رہا ہے لہذا تقوي اختيار كرنا ضروری ہے اور اسكے احكام پر عمل كرنا لازمی ہے_
3_ تقوي كی رعايت كرنے كے بارے ميں فرمان الہی كا مقصد، انسانوں كی تربيت كرنا ہے_*
اتّقوا ربّكم

ہوسكتا ہے كلمہ "ربّ"(تربيت و تدبير كرنے والا) تقوي كے حكم كے مقصد كی طرف اشارہ ہو _ يعنی تقوي كا حكم دينے كا مقصد يہ ہے كہ تمہاری تربيت و ہدايت كی جائے_
4_ خداوند متعال نے انسانوں كو ايك فرد(حضرت آدم(ع)) سے پيدا كيا_
ربّكم الّذين خلقكم من نفس واحدة
5_ بنی آدم كی ايك انسان سے خلقت اور ان كی خلقت ميں كسی قسم كا فرق نہ ہونا، ان كی نسبت ربوبيت الہی كا ايك پرتو ہے_
اتّقوا ربّكم الّذی خلقكم من نفس: واحدة
6_ خداوند متعال كا پہلے انسان سے اس كی زوجہ كا خلق كرنا_
خلقكم من نفس واحدة و خلق منها زوجها
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب من نشويہ ہو _ يعنی حضرت حوا (ع) كی خلقت حضرت آدم (ع) سے ہوئي ہو_ آيت كی ابتدا ميں "من نفس"فرمايا گيا ہے نہ كہ "من نفسين" اس سے بھی اس مطلب كی تائيد ہوتی ہے_ اسی طرح امام صادق(ع) كا يہ فرمان بھی اس كی تائيد كرتا ہے كہ: انّ الله خلق آدم من الماء و الطين ... و خلق حوّا من آدم(ع) ...
(1)بے شك الله نے آدم كو پانی اور مٹی سے خلق فرمايا ... اور حوّا كو آدم سے خلق فرمايا_
7_ خداوند متعال ، پہلے انسان (حضرت آدم(ع)) كی جنس سے اس كی زوجہ كا خالق ہے_
و خلق منها زوجها
بعض كا نظريہ ہے كہ "منها" ميں "من"آدم(ع) كے ساتھ حوا (ع) كے ہم جنس ہونے كو بيان كر رہا ہے جيسا كہ "والله جعل لكم من انفسكم ازواجاً" (نحل 72) ميں ہے_ اس مطلب كی تائيد امام باقر (ع) سے منقول رسول الله (ص) كے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے كہ جس ميں آپ(ص) نے خلقت حوا كے بارے ميں فرمايا: انّص الله تبارك و تعالی قبض قبضةً من طين فخلطها بيمينہ ... فخلق منها آدم و فضلت فضلة من الطين فصخصلق منها حوا_ (2)الله تبارك و تعالی نے مٹھی بھر مٹی لی پھر اسے اپنے دائيں ہاتھ (دست قدرت) سے گوندھا ... پھر اس سے آدم كو خلق فرمايا، اور اس سے كچھ مٹی بچ گئي تو اس سے حوّا كو خلق فرمايا_
8_ عورت اور مرد ايك ہی جنس سے ہيں_

و خلق منہا زوجہا
----

1)کافی ج5 ص337 ح4/ نورالثقلین ج1 ص434 ح16.
2)تفسیر عیاشی ج1 ص216 ح7، نورالثقلین ج1 ص429 ح6.

9_ لوگوں کا اصل خلقت میں مساوی ہونا اور ان کی خلقت میں کسی قسم کا فرق نہ ہونا، قوانین الہی کے مقابلے میں ان سب کی ذمہ داری کا موجب ہے_
اتّقوا ربّکم الذی خلقکم من نفس واحدة و خلق منہا زوجہا
جملہ "خلقکم من نفس: واحدة"اس حقیقت کے بیان کے علاوہ کہ تمام انسان ایك ہی نسل سے ہیں، اس مطلب کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ خلقت کے اعتبار سے ان میں کسی قسم کا فرق و امتیاز نہیں_ لہذا تقوي الہی کی رعایت کرنا سب کا فریضہ ہے_
10_ خداوند متعال کا، ایك عورت اور مرد (آدم(ع) و حوا(ع)) سے بہت زیادہ مردوں اور عورتوں (نسل بشر) کو پھیلا دینا_
خلقکم من نفس واحدة ... و بث منہما رجالاً کثیراً و نساء ً
11_ سب لوگوں یہاں تك کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے درمیان بھی خداوند متعال کی عظمت و محبوبیت _
و اتّقوا الله الّذی تسآئلون بہ
لوگوں کا خدا کے نام سے ایك دوسرے سے درخواست کرنا (مثلاً خدا کا واسطہ یہ کام کرو) کہ جو جملہ "تسائلون بہ"کا مفہوم ہے مخاطبین کے نزدیك نام خداوند متعال کی محبوبیت اور عظمت کی علامت ہے_ من جملہ مخاطبین، زمانہ جاہلیت کے عرب بھی ہیں_
12_ زمانہ بعثت میں خداوند متعال کے نام کی قسم کھانے کا رواج_
واتُّقوا الله الذی تسآئلون بہ
13_ خداوند متعال کی قسم کھانے کے باوجود اس سے بے پروا اور بے توجّہ ہونا،ایك ناروا اور توقع کے خلاف امر ہے_
واتّقوا الله الّذی تسآئلون بہ
14_ خداوند متعال کی قسم کھانے کا جواز_
واتّقوا الله الّذی تسآئلون بہ
مفہوم "تسآء لون بہ"(تمہیں خداوند متعال کی قسم، ایسا کرو) ایك طرح کی قسم ہے جسے قرآن کریم کی تائید بھی حاصل ہے_
15_ رشتہ داروں کے خیال رکھنے (صلہ رحمی) کا ضروری ہونا_
و اتقوا الله الذی تسآئلون بہ والارحام
کلمہ"الارحام"،" الله "پر عطف ہے یعنی "اتقّوا الارحام "(رشتہ داروں کی حرمت کا پاس رکھو)_ امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: ھی ارحام النّاس انّ الله عزوجل

امر بصلتھا و عظّمہا الاتری انّہ جعلہا معہ_ (1)یہ رشتہ داریاں ہیں جن کے قائم رکھنے کا الله عزوجل نے حکم دیا ہے اور ان کو اپنے ساتھ ذکر کرکے ان کی عظمت و اہمیت کا اظہار کیا ہے _
16_ پوری نسل بشر کی ایك دوسرے سے رشتہ داری اور قرابت_*
خلقکم من نفس واحدة ... و اتقوا الله ... و الارحام
"ارحام"کا معنی رشتہ دار ہے_ اس لحاظ سے کہ ان کی بازگشت ایك رحم کی طرف ہوتی ہے _ لہذا "خلقکم من نفس واحدة "کے بعد "الارحام" کا واقع ہونا ہوسکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ تمام انسان، ایك دوسرے کے رشتہ دار اور

قرارابتدار ہیں_
17_ انسان پر خداوند متعال کی دائمی نظارت_
ان الله كان عليكم رقيباً
18_ خداوند متعال کی دائمی نظارت کی طرف توجّہ، تقوائے الہی کی رعایت کرنے اور رشتہ داروں کے خیال رکھنے کا پیش خیمہ ہے_
واتقوا الله الذی تسآئلون بہ وا لارحام انّ الله كان عليكم رقيبا
19_ قطع رحمی کرنے والوں اور بے تقوي لوگوں کو خداوند متعال کی طرف سے خبردار کیا جانا_
واتقوا الله ... والارحام انّ الله كان عليكم رقيباً
20_ پیغمبر اکرم (ص) کے قرابت داروں کے حقوق کی رعایت کرنے اور ان سے محبت و مودت رکھنے کا ضروری ہونا_
یا ایها الناس اتقوا ... واتّقوا الله الذی تسآئلون بہ والارحام
امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: قرابة الرسول(ص) ... امروا بمودّتهم ... (2) اس سے مراد رسول(ص) کے قرابتدار ہیں جن کی مودت کا لوگوں کو حکم دیا گیا ہے_

آفرینش:
آفرینش کی حیرت انگیزیاں 4، 5، 6، 10
احکام: 15
اللہ تعالى:
اللہ تعالى کی خالقیت 4، 6، 7; اللہ تعالى کی ربوبیت5 ; اللہ تعالى کی طرف سے تنبیہ 20; اللہ تعالى كي
----

1)کافی ج2 ص150 ح1 نورالثقلين ج1 ص437 ح25.
2) نورالثقلين ج1 ص 429 ح 3 ، بحارالانوار ج 23 ص 257 ح 2.

محبوبیت 12;اللہ تعالى کی نافرمانی 14; اللہ تعالى کی نظارت18، 19; اللہ تعالى کے افعال10; اللہ تعالى کے اوامر1، 3
انسان:
انسانوں کی باہمی قرابت 17; انسانوں کی خلقت 2، 4، 5، 9، 10;انسانوں کی ذمہ داری 9 ;انسانوں کی مساوات 9
اہل بیت(ع) :
اہل بیت(ع) سے محبت 21
بے تقوي لوگ:
بے تقوي لوگوں کو تنبیہ 20
تربیت:
تربیت پر اثرانداز ہونے والے عوامل 3
تقوي:
تقوي کا پیش خیمہ 19;تقوي کی اہمیت 1; تقوي کے اثرات 3; تقوي کے عوامل2
تولاّ:
تولاّ کی اہمیت 21
حضرت آدم(ع) :
حضرت آدم(ع) و حوا (ع) 10
حضرت حوّا (ع) :

(۲) وَآتُواْ الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا
اوریتیموں کو ان کامال دے دو او ران کے مال کو اپنے مال سے نہ بدلو اوران کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کرنہ کھا جاؤ کہ یہ گناہ کبیرہ ہے_

1_ یتیم کا مال اسے دے دینے کا وجوب_
وآتوا اليتامي أموالهم

2_ ایتام کے حقوق کی رعایت کرنا، تقوي کے مصادیق میں سے ہے_
و اتّقوا الله ... و آتوا اليتامي أموالهم

3_ ذاتی مالکیت کا معتبر اور قانونی ہونا_
و آتوا اليتامي أموالهم

4_ یتیم کے مرغوب مال کو غیرمرغوب مال میں تبدیل کرنے کی حرمت_
وآتوا اليتامي أموالهم و لاتتبدلوا الخبيث بالطيّب

5_ یتیموں کے مال میں غاصبانہ تصرف کی حرمت _
و آتوا اليتامي أموالهم ...و لاتأكلوا أموالهم الى أموالكم

6_ معاشرے میں اقتصادی امنیت برقرار کرنے اور اسکی حفاظت کرنے کا ضروری ہونا_*
و آتوا اليتامي أموالهم ... و لا تأكلوا اموالہم الى أموالكم

7_ يتيموں كے اموال كى سرپرستى كرنے والوں كو بہت

سى لغزشوں كا خطرہ_
و آتوا اليتامي ... و لاتأكلوا ... انہ كان حوباً كبيرا
يتيموں كے اموال اور ان كے احكام كى رعايت كرنے كے سلسلے ميں آيت كے تاكيد آميز لب و لہجے سے اس مطلب كى طرف اشارہ ملتا ہے كہ يتيموں كے مال كى نظارت كرنے والے افراد مالى انحراف كے خطرے سے دوچار رہتے ہيں_
8_ يتيموں كے مرغوب اموال كو نامرغوب اموال سے تبديل كرنا اور ان كے مال و ثروت كو اپنى ثروت كے ساتھ ملانا، گناہ كبيرہ ہے_
و لاتتبدّلوا الخبيث بالطيّب و لاتاكلوا ... انہ كان حوباً كبيراً
فعل "لاتاكلوا"كا "الي" كے ساتھمتعدى ہونا يہ ظاہر كرتا ہے كہ اس فعل ميں ملانے اور ضم كرنے كا معنى موجود ہے_
9_ يتيموں كے مال ميں غاصبانہ تصرف اور ان كے مال لوٹانےميں تاخير گناہ كبيرہہے_
و آتوا اليتامي أموالهم و لاتاكلوا ... انّہ كان حوباً كبيراً
لوٹانے ميں تاخير "واتُوا اليتامي' سے سمجھ ميں آتيہے چونكہ جملہ، يتيم كا اصل مال واپس كرنے كے ضرورى ہونے كے علاوہ وقت پر ادا كرنے پر بھى دلالت كر رہا ہے_
10_ يتيموں كے مال ميں خيانت ايك بڑا گناہ ہے_
انّہ كان حوباً كبيرا

احكام: 1، 3، 4، 5
اقتصاد:
اقتصادى امنيت 6
تقوي:
تقوي كے مو ارد2
خيانت:
خيانت كا گناہ 10
غصب:
غصب كا گناہ 9;غصب كى حرمت 5
گناہ:
كبيرہ گناہ 8، 9، 10;گناہ كے اسباب 8
مالكيت:
ذاتى مالكيت 3;مالكيت كے احكام 3
محرمّات: 4، 5
واجبات: 1
يتيم:
مال يتيم كو تبديل كرنا 4، 8 ;يتيم سے خيانت 10;يتيم كا مال 1، 5، 9، 10;يتيم كے احكام 1، 4، 5 ;يتيم كے حقوق 2;يتيم كے سرپرست 7

(٣) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُواْ فِي الْيَتَامَى فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلاَّ تَعُولُواْ

اور اگر يتيموں كے بارے مينانصاف نہ كرسكنے كا خطرہ ہے تو جو عورتيں تمھيں پسند ہيں دو ، تين ، چار ان سے نكاح كرلو او راگر ان ميں بھى انصاف نہ كرسكنے كاخطرہ ہے تو صرف ايك _ يا جو كنيزيں تمھارے ہاتھ كى ملكيت ہيں ، يہ بات انصاف سے تجاوز نہ كرنے سے قريب تر ہے _

1_ اگر يتيم لڑكيوں سے ناانصافى كا خوف ہو تو ان كے ساتھ ازدواج كرنے كى ممانعت_

و ان خفتم الاّ تقسطوا فى اليتامي فانكحوا ما طاب لكم من النّسائ

"ان خفْتم"كى جزا حذف ہوگئي ہے اور "فانكحوا"اس كا قائم مقام ہے يعني: "ان خفتم الا ّ تقسطوا فى اليتامي فلاتنكحوھن و انكحوا"اوراس كے شان نزول ميں جو كچھ ذكر ہوا ہے اسكے مطابق يہ نہي، اس نكاح سے متعلق ہے جو مناسب مہر ادا كئے بغيربعض لوگ يتيم لڑكيوں سے كرتے ہيں_

2_ يتيم لڑكيوں كے مال ميں خيانت كے خوف كي

صورت ميں ان سے ازدواج كرنے كى ممانعت_

و آتوا اليتامي اموالھم ... و ان خفتم الاّ تقسطوا فى اليتامي فانكحوا

جملہ "ان خفتم ..."سے استفادہ ہوتا ہے كہ ناانصافى كے خوف كى صورت ميں يتيم لڑكيوں سے نكاح كرنا ممنوع ہے اور گذشتہ آيت كے قرينے سے ناانصافى (الا تقسطوا) سے مراد، ان كے اموال ميں انصاف اور عدل كى رعايت نہ ہونا ہے_

3_ يتيم لڑكيوں كے ساتھ شادى كرنے ميں، ان كے اموال ميں خيانت اور عدل و انصاف سے انحراف كا خطرہ _

367

و ان خفتم الاّ تقسطوا فى اليتامي

4_ ايسى بيوياں انتخاب كرنى چاہيں جو اچھى لگيں اور پسنديدہ ہوں_

فانكحوا ما طاب لكم من النسآئ

5_ بيويوں كى تعداد كا چار تك محدود ہونا_

فانكحوا ... مثني و ثلث و رباع

6_ تعدد زوجات كى مشروعيت، ان كے درميان عدل و انصاف قائم ركھنے كے اطمينان سےمشروط ہے_

فانكحوا ما طاب لكم من النّساء مثني و ثلث و رباع فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة

7_ گھريلو روابط ميں عدل و انصاف كا خيال ركھنے كى اہميت_

و ان خفتم الاّ تقسطوا ... فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة

8_ تعدد زوجات سے، ناانصافى كا خطرہ_

فانكحوا ... مثني و ثلث و رباع فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة

9_ متعدد كنيزوں كے مالك ہونے اور ان سے جنسى لذت حاصل كرنے كا جواز_

فواحدة او ما ملكت ايمانكم

نكاح كے ليے آزاد عورتوں ميں عددتعين كرنے كے مقابلے ميں كنيزوں ميں عدد تعين نہ كرنے سے ان سب سے جنسى لذت كا جواز ملتا ہے_

10_ متعدد كنيزوں سے ازدواج كى مشروعيت_

فواحدة او ما ملكت ايمانكم

صدر آيت كے قرينے سے " فواحدة "، "انكحوا"كيلئے مفعول ہے_ يعنى "فانكحوا واحدة"اور عطف كے پيش نظر"ما ملكت"بھى اس كا مفعول ہوگا_ ياد رہے كہ اس بناپر "ايمانكم" كا مخاطب وہ شخص نہيں ہے جو ازدواج كا ارادہ ركھتا ہے_

11_ ايك بيوى پر اكتفا يا كنيزوں سے استفادہ، عورتوں كے بارے ميں عدل و انصاف سے منحرف نہ ہونے كا بہترين اور آسان ترين راستہ ہے_

فواحدة او ما ملكت ايمانكم ذلك ادني الاّ تعولوا

" ذلك " ، " واحدة او ما ملكت ايمانكم"كى طرف اشارہ ہے _ اور "الاّ تعولوا"مادہ "عول"سے ہے_ جس كا معنى كجروى اور ستم ہے_

12_ كنيزوں كے مالكوں كيلئے ضرورى نہيں كہ وہ ان كے درميان مساوات كى رعايت كريں_

فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة او ماملكت

ايمانكم ذلك ادني الاّ تعولوا
مساوات سے مراد وہ عدل و انصاف ہے جسے شوہر کو اپنی متعدد بیویوں کے درمیان قائم رکھنا ضروری ہے_
13_ متعدد شادیوں کا جواز، بیویوں کے نفقہ میں عدل و انصاف کی رعایت کرنے سے مشروط ہے_
فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں موجود "فان خفتم الاّ تعدلوا"کے بارے میں فرمایا: یعنی فی النفقة_ (1)

احکام: 1، 2، 5، 9، 10، 13
ازدواج:
ازدواج کے احکام 1، 2، 5، 10، 13;ازدواج میں عدل و انصاف6، 11; حرام ازدواج 1،2
بیوي:
بیوی کے انتخاب کا معیار 4; بیویوں کا تعدد 5، 6، 8، 9، 10، 13
خیانت:
خیانت کا پیش خیمہ 3
روایت: 13
عدل:
عدل کی اہمیت 1، 7، 8، 13
کنیز:
کنیز سے ازدواج 9، 10، 11;کنیز سے معاشرت 12
گمراہي:
گمراہی کے موانع 11
گھرانہ:
گھرانے میں عدالت 7
لغزش:
لغزش کا پیش خیمہ 3; لغزش کے اسباب 8
نفقہ:
نفقہ میں عدل و انصاف 13
یتیم:
یتیم سے خیانت 2، 3 ; یتیم کا مال 2; یتیم کے حقوق کی اہمیت 1;یتیم لڑکی سے شادی 1، 2، 3
----

1)کافی ج5 ص363 ح1 نورالثقلین ج1 ص439 ح36.

(۴) وَآتُواْ النَّسَاء صَدُقَاتِہِنَّ نِحْلَۃً فَإِن طِبْنَ لَکُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْہُ نَفْسًا فَکُلُوہُ ہَنِيئًا مَّرِيئًا

عورتوں کو ان کامہر عطا کردو پھر اگر وہ خوشی خوشی تمھیں دینا چاہیں توشوق سے کھالو _
1_ عورتوں کا مہر ادا کرنا واجب ہے_
و آتوا النّساء صدقاتهنّ

كلمہ "صدقات" ، "صدقة "كى جمع ہے جس كا معني مہر ہے_
2_ عورتيں، اپنے مہر كى خود مالك ہيں_
و آتوا النّساء صدقاتهنّ
3_ گھريلونظام ميں عورت كا مالى استقلال_
و آتوا النّساء صدقاتهنّ
4_ مہر خود عورتوں كو دينا ضرورى ہے نہ كہ كسى دوسرے فرد كو_
و آتوا النّساء صدقاتهن نحلة
"اتوا صدقات النسائ" كى بجائے"و آتوا النساء صدقاتهن" كى تعبير سے معلوم ہوتا ہے كہ عورتوں كا مہر خود انہى كو دينا چاہيئے نہ كہ ان كے باپ يا بھائي وغيره كو جيساكہ ايام جاہليت ميں مرسوم تھا_
5_ مہر، مردوں كى جانب سے اپنى بيويوں كيلئے ايك قسم كا ہديہ ہے_
و آتوا النّساء صدقاتهن نحلة
كلمہ "نحلة'، "صدقاتهنّ"كيلئے حال ہے اور اس كا معنى ہے بغيركسى عوض كے عطيہ دينا_
6_ مہر، مردوں كے ذمہ، عورتوں كا قرض ہے_
و آتوا النساء صدقاتهن نحلة
بعض مفسرين كے بقول "نحلة" كا معنى فريضہ ہے_ مندرجہ بالامطلب ميں اسے "دصين"سے تعبير كيا گيا ہے چونكہ مالى فريضہ در حقيقت "دصيْن" ہے _
7_ مہر، رغبت و رضايت كے ساتھ اور بغيركسى احسان

اورغرض و لالچ كے ادا كرنا چاہيئے_
و آتوا النّساء صدقاتهنّ نحلة
اسمطلب ميں كلمہ "نحلة"كو ايك محذوف، مفعول مطلق كيلئے صفت كے طور پر اخذ كيا گيا ہے_ "اتوهنّ ايتاء نحلة"يعنى يہ ادائيگى بغيركسى احسان و لالچ كے ہونى چاہيئے_
8_ عورت اپنے مہر كا كچھ حصہ اپنے شوہر كو بخش سكتى ہے_
فان طبن لكم عن ش منہ نفساً
9_ عورتوں كى مكمل رضايت حاصل كئے بغير، ان كے مہر ميں شوہروں كے تصرف كاحرام ہونا_
و اتوا النّساء ... فان طبن لكم عن ش منہ نفساً فكلوه
جملہ "فان طبن لكم ..."(وہ اگر اس ميں سے كچھ تمہيں خوشى سے دے ديں تو اسے لے لو اور تصرف كرو) كے معنى سے، بغيررضايت كے تصرف كى حرمت ظاہر ہوتى ہے_
10_ عقد ازدواج ميں مہر كا مقرر كيا جانا، ملكيت كے اسباب ميں سے ہے_
و اتوا النّساء صدقاتهنّص
11_ ہبہ كا ملكيت كے اسباب ميں سے ہونا_
فان طبن لكم ... فكلوه
"كلوه"مكمل تسلط سے كنايہ ہے اور وہ ملكيت ہے_
12_مالك كى رضايت،اسكے مال ميں دوسروں كے تصرف كے جواز كى شرط ہے_
فان طبن لكم عن ش منہ نفساً فكلوه هنياً مريئاً
13_ جو مال، عورت اپنے مہر سے شوہر كو بخشتى ہے وہ اس كيلئے حلال ہے_
فان طبن لكم عن ش منہ نفساً فكلوه هنياً مريئاً
14_ خداوند متعال كا، عورتوں كو اپنا سارا مہر شوہروں كو نہ بخشنے كى ہدايت كرنا_
فان طبن لكم عن ش منہ نفساً فكلوه
"من" تبعيضيہ سے ظاہر ہوتا ہے كہ مہر كا كچھ حصہ بخشنے كى بات كرنا اورا سكى تصريح كرنا اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ عورتوں كو اپنا سارا مہر ہبہ نہيں كرنا چاہيئے_

15_ شوہر، عورت كے راضى ہونے كى صو رت ميں اسكے مال سے استفادہ كرنے كا مجاز ہے_
فان طبن لكم عن ش منہ
امام صادق(ع) ياامام كاظم(ع) نے مذكورہ آيت كے بارے ميں پوچھے گئے سؤال كے جواب ميں فرمايا: يعنى بذلك اموالهن التى فى ايديهن مما ملكن_ (1)ان سے مراد وہ اموال ہيں جن كى وہ مالك ہيں_
------

1)تفسير عياشى ج1ص219 ، ح16 نورالثقلين ج1 ص441، ح46.

16_ عورت كا ولى و سرپرست، اس كا مہر اپنے لئے نہيں لے سكتا_
و اتوا النّساء صدقاتهنّص
امام باقر(ع) نے مذكورہ آيت كے بارے ميں فرمايا: هذا خطاب للاولياء لانّ الرّجل منهم كان اذا زوجّ ايّمة اخذ صداقها دونها فنهاهم الله عن ذلك_ (1)يہ اولياء سے خطاب ہے كيونكہ جب كوئي شخص بيوہ عورت سے شادى كرتا تو اس كا مہر اس كے بجائے اس كا سرپرست لے ليتا_ الله تعالى نے اولياء كو اس سے منع كيا_

----

1)تفسير تبيان ج3 ص110، مجمع البيان ج3 ص12.

372

(۵) وَلاَ تُؤْتُواْ السُّفَهَاء أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّهُ لَكُمْ قِيَاماً وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفًا

اور ناسمجھ لوگوں کو ان کے وہ اموال جن کو تمھارے لئے قیام کاذریعہ بنا یا گیا ہے نہ دو _ اس میں ان کے کھانے کپڑے کا انتظام کردو اور ان سے مناسب گفتگو کرو_

1_ مال و ثروت، سفیہہ افراد کے اختیار میں نہیں دینا چاہیئے_

و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم

2_ سفیہہ کا مال میں تصرف کرنے سے ممنوع ہونا_

و لاتؤتوا السفهاء اموالکم

3_ سفیہہ افراد پر خرچ کرتے وقت، مال ان کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہیئے_*

و لاتؤتوا السفهاء اموالکم

بعض کی رائے ہے کہ "ایتائ"سے مراد ان پر خرچ کرناہے_ یعنی ان پر اپنا مال خرچ کرتے وقت، مال ان کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہیئے بلکہ ان کے مفاد و منافع میں استعمال کرنا چاہیئے_

4_ سفیہہ ا فراد کے کم قیمت مال کو ان کے اختیار میں دینے کا جواز_

و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم الّتی جعل الله لکم قیاماً

اس احتمال کی بنا پر کہ "الّتی جعل ..."ایك قید احترازی ہے_ لہذا اس بنا پر جس مال کی اقتصادی اہمیت زیادہ نہیں ہے وہ سفیہ افراد کے ہاتھ میں دیا جاسکتا ہے_

5_ سفیہہ کا مال، اسکے ولی وسرپرست کے اختیار میں ہونا چاہیئے_

و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم

جملہ "لاتؤتوا ..."(مال، سفیہہ افراد کو نہ دو) سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مال کسی دوسرے کے اختیار میں ہونا چاہیئے اور چونکہ آیت کے مخاطبین ہر سفیہہ کے سلسلے میں تمام مسلمان نہیں

373

ہوسکتے_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطاب (سفیہہ کے سرپرست) سے ہے_

6_ افراد کے ذاتی مال کے بارے میں معاشرے کے کچھ حقوق ہیں_

و لاتؤتوا السفهاء اموالکم

سفیہہ افراد کے ذاتی مال کی نسبت، معاشرے کی طرف دینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشرہ، افراد کے ذاتی اموال کے بارے میں کچھ حقوق رکھتا ہے_

7_ معاشرے کے اقتصادی امور، سفیہہ افراد کے اختیار میں نہ دیئے جائیں_

و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم

8_ مال و ثروت کا حقیقی مالك، خداوند متعال ہے_

اموالکم التی جعل الله لکم قیاماً

9_ مال و ثروت، معاشرے کے قائم و برقرار رہنے کا وسیلہ ہے_

اموالکم التی جعل الله لکم قیاماً

کلمہ " قیاماً "کامعنی برقرار و قائم کرنے والا ہے_ (لسان العرب)_

10_ جو لوگ اپنا مال و دولت، معاشرے کی مصلحتوں کے خلاف، خرچ کرتے ہیں، دین کی نظر میں سفیہہ ہیں_*

اموالکم الّتی جعل الله لکم قیاماً

جملہ "لاتؤتوا السّفهاء اموالکم التی ... قیاماً"سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند متعال نے اسلئے سفیہہ افراد کو مال دینے کی ممانعت کی ہے کہ وہ اس مال کو معاشرے کی مصلحتوں اور اسکے قیام اور برقراری و استحکام کے خلاف استعمال کرتے ہیں_ بنابرایں معاشرے کی مصلحت کے خلاف مال صرف کرنا،سفیہانہ عمل ہے اور صرف کرنے والا سفیہہ ہے_

11_ مال و ثروت کو معاشرے کی اقتصادی و معاشی ترقی کیلئے استعمال کرنا چاہیئے_
اموالکم الّتی جعل الله لکم قیاماً
یہ کہ خداوند متعال نے مال و ثروت کو معاشرے کے قائم و برقرار رکھنے کیلئے عطا کیا ہے اور اسی وجہ سے اس کا بیوقوف لوگوں کو دینا ممنوع قرار دیا ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مال و ثروت، اقتصادی ترقی کیلئے استعمال ہونا چاہیئے کہ جس سے معاشرہ برقرار و قائم ر ہے_
12_ سفیہہ افراد کی خوراك و پوشاك (مخارج زندگي) کی فراہمی معاشرے کی ذمہ داری ہے_
و ارزقوهم فیہا و اکسوهم

13_ سفیہہ افراد کے سرمائے سے، کاروبار کرنے اور اسکے منافع سے ان کے اخراجات پورے کرنا ضروری ہے_
و ارزقوهم فیہا و اکسوهم
خداوند متعال نے سفیہہ افراد کی روزی ان کے اموال میں قرار دی ہے نہ ان کے اموال سے_ لہذا فرمایا ہے "و ارزقوهم فیہا"یہ نہیں فرمایا "منہا" اور اس کا واحد راستہ یہ ہے کہ ان کا سرمایہ تجارت میں لگایا جائے اور اسکے منافع سے ان کے مخارج پورے کئے جائیں_
14_ سفیہہ افراد کے ساتھ رفتار و گفتار میں اچھا اور تعمیری انداز اپنانا ضروری ہے_
و قولوا لهم قولاً معروفاً
اس مطلب میں کلمہ "قولاً" اپنے کنائي معنی یعنی مطلق معاشرت (رفتار و گفتار) میں لیا گیا ہے_
15_شراب خور کو اسکی سفاہت کی وجہ سے مال و ثروت دینے کی ممانعت_
و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم
امام صادق(ع) نے شراب خور کو امین بنانے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا: ان الله یقول: "ولاتؤتوا السّفهاء اموالکم"فأُی سفیہ اسفہ من شارب الخمر؟ (1) یعنی شارب الخمر سے بڑھ کر اور کون سفیہہ ہوگا_
16_ مال و ثروت کو تباہی و بردباری سے بچانے کی خاطر اسے سفیہہافراد کے سپرد نہیں کرنا چاہیئے_
و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم
امام باقر(ع) : ... انّ الله نهی عن ... و فساد المال ... انّ الله عزوجل یقول ... و لاتؤتوا السفهاء اموالکم ... (2)الله تعالی نے مال و ثروت کو تباہ و برباد کرنے سے منع فرمایاہے _ بےشك الله تعالی کا ارشاد ہے ... اور سفہاء کو اپنے اموال نہ دو ...
17_ ناقابل اعتماد لوگوں کو مال و ثروت دینے سے اجتناب کرنا ضروری ہے_
و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں "السفهائ" کے بارے میں فرمایا: " من لا تثق بہ" جس پر تمہیں اعتماد نہ ہو_ (3)
18_ یتیموں کے بلوغ و رشد کے مرحلے تك پہنچنے سے پہلے انہیں ان کا مال و ثروت دینے سے پرہیزکرنا ضروری ہے_
و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: " لا تعطوہم
----

1)کافی ج5 ص299 ح1 نورالثقلین ج1ص 443 ح52.
2)کافی ج5 ص300 ح2 ،نورالثقلین ج1ص 442 ح55
3)تفسیر عیاشی ج1 ص220 ح20،نورالثقلین ج1 ص441 ، ح 48.

اموالہم حتی تعرفوا منہم الرشد ... (1)ان سے مراد یتیم ہیں، انہیں ان کا مال اس وقت تك نہ دو جب تك وہ رشد و بلوغ تك نہ پہنچ جائیں_

-----

1)تفسیر عیاشی ج1 ص220 ح23، نورالثقلین ج1 ص 442 ، ح 50.

(۶) وَابْتَلُواْ الْيَتَامَى حَتَّىَ إِذَا بَلَغُواْ النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُواْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّهِ حَسِيبًا

او ریتیموں کا امتحان لو اور جب وہ نکاح کے قابل ہوجائیں تو اگر ان میں رشید ہونے کا احساس کرو تو ان کے اموال ان کے حوالے کردو اورزیادتی کے ساتھ یااس خوف سے کہ کہیں وہ بڑے نہ ہوجائیں جلدی جلدی نہ کھا جاؤ _ او رتم مینجوغنی ہے وہ ان کے مال سے پرہیز کرے او رجو فقیر ہے وہ بھی صرف بقدر مناسب کھائے _ پھرجب انکے اموال ان کے حوالے کرو تو گواہ بنالو اور خداتو حساب کے لئے خود ہی کافی ہے _
1_ یتیموں کے اقتصادی بلوغ کی تشخیص کیلئے، نکاح و بلوغ کی عمر تك ان کی آزمائشے کاضروری ہونا_

و ابتلوا اليتامي حتّي اذا بلغوا النكاح ... رشداً
2_ يتيموں كو ان كا مال سپرد كرنے كى دو شرطيں ہيں ايك جنسى بلوغ كے مرحلہ تك پہنچنا اور دوسرا اقتصادى رشد _
حتّى اذا بلغوا النّكاح فان انستم منهم رشداً فادفعوا اليهم اموالهم
3_ يتيموں كے اپنے مال ميں تصرف كا جواز، جنسى بلوغ كے مرحلے تك پہنچنے اور اقتصادى رشد سے مشروط ہے_
و ابتلوا اليتامي ... فادفعوا اليهم اموالهم

4_ يتيموں ميں اقتصادى رشد كے معلوم ہوجانے اور جنسى بلوغ كے مرحلے تك پہنچنے كے بعد، ان كا مال انہيں واپس كرنے كا وجوب_
و ابتلوا اليتامي ... فان انستم منهم رشدا فادفعوا اليهم اموالهم
مندرجہ بالامطلبكى تائيد امام صاوق(ع) كے اس فرمان سے ہوتى ہے جو آپ(ع) نے مذكورہ آيت كے بارے ميں فرمايا:
ايناس الرشد حفظ المال_ (1)"ايناس الرشد" سے مراد مال كى حفاظت ہے_
5_(نابالغ) بچے اور جو لوگ اقتصادى رشد (فہم) نہيں ركھتے، وہ اپنے مال ميں تصرف كرنے سے ممنوع ہيں_*
وابتلوا اليتامي ... فان انستم منهم رشداً فادفعوا
6_ مالكيت كا لازمہ تصرّف كا جواز نہيں ہوتا_
و ابتلوا اليتامي ... فان انستم منهم رشداً فادفعوا
نابالغ يتيم، اپنے مال ميں تصرف كرنے سے ممنوع ہيں، اس سے معلوم ہوتا ہے كہ فقط مالك ہونے كا لازمہ، مال ميں تصرف كا جواز نہيں ہے_
7_ ولى و سرپرست كى نگرانى ميں اور اجازت كے ساتھ يتيم بچوں كا اپنے مال ميں تصرف صحيح ہے_
وابتلوا اليتامى حتى اذا بلغوا النكاح
كيونكہ آزمائشے اسى وقت ہوسكتى ہے جب يتيم اپنے اموال ميں تصرف كرے اور اس كا ولى و سرپرست اس كے تصرفات كى نگرانى كرے_
8_ بچوں كى ذاتى مالكيت_
و ابتلوا اليتامي ... فادفعوا اليهم اموالهم
9_ يتيموں كے مال ميں، اولياء كے اسراف اور سوء استفادہ كى حرمت_
اموالهم و لاتاكلوها اسرافاً و بداراً ان يكبروا
10_ يتيم كى خدمت كے عوض اسكے مال سے، مالدار ولى كيلئے (كچھ) لينا حرام ہے_
و من كان غنيا فليستعفف
بعض كى رائے ہے كہ يتيم كے مال سے استفادہ كرنے اور اس ميں تصرف كرنے سے مراد وہ استفادہ و تصرف ہے جو يتيموں كا ولى و سرپرست كام كے عوض اور مزدورى كے عنوان سے يتيم كے مال سے ليتا ہے_
11_ مالدار ولى وسرپرست كا يتيموں كے مال سے ان كى خدمت كے بدلے عوض نہ لينا، ايك پسنديدہ (مستحب) عمل ہے_
و من كان غنياً فليستعفف
----

1)من لايحضرہ الفقيہ ج4 ص164 ح7 ب 113، نورالثقلين ج1 ص444 ح60.

مندرجہ بالا مطلب (اسے چاہيئے كہ يتيم كا مال كھانے سے پرہيز كرے) سے استحبابى معنى مراد لياگياہے_چونكہ اسكے مقابل "فلياكل" ہے كہ جو وجوب پر دلالت نہيں كرتا_
12_ ولى و سرپرست كے فقيرہونے كى صورت ميں، يتيم كى خدمت كے عوض، اسكے مال سے معمول كے مطابق استفادہ كرنے كا جواز_

و من كان فقيراً فلياكل بالمعروف
13_ کام کی قدرو قیمت مقرر کرنے مینعرف عام کا معتبر ہونا_
فلياكل بالمعروف
کلمہ "بالمعروف" یعنی جو عام لوگوں کی رائے میں قابل قبول ہو _
14_ یتیموں کو ان کا مال سپرد کرتے وقت اس پر شاہد (گواہ) بنانا ضروری ہے_
فاذا دفعتم اليهم اموالهم فاشهدوا عليهم
15_ دوسروں کا مال، ان کے سپرد کرتے وقت اس پر گواہ بنانا ضروری ہے_
فاذا دفعتم اليهم اموالهم فاشهدوا عليهم
بظاہر گواہ بنانے کا معیار فقط یتیم کا مال نہیں_ لہذا یہ آیت ہر قسم کا مال اور دین ادا کرتے وقت اس پر گواہ بنانے کے ضروری ہونے کی دلیل بن سکتی ہے_
16_ اعمال کا حساب لینے میں خداوند متعال کا کافی ہونا_
و كفي بالله حسيباً
17_ خداوند متعال کے دقیق حساب لینے کا اعتقاد (دینی وجدان) دوسروں کے حقوق کی رعایت کرنے کی بنیاد بنتا ہے_
و كفي بالله حسيباً
18_ خداوند متعال کا یتیموں کے سرپرستوں کو، ان کے حقوق کی رعایت نہ کرنے کے سلسلے میں خبردار کرنا_
فان انستم منهم رشداً ... و كفي بالله حسيباً
19_ یتیم کے ولی و سرپرست کا اسکے مال سے معمول کے مطابق استفادہ کرنے کا جواز اس بات سے مشروط ہے کہ وہ یتیم کی مصلحت کیلئے اپنا وقت صرف کرے اور یتیم کا مال بھی کم نہ ہو (کافی ہو)_
و من كان فقيراً فلياكل بالمعروف
مذکورہ آیت کے بارے میں امام صادق(ع) فرماتے ہیں : ذلك رجل يحبس نفسه عن المعيشة فلا با س ان يا كل بالمعروف اذا كان يصلح لهم اموالهم فان كان المال قليلاً فلا يا كل منه شيئاً ... (1)
یہاں مراد وہ شخص ہے جس نے یتیموں کی خاطر ان کے مال کی اصلاح اور مصلحت کیلئے خود کو مصروف کردیا ہو اور اپنے کام کاج سے رہ جائے تو وہ ضرورت اور معمول کے مطابق مال یتیم میں سے لے سکتاہے_ اور اگر مال یتیم کم ہو تو پھر نہیں لے سکتاہے_
----

1)کافی ج5 ص130 ح5، نورالثقلین ج1ص 445 ح69.

379
20_ سخت ضرورت کے وقت، ولی و سرپرست یتیم کے مال سے استفادہ کرسکتا ہے_
فلياكل بالمعروف
مذکورہ آیت کے بارے میں امام صادق(ع) فرماتے ہیں: المعروف هو القوت و انما عنى الوصّى او القيم فى اموالهم و ما يصلحهم_ (1)"المعروف" سے مراد ضروری اخراجات ہیں اور (وہ شخص جسے اخراجات لینے کا حق ہے) مراد وصی یا وہ شخص ہے جو یتیموں کے اموال اور ان کے امور کا سرپرست ہے_
21_ ضرورت کے وقت، یتیم کا سرپرست اسکے مال میں سے قرض لے سکتا ہے_
فلياكل بالمعروف
اما م باقر(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: معناه من كان فقيراً فليا خذ من مال اليتيم قدر الحاجة و الكفاية على جهة القرض ثم يردّ عليه ما ا خذ اذاوجد (2)
اس سے مراد یہ ہے کہ فقیر بقدرضرورت یتیم کے مال میں سے لے سکتاہے_ پھر جب اس کے پاس مال آجائے تو وہ قرض کو لوٹا دے_

----

1)کافی ج5 ص130 ح3، نورالثقلین ج1ص 446 ح67.
2)مجمع البیان ج3ص17تفسیر برهان ج1ص345ح20.

دینی وجدان 17
ولی :
ولی کے اختیارات 12، 19، 20، 21
یتیم:
یتیم کا امتحان 1; یتیم کا تصرف 2 ، 3 ،7;یتیم کا مال 2، 7، 9، 14;یتیم کی ترقي1، 2، 3 ;یتیم کی خدمت 10، 12 ، 19;یتیم کی کفالت 7، 20، 21;یتیم کی مصلحت19 ;یتیم کے احکام 2، 3، 4، 19; یتیم کے حقوق 18; یتیم کے سرپرست 9، 10، 12، 18; یتیم کے مال سے استفادہ 10، 11، 12، 19، 20، 21

(٧) لِّلرِّجَالِ نَصیِبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا
مردوں کے لئے ان کے والدین او راقربا کے ترکہ میں ایك حصہ ہے اور عورتوں کے لئے بھی ان کے والدین اور اقربا کے ترکہ میں حصہ ہے وہ مال بہت ہو یا تھوڑا یہ حصہ بطور فریضہ ہے_
1_ تمام مرد اور عورتیں اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں سے ارث لیتے ہیں_
للرّجال نصیب ممّا ترك الوالدان والاقربونص وللنسآء نصیب

2_ ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے وارثوں کا، میراث میں معین حصہ _
للّرجال نصیب ما ترك ... و للنساء نصیب ... نصیباً مفروضاً
3_ میراث میں حصہ دار بننے کا معیار، وارث کا میت کے ساتھ رشتہ دار ہونا ہے_
للرّجال نصیب ... والاقربون و للنساء ... والاقربون
4_ میت کے قریبی رشتہ داروں کا ارث لینے میں مقدم ہونا_
للرّجال نصیب ممّا ترك الوالدان والاقربون
"الاقربون"کا معنی ہے، قریبی ترین رشتہ دار _ (لسان العرب) لہذا جو وارث تمام رشتہ داروں سے زیادہ میت کے نزدیك ہو وہی ارث لینے میں مقدم ہے_
5_ عورتوں کو ارث سے محروم کرنے والی جاہلانہ رسم کا ختم کیا جانا_
و للنساء نصیبٌ
مرحوم طبرسی نقل کرتے ہیں کہ عرب جاہلیت میں عورتوں کو ارث سے محروم کردیتے تھے اور یہ آیت اسی رسم کو ختم کرنے کیلئے نازل ہوئي ہے_
6_ میت کی میراث سے عورتوں اور مردوں کے حصے کا متفاوت ہونا_
للّرجال نصیبٌ ... و للنساء نصیبٌ
عورت اور مرد کیلئے ، کلمہ "نصیب" کا تکرار ارث سے ان دونوں کے حصہ کے متفاوت ہونے کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_
7_ ارث کا مالکیت کے اسباب میں سے ہونا_
للرّجال نصیب ... و للنساء نصیبٌ مما ترك الوالدان والاقربون
8_ میراث میں مقرر شدہ حصہ، وارثوں کا حق ہے، خواہ میت کا ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ_
للرّجال نصیب ... ممّا قل منہ او کثر نصیباً مفروضاً
9_ارث کی تقسیم میں دقت کرنا اور وارثوں کے حقوق ضائع نہ کرنا ضروری ہے_
للرّجال نصیب ... و للنساء نصیب ... مما قلّ او کثر نصیبا مفروضا
اس بات کی تصریح کہ ترکہ جتنا بھی کم ہو وارثوں کو اس میں سے حصہ لینا چاہیئے اور حصہ دار بننا چاہیئے_ یہ مسئلہ ارث کی اہمیت اور حصہ داروں کو ان کا حصہ دینے میں دقت کرنے کی ضرورت پر دلالت کرتا ہے_

احکام: 1، 2، 3، 4، 6، 8
ارث:
ارث کا کردار 7;ارث کی تقسیم 9;ارث کے احکام 1، 2، 3، 4، 6، 8;ارث کے اسباب 1، 3; ارث کے طبقات 2، 4 ; ایام جاہلیت میں ارث 5
جاہلیت:
جاہلیت کی رسوم5
عورت:
عورت کی ارث 6
مالکیت:
مالکیت کے اسباب 7
مرد:
مرد کی ارث 6
وارث:
وارث کے حقوق 8، 9

(٨) وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُوْلُواْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفًا
اوراگر تقسیم کے وقت دیگر قرابتدار ، ایتام، مساکین بھی آجائیں تو انھیں بھی اس میں سے بطور رزق دے دو اور ان سے نرم اور مناسب گفتگو کرو_
1_ ارث تقسیم کرتے وقت اگر ضرورت مند قریبی رشتہ دار، یتیم اور مساکین موجود ہوں تو انہیں میت کے مال سے بہرہ مند کرنا ضروری ہے_
و اذا حضر القسمة اولوا القربي واليتامي والمساكين فارزقوهم منہ
یتیم و مسکین کے ساتھ "اولوا القربي" کا ذکر اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ "اولوا القربي" سے مراد ضرورت مند رشتہ دار ہیں نہ کہ مالدار رشتہ دار کہ جو یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ کسی قسم کا تناسب نہیں رکھتے_ آیت کے ذیل میں ان کے ساتھ اچھا اور محبت بھرا سلوك کرنے کی ترغیب دلائي گئي ہے اس سے بھی مذکورہ معنی کی تائید ہوتی ہے_

383
2_ رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو میراث سے بہرہ مند کرتے وقت، ان کے ساتھ نیك اور محبت بھرا سلوك کرنا ضروری ہے_
و اذا حضر القسمة ... فارزقوهم منہ و قولوا لهم قولاً معروفاً
3_ رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کی ضروریات کی طرف توجّہ اور ان کے ساتھ نیك سلوك کرنا ضروری ہے_
اولوا القربي واليتامي والمساكين فارزقوهم منہ و قولوا لهم قولاً معروفاً
4_ بات چیت کرتے وقت ادب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_
و قولوا لهم قولاً معروفاً
"قول معروف"کا معنی وہ قول ہے جو عرف و شرع میں پسندیدہ ہو_ اس کو مؤدبانہ گفتگو بھی کہتے ہیں_

احکام: 1
ارث:
ارث کے احکام 1
رشتہ دار:
رشتہ داروں سے سلوك 2، 3;رشتہ داروں کی ضروریات پوری کرنا 3; رشتہ داروں کے حقوق 1، 2
سخن:

سخن میں ادب، 4
ضرورت مند لوگ:
ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا 1، 3
مساکین:
مساکین سے سلوك 2;مساکین کی ضروریات پوری کرنا 2
معاشرت:
آداب معاشرت 4
يتيم:
يتيم سے سلوك 2، 3;يتيم کی ضرورت پوری کرنا 3

(۹) وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُواْ مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُواْ عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّهَ وَلْيَقُولُواْ قَوْلاً سَدِيدًا

اور ان لوگوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ خود اپنے بعد ضعیف و ناتواں اولاد چھوڑ جاتے تو کس قدر پریشان ہوتے لہذا خدا سے ڈریں اورسیدھی سیدھی گفتگو کریں _
1_ جو لوگ معاشرے کی طرف سے اپنے يتيم بچوں کے حقوق کی رعایت کے خواہاں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ دوسروں کے يتيم بچوں کے حقوق کا خیال رکھیں_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرية ضعافاً خافوا عليهم فليتّقُوا الله
پہلے جملے (لو تركوا من خلفهم ذريّة ضعافاً) کے قرینے سے جملہ "فليتقوا الله "کا معنی اس طرح ہوگا: "فليتّقوا الله فی امر الذّريّة الضعاف"یعنی جو لوگ اپنی موت کے بعد اپنے يتيم بچوں کے حقوق کے بارے میں پریشان ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے يتيم بچوں کے بارے میں تقوائے الہی اختیار کریں_
2_ اپنی اولاد کے انجام کے بارے میں سرپرستوں کی ذمہ داري_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيةً ضعافاً
اولاد کے مستقبل کے بارے میں پریشانی اور ان کی نسبت احساس ذمہ داري، انسان کی ایك قدرتی حالت ہے کہ جس کی تائید خداوند متعال نے بھی کی ہے اور اپنے حکم کی بنا، تقوائے الہی (فليتقّوا الله) کی رعا یت کو قرار دیا ہے_
3_ انسانی احساسات ،معاشرے کے یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنے کے بارے میں احساس ذمہ داری کا پیش خیمہ ہیں_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيةً ضعافاً خافوا عليهم
4_ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی ترغیب دلانے کیلئے احساسات کی تحریك، ایك قرآنی طریقہ

ہے_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً خافوا عليهم
5_ یتیموں کے حقوق کا خیال نہ رکھنے کے بارے میں خداوند متعال کا خبردار کرنا_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً ... فليتقوا الله
6_ کردار و عمل میں عمل اور ردّ عمل کا قانون حکم فرما ہے_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيہً ضعافاً خافوا عليهم
چونکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم دوسروں کے یتیموں کے حقوق کا خیال نہیں رکھوگے تو تمہارے یتیموں کے حقوق کا

خیال بھی نہیں رکھا جائے گا_
7_ دوسروں کے یتیموں کے حقوق کے بارے میں تقوي اختيار نہ کرنے سے معاشرے کی طرف سے اپنے یتیموں کے حقوق پائمال ہونے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً خافوا عليهم فليتّقوا الله
اس مطلب کی تائید امام صادق(ع) کے اس فرمان سے ہوتی ہے : يعنى ليخش ان اخلفہ فى ذريّتہ كما صنع بهؤلاء اليتامي_ (1)انسان اس بات سے ڈرے کہ اس کے یتیموں کے ساتھ وہی سلوك کیا جائے جو اس نے دوسرے یتیموں کے ساتھ کیا ہے_
8_ خداوند متعال کا ان لوگوں کو خبردار کرنا جو یتیموں کو ان کی میراث سے محروم کرتے ہیں_
للرّجال نصيب ... و للنساء نصيب ... و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً ... فليتّقوا الله
گذشتہ آیت کے ساتھ اس آیت کے ارتباط کے مطابق، یتیموں کے بارے میں خوف اور وحشت کا مورد نظر مصداق، انہیں ارث سے محروم کرنا ہے_
9_ یتیموں کے حقوق پائمال کرنے والوں کیلئے دنیوی اور اخروی سزا و عقوبت کا منتظر ہونا_
و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ... فليتّقوا الله
جملہ "و ليخش ..."دنیوی کیفر و سزا کی طرف اشارہ ہے اور جملہ "فليتّقوالله "(خدا سے ڈرو)، اخروی عقوبت و عذاب پر دلالت کر رہا ہے_
10_ کیفر الہی کی جانب توجّہ، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی راہ ہموار کرتی ہے_
و ليخش ... فليتّقوا الله
------

1)کافی ج5 ص 128 ح 1 ، تفسیر عیاشی ج 1 ص 238 ح 38.

11_ یتیموں کے ساتھ اچھے اور متین انداز میں بات کرنا اور ان سے نیك سلوك کرنا ضروری ہے_
وليقولوا قولاً سديداً
12_ یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنے کی ضرورت کے بارے میں خداوند متعال کی خصوصی عنایت_
و ليخش الّذين ... ذرّية ضعافاً ... و ليقولوا قولاً سديداً
13_ یتیم کے مال میں زیادتی و ظلم کرنے کی حرمت کا فلسفہ، یتیم کی زندگی اور استقلال کو دوام بخشنا اور انسانی نسل کو اس ظلم و ستم کے برے اثرات سے محفوظ رکھنا ہے_
و ليخش الذين
امام رضا (ع) فرماتے ہیں: ... ففى تحريم مال اليتيم استبقاء اليتيم و استقلالہ بنفسہ و السلامة للعقب ان يصيبہ ما اصابهم_ (1)یتیم کے مال کو حرام کرنے کا فلسفہ، یتیم کی زندگی کو دوام بخشنا، اسے استقلال فراہم کرنا اور نسل انسانی کو اس طرح کے برے اثرات سے بچانا ہے_

----

1)عيون اخبار الرضا(ع) ج2 ص92 ح1 ب 33 نورالثقلين ج1 ص447 ح72.

(١٠) إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِہِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا
جو لوگ ظالمانہ انداز سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ در حقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب واصل

جہنم ہونگے_
1_ يتيموں كے مال ميں ظالمانہ اور ناروا طريقے سے تصرف كرنے كى حرمت_
انّ الّذين يأكلون اموال اليتامي ظلماً
2_ ظالمانہ طور پر يتيم كا مال كھانا، درحقيقت آگ كھانے كے مترادف ہے_
انّ الذين يأكلون اموال اليتامي ظلماً انّما يأكلون فى بطونهم ناراً
388
3_ يتيموں پر ظلم نہ ہونے كى صورت ميں ان كے مال ميں تصرف كرنا جائز ہے_
انّ الّذين يأكلون أموال اليتامي ظلماً
4_ يتيموں كے مال كى حفاظت كرنے كى ضرورت كے بارے ميں خداوند متعال كى خصوصى عنايت _
انّ الّذين يأكلون أموال اليتامي ظلماً انّما يأكلون فى بطونهم ناراً
5_ انسان كے نيك و بد اعمال، اپنى ظاہرى صورت كے علاوہ ايك حقيقت اور واقعيت كے حامل ہيں_
انّ الّذين يأكلون أموال اليتامي ظلماً انّما يأكلون فى بطونهم ناراً
6_ ہر انسان، اپنى ظاہرى صورت كے علاوہ بھى ايك حقيقت ركھتا ہے_
انّما ياكلون فى بطونهم ناراً
7_ يتيموں كا مال ضائع كرنے والوں كا انجام، دہكتى ہوئي آگ ہے_
انّ الّذين يأكلون أموال اليتامي ظلماً ... و سيصلون سعيراً
8_ جہنم ميندہكتى ہوئي اور شعلہ ور آگ ہے_
و سيصلون سعيراً
9_ يتيم كے سرپرست كا اسكے مال ميں، ذاتى منافع كيلئے اور واپس نہ كرنے كى نيت كے ساتھ تصرف كرنا، ظلم ہے_
انّ الذين يأكلون أموال اليتامي ظلماً
امام كاظم(ع) نے يتيم كے مال ميں تصرف كے متعلق پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: ... لا ينبغى لہ ان يا كل الاّ القصد ... فان كان من نيّتہ ان لايردّہ عليهم فهو بالمنزل الذى قال الله عزوجل: انّ الذين ياكلون اموال اليتامي ظلماً ... (1)
سرپرست فقط ميانہ روى كے ساتھ يتيم كے مال ميں تصرف كرسكتاہے ... اگر اس كى نيت يہ ہو كہ واپس نہ كرے تو وہ الله تعالى كے اس فرمان كا مصداق ہے : جو لوگ ظلم كے طور پر يتيموں كے اموال كھاتے ہيں ...
10_ يتيموں كا مال ناروا طريقے سے كھانے والوں كا قيامت كے دن، ا س حالت ميں آنا كہ ان كے منہ سے شعلے نكلتے ہوں گے_
انّ الّذين يأكلون أموال اليتامي
قال رسول الله (ص) : يبعث اناس من قبورهم يوم القيامة تاجج افواههم نارا_(قيامت كے دن كچھ لوگوں كو اپنى قبور سے اس حالت ميں نكالا جائے گا كہ ان كے منہ سے آگ كے شعلے نكل رہے ہوں گے) آپ(ص) سے پوچھا گيا يہ كون لوگ ہيں؟ آپ(ص) نے فرمايا: انّ الّذين يأكلون أموال اليتامي ظلماً ... (2)
------

1)كافي، ج5 ص128 ح3 نورالثقلين ج1 ص450 ح90
2)تفسير عياشى ج1 ص225 ح47 نورالثقلين ج1 ص448 ح76.

389

آگ:
آگ كھانا 2
احكام: 1، 3
الله تعالى:

اللہ تعالی کا لطف4
انسان:
انسان کی حقیقت 6
جہنم:
آتش جہنم 8
روایت:
9، 10
ظالمین:
ظالمین کا انجام 7، ظالمین کی سزا 7
ظلم:
ظلم کے موارد9
عمل:
برے عمل کی حقیقت 5;نیك عمل کی حقیقت 5
غاصبین:
غاصبینکا حشر 10
قرآن کریم:
قرآن کریم کی تشبیہات 2
محرّمات: 1
یتیم:
مال یتیم پر تجاوز 7;مال یتیم سے استفادہ 3;مال یتیم غصب کرنے کی سزا 10;مال یتیم کا غصب 1، 2، 9;مال یتیم کی حفاظت 4;یتیم کے احکام 3

(١١) يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاء فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَا نَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبناؤُكُمْ لاَ تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيما حَكِيمًا

اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہوگا _ اب اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہیں تو انھیں تمام ترکہ کا دو تہائي حصہ ملے گا او راگر ایك ہی ہے تو اسے آدھا او رمرنے والے کے ماں باپ میں سے ہرایك کیلئے چھٹا حصہ ہے اگر اولاد بھی ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوں تو ماں کے لئے ایك تہائي ہے او راگر بھائي بھی ہوں تو ماں کیلئے چھٹا حصہ ہے _ ان وصیتوں کے بعد جو کہ مرنے والے نے کی ہیں یاان قرضوں کے بعد جو اس کے ذمہ ہیں _ یہ تمھارے ہی ماں باپ او راولاد ہیں مگر تمھیں نہیں معلوم کہ تمھارے حق میں زیادہ منفعت رساں کون ہے _ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے_
1_ خداوند متعال کا اولاد کی وراثت اور اس کو تقسیم کرنے کی کیفیت کے بارے میں وصیت کرنا_
یوصیکم اللہ فی اولادکم
2_ بیٹے کا وراثتمیں سے حصہ، بیٹی کے حصے کے

دوبرابر ہے_
یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین
3_ جب میت کی فقط دو بیٹیاں ہوں تو ان کا میراث میں سے حصہ، دو تہائي ہوگا_*

للذكر مثل حظ الانثيين
خداوند متعال نے ايك بيٹی اور دو سے زيادہ بيٹيوں كے حصے كی تصريح كی ہے اور دو بيٹيوں كے حصے كے بارے ميں كچھ نہيں فرمايا_ گويا ان كی ميراث كا حصہ تعيين كرنے كيلئے فقط جملہ (للذكر ...) پر اكتفا كيا ہے_ اس لحاظ سے جب بھی ميت كے وارث، ايك بيٹا اور ايك بيٹی ہو تو بيٹے كا حصہ دوتہائي ہوگا اور "للذكر ..." كے مطابق ايك بيٹے كا جتنا حصہ ہوگا، دو بيٹيونكا حصہ بھی اتنا ہی ہوگا_
4_وراثت كا مالكيت كے اسباب ميں سے ہونا_
يوصيكم الله فی اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين
5_ جب ميت كی (بغيركسی بيٹے كے) دو سے زيادہ بيٹياں ہوں تو ان بيٹيوں كا ميراث ميں سے حصہ دو تہائي ہوگا_
فان كنّ نساء فوق اثنتين فلهن ثلثا ما ترك
6_ بيٹيوں كو ميراث سے ملنے والا حصہ (دوتہائي) ان كے درميان مساوی تقسيم ہوگا_
فان كنّ نساء فوق اثنتين فلهن ثلثا ما ترك
چونكہ آيت ارث كے حصے بيان كررہی ہے اگر ان كے حصوں ميں فرق ہوتا تو اسكی طرف اشارہ كيا جاتا_
7_ اگر ميت كی فقط ايك بيٹی ہو تو تركے كا نصف حصہ اس كو ملے گا_
و ان كانت واحدة فلها النصف
8_ اگر ميت كا فقط ايك بيٹاہو تو پورا تركہ اسكی ميراث ہے_
للذكر مثل حظ الانثيين ... و ان كانت واحدة فلها النصف
چونكہ ايك بيٹی كا حصہ نصف مال ہے لہذا "للذكر ..."كے مطابق ايك بيٹے كا حصہ لڑكی كے دوگناہوگا يعنی تمام تركہ اسكی ميراث ہوگي_
9_ اگر متعدد بيٹے ہوں تو ميراث ميں سے ان كا حصہ ان كے درميان بطور مساوی تقسيم ہوگا_
للذكر مثل حظ الانثيين
يہ كہ ہر بيٹے كا حصہ، بيٹی كے حصے سے دوگنا ہے، اس كا لازمہ يہ ہے كہ بيٹے برابر برابر حصہ لينگے_
10_ ارث ميں سے ايك بيٹے كے حصے اور چند بيٹوں كے حصے ميں كوئي فرق نہيں_

للذكر مثل حظ الانثيين فان كنّ نساء ... فلهن ثلثا ما ترك و ان كانت واحدة فلها النّصف
ايك بيٹی كے حصے (فلها النّصف) اور چند بيٹيوں كے حصے (كنّ نسائ) ميں تفاوت كا بيان كرنا اور بيٹوں كے سلسلہ ميں ايسے فرض كا ذكر نہ كرنا ، مندرجہ بالا مطلبكی طرف اشارہ ہے_
11_ اگر ميت كی اولاد ہو تو اسكے ماں باپ ميں سے ہر ايك كا ارث ميں سے چھٹا حصہ ہے_
و لابويہ لكل واحد منهما السدس مما ترك ان كان لہ ولد
12_ اگر والدين ہی ميت كے وارث ہوں تو ماں كا حصہ ايك تہائي (ثلث) اور باقی (دوتہائي) ميت كے باپ كا حصہ ہے_
فان لم يكن لہ ولد و ورثہ ابواه فلامّہ الثلث
جملہ "ورثہ ابواه"سے ظاہر ہوتا ہے كہ ميت كے وارث فقط والدين ہيں_ بنابرايں چونكہ والده كا حصہ ثلث(ايك تہائي) ہے تو بقيہ (دوتہائي) باپ كا حصہ ہوگا_
13_ ميت كے چند بھائيوں كی موجودگی ميں ماں كے تيسرے حصے كا چھٹے حصے ميں تبديل ہوجانا_
و ورثہ ابواه فلامّہ الثلث فان كان لہ اخوة فلامّہ السدس
مفسرين كے مطابق، "اخوة"سے مراد دو يا دو سے زيادہ بھائي ہيں_
14_ ميت كے بھائيوں كا زندہ ہونا، ماں كے تيسرے حصے سےحاجب(مانع) ہونے كی شرط ہے_
و ورثہ ابواه فلامّہ الثلث فان كان لہ اخوة فلامّہ السدس
جملہ "فان كان ..."بھائيوں كے بالفعل موجود ہونے پر دلالت كرتا ہے يعنی ان كا زندہ ہونا _
15_ ميت كے باپ كا زندہ ہونا اور ارث لينے سے اس كا ممنوع نہ ہونا ماں كے تيسرے حصے سے، ميت كے بھائيوں كے حاجب (مانع) ہونے كی شرط ہے_
و ورثہ ابواه فلامہ الثلث فان كان لہ اخوة فلامّہ السدس

16_ اگر میت کے بھائي جنین(شکم مادر میں)ہوں تو ماں کے تیسرے حصےسےحاجب (مانع) نہیں ہوتے_ *
و ورثہ ابواہ فلامّہ الثلث فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس
چونکہ "اخوۃ" کا انصراف ان بھائیوں مینہے جو پیدا ہوچکے ہوں_
17_ اگر میت کے وارث فقط والدین ہوں اور میت کے بھائي بھی موجود ہوں تو ماں کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اور باقی ترکہ باپ کا ہوگا_

فان لم یکن لہ ولد و ورثہ ابواہ فلامّہ الثلث فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس
جملہ "فان کان لہ اخوۃ"ایك مقدر جملے پر متفرع ہے_ یعنی ماں کا ارث میں سے حصہ اس وقت ایك تہائي (تیسرا حصہ) ہے جب میت کے متعدد بھائي نہ ہوں لیکن اگر میت کے بھائي موجود ہوں توماں کا حصہ چھٹا ہوگااور چونکہ فرض یہ ہے کہ میت کے وارث فقط والدین ہیں، باقی حصہ باپ کا ہوگا_
18_ میت کے ماں باپ یا اس کی اولاد موجود ہو تو میت کے بھائیوں کو میراث میں سے کچھ نہیں ملتا_
و ورثہ ابواہ فلامّہ الثلث فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس
چونکہ میت کے بھائیوں کی موجودگی میں (فان کان لہ اخوۃ) فقط اسکے ماں باپ کو اس کا وارث شمار کیا گیا ہے (و ورثہ ابواہ)_
19_ میت کا فقط ایك بھائي، ماں کے تیسرے حصہ سے حاجب (مانع)نہیں بن سکتا_
فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس
جملہ "فان کان لہ اخوۃ"کے مفہوم سے پتہ چلتا ہے کہ اگر میت کا کوئي بھائي نہ ہو یافقط ایك بھائي ہو تو اس کا وہی سابقہ سہم یعنی ایك تہائي اسے ملے گا_
20_ میت کے دو بھائیوں کی موجودگی ماں کے تیسرے حصے سے حاجب(مانع) نہیں بن سکتي_
فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس
یہ اس بنا پر ہے کہ " اخوۃ " جمع ہونے کی وجہ سے دو بھائیوں کو شامل نہ ہو_
21_ میت کی بہنیں،ماں کے تیسرے حصےسے مانع (حاجب) نہیں بن سکتیں_ *
فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس
22_ ارث تقسیم ہونے سے پہلے،اس مال کو جس کی وصیت میت نے کی ہے اور اس کے دین کو اصل مال میں سے جدا کرنا ضروری ہے _
یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین ... من بعد وصیۃ یوصی بھا او دصیْن
"من بعد"جملہ "یوصیکم اللہ "کے متعلق ہے_ یعنی میت کی وصیت نافذ ہونے اور اس کا قرض ادا ہوجانے تك، خداوند متعال میراث کی تقسیم کا حکم جاری نہیں فرماتا_
23_ انسان کے اپنے مال کے بارے میں وصیت کا (اسکی موت کے بعد) نافذ ہونا_
من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین
24_ میت کا قرض ادا کرنے کیلئے اسکی جانب سے وصیت کرنے کی ضرورت نہیں_
من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین

25_ میت کی وصیت پر عمل کرنا اور اس کا قرض ادا کرنا، ورثاء کیلئے اسکی میراث کا مالك بننے کی شرط ہے_
للّذکر مثل حظ الانثیین ... من بعد وصیۃ یوصی بھا او دصین
"للذّکر"، "لصھن" اور ...کا لام، تملیك کیلئے ہے اور "من بعد وصیۃ" اس تملیك کے واقع ہونے کا ظرف ہے_
26_ انسان کا اپنے ان اقرباء کو نہ پہچان سکنا جو اسے زیادہ نفع پہنچاتے ہیں اور اسکے زیادہ قریب ہیں_
اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایّھم اقرب لکم نفعاً
انسان کا اپنے باپ اور بیٹے کے منافع میں موازنہ کرنے سے عاجز ہونا اور ان میں سے برتر کی تشخیص نہ دے سکنا_ اسکے اپنے رشتہ داروں کے نفع رسانی کی پہچان سے عاجز ہونے کی واضح ترین مثال ہے_

27_ انسان، ارث کے حصے، تعیین کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا_
اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایهم اقرب لکم نفعاً
28_ دنیا و آخرت کے لحاظ سے وارثوں کے نفع و نقصان کے معیار و میزان سے انسان کا آگاہ نہ ہونا، ان کیلئے صحیح طور پر ارث کے حصے مقرر کرنے میں انسان کے ناتوان ہونے کی دلیل ہے_
اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایهم اقرب لکم نفعاً
29_ ارث چھوڑنے والوں کیلئے وارثوں کے نفع بخش ہونے کا میزان، میراث میں ان کے حصوں کے مختلف ہونے کا معیار ہے_
اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایّهم اقرب لکم نفعاً
30_ والدین کے مقابلے میں اولاد کا میت کیلئے زیادہ نفع بخش ہونا_ *
اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایّهم اقرب لکم نفعاً
اگر زیادہ سے زیادہ ارث کا معیار، وارث کا زیادہ نفع بخشہونا ہو تو والدین کی نسبت اولاد کے حصے کا زیادہ ہونا، ان کے زیادہ فائدہ مند ہونے کی علامت ہے_
31_ قرآن کریم میں مذکور ارث کے حصے، خداوند متعال کی جانب سے مقرر شدہ فرائض ہیں_
یوصیکم الله فی اولادکم ... فریضة من الله
32_ ارث کے فرائض کی رعایت کرنے پر خداوند متعال کی تاکید_
یوصیکم الله فی اولادکم ... فریضة من الله
33_ خداوند متعال علیم (بہت جاننے والا) اورحکیم (حکمت والا) ہے_
ان الله کان علیما حکیماً
34_ ارث کے مقرر شدہ حصوں کا سرچشمہ خداوند متعال کا علم و حکمت ہے _
یوصیکم الله فی اولادکم ... ان الله کان علیماً حکیماً

35_ اسلام کے نظام حقوق کا سرچشمہ خداوند متعال کا علم و حکمت ہے_
یوصیکم الله فی اولادکم ... ان الله کان علیماً حکیما
36_ قانون سازی میں علم و حکمت دوضروری شرطیں ہیں_
یوصیکم الله فی اولادکم ... ان الله کان علیماً حکیماً
37_ احکام الہی میں معیار و مصلحت کا ہونا_
اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ... ان الله کان علیماً حکیماً
38_ ارث میں عورتوں کی نسبت، مردوں کے حصے کے دو گنا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مہر اور عورتوں کے اخراجات مردوں کے ذمہ ہیں_
للذکر مثل حظ الانثیین
امام رضا (ع) نے مردوں کی نسبت عورتوں کے ارث میں سے حصے کے کم ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ... لانّ المراة اذا تزوجّت اخذت و الرجل یعطی ... لانّ الانثی من عیال الذّکر ان احتاجت ... و علیہ نفقتہا (1) کیونکہ عورت جب شادی کرتی ہے تو مہر لیتی ہے اور مرد مہر دیتاہے ... کیونکہ عورت اگر محتاج ہو تو مرد کے عیال میں شامل ہے ... اور اس پر اپنی بیوی کا نفقہ واجب ہے _
39_ عورتوں کے ارث میں سے سہم کے نصف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عورت; جہاد ، نفقہ اور اپنے رشتہ داروں کے قتل خطا کے خون بہا سے معاف ہے_خون بہا ان کے اقوام ادا کرتے ہیں_
للذّکر مثل حظ الانثیین
امام صادق(ع) عورت کے سہم ارث کے نصف ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ان المراة لیس علیها جهاد و لانفقة و لامعقلة وانما ذلك علی الرجال ...(2) اس لئے کہ عورت پر نہ جہاد واجب ہے نہ نفقہ اور نہ خون بہا _ یہ تینوں چیزیں مردوں پر واجب ہیں_
40_ میت کے مادری بھائي ماں کے ایك تہائي حصّے کے چھٹے حصے میں تبدیل ہونے کا سبب نہیں ہوتے بلکہ تیسرا

حصّہ ملتاہے_
امام صادق(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ... اولئك الاخوة من الاب فاذا كان الاخوة من الام لم يحجبوا الام عن الثلث_ (3) اس سے مراد پدری بھائي ہیں اور مادری بھائي ماں کے تیسرے حصے سے مانع نہیں بنتے_
41_ میت کا بھائي یا بہن ماں کے ایك تہائي حصہ لینے سے مانع نہیں بنتے مگر یہ کہ دو بھائي یا ایك بھائي اور دو بہنیں ہوں _
فان كان لہ اخوة فلامّہ السدس
----

1)عیون اخبار الرضا (ع) ج2 ص98 ح1 ب33 تفسیر برھان ج1 ص348 ح2.
2)کافی ج7 ص85 ح3 نورالثقلین ج 1 ص451 ح96.
3)کافی ج7 ص93 ح7،نورالثقلین ج1 ص452 ح103.

امام صادق(ع) فرماتے ہیں: لايحجب عن الثلث الاخ والاخت حتى يكونا اخوين او اخ و اختين فان الله يقول "فان كان لہ اخوة فلامّہ السدس" (1)میت کا بھائي اور بہن ماں کے تیسرے حصّے سے حاجب نہیں بنتے مگر یہ کہ دو بھائي ہوں یا ایك بھائي اور دو بہنیں ہوں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ اگر میت کیلئے بھائي ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے_
42_ اگر میت کی چار سے کم بہنیں ہوں تو ماں کے ایك تہائي حصے کے چھٹے حصے تك کم ہونے کا باعث نہیں بنتیں_
فان كان لہ اخوة فلامّہ السدس
امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ... اذا كنّ اربع اخوات حجبن الامّ عن الثلث لانہنّ بمنزلة الاخوين و ان كنّ ثلاثا لم يحجبن (2) اگر بہنیں چار ہوں تو ماں کے تیسرے حصّے سے حاجب بنتی ہیں ، کیونکہ وہ دو بھائیوں کی جگہ پر ہیں اور اگر تین ہوں تو حاجب نہیں بنتیں_
43_ میت کی بہنیں، ماں کے ایك تہائي حصے کے چھٹے حصے تك کم ہونے کا باعث نہیں بنتیں_
فان كان لہ اخوة فلامّہ السدس
امام صادق(ع) نے میت کی دو بہنوں کی موجودگی میں، ارث میں سے ماں باپ کے حصّے کے بارے میں فرمایا: للامّ مع الاخوات الثلث ان الله قال: "فان كان لہ اخوة"و لم يقل فان كان لہ اخوات_ (3) بہنوں کے ہوتے ہوئے ماں کا تیسرا حصّہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے : اگر میت کہ بھائي ہوں اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر میت کی بہنیں ہوں_
44_ میت کی غیرشرعی وصیت قابل اجرا نہیں_
من بعد وصيّة يوصى بہا او دصين
امام صادق(ع) نے فرمایا: اذا اوصى الرجل بوصية فلايحل للوصى ان يغّير وصيّتہ ... الأص ان يوصى بغيرما امر الله ... (4) اگر کوئي شخص وصیت کرے تو وصی کیلئے اس کی وصیت کو تبدیل کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ اس کی وصیت اللہ تعالی کے حکم کے مطابق نہ ہو ...
45_ میت کی وصیت انجام دینے سے پہلے اس کا قرض ادا کرنا ضروری ہے_
من بعد وصية يوصى بہا او دين
امام صادق(ع) نے فرمایا: ان الدين قبل الوصية ... (5)قرض یقینا وصیت سے پہلے ہے_

احکام: 2، 3، 4، 5، 6،7، 8، 9، 10، 11، 12، 13، 14، 15، 16، 17، 18، 19، 20، 21، 22، 23، 24، 25، 40، 14، 42، 43، 44، 45
احکام کا فلسفہ 28، 29، 37، 38، 39 ; احکام کی تشریع 27، 28;احکام کے مصالح 37
----

1)تفسیر عیاشی ج1 ص226 ح52 نورالثقلین ج1 ص453 ح106.
2)کافی ج7 ص92 ح2 تفسیر برھان ج1ص 349 ح6.

3)تهذیب، شیخ طوسی ج9ص283ح13ب25مسلسل 1025.
4)تفسیر قمی ج1 ص65، بحار الانوار ج100 ص201 ح1، طبع ایران.
5)تفسیر عیاشی ج1ص226 ح55، نورالثقلین ج1 ص453 ح110.

میت:
میت کا قرض 45
والدین:
والدین کی قدروقیمت 30
وصیت:
قرض کی وصیت 24 ; وصیت کے احکام 22، 23، 25، 44، 45

(۱۲) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلاَلَةً أَو امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوَاْ أَكْثَرَ مِن ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاء فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ

اور تمھارے لئے تمھاری بیویوں کے ترکہ کا نصف ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو _ پس اگر ان کی اولاد بھی ہے تو ان کے ترکہ میں سے تمھارا چو تھائي حصہ ہے ان کی وصیتوں یا قرضوں کے بعد او ران کے لئے تمھارے ترکہ میں سے چو تھائي حصہ ہے اگر تمھاری اولاد نہ ہو اور اگر تمھاری اورلاد بھی ہے تو ان کے لئے تمھارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے ان وصیتوں کے بعد جو تم نے کی ہیں یا قرضوں کے بعد اگر قرض ہے _ اور اگر کوئي مرد یا عورت اپنے کلالہ (مادری بھائي یا بہن) کا وارث ہورہاہے _ اور ایك بھائي یا ایك بہن ہے تو ہر یك کے لئے چھٹا حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو کی گئي ہے یا قرضہ کے بعد بشرطیکہ وصیت یا قرضہ کی بنیاد ورثہ کو ضرر پہنچانے پر نہ ہو _ یہ خدا کی طرف سے وصیت ہے خدا ہرشے کا جاننے و الا اور ہرکام کو حکمت کے مطابق انجام دینے والا ہے _

1_ بیوی کے ترکے میں سے شوہر کا سہم ارث، نصف مال ہے بشرطیکہ بیوی کی کوئي اولاد نہ ہو_
و لکم نصف ما ترك ازواجکم ان لم یکن لهنّ ولد

2_ بیوی کے ترکے میں سے شوہر کا سہم ارث ،چوتھائي ہے_ یہ اس صورت میں ہے کہ جب بیوی کی اولاد ہو_
فان کان لهنّ ولد فلکم الرّبع مما ترکن
3_ اگر شوہر کی کوئي اولاد نہ ہو تو اسکے ترکے میں سے بیوی کا حصہ ایك چوتھائي ہے_
و لهنّ الرّبع مما ترکتم ا ن لم یکن لکم ولدٌ
4_ اگر شوہر کی اولاد ہو تو اسکے ترکے میں سے بیوی کا حصہآٹھواں ہے_
فان کان لکم ولد فلهنّص الثمن ممّا ترکتم
5_ اگر میت کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو اور فقط ایك بہن یا ایك بھائي یا پھرایك بہن اور ایك بھائي ہو تو ہر ایك کے لئے ارث میں سے چھٹا حصہ ہے_
و ان کان رجل یورث کلالة او امرا ة و لہ اخ او اخت فلکل واحد منهما السدس
"رجل'، "کان"کا اسم ہے اور "یورث"اسکی صفت ہے اور "کلالة"کان کی خبر ہے_
"کلالة"سے مراد وہ شخص ہے جس کا باپ اور اولاد نہ ہو_ اور گذشتہ آیت میں موجود کلمہ "ورثہ ابواہ"سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے بھی بہن و بھائي ارث نہیں لیتے_بنابرایں بہن و بھائي اس وقت ارث لیں گے کہ جب طبقہ اول میں سے کوئي بھی وارث نہ ہوں_ جملہ "فلکل واحد: ..."اور جملہ "فان کانوا اکثر ..."سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر میت کی ایك بہن

اور ايك بھائي بھی ہو تو ہر ايك كا سہم ارث چھٹا ہوگا_
6_ اگر ميت (خواہ عورت ہو يا مرد) كے ماں باپ اور اولاد نہ ہو اور اسكے ايك سے زيادہ بہن اور بھائي ہوں تو ان سب كا ارث ميں حصہ، ايك تہائي ہوگا_
فان كانوا اكثر من ذلك فهم شركاء فى الثلث
جمع كى ضمائر (كانوا ... فهم) كى وجہ سے "اكثر"سے مراد يہ ہے كہ مجموعى طور پر وہ تين يا اس سے زيادہ ہوں_ خواہ سب بہنيںہوں يا سب بھائي يا پھر مختلف ہوں_
7_ ميت كے بھائيوں اور بہنوں كا سہم ارث، ان كے درميان بطور مساوى تقسيم ہوگا_
فان كانوا اكثر من ذلك فهم شركاء فى الثلث
عورت مرد ميں فرق كئے بغيرايك بہن اوربھائي كا مساوى حصہ كہ جس كا ذكر گذشتہ آيت (اخ او اخت فلكل واحد منهما السدس) ميں ہوا ہے ہوسكتا ہے اس بات كى تائيد ہو كہ كلمہ "شركائ"ميت كے بہنوں اور بھائيوں كے سہم كے مساوى ہونے كا بيان ہے_
8_ ارث تقسيم ہونے سے پہلے ميت جو مال چھوڑ جائے، اس ميں سے جس كى وصيت كى گئي ہے اور

جو قرض اس كو دينا ہے وہ اصل مال سے جدا كرنا ہوگا_
من بعد وصيّة يوصين بها ا و دصين ... من بعد وصيّة توصون بها او دصين ... من بعد وصيّة يوصي بها ا و دين
9_ ارث كا، مالكيت كے اسباب ميں سے ہونا_
و لكم نصف ما ترك ... فلكم الرّبع ... و لهن الرّبع ... فلهنّ الثّمن ... فهم شركاء فى الثلث
10_ ميت كى وصيت پر عمل كرنے اور اس كا قرض ادا كرنے كے سلسلے ميں اہتمام كرنا ضرورى ہے_
من بعد وصيّة يوصين بها ا و دين ... من بعد وصيّة توصون بها او دين ... من بعد وصيّة يوصي بها او دين
مسئلہ وصيت اور دصين كا تكرار، اس كى خاص اہميت پر دلالت كرتا ہے_
11_ وصيت اس طرح نہ ہو كہ جو وارث كيلئے نقصان دہ ثابت ہو_
من بعد وصيّة ... غيرمضار
ہوسكتا ہے كلمہ"غيرمضار" وصيت و دصين دونوں كيلئے حال ہو_ اور اصطلاحاً كہا جاتا ہے كہ ذوالحال،احد الامرين ہے جو انتزاعى عنوان ہے_ يعنى ميت كى وصيت يا اس كا قرض، نقصان دہ و ضرر رساں نہ ہو_ اور ہوسكتا ہے مورث كا حال ہو_ يعنى وہ اپنى وصيت اور دصين كے ذريعے وارث كيلئے ضرر و نقصان نہ پہنچائے_
12_ جو وصيت وارث كے ضرر و نقصان ميں ہو اس پر عمل كرنا ضرورى نہيں_
من بعد وصيّة يوصى بها ا و دين غيرمضارّ
كلمہ "غيرمضار" ايك طرف وصيت كرنے والے كا فريضہ معين كر رہا ہے كہ مبادا اسكى وصيت، وارث كے ضرر و نقصان ميں ہو اور دوسرى طرف جو وصيتيں ضرر و نقصان كا باعث بنيں انہيں غيرمعتبر قرار دے رہاہے_
13_ قرض ايسا نہ ہو جو وارث كيلئے نقصان دہ ثابت ہو_
ا و دين غيرمضارّ
14_ ميت كے قرضے اگر وارث كے نقصان و ضرر ميں ہوں تو ان كا ادا كرنا ضرورى نہيں_
من بعد وصيّة يوصي بها او دين غيرمضارّ
"ديون"سے مراد ايك عام معنى ہے جو نسيہ (ادھار) پر مشتمل معاملات كو بھى شامل ہے_ بنابرايں اگر ميت نے كوئي ايسا معاملہ انجام ديا تھا جو نسيہ (ادھار) پر مشتمل تھا اور يہ معاملہ ضرر رساں اور نقصان دہ تھا تو ورثاء ديون كو ادا نہ كرنے كا حق ركھتے ہيں يعنى معاملہ كو فسخ كرسكتے ہيں_

15_ دوسروں كو ضرر پہچانے سے پرہيزكرنا ضرورى ہے_
من بعد وصيّة يوصي بها او دين غيرمضار
"دصيْن اور وصيت" كو جتنى اہميت دى گئي ہے اسكے باوجود اگر وہ دوسروں كيلئے ضرر رساں و نقصان دہ ثابت ہو تو

غیرمعتبر ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے_ لہٰذا دصین اور وصیت کے علاوہ دوسرے معاملات میں تو بطریق اولي دوسروں کے نقصان و ضرر سے پرہیز کرنا ہوگا_
16_ خداوند متعال کا ارث کے احکام و حدود، میت کی وصیت پر عمل کرنے اور اسکے ادا کرنے کے بارے میں لوگوں کو سخت تاکیدکرنا_
و لکم نصف ما ترك ... وصیّة من الله
"وصیة"مفعول مطلق ہے اور ہوسکتا ہے ان تمام قوانین و احکام کے بارے میں تاکید ہو جو گذشتہ آیات میں بیان ہوئے ہیں_
17_ خداوند متعال کا، قرض اور وصیت کے ذریعے وارثوں کو ضرر و نقصان نہ پہنچانے کے بارے میں سخت تاکید کرنا_
من بعدوصیّة یوصی بها او دین غیرمضارّ وصیّة من الله
یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "وصیة"آیت کے آخری حصے کی تاکید ہو جو دین اور وصیت کے ذریعے وارث کو ضرر نہ پہنچانے کے بارے میں ہے_
18_ خداوند متعال علیم (بہت زیادہ جاننے والا) اور حلیم (بہت بردبار) ہے_
والله علیم حلیم
19_ خداوند متعال کا مؤمنین کو میت کے دصین، وصیت اورارث کے قوانین کے بارے میں خبردار کرنا_
و لکم نصف ما ترك من بعد وصیّة ... والله علیم حلیم
20_ میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں، اسکے پوتے پوتیاں اولاد کے بجائے ارث لیتے ہیں_ اور شوہر و بیوی اور ماں و باپ کے سہام میں کمی کا باعث بنتے ہیں_
فان کان لکم ولدٌ
امام باقر(ع) و امام صادق(ع) فرماتے ہیں: ... فان لم یکن لہ ولد و کان ولد الولد ذکوراً کانوا او اناثاً فانّهم بمنزلة الولد ... و یحجبون الابوین والزوج والزوجة عن سهامهم الاکثر ... اگر میت کی اولاد نہ ہو اور اولاد کی اولاد ہو، لڑکے ہوں یالڑکیاں وہ اولاد کی جگہ پر ہیں ... اور ماںباپ اورزوج و زوجہ کے بڑے حصے سے مانع بن جائیں گے(1)
----

1)تهذیب، شیخ طوسی ج9 ص289 ح3 ب27 مسلسل 1043 تفسیر برهان ج1 ص351، ح 8.

21_ میراث میں کلالہ کا سہیم ہونا اس صورت میں ہے کہ جب میت کے ماں، باپ اور اولاد نہ ہو_
و ان کان رجل یورث کلالة
امام صادق(ع) فرماتے ہیں: الکلالة ما لم یکن ولد و لاوالد_ (1) کلالہ اس وقت وارث بنتاہے جب میت کا باپ اور اولاد نہ ہو_
22_ فقط میت کے وہ بہن بھائي جو ماں کی طرف سے ہیںمیراث کے چھٹے حصے کے وارث ہیں یا ایك تہائي میں شریك ہیں_
و ان کان رجل یورث کلالة او امرا ة و لہ اخ ا و اخت فلکل واحد منهما السدس ... فهم شرکاء فی الثلث
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں موجود کلالہ کے بارے میں فرمایا: ... انّما عنی بذلك الاخوة و الاخوات من الامّ خاصة_ (2) اس سے اللہ تعالی کی مراد میت کے صرف مادری بہن بھائي ہیں _

احکام: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 11، 12، 13، 14، 16، 20، ثرات 9;ارث کے ا21، 22
ارث:
ارث کی اہمیت 19;ارث کی تقسیم 8; ارث کے احکام 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 16، 20، 21، 22; ارث کے طبقات 5، 6، 20، 21، 22
اسماء و صفات:
حلیم 18;علیم 18

----

1)کافی ج7 ص99ح 3،نورالثقلین ج1 ص455 ح119_118.
2)کافي، ج7 ص101 ح3 نورالثقلین ج1 ص455 ح120.

(۱۳) تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

یہ سب الہی حدود ہیں اور جو اللہ و رسول کی اطاعت کرے گا خدا اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے او ردر حقیقت یہی سب سے بڑی کامیابی ہے _
1_ میت کی وصیت پر عمل کرنا، اس کا قرض اداکرنا اور ارث کے احکام و قوانین پر عمل کرنا حدود الہی ہیں_
تلك حدود اللہ
"تلك"ان تمام احکام کی طرف اشارہ ہے جو ارث کی آیات میں بیان ہوئے ہیں_

2_ خدا اور اسکے رسول(ص) کی اطاعت، جنت میں داخل ہونے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا سبب ہے_
و من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنّات ... خالدین فیہا
3_ پیغمبر اکرم(ص) کی اطاعت، خداوند متعال کی اطاعت ہے_
تلك حدود اللہ و من یطع اللہ و رسولہ
"رسول"کا اس ضمیر کی طرف اضافہ ہونا جو "اللہ "کی طرف پلٹتی ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ رسول اکرم (ص) کی اطاعت اسلئے لازم قرار دی گئي ہے کہ آپ(ص) خدا کے رسول(ص) اور پیا م رساں ہیں لہذا درحقیقت اطاعت رسول(ص) ،خداوند متعال کی اطاعت ہے_
4_ ارث کے احکام پر عمل، خداوند متعال اور رسول اکرم (ص) کی اطاعت ہے اور بہشت میں داخل ہونے کا سبب ہے_
یوصیکم اللہ فی اولادکم ... و من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنّات
"من یطع ..."کے مورد نظر مصادیق میں سے ایك، ارث کے احکام و قوانین کا لحاظ رکھنا ہے_
5_ بہشت میں بہتی نہروں کا موجود ہونا_
جنّات تجری من تحتہا الانہار
6_ بہشت کا متعدد اور جاودانی ہونا_
یدخلہ جنّات تجری من تحتہا الانہار ... خلدین فیہا
اہل بہشت کے بہشت میں دائمی قیام کا لازمہ خود بہشت کی جاودانی ہے_
7_ مؤمنین کو ارث کے احکام و قوانین پر عمل کرنے اور انہیں نافذ کرنے کی ترغیب و تشویق _
تلك حدود اللہ و من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنّات
8_ بہشت جاودانمیں داخل ہونا، عظیم سعادت ہے_
یدخلہ جنّات ... و ذلك الفوز العظیم
9_ حدود الہی (ارث کے قوانین و احکام وغیرہ) کی رعایت اور خدا و رسول(ص) کی اطاعت، عظیم سعادت و کامیابی ہے_
تلك حدود اللہ و من یطع اللہ و رسولہ ... و ذلك الفوز العظیم
ہوسکتا ہے "ذلك"خدا و رسول(ص) کی اطاعت کی طرف اشارہ ہو کہ اسکے موارد میں سے ایك، ارث کے قوانین و احکام اور حدود الہی کی رعایت کرنا ہے_

بہشت:
بہشت کا متعدد ہونا 6;بہشت کی ابدیت 6، 8; بہشت کی نعمات5; بہشت کی نہریں 5; بہشت کے موجبات2،4 ; بہشت میں جاودانی 2
رُشد:
رُشد کے اسباب 9
سعادت و کامیابي:
سعادت و کامیابی کے اسباب 9; سعادت و کامیابی کے موانع 8
شرعی فریضہ :
شرعی فریضہ پر عمل 7
میّت:
میت کا قرض 1
وصیّت:
وصیت پر عمل 1

(۱۴) وَمَن يَعْصِ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ
اور جو خدا و رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے حدود سے تجاوز کر جائے گا خدا اسے جہنم میں داخل کردے گا او روہ وہیں ہمیشہ رہے گا او راس کے لئے رسوا کن عذاب ہے _
1_ خدا و رسول(ص) کی نافرمانی اور حدود الہی سے تجاوز، جہنم کی آگ میں داخل ہونے اور اس میں ہمیشہ رہنے

کا سبب ہے_
و من یعص الله و رسولہ و یتعدّ حدودہ یدخلہ ناراً
2_ پیغمبراکرم(ص) کی نافرماني، خداوند متعال کی نافرمانی ہے_
و من یعص الله و رسولہ و یتعدّ حدودہ
3_ حدود الہی سے تجاوز، خداو رسول(ص) کی نافرمانی ہے_
و من یعص الله و رسولہ و یتعدّ حدودہ
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "یتعدّ حدودہ"کا "یعص الله و رسولہ"پر عطف، عطف تفسیری ہو_
4_ ارث کے احکام پر عمل نہ کرنا، خدا و رسول(ص) کی نافرمانی اور آتش جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب ہے_
تلك حدود الله ... و من یعص الله و رسولہ و یتعدّ حدودہ یدخلہ ناراً خالداً فیها
5_ خداوند متعال کا مؤمنین کو، ارث کے احکام و قوانین الہی کے نافذنہ کرنے کے سلسلے میں خبردارکرنا_
تلك حدود الله ... و من یعص الله و رسولہ و یتعدّ حدودہ یدخلہ ناراً
6_ حدود الہی سے دائمی تجاوز اور مسلسل نافرمانی آتش جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا سبب ہے_
و من یعص الله ... و یتعدّ حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا
7_ اہل اطاعت کا بہشت سے بہرہ مند ہونا اور نافرمانوں کا آگ میں مبتلا ہونا، خداوند متعال کے ارادہ سے ہے_
و من یطع الله ... یدخلہ جنات: ... و من یعص الله ... یدخلہ ناراً
8_ اہل بہشت کا بہشت میں باہمی انس و محبت اور دوستی و ہم نشینی کرنا اور اہل جہنم کا جہنم میں تنہا ہونا_ *
خلدینص فیها ... خلدا فیها
بہشتیوں کیلئے "خالدین" کا جمع لایا جانا اور جہنمیوں کیلئے "خالداً" مفرد لایا جانا ، مذکورہ مفہوم پر دلالت کرتا ہے_
9_ ذلت آمیز دائمی عذاب، خدا و رسول(ص) کے فرامین کی نافرمانی کرنے اور حدود الہی سے تجاوز کرنے کی سزا ہے_
و من یعص الله و رسولہ ... و لہ عذاب مّهین
10_ حدود الہی سے تجاوز اور خدا و رسول(ص) کی نافرمانی جب سرکشي و عصیان کی بنا پر ہو تو ابدی آگ میں رہنے کا موجب ہے_ *

و من یعص الله ... و لہ عذاب مہین

407
کلمہ "مہین"کا معنی ذلیل کرنے والا ہے_ چونکہ اللہ تعالی کے عذاب، انسان کے گناہ سے تناسب رکھتے ہیں_ لہذا عصیان سے مراد وہ نافرمانی ہے جو طغیان و سرکشی کی بنا پر ہو_
11_ خدا و رسول(ص) کی دائمی نافرمانی قیامت کے دن، بدنی اور روحی عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_
و من یعص الله ... یدخلہ ناراً ... و لہ عذاب مہین
آگ میں دخول، ان کا بدنی عذاب ہے اور ذلیل کنندہ عذاب،روحی عذاب ہے_
----

(۱۵) وَاللاَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىَ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً

اور تمهاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کریں ان پر اپنوں میں سے چار گواہوں کی گواہی لو اور جب گواہی دے دیں توانهیں گھروں میں بند کردو _ یہاں تك کہ موت آجائے یا خداان کے لئے کوئي راستہ مقرر کردے _

1_ زنا کا ارتکاب کرنے کی صورت میں عورت کی سزا حبس ابدہے_

واللاتی یا تین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوھنّص فی البیوت

"الفاحشة"کا معنی بُرا کام ہے اور اس کا الف و لام اس خاص عمل کی طرف ا شارہ ہے جو مورد کی مناسبت سے زنا ہے اور "مساحقہ"کو بھی شامل ہوسکتا ہے_

2_ مساحقہ(ہم جنس پرستي) کی صورت میں عورت کی سزا حبس ابد ہے_*

واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوھنّ فی البیوت

3_ اگر زناکار اور ہم جنس پرست عورت مسلمان ہو تو اسکی سزا حبس ابدہے_

واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم

اگر "کُم"اسلامی معاشرے سے خطاب ہو تو "نسائ"سے مراد مسلمان عورتیں ہیں_

4_ عورتوں کے فحشا (زنا اور ہم جنس پرستي) کے اثبات کیلئے چار مرد مسلمانوں کی گواہی ضروری ہے_

واللاّتی یا تین الفاحشة من نسائکم فاستشهدوا علیهن اربعة منکم

کلمہ "اربعة" کو مؤنث لانا، دلالت کرتا ہے کہ اس سے مراد رجال (مرد) ہیں اور "منکم" ان

مردوں کے مسلمان ہونے پر دلالت کرتا ہے_

5_ زنا اور مساحقہ(چیٹ بازي) انتہائي بُرا فعل ہے_

واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم

"فاحشة"لغت میں انتہائي بُرے عمل کو کہتے ہیں اور مذکورہ آیت میں زنا اور مساحقہ کو فاحشة سے تعبیر کیا گیا ہے_

6_ فحشاء (زنا اور عورتوں کی چیٹ بازي) کی سزا کی شرط یہ ہے کہ انہوں نے یہ فعل اپنے اختیار سے انجام دیا ہو_

واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم

7_ حبس ابدان شادی شدہ عورتوں کے فحشاء (زنا و چیٹ بازي) کی سزا ہے جن کے شوہر مسلمان ہوں_

و اللاتی یاتین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوھنّ فی البیوت حتّي یتوفیهنّ الموت

اگر "کُم"سے مراد مسلمان مرد ہوں تو بظاہر "نسائ"سے مراد ان کی بیویاں ہیں_ بنابرایں مذکورہ حکم، بے شوہر عورتوں کو شامل نہیں ہوگا_

8_ بدچلنوں کی سزاؤں میں سے ایك، انہیں قید کرنا ہے_

واللاّتی یاتین الفاحشة ... فامسکوھنّ فی البیوت

9_ فحشاء (زنا اور مساحقہ) کی اطلاع ملنے پرچار مسلمان مردوں کو گواہی کیلئے دعوت دینا ضروری ہے_*

واللاّتی یاتین الفاحشة ... فاستشهدوا علیهن اربعة منکم

جملہ "فاستشهدوا" ہوسکتا ہے شہادت دینے کیلئے دعوت دینے کے معنی میں ہو_

10_ عورتوں کے فحشاء کا گواہ گواہی دینے سے انکار کرسکتا ہے_

واللاّتی یا تین الفاحشة ... فان شهدوا

بظاہر جملہ "فان شهدوا"کا معنی یہ ہے کہ گواہ ادائے شہادت یا اس سے انکار میں مختار ہے اور شرعاً شہادت دینا اس کیلئے ضروری نہیں ہے_

11_ عورتوں کے زنا اور چیٹ بازی کی حبس ابد والی سزا، چار مسلمان مردوں کی شہادت سے مشروط ہے_

واللاّتی یاتین الفاحشة ... فاستشهدوا علیهنّ اربعة منکم فان شهدوا

"منکم" کے مخاطب مسلمان ہیں_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ فحشاء کے بارے میں شاہد بھی مسلمان ہونے چاہییناور چونکہ ضمیر مذکر استعمال ہوئي ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ زنا اور ہم جنس پرستی کے گواہ مرد ہونے چاہییں_
12_ حاکم اپنے علم کی بنا پر زناکار اور چپٹ باز عورت کو

سزا نہیں دے سکتا_*
واللاّتی یاتین الفاحشة ... فان شهدوا
مفہوم جملہ "فان شهدوا"یہ ہے کہ چار گواہ نہ ہونے کی صورت میں، کوئي سزا (حبس ابد وغیرہ) نہیں ہوگي_ خواہ حاکم (قاضي) کو علم و یقین ہی کیوں نہ حاصل ہوجائے_ چونکہ غالباً قاضی کو دو یا تین عادل گواہوں کی گواہی سے علم حاصل ہوجاتا ہے_
13_ دین اسلام کا مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کو خصوصی اہمیت دینا_
واللاّتی یاتین الفاحشة ... فاستشهدوا علیهنّ اربعة منکم
چونکہ اسلام میں زنا کے اثبات کیلئے چار مسلمان مردوں کی گواہی ضروری ہے اگر چار مسلمان مرد گواہی نہ دیں تو تہمت لگانے والے کو مجرم سمجھا جاتا ہے_
14_ خداوند متعال کا زنا کی سزا (حبس ابد) کے نسخ کی نوید دینا_
واللاّتییاتین الفاحشة ... فامسکوهن ... او یجعل الله لهنّ سبیلا
15_ خداوند متعال کا ان عورتوں کیلئے حبس ابد سے کم تر سزا مقرر کرنے کا وعدہ دینا کہ جو زنا یا چپٹ بازی کی مرتکب ہوتی ہیں_
حتّي یتوفیهُنّ الموت او یجعل الله لهُنّ سبیلا
جملہ "او یجعل الله ..."سے ظاہر ہوتا ہے کہ زناکار عورتوں کیلئے کوئي دوسری سزا مقرر ہوگی اور "الصهنّ"میں لام اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ سزا، حبس دائم سے کم تر ہوگي_
16_ احکام الہی میں نسخ کا امکان_
او یجعل الله لهنّ سبیلاً
17_ عورتوں کے فحشا کے بارے میں حبس ابد (عمر قید) کا حکم، خدا کے اس حکم سے نسخ ہوا ہے کہ انہیں تازیانےلگائے جائیں_
واللاّتی یا تین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوهنّ فی البیوت حتّي یتوفیهنّ الموت او یجعل الله لهن سبیلاً
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں "سبیل"کے بارے میں فرمایا: منسوخة و السبیل هو الحدود_ (1) یہ آیت منسوخ ہے اور سبیل سے مراد حدود ہے_
18_ عورتوں کے فحشاء کا منسوخ شدہ حکم"حبس ابد اورگفتگو و ہم نشینی سے محرومیت ہے"_
فامسکوهنّ فی البیوت
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: هذه منسوخة ... کانت المرا ة ... ادخلت بیتاً و لم تحدث و لم تکلم و لم تجالس و اوتیت فیہ بطعامہا و
----

1)تفسیر عیاشی ج1 ص227 ح60 تفسیر برهان ج1 ص353 ح2.

شرابها حتي تموت ... (1)یہ آیت منسوخ ہوچکی ہے ... ہوتا یہ تھا کہ عورت کو گھر میں داخل کردیا جاتا نہ وہ کسی سے بات کرسکتی نہ کسی کے ساتھ بیٹھ سکتی وہیں پر اسے کھانا پینادے دیا جاتا یہاں تك کہ وہیں پر مر جاتي_
19_ باکرہ لڑکیونکے فحشا کی سزا سو تازیانے اور ایك سال جلاوطنی ہے اور شادی شدہ عورتوں کے فحشا کی سزا سو تازیانے اور سنگسار کرنا ہے_

او یجعل اللہ لھن سبیلا
حضرت رسول خدا (ص) نے فرمایا: قد جعل اللہ لھن السبیل البکر بالبکر جلد مأة و تغریب عام والثیب بالثیب جلد مأة والرجم_
(2)اللہ تعالی نے ان کیلئے یہ سبیل قرار دی کہ اگر غیر شادی شدہ فحشا کا ارتکاب کریں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ان کی سزا ہے اور اگر شادی شدہ فحشاء کا ارتکاب کرے تو ان کی سزا سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے_

------

1)تفسیر عیاشی ج1 ص 227 ح61 ، نورالثقلین ج1 ص456 ح124.
2)مجمع البیان ج3 ص 34 ، نورالثقلین ج1 ص456 ح 122.

(۱۶) وَاللَّذَانَ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُواْ عَنْهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا

اور تم میں سے جو آدمی بدکاری کریں انھیں اذیت دوپھر اگر توبہ کرلیں اور اپنے حال کی اصلاح کرلیںتو ان سے اعراض کرو کہ خدا بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے _
1_ جو دو مرد فحشاء (لواط) کے مرتکب ہوں ان کی سزا تعزیر و ایذا ہے_
و الّذان یا تیانھا منکم فاذوھما

چونکہ گذشتہ آیت میں زناکار عورت کا حکم بیان ہوا ہے، بنابراایں مذکورہ آیت عورت کے علاوہ مردوں کے بارے میں ہے_پس "الّذان"سے مراد وہ دو مرد ہیں جو فحشا کے مرتکب ہوئے ہوں_
2_ آزار و تعزیر، اس بے شوہرعورت اور مرد کی سزا ہے جو زنا کے مرتکب ہوئے ہیں_*
والّذان یأتیانها منکم فاذوهما
چونکہ گذشتہ آیت میں ایك احتمال کے مطابق "الّتي"سے شوہردار عورتیں مراد ہیں_ مذکورہ آیت ہوسکتا ہے، بے شوہر عورتوں کے بارے میں ہو_ بنابرایں "الّذان"سے مراد مرد اور بے شوہر عورت ہے_
3_ شوہردار اور بے شوہر عورتوں کے فحشا کی سزا میں تفاوت_
واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوهنّ فی البیوت ... والّذان یاتیانها منکم فاذوهما
گذشتہ مطلب اور اس کی دلیل کو مدنظر رکھتے ہوئے_
4_ فحشا(لواط و زنا) کی سزا، انہیں اختیار اور ارادے سے انجام دینے سے مشروط ہے_
والّذان یا تیانها منکم فاذوهما
5_ فحشا(لواط و زنا) کے مرتکبین کی سزا اس وقت تك جاری رہنی چاہیئے جب تك ان کی اصلاح اور توبہ ثابت نہ ہوجائے_ *
فاذوهما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنهما

413

مندرجہ بالا مطلبمیں جملہ "فان تابا ... فاعرضوا"جملہ "فاذوهما"پر عطف اور متفرع ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی سزا و آزار کا خاتمہ ان کے توبہ کرنے پر ہوتا ہے_ لہذا ان کی سزا جاری رہنی چاہیئے یہاں تك کہ وہ توبہ کرلیں_
6_ فحشا (زنا و لواط) کے مرتکب مرد اور عورتوں کو توبہ و اصلاح کی صورت میں سزا نہ دی جائے_*
فاذوهما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنهما
یہ اس بنا پر ہے کہ جب جملہ "فان تابا ..." کاایك محذوف جملے پر عطف ہو یعنی "فاذوهما ان لم یتوبا فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنهما"_
7_ خداوند متعال کی طرف سے بندوں کی توبہ قبول ہونے کی شرط اپنی اصلاح کرنا ہے_
فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنهما انّ الله کان تواباً رحیماً
جملہ "انّ الله ..." میں بندے کی اصلاح و توبہ کے بعد خداوند متعال کے توّاب ہونے کو بیان کیاگیا ہے_
8_ اپنی اصلاح کے ہمراہ گناہوں سے توبہ کرنا، اسکی سزا کے ختم ہوجانے کا موجب ہے_
فاذوهما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنهما انّ الله کان تواباً رحیماً
چونکہ جملہ "ان الله ..."کو قبولیت توبہ اور فحشا کی سزا کے ختم ہونے کی علت قرار دیا گیا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ہر گناہ، توبہ و اصلاح کے ذریعے بخشا جاتا ہے اور اسکی سزا ساقط ہوجاتی ہے_
9_ جو لوگ توبہ کر کے صالح و نیك بن جاتے ہیں ان کے گناہ سے صرف نظر کرنا ضروری ہے_
فاذوهما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنهما
چونکہ کلمہ "ایذائ" ہر قسم کی اذیت و آزار کو شامل ہوسکتا ہے لہذا اعراض بھی ہر قسم کی اذیت و آزا ر سے ہوگا_ حتی کہ انہیں اس قسم کے عمل کی یاد بھی نہیں دلانی چاہیئے اور نہ ہی اسکے عنوان سے پکارنا چاہیئے_
10_ خداوند متعال توّاب (بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا) اور رحیم (بہت زیادہ مہربان) ہے_
ان الله کان تواباً رحیماً
11_ خداوند متعال کا توبہ و اصلا ح کی شرط کے ساتھ، زناکار اور لواط کرنے والے کے گناہوں کی بخشش کرنا_
والّذان یاتیانها منکم ... فان تابا و اصلحا ... ان الله کان تواباً رحیماً

414

12_ خداوند متعال کی جانب سے فحشا (زنا و لواط) کے مرتکبین اور گناہگاروں کی توبہ کا قبول کیا جانا اور ان کی سزا کا ساقط ہونا، اسکے توبہ قبول کرنے اور اسکی رحمت کا جلوہ ہے_
والّذان یاتیانها منکم ... انّ الله کان تواباً رحیماً

13_ خداوند متعال کا توبہ قبول کرنا، اسکی رحمت کا پرتو ہے_
ان الله کان تواباً رحیماً
ہوسکتا ہے کہ وصف "رحیماً"، "تواباً"کی علت کا بیان ہو_ یعنی چونکہ وہ رحیم ہے لہذا توبہ قبول کرتا ہے_
14_ حبس ، کنواری لڑکیونکے فحشاکی سزا ہے_
والّذان یاتیانہا منکم فاذوھما
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: یعنی البکر اذا اتت الفاحشۃ التی اتتہا ھذہ الثیّب"اس سے مراد کنواری لڑکی ہے جب وہ شادی شدہ عورت والے فحشاء کا ارتکاب کرے اور "اذوھما"کے بارے میں فرمایا : تحبس (وہ قید کی جائے گي)_ (1)

احکام: 1، 2، 4، 6
اسماء و صفات:
توّاب 10، 12، رحیم 10
اصلاح:
اصلاح کے اثرات 7
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی رحمت 12، 13;اللہ تعالی کی مغفرت 11
توّابین:
توّابین کے ساتھ سلوك 9
توبہ:
توبہ کی اہمیت 9;توبہ کی شرائط 8; توبہ کی قبولیت 12، 13; توبہ کی قبولیت کی شرائط 7;توبہ کے اثرات 5، 6، 8، 9، 11
حدود:
اجرائے حدود کی شرائط 4
روایت: 14
زنا:
زنا کی سزا 3، 4;زنا کے احکام 4، 6;زنائے محصنہ کی سزا 3

1_تفسیر عیاشی ج1 ص227،ح61/، نورالثقلین ج1 ص456، ح124.

زناکار:
باکرہ زناکار 14;زناکار کو اذیت 2، 5 ;زناکار کی تعزیر 2;زناکار کی توبہ 6;زناکار کی سزا 5;زناکار کی قید 14; زناکار کی مغفرت 11; زناکار کے احکام 2;
فحشا:
فحشا کی سزا 14
گناہ:
گناہ کی مغفرت 11
گناہگار:
گناہگار کی توبہ 12
لواط:

لواط سے توبہ 6;لواط کی تعزیر 1;لواط کی سزا 1، 4، 5; لواط کی مغفرت 11; لواط کے احکام 1،4، 6

(١٧) إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوَءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُوْلَـئِكَ يَتُوبُ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً
توبہ خدا کے ذمہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو جہالت کی بناپربرائي کرتے ہیں او رپھر فورا توبہ کرلیتے ہیں کہ خدااں کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے وہ علیم و دانابھی ہے اورصاحب حکمت بھی _
1_ گناہگاروں کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں وعدہ الہي_
انّما التّوبصة على الله للّذين يعملون السّوء بجهالة ثمّ يتوبون
2_ توبہ کا لازمی قبول ہونا گناہگار کی جانب سے تاخیر نہ کرنے سے مشروط ہے_
انما التوبة على الله للّذين يعملون السّوء بجہالة ثم يتوبون من قريب فاولئك يتوب الله عليہم
3_ گناہ کے ارتکاب کاسرچشمہ جہالت ہے_
يعملون السّوء بجهالة

مندرجہ بالا مطلب میں "بجهالة"کو بطور قید توضیحی لیا گیا ہے_ یعنی ہر "سُوئ"اور گناہ کا سرچشمہ ایك قسم کی جہالت و نادانی ہے_
4_ گناہگار، جاہل ہے_
يعملون السوء بجهالة
یہ مطلب گذشتہ وضاحت کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے_
5_ گناہگاروں کو توبہ کرنے اور اس میں تأخیر نہ کرنے کی تشویق _
انّما التّوبة على الله للذين يعملون السّوء بجهالة ثم يتوبون من قريب
توبہ میں عدم تاخیر کی شرط کے ساتھ خداوند متعال توبہ کی حتمی قبولیت کو بیان کرتے ہوئے، گناہگاروں کو ایسی توبہ کی تشویق کر رہا ہے_
6_ خداوند متعال کی بارگاہ میں توبہ کرنے والوں کا بلند مقام و مرتبہ_
فاولئك يتوب الله عليهم
کلمہ "اولئك" دور کیلئے اشارہ ہے اور توبہ کرنے والوں کی عظمت اور بلندي مقام کو ظاہر کررہا ہے_
7_ خدا وند متعال علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_
و كان الله عليماً حكيماً
8_ خداوند متعال کے وسیع علم کی طرف توجّہ، انسان کو غیرحقیقی توبہ سے روکتی ہے_
انّما التّوبة على الله للذين ... ثم يتوبون من قريب ... و كان الله عليماً حكيماً
توبہ اور اسکی شرائط کے بیان کے بعد، خداوند متعال کے وسیع علم کی یاددلانا،ہوسکتاہے مندرجہ بالا مطلب کا بیان ہو _
9_ گناہگاروں کی توبہ کی قبولیت کی بنیاد علم و حکمت الہی ہے_
انّما التّوبة على الله ... و كان الله عليماً حكيماً
10_ گناہگار، جاہل اور عقل سے عاری ہے، اگرچہ وہ اپنے عمل کے گناہ ہونے سے آگاہ ہی ہو_
انّما التّوبة على الله للّذين يعملون السوء بجهالة
امام صادق(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: كلّ ذنب عملہ العبد و ان كان بہ عالماً فهو جاہل حين خاطر بنفسہ فى معصية ربّہ ... (1) ہر وہ گناہ جسے بندہ انجام دے اگر چہ وہ اس کے گناہ ہونے کا علم رکھتاہے لیکن وہ جاہل ہے کیونکہ جب وہ اپنے رب کی معصیت کرتاہے تو اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دیتاہے ...
------

1)تفسير عياشى ج1 ص228 ح62 تفسير برهان 1 ص354 ح6.

اسماء و صفات:
حکیم 7علیم 7
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا علم 8،9; اللہ تعالی کا وعدہ 1;اللہ تعالی کی حکمت9
توابین:
توابین کے فضائل 6
توبہ:
توبہ کا پیش خیمہ 8 ; توبہ کی اہمیت 5;توبہ کی تشویق 5; توبہ کی قبولیت 1، 9; توبہ کی قبولیت کے شرائط 2
جہالت:
جہالت کے اثرات 3
جہلا: 4، 10
ذکر:
ذکر کے اثرات 8
روایت: 10
گناہ:
گناہ کا پیش خیمہ 3
گناہگار:
گناہگار کی توبہ 1، 2، 5، 9;گناہگار کی جہالت 4، 10

(١٨) وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الآنَ وَلاَ الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُوْلَـئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
اور توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو پہلے برائیانکرتے ہیں اور پھر جب موت سامنے آجاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اب ہم نے توبہ کرلی او رنہ ان کے لئے ہے جو حالت کفر مینمرجاتے ہیں کہ ان کے لئے ہم نے بڑا دردناك عذاب مہیّا کر رکھا ہے _
1_ موت کے وقت، گناہوں سے توبہ، قبول نہیں کی جائے گي_
و لیست التوبة للذین یعملون السّصیئات حتّي اذا حضر احدهم الموت

2_ موت کے وقت تك گناہ پر اصرار، توبہ کی قبولیت سے مانع بنتا ہے_
و لیست التّوبة للذین یعملون السّصیئات حتي اذا حضر احدهم الموت
"السّصیّئات"کو جمع لانا اور پھر فعل مضارع "یعملون"کا استعمال گناہ کے استمرار اور اس پر اصرار کرنے کی علامت ہے_
3_ موت کے وقت کافر کی توبہ (ایمان لانے) کا قبول نہ ہونا_
و لیست التوبة للذین ... و لا الذین یموتون و هم کفار
مندرجہ بالا مطلب میں " حتّي اذا حضر" کے قرینے سے "یموتون"موت سے قریب ہونے کے معنی میں لیا گیا ہے_
4_ جو لوگ دنیا سے حالت کفر میں مرتےہیں خداوند متعال انہیں ہرگز نہیں بخشے گا_
و لیست التّوبة للذین ... و لاالّذین یموتون و هم کفار
5_ وہ گناہگار جو موت کے آنے تك توبہ نہیں کرتے اور وہ لوگ جو کفر کی حالت میں اس دنیا سے جاتے ہیں، ان کیلئے خداوند متعال نے دردناك عذاب تیار کیا ہوا ہے_
و لیست التّوبة للّذین ... و لاالّذین یموتون و هم کفار اولئك اعتدنا لهم عذاباً الیماً

6_ جو لوگ موت كے لمحات تك اپنے كفر پر باقى رہتے ہيں اور آخرى لمحہ ايمان لاتے ہيں، ان كيلئے خداوند متعال نے دردناك عذاب تيار كرركھا ہے_
و ليست التّوبة ... و لاالّذين يموتون و هم كفار اولئك اعتدنا لهم عذاباً اليماً
7_ جہنم كا بالفعل موجود ہونا_*
اولئك اعتدنا لهم عذاباً اليماً
چونكہ كلمہ "اعتدنا" (ہم نے تيار كيا ہوا ہے) ماضى لايا گيا ہے_
8_ موت كے يقين سے پہلے كفار كے ايمان اور گناہگاروں كى توبہ كا قبول ہونا_
انّما التّوبة على الله للذين يعملون السّوء بجهالة ثم يتوبون من قريب ... و ليست التّوبة للّذين يعملون السيّئات حتّى اذا حضر احدهم الموت ... و لاالّذين يموتون و هم كفار
يہاں جملہ "حتى اذا حضر"كے مفہوم كو "من قريب"كے بيان اور توضيح كے طور پر ليا گيا ہے_
----

(١٩) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ النِّسَاء كَرْهًا وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا
اے ايمان والو تمھارے لئے جائز نہيں ہے كہ جبراً عورتوں كے وارث بن جاؤ اور خبردار انھيں منع بھى نہ كرو كہ جو كچھ ان كو دے ديا ہے اس كا كچھ حصہ لے لو مگر يہ كہ واضح طور پر بدكارى كريں او ران كے ساتھ نيك برتاؤ كرو اب اگرتم انھيں ناپسند بھى كرتے ہو تو ہو سكتا ہے كہ تم كسى چيز كو ناپسند كرتے ہو او رخدااسى ميں خير كثير قرار دے دے _
1_ مرد كيلئے ايسى بيوى كى ميراث سے حصہ لينے كى حرمت جو اسے پسند نہيں ہے_ ليكن فقط ارث كى خاطر

اسکے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے_
یا ا یّھا الّذین امنوا لایحلّ لکم ان ترثوا النّساء کرھاً
اس مطلب میں "النسائ"سے بیویاں مراد ہیں_
2_ مرد اپنی بیوی سے ناخوش ہونے کے باوجود فقط ارث کی خاطر اسے اپنی بیوی نہ بنائے رکھے _*
یا ا یّھا الذین امنوا لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً
چونکہ میت سے ارث لینا، انسا ن کے اختیار میں نہیں_ لہذا "ترثوا"سے مراد عورتوں کو آزاد نہ چھوڑنا ہے تاکہ ان کے مرنے کے بعد ان سے ارث حاصل کیا جائے اور " کرھاً " بمعنی "کارھین"ہے اور "ان ترثوا " کی ضمیر کیلئے حال ہے_مذکورہ مطلب کی تائید اس آیت کے بارے میں امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے : ھو ان یحبس الرجل المرا ۃ عندہ لاحاجۃ لہ الیہا و ینتظر موتہا حتي یرثہا_ (1)یعنی مرد عورت کو بغیر احتیاج کے اپنے پاس رکھے اور اس کی میراث کی وجہ سے اس کی موت کا منتظر ہو_
3_ اگر بیوی اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا پسند نہیں کرتی اور شوہر کو بھی اسکے ساتھ زندگی گذارنے کی ضرورت نہیں تو اس صورت میں بیوی کو طلاق دینا ضروری ہے_*
لایحلّ لکم اصنْ ترثوا النّساء کرھاً
مندرجہ بالا مطلبدو امور پر مبنی ہے_
1_ "انْ ترثوا" مسبب ہو کہ جو سبب کی جگہ آیا ہے (یعنی عورت کو ارث کی خاطر رکھنے کی حرمت)_ چونکہ مرد اس وقت اپنی بیوی کی وراثتلے سکتا ہے کہ جب اسے اپنے ساتھ رکھے اور اسے طلاق نہ دے_
2_ " کرھاً " بمعنی " کارھات " اور "النسائ"کیلئے حال ہو_ یہ بھی یاد رہے کہ "ان ترثوا"سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کے ساتھ مرد کے زندگی بسر کرنے کا مقصد فقط ارث لینا ہے یعنی اسے اور کوئي ضرورت نہیں ہے_
4_ عورتوں کو ارث میں لینا، حرام اور ایك ناپسندیدہ کام ہے_*
لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً
اس مطلب میں "النسائ"کو عورتوں کے معنی میں لیا گیا ہے نہ کہ بیویوں کے معنی میں اور "کرھاً" ایك فعل مقدر کیلئے مفعول مطلق قرار دیا گیا ہے_ مثلاً "اکرھوہ کرھا"یعنی اس کام (عورتوں کو ارث میں لینا) کو ناپسندیدہ سمجھو_
5_ عورتوں کو ارث میں لینے کی حرمت اس وجہ سے ہے کہ انہیں یہ چیز پسند نہیں_
----

1)تفسیر تبیان ج2ص149;نورالثقلین ج1 ص 459ح 139.

لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً
یہ اس بنا پر کہ جب "کرھاً"بمعنی "کارھات " اور "النسائ"کیلئے حال ہو یعنی عورتوں کو ارث میں نہ لو در حالیکہ وہ اس کام کو پسند نہیں کرتیں_ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اس بنا پر "کرھاً"قید توضیحی غالبی ہے_ یعنی عورتیں غالباً اس کام کو پسند نہیں کرتیں_
6_ عورتوں سے ارث لینے کی لالچ میں انہیں ازدواج کرنے سے منع کرنے کی حرمت_
لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً
یہمطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "النسائ"سے مراد عورتیں ہوں (مثلاً بیٹی بہن وغیرہ) نہ کہ بیویاں اور"ان ترثوا"سے مراد ان کے مال کو ارث میں لینا ہو_ بنابرایں آیت کا معني، عورتوں کو ارث کی لالچ میں ازدواج کرنے سے روکنے کی حرمت ہے_ کیونکہ ازدواج کی صورت میں، عورت کی موت کے ساتھ اس کا اکثر مال اسکی اولاد اور شوہر کی طرف منتقل ہوجاتا ہے_
7_ عورتوں کو ارث میں لینا، ایام جاہلیت کے رسم و رواج میں سے ہے_
لایحلّ لکم ان ترثوا النّساء کرھاً
یہ اس شان نزول کے مطابق ہے جو اس آیت کے ذیل میں تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے_

8_ مہر میں سے کچھ حصہ بھی واپس لینے کی خاطر اپنی بیوی پر سختی کرنا حرام ہے_
و لاتعضلوھنّ لتذھبوا ببعض ما اتیتموھنّ
"لاتعضلوھنّ" "عضل " کے مادہ سے ہے جس کا معنی سختی کرنا ہے "مااتیتموھنّ"سے مراد وہ مہر ہے جو مرد اپنی بیویوں کو دیتے ہیں_
9_ اگر عورت کھلی بے حیائي (زنا وغیرہ) کا ارتکاب کرے تو اس صورت میں شوہر کیلئے جائز ہے کہ وہ طلاق کے وقت مہر کا کچھ حصہ واپس لینے میں سختی کرے_
و لاتعضلوھنّ ... الاّ انْ یاتین بفاحشة مبیّنة
10_ مردوں کیلئے واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت رکھیں_
و عاشروھن بالمعروف
11_ اگر مرد کو اپنی بیوی پسند نہیں تو بھی اسکے ساتھ بد سلوکی نہ کرے_
و عاشروھنّ بالمعروف فان کرھتموھنّ
جملہ شرطیہ "فان کرھتموھنّ" کا جواب حذف ہوگیا ہے اور "عسی ان تکرھوا"اس کا قائم مقام بن گیا ہے_ یعنی "فان کرھتموھن فایضاً عاشروھنّ بالمعروف عسی ...'_
12_ حسن سلوك کا معیار عام لوگوں کی نظر ہے_

و عاشروھنّ بالمعروف
"معروف" سے مرادوہ کام ہے جسے لوگ اپنے معاشرے میں اچھا جانتے ہوں اور اسکی تردید نہ کرتے ہوں_
13_ مردوں کو اپنی بیویوں کو اپنے پاس رکھنے کی تشویق ، خواہ وہ انہیں ناپسند ہی کیوں نہ ہوں_
و عاشروھنّ بالمعروف فان کرھتموھن فعسي ان تکرھوا شیئاً و یجعل الله فیہ خیراً کثیراً
14_ خاندانی زندگی کی بنیاد اور اس کے مصالح مرد کی خواہشات کی نذر نہیں ہونے چاہییں_
فان کرھتموھن فعسي ان تکرھوا شیئاً و یجعل الله فیہ خیراً کثیراً
15_ انسان کے بعض ناپسندیدہ امور میں بھی خداوند متعال نے بہت زیادہ خیر و بھلائي کا پہلو رکھا ہے_
فعسي ان تکرھوا شیئاً و یجعل الله فیہ خیراً کثیراً
16_ انسان کا اپنے مصالح و مفاسدسے آگاہ نہ ہونا_
فعسي ان تکرھوا شیئاً و یجعل الله فیہ خیراً کثیراً
17_ جو عورتیں انسان کو پسند نہ ہوں، ان کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں بہت زیادہ خیر و بھلائي کا احتمال ہے_
فان کرھتموھنّ فعسي ان تکرھوا شیئاً و یجعل الله فیہ خیراً کثیراً
18_ ایسی بیوی کو فقط اسکے مال کی خاطر اپنے ساتھ رکھنے اور اسے آزار پہنچانے کی حرمت جس کی انسان کو ضرورت نہ ہو_
و لاتعضلوھنّ لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن
امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: انّ الزوج امرہ الله بتخلیة سبیلھا اذا لم یکن لہ فیھا حاجة و ان لایمسکھا اضراراً بھا حتّي تفتدی ببعض ما لھا_ (1) شوہر کو الله تعالی نے حکم دیا ہے کہ اگر اسے بیوی کی ضرورت نہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دے اور اسے نقصان پہنچانے کیلئے اپنے پاس نہ روکے رکھے یہاں تك کہ وہ کچھ مال دے کر اپنے آپ کو آزاد کرائے_

احکام: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 8، 9، 10، 18
احکام کا فلسفہ5
ارث:
ارث کا حاجب 1; ارث کے احکام 1، 2، 4، 5، 6 ;ایام جاہلیت میں ارث 7
-----

1)مجمع البیان ج3 ص40 نورالثقلین ج1 ص459 ح139.

423

424

(۲۰) وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلاَ تَأْخُذُواْ مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيناً

او راگر تم ايك زوجہ كى جگہ پر دوسرى زوجہ كو لانا چاہو او رايك كو مال كثير بھى دے چكے ہو تو خبردار اس مينسے كچھ واپس نہ لينا _ كيا تم اس مال كو بہتان او ر كھلے گناہ كے طور پر لينا چاہتے ہو _

1_ مرد اپنى بيوى كو طلاق ديكر، دوسرى بيوى كا انتخاب كرسكتا ہے_

و ان اردتم استبدال زوج مكان زوج

2_ طلاق مردوں كے اختيار ميں ہے _*

و انْ اردتّم استبدال زوج مكان زوج:

3_ مقدار مہر كا غيرمحدود ہونا_

و اتيتم احداهنّ قنطاراً فلاتاخذوا منہ شيئاً

چونكہ "قنطار"كا معنى مال كثير ہے اور مہر كى اس مقدار كى تائيد قرآن كريم سے ہوتى ہے اگر يہ تائيد نہ ہوتى تو اس كا واپس لينا حرام نہ ہوتا_

4_ ذاتى مالكيت كى حدود كا وسيع ہونا_

واتيتم احداهنّ قنطاراً

5_ مرد كا اپنى بيوى كو پسند نہ كرنا اور دوسرى شادى كا رجحان ركھنا_ اس بات كو جائز قرار نہيں ديتا كہ مرد طلاق كے وقت پورا مہر يا اس كا كچھ حصہ واپس لے لے_

فان كرھتموھنّ ... و ان اردتم استبدال ... فلاتاخذوا منہ شيئاً

جملہ "فان كرھتموھنّ "كے بعد جملہ "ان اردتّم"اس بات كى طرف اشار ہ ہے كہ خواہ "استبدال"كى وجہ موجودہ بيوى كو پسندنہ كرنا اور دوسرى شادى كا رجحان ركھنا ہى كيوں نہ ہو_ ليكن يہ بات مہر واپس لينے كا جواز فراہم نہيں كرسكتي_

6_ شوہروں كا مہر واپس لينا، ايك غلط كام اور واضح گناہ ہے_

425

فلاتاخذوا منہ شيئاً اتاخذونہ بھتاناً و اثماً مبيناً

اس مطلبميں "بھتاناً" اور "اثماً"، "اخذ"(جو "تأخذونہ" ميں ہے)كيلئے حال ہے _

7_ بيوى كا مہر واپس لينے كى حرمت، خواہ وہ بہت زيادہ مال و ثروت (مثلاً سونے سے پرگائے كى كھال) ہى كيوں نہ ہو_

واتيتم احديھنّ قنطاراً فلاتاخذوا منہ شيئاً

امام باقر(ع) و امام صادق(ع) نے "قنطار"كے بارے ميں فرمايا: ... ھو ملا مسك ثور ذھباً (1) كہ اس سے مراد سونے سے پر گائے كى كھال كا مشكيزہ ہے_

8_ عورت كے مہر ميں مہر الّسنہ سے زيادہ مقدار بخشش كا حكم ركھتى ہے اور اس كا واپس لينا جائز نہيں_

و اتيتم احداھن قنطاراً

امام صادق(ع) نے مہر السنہ سے زيادہ مہر كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: اذا جاوز مھر السنة فليس ھذا مھراً انما ھو نحل لانّ اللہ يقول: "و اتيتم احديھنّ قنطاراً ..." انّما عنى النحل و لم يعن المھر (2)مہر اگر مہر السّنة سے زيادہ ہو تو يہ مہر نہيں ہے بلكہ يہ بخشش ہے كيونكہ اللہ تعالى نے فرمايا ہے " و اتيتم احديھنّ قنطاراً ..." اس سے اللہ تعالى كى مراد بخشش ہے، مہر نہيں_

احكام: 1، 2،3، 5، 7، 8

ازدواج:

ازدواج كے احكام 1، 5

روايت: 7، 8

طلاق:
طلاق كے احكام 1، 2
عمل:
ناپسنديده عمل 6
عورت :
عورت كے حقوق 5
گناہ:
گناہ كے مو ارد6
مالكيت:
ذاتى مالكيت 4
محرمات: 7
مرد:
مرد كے اختيارات 1، 2
مہر:
مہر كے احكام 3، 5، 6،7،8;مہر واپس لينا 5، 6، 7، 8
------

1)مجمع البيان ج2، ص 712_ نورالثقلين ج 1ص459 ح139.
2)تفسير عياشى ج1 ص229 ح67 تفسير برهان ج1 ص355 ح9.

(٢١) وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا

او ر آخر كس طرح تم مال كو واپس لوگے جب كہ ايك دوسرے سے متصل ہو چكا ہے او ران عورتوں نے تم سے بہت سخت قسم كا عہد ليا ہے _
1_ عورتوں سے ان كامہر واپس لينا، انسانيت سے بعيد اور انصاف كے خلاف ہے_
و كيف تا خذونہ و قد افضى بعضكم الى بعض
گذشتہ آيت ميں مہر كو واپس لينا، ظلم و گناہ شمار كيا گيا ہے اور يہ آيت سواليہ انداز ميں، انسانى وجدان كو عدل و انصاف كى دعوت دے رہى ہے_
2_ ہمبسترى كے بعد مہر ميں سے معمولى سا حصہ بھى واپس لينا، حرام ہے_
و كيف تا خذونہ و قد افضى بعضكم الى بعض
يہ اس بنا پر ہے كہ جب "وقد افضي" مباشرت سے كنايہ ہو_
3_ مياں بيوى كے ازدواجى تعلقات اور ان كے نتيجہ ميں پيدا ہونے والى ہم دلى و يگانگت پر توجّہ اور غوروفكر مانع بنتا ہے كہ انسان اپنى بيوى پر ظلم كرے اور اس سے مہر واپس لے_
و كيف تا خذونہ و قد افضى بعضكم الي بعض
"افضي"كا مصدر "افضائ"ہے جس كا معنى اتصال ہے_ اور آيت ميں ہوسكتا ہے يہ زوجين كے اتحاد و يگانگت سے كنايہ ہو نہ مباشرت سے ورنہ خداوند متعال يہ فرماتا "و قد افضيتم اليهنّ"_
4_ بيوى كے ساتھ ماضى كيمعاشرت كا احترام اور اس كى طرف توجہ كا لحاظ ركھنا ضرورى ہے_

و قد ا فضى بعضكم الي بعض
يہ اس بنا پرہے كہ جب "قد ا فضي"سے مراد پيوند معاشرت ہو_

427
5_ ظلم اور گناہ سے روكنے كيلئے انسانى احساسات اور عواطف كو ابھارنا، قرآنى طريقوں ميں سے ايك طريقہ ہے_
اثماً مبيناً و كيف تاخذونہ و قد افضى بعضكم الى بعض
6_ جنسى مسائل بيان كرنے كے سلسلے ميں قرآن كا ادب و احترام كا لحاظ ركھنا_
و قد افضى بعضكم الى بعض
مباشرت اور دخول كا معنى بيان كرنے كيلئے كلمہ "افضي"كا استعمال (يہ اس بنا پرہے كہ جب "افضي"كا معنى مباشرت ليا جائے) كلام كى ادائيگى ميں قرآنى ادب كو ظاہر كرتا ہے_
7_ جنسى مسائل بيان كرتے وقت صراحت گوئي سے پرہيز كرنا ايك اچھا اور پسنديدہ طريقہ ہے_
و قد افضى بعضكم الى بعض
8_ عہد و پيمان كى پابندى كرنا ضرورى ہے_
و كيف تاخذونہ ... و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً
9_ عورتوں كا مہر واپس لينا، اس محكم عہد و پيمان كو توڑنا ہے جو بيويوں نے اپنے شوہروں سے لے ركھا ہے_
و كيف تاخذونہ و قد افضى بعضكم الى بعض و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً
10_ ازدواجى تعلقات پر مبنى عہد و پيمان كى رعايت كرنے كے سلسلے ميں احساس ذمہ دارى پيدا كرنے كيلئے قرآنى طريقوں ميں سے ايك انسانى وجدان كو بيدار كرنا ہے_
و كيف تاخذونہ ... و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً
11_ مہر، ہمبسترى اور ازدواجى عہد و پيمان كے مقابلے ميں عورت كا حق ہے _
و كيف تاخذونہ و قد افضي
جملہ "و قد افضي"كہ جو مباشرت سے كنايہ ہے اور جملہ "اخذن منكم"كہ جو عقد ازدواج پر دلالت كرتا ہے، دونوں سے ظاہر ہوتا ہے كہ عورت ان دونوں چيزوں كے بدلے مہر كى مالك بن جاتى ہے_
12_ عقد نكاح وہ محكم و پكا عہد و پيمان ہے جو عورت نے مرد سے لے ركھا ہے_
و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً
امام باقر(ع) نے مذكورہ آيت ميں موجود ميثاق كے بارے ميں فرمايا: "الميثاق"الكلمة التى عقد بها النكاح ... (1)ميثاق سے مراد عقد نكاح ہے ...
------

1)كافى ج5 ص560 ح19 تفسير برهان ج1ص355 ح8.

428
13_ ازدواج كے وقت عورت مرد سے يہ عہدو پيمان ليتى ہے كہ يا تو وہ بيوى كے ساتھ نيك و پسنديدہ سلوك كرتے ہوئے زندگى بسر كرے يا نيك سلوك كرتے ہوئے اسے آزاد چھوڑ دے_
و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً
امام باقر(ع) سے مذكورہ آيت ميں موجود "ميثاق"كے بارے ميں منقول ہے "الميثاق الغليظ" هو العهد الماخوذ على الزوّج حالة العقد من امساك بمعروف او تسريح باحسان_ (1)"ميثاق غليظ"سے مراد وہ عہد و پيمان ہے جو عقد كى حالت مينشوہر سے ليا جاتاہے كہ يا وہ اچھے انداز سے بيوى كے ساتھ زندگى گذارے يا نيك سلوك كرتے ہوئے اسے چھوڑ دے_

احكام: 1، 2
ازدواج:

----

1)مجمع البيان ج3ص42 تفسير برهان ج1ص356 ح11.

مہر کا کردار 11; مہر کے احکام 1، 2;مہر واپس لینا 1، 2، 3، 9
میانبیوی :
بیوی کے ساتھ معاشرت 13;میاں بیوی کا عہد و پیمان 9، 10، 11، 12، 13
وجدان:
وجدان کا کردار 10

(۲۲) وَلاَ تَنكِحُواْ مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاء سَبِيلاً
او رخبردار جن عورتوں سے تمھارے باپ دادانے نکاح (جماع) کیا ہے ان سے نکاح نہ کرنا مگر وہ جواب تك ہو چکا ہے _یہ کھلی ہو ئي برائي او رپروردگا رکا غضب او ربدترین راستہ ہے _
1_ جو عورت باپ کی بیوی رہ چکی ہو اس سے ا زدواج کرنے کی حرمت_
و لاتنکحوا ما نکح اباؤکم من النسائ
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "ما نکح اباؤکم"میں نکاح سے مراد عقد ازدواج ہو نہ کہ مباشرت_
2_ جس عورت سے باپ نے مباشرت کی ہو اس سے ازدواج کرنے کی حرمت_
و لاتنکحوا ما نکح اباؤکم
یہ اس بناپر ہے کہ نکاح سے مراد مباشرت ہو نہ عقد نکاح_
3 _ اجداد کی بیویوں سے ازدواج کرنے کی حرمت_

و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم
کلمہ "آبائ" لغت قرآن میں، باپ، دادا اور اجداد کو شامل ہے_ مندرجہ بالا مفہوم کی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:و لا یصلح للرجل ان ینکح امراۃ جدّہ (1) مرد کیلئے اجداد کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے_
4_ باپ کی منکوحہ سے شادی کرنا زمانہ جاہلیت کی رسوم میں سے ہے_
و لاتنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الاّ ما قد سلف
5_ باپ کی منکوحہ سے جو شادیاں، حرمت کا حکم بیان ہونے سے پہلے انجام پاچکی تھیں وہ باطل نہیں ہوئیں_
و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الّا ما قد سلف
6_ قانون کا اطلاق ماسبق پر نہیں ہوتا_
ولاتنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الّاص ما قد سلف
7_ باپ کی منکوحہ (یا وہ عورت جس سے باپ نے مباشرت کی ہو) سے ازدواج کا ناپسندیدہ ہونا اور خداوند متعال کے غضب کا باعث بننا_
و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم ... انّہ کان
فاحشۃً و مقتاً و سصائص سبیلاً
"مقت"کا معنی غضب ہے_
8_ باپ کی منکوحہ سے شادی کرنا، ایام جاہلیت کے لوگوں کی نظروں میں بھی قابل نفرت تھا_
انّہ کان فاحشۃ و مقتاً
ہوسکتا ہے جملہ "انہ کان ... مقتاً"اس عمل کی تاریخی قباحت کی طرف اشارہ ہو جو زمانہ جاہلیت کے عربوں میں رائج تھي_ چونکہ وہ لوگ باپ کی بیوی سے شادی کو "نکاح مقت" کہتے تھے_
9_ باپ کی منکوحہ سے شادی کرنا زنا ہے_*
و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم ... انّہ کان فاحشۃ
یہ اس لحاظ سے کہ "فاحشۃ" قرآن میں بہت سے مقامات پر زنا سے کنایہ کے طور پر استعمال ہوا ہے_

احکام: 1، 2، 3، 5
ازدواج:

ازدواج کے احکام1، 2، 3، 5;ایام جاہلیت میں ازدواج 4;حرام ازدواج 1، 2، 3، 9;ناپسندیدہ ازدواج 7، 8
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا غضب 7
زمانہ جاہلیت:
زمانہ جاہلیت کی رسوم 4، 8
----

1)کافی ج5 ص420،ح 1، نورالثقلین ج1 ص460 ح143.

431
زنا:
زنا کے موارد9
عمل:
ناپسندیدہ عمل 7
قانون:
قانون کی حدود 5، 6

(٢٣) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالاَتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللاَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللاَّ تِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ اللاَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلاَبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُواْ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ إَلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا
تمھارے او پر تمھاری مائیں ، بیٹیاں ،بہنیں ،پھوپھیاں ، خالائیں ، بھتیجیاں ، بھانجیاں وہ مائیں جھنوں نے تم کو دودھ پلا یاہے ،تمھاری رضاعی (دود ھ شريك)بہنیں ،تمھاری بیویوں کی مائیں ، تمھاری پروردہ عورتیں جو تمھاری آغوش میں ہیں او ران عورتوں کی اولاد ، جن سے تم نے دخول کیا ہے ہاں اگر دخول نہیں کیا ہے تو كوئي حرج نہیں ہے او رتمھارے فرزندوں کی بیویاں جو فرزند تمھارے صلب سے ہیں او ردو بہنوں کا ایك ساتھ جمع کرنا سب حرام کردیا گیا ہے علاوہ اس کے جو اس سے پہلے ہو چکا ہے خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے _
1_ ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں، خالاؤں، بھتیجیوںاور بھانجیوں سے ازدواج کرنے کی

432
حرمت_
حرمت علیکم امّھاتکم و بناتکم و اخواتکم و عمّاتکم و خالاتکم و بنات الاخ و بنا ت الاخت
گذشتہ آیات کی مناسبت سے کہ جن میں ازدواج کی بات ہورہی تھی اس آیت میں بھی حرمت سے مراد، اس قسم کی خواتین سے ازدواج کی حرمت ہے_
2_ رضاعی ماں، رضاعی بہن اور ساس سے ازدواج کرنے کی حرمت_
حرمت علیکم ... و امہاتکم اللاتی ارضعنکم و اخواتکم من الرّضاعة و امّھات نسائکم
3_ اس بیوی کی بیٹی سے ازدواج کرنے کی حرمت جس کے ساتھ ہم بستری کی گئي ہے_
حرّمت ... و ربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھنّ
چونکہ "اللاتی دخلتم بھنّ"کا مفہوم "ان لم تکونوا دخلتم بھنّ" بیان کیا گیا ہے لیکن "اللاتی فی حجورکم"کا مفہوم بیان نہیں کیاگیا_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ربیبہ کے ساتھ ازدواج کی حرمت "فی حجورکم"سے مقید نہیں_
4_ انسان کیلئے اپنی لے پالك (بیوی کی بیٹي) سے شادی کرنا اس صورت میں جائز ہے کہ جب اسکی ماں سے ہم بستری نہ کی ہو_
فان لم تکونوا دخلتم بھنّ فلا جناح علیکم

5_ بیوی کی بیٹی (ربیبہ) کے ساتھ شادی کے جواز کی شرائط میں سے ایک بیوی (یعنی لے پالك کی ماں) کی موت یا اس کو طلاق دینا ہے_
حرّمت ... امّہات نسائکم ... ربائبکم ... فان لم تکونوا دخلتم بھنّ
ساس کے ساتھ شادی کرنے کی حرمت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ربیبہ کے ساتھ ازدواج کرنے کی شرط یہ ہے کہ اسکی ماں، ازدواج کرنے والے کی بیوی نہ رہے _
6_ مرد کیلئے اپنی بہو سے شادی کرنے کی حرمت_
حرّمت ... و حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم
7_ منہ بولے یا رضاعی بیٹے کی بیوی سے ازدواج کا جواز_
حرّمت ... و حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم
8_ نسبي، رضاعی اور سببی محارم سے ہر قسم کی جنسی لذت کی حرمت_
حرّمت علیکم امّہاتکم ... و حلائل ابنائکم
خود " امہات و ... "کی طرف حرمت کی نسبت سے ظاہر ہوتاہے نہ فقط ازدواج بلکہ مذکورہ خواتین سے ہر قسم کی لذت و جنسی استفادہ حرام ہے_

433

9_ بیك وقت دو بہنوں سے شادی کرنے کی حرمت_
حرّمت ... و ان تجمعوا بین الاختین
10_ بیوی سے (طلاق ، موت یا ...کے ذریعے) جدا ہونے کی صورت میں اسکی بہن سے شادی کرنے کا جواز_
حرّمت ... و ان تجمعوا بین الاختین
چونکہ بیك وقت دو بہنوں کے ساتھ ازدواج کرنے کی حرمت ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایك بہن سے جدا ہوجانے کی صورت میں دوسری بہن کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے_
11_ دو بہنوں سے ایك ساتھ شادی کرنے کی حرمت، ان شادیوں کو شامل نہینجو آیت کے نزول سے پہلے انجام پاچکی نہیں_
حرّمت ... و ان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف
12_ آیہ مجیدہ "حرّمت ...الا ما قد سلف"کے نزول کی وجہ سے دو بہنوں کے ساتھ کی گئي شادیوں کاباطل ہوجانا اور اس آیت کے نزول کے وقت تك ان کا صحیح ہونا_
و ان تجمعوا بین الاختین الاّ ما قدسلف
چونکہ بیك وقت دو بہنوں اور دوسری محارم کے ساتھ ازدواج کی حرمت سے ان کے باطل ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے_ لہذا کہہ سکتے ہیں کہ استثناء "الا ما قد سلف"سے مراد یہ ہے کہ ایسے نکاح (آیت کے نزول سے پہلے تك) صحیح تھے لیکن اس کے بعد ان کے بطلان کا حکم جاری ہوگا_
13_ دو بہنوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات پر مبنی زندگی کو جاری رکھنے کا جواز اس صورت میں ہے کہ جب ان کے ساتھ شادی آیت مجیدہ "ان تجمعوا ..."کے نزول سے پہلے انجام پائي ہو_*
الاّ ما قدسلف
"حرّمت ... ان تجمعوا"میں تحریم، حال اور مستقبل دونوں کو شامل ہے_ چونکہ گذشتہ افعال کو تحریم نہیں کیا جاسکتا_ لہذا استثناء یعنی "الاّ ما قد سلف"دو بہنوں کے درمیان حال اور مستقبل میں جمع کرنے کی حلیت کا بیان ہے_ البتہ اس شرط کے ساتھ کہ ان دونوں کے ساتھ شادي، آیت کے نزول سے پہلے انجام پاچکی ہو_
14_ سببي، نسبی اور رضاعی محارم کے ساتھ شادی کرنے کی حرمت ان شادیوں کو شامل نہیں کہ جو آیت مجیدہ "حرمت علیکم"کے نازل ہونے سے پہلے انجام پاچکی تھیں_
حرّمت ... الّا ما قد سلف
یہ اس بنا پر ہے کہ جب جملہ"الاّ ما قد سلف" آیت میں مذکور تمام محرمات سے استثناء ہو_
15_ محارم اور دو بہنوں کے ساتھ بیك وقت شادی کرنا، ایام جاہلیت کی رسوم میں سے تھا_

حرّمت ... و ان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف
16_ قانون كا اطلاق ماسبق پر نہيں ہوتا_
حرّمت عليكم ... الاّ ما قد سلف
17_ خداوند متعال ہميشہ غفور (بہت بخشنے والا) اور رحيم (بہت مہربان) ہے_
انّ الله كان غفوراً رحيماً
18_ خداوند متعال كا دو بہنوں كے ساتھ بيك وقت اور محارم كے ساتھ ازدواج كى حرمت كا حكم بيان كرنے سے پہلے انہيں صحيح قرار دينا، اپنے بندوں كى نسبت اسكى رحمت كا ايك جلوه ہے_
و ان تجمعوا بين الاختين الاّص ما قد سلف ان الله كان غفوراً رحيماً
19_ تحريم كے حكم سے پہلے محارم كے ساتھ انجام پانے والى شاديوں كے نتيجے ميں پيدا ہونے والے نقصانات كى تلافى كرنے والا خود خداوند متعال ہے_
حرّمت ... انّ الله كان غفوراً رحيماً
20_ ساس كے ساتھ شادى كرنے كى حرمت خواه اسكى بيٹى كے ساتھ ہم بسترى نہ بھى كى گئي ہو_
وامّہات نسائكم
امير المؤمنين(ع) فرماتے ہيں: ... اذا تزوّج الابنة فدخل بها او لم يدخل بها فقد حرّمت عليہ الاّم ... (1)اگر كسى لڑكى سے شادى كرے تو اس كى ماں حرام ہوجاتى ہے چاہے لڑكى سے ہمبسترى كرے يا نہ كرے_
21_ جو لڑكي، مرد كى سابقہ بيوى يا كنيز سے پيدا ہوئي ہو اسكے ساتھ شادى كرنے كى حرمت_
و ربائبكم اللاتى فى حجوركم
امام صادق(ع) سے سوال كيا گيا كہ مرد كا ايسى لڑكى سے شادى كرنا كيسا ہے جو اسكى سابقہ كنيز سے كسى دوسرے مرد كے ساتھ شادى كرنے كے بعد متولد ہوئي ہو_ آپ(ع) نے جواب ميں فرمايا: هى عليہ حرام و هى ابنتہ و الحرّة والمملوكة فى هذا سوائ، (2)يہ اس پر حرام ہے كيونكہ يہ اس كى بيٹى ہے اور اس حكم ميں آزاد عورت اور لونڈى ميں كوئي فرق نہيںہے_اسكے بعد امام (ع) نے مذكوره آيت كى تلاوت فرمائي
22_ مرد كيلئے اپنى بيوى كى بيٹى سے شادى كرنے كى حرمت، اگرچہ وه اسكے گھر ميں نہ ہو_
و ربائبكم اللاتى فى حجوركم
امير المؤمنين (ع) فرماتے ہيں: الربائب عليكم حرام مع الامّہات اللاتى قد دخلتم بهنّص، هُنّص فى الحجور و غيرالحجور
----

1)تهذيب شيخ طوسى ج7 ص273 ح2 ب 25 مسلسل 1166، نورالثقلين ج1 ص464 ح156.
2)كافى ج5 ص433 ح10_ تفسير برهان ج1 ص358، ح15، 16.

سوائ ... (1)بيويوں كى بيٹياں تم پر حرام ہيں اگر تم نے بيويوں كےساتھ مباشرت كى ہو، چاہے ان كى بيٹياں تمہارى لے پالك ہوں يا نہ ہوں_
23_ مرد كيلئے اپنى غيردائمى بيوى كى بيٹى سے شادى كرنے كى حرمت_
و ربائبكم اللاتى فى حجوركم من نسائكم اللاتى دخلتم بهنّ
امام رضا(ع) سے مرد كيلئے اپنى غيردائمى بيوى كى بيٹى سے شادى كرنے كے جواز كے بارے ميں پوچھا كيا گيا تو آپ(ع) نے فرمايا: جائز نہيں (2)_
24_ مرد كيلئے اپنے نواسے كى بيوى سے شادى كرنے كى حرمت_
و حلائل ابنائكم الّذين من اصلابكم
ا مام باقر(ع) فرماتے ہيں: ... انهما (حسن (ع) و حسين(ع)) من صلب رسول الله ، قال الله تعالى "و حلائل ابنائكم الّذين من اصلابكم"فسلهم يا ابا الجارود هل كان يحلّ لرسول الله نكاح حليلتيهما؟ فان قالوا: نعم كذبوا و فجروا و ان قالوا: لافهما ابناه لصلبہ

(3)بے شك حسن(ع) و حسین (ع) رسول اللہ کی صلب سے ہیں _ اللہ تعالی فرماتاہے " تمہارے اوپر صلبی بیٹوں کی بیویاں حرام ہیں تو اے ابوالجارود ان سے سوال کرو کہ کیا رسول اللہ (ص) کیلئے حلال تھا کہ وہ حسن (ع) و حسین (ع) کی بیویوں سے نکاح کریں اگر وہ کہیں کہ ہاں تو انہوں نے جھوٹ بولا اور فسق و فجور کا ارتکاب کیا اور اگر وہ کہیں نہیں تو پھر یہ دونوں(حسن (ع) و حسین (ع)) رسول اللہ (ص) کے صلبی بیٹے ہیں_

25_ جو مسلمان، اسلام لانے سے پہلے، بیك وقت دو بہنوں كا شوہر تھا_ اس كا فریضہ ہے كہ ان دونوں میں سے كسی ایك كو، اپنی مرضی كے مطابق طلاق دیدے_

و ان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف

رسول خدا (ص) نے اس شخص سے كہ جس نے مسلمان ہونے سے پہلے ایك ساتھ دو بہنوں سے شادی كی ہوئي تھي، فرمایا: طلّق ایتهما شئت (4) دونوں میں سے جسے چاہے طلاق دے دے_

احکام: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 10، 11، 12، 13، 14، 20، 21، 22، 23، 24، 25

ازدواج:

ازدواج كی شرائط 5; ازدواج كے احكام 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 9، 10، 11، 12، 13، 18، 19، 20، 21، 22، 23، 24، 25 ; بہو سے ازدواج 6، 7، 24;حرام ازدواج 1، 2، 3، 6، 9، 11، 12، 14، 20، 21، 22، 23، 24، 25;دو بہنوں سے ازدواج 9، 10، 11، 12، 13، 15، 18، 25;ربیبہ سے ازدواج 3، 4، 5، 22، 23;محارم سے ازدواج 14، 15، 18، 19

اسماء و صفات:

رحیم 17;غفور 17

----

1)تہذیب شیخ طوسی ج7 ص273 ح1ب25 مسلسل،1165 ;نورالثقلین ج1 ص464 ح155.
2)كافی ج5 ص422 ح2;نورالثقلین ج 1 ص463 ح153 تہذیب شیخ طوسی ج7 ص277 ح11 ب 25.
3)كافی ج8 ص318 ح501 نورالثقلین ج1 ص461 ح147.
4)الدرالمنثور ج2 ص475.

اللہ تعالی:

اللہ تعالی كی رحمت18; اللہ تعالی كی مغفرت 19

بہن:

رضاعی بہن 2

بیٹا:

رضاعی بیٹا 7

روایت: 20، 21، 22، 23، 24، 25

زمانہ جاہلیت:

زمانہ جاہلیت كی رسومات15

قانون:

قانون كی حدود 11، 12، 13، 14، 16، 19، 25

لذائذ:

حرام لذائذ 8

ماں:

رضاعی ماں 2

محارم:

رضاعی محارم 8، 14;سببی محارم 8، 14;نسبی محارم 8، 14
محرّمات: 1، 2، 8، 14، 20، 22، 23، 24

(۲۴) وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاء ذَلِكُمْ أَن تَبْتَغُواْ بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا
او رتم پر حرام ہيں شادى شده عورتيں_ علاوه ان كے جو تمهارى كنيزيں بن جائيں _ يہ خدا كا كهلا ہوا قانون ہے او ران سب عورتوں كے علاوه تمهارے لئے حلال ہے كہ اپنے اموال كے ذريعہ عورتوں سے رشتہ پيدا كر و عفت و پاك دامنى كے ساتھ ، سفاح وزنا كے ساتھ نہيں پس جو بهى ان عورتوں سے تمتع كرے ان كى اجرت انهيں بطور فريضہ ديدے او رفريضہ كے بعد آپس ميں رضامندى ہو جائے تو كوئي حرج نہيں ہے بيشك الله عليم بهى ہے اور حكيم بهى _
1_ شوہردار عورت خواه مسلمان نہ بهى ہو، پهر بهى اس سے جنسى لذت حاصل كرنے اور اسكے ساتھ شادى

كرنے كى حرمت_
حرّمت ... والمحصنات من النّسائ
"محصنة"مسلمان، عفيف، آزاد يا شوہردار عورت كو كہتے ہيں اور حكم و موضوع كى مناسبت سے آيت ميں اس سے مراد شوہردار عورت ہے_ "المحصنات"كيلئے "من النسائ"كى قيد، تاكيد كيلئے ہے_ اور يہ غيرمسلمان عورت كے شمول پر دلالت كررہى ہے_
2_ شوہردار كنيز سے اسكے مالك كيلئے، جنسى لذت حاصل كرنے كا جواز_
حرّمت ... والمحصنات من النّساء الاّ ما ملكت ايمانكم
ياد رہے كہ مذكوره حكم، چند شرائط كا حامل ہے جو فقہ ميں بيان كى گئي ہيں_
3_ غلاموں كى نسبت، انسان كى مالكيت كا تائيد شده ہونا_
ما ملكت ايمانكم
4_ محارم ، شوہردار عورتوں اور بيك وقت دوبہنوں كے ساتھ شادى كرنے كى حرمت، خداوند متعال كے قطعى اور ناقابل تغير احكام ميں سے ہے_
حرّمت ... كتاب الله عليكم
5_ خداوند متعال كا ازدواج اور جنسى تعلقات كے بارے ميں الہى احكام و قوانينكى پابندى كرنے كى ضرورت پر تاكيد كرنا_
حرّمت ... كتاب الله عليكم
مندرجہ بالا مطلبميں "كتاب الله "كو فعل مقدر (الزموا) كا مفعول بنايا گيا ہے_ يعنى احكام الہى كى پابندى كرتے ر ہو_
6_ شوہردار ، محارم اور سالى كے علاوه دوسرى تمام عورتوں سے شادى كرنے اور مباشرت كرنے كا جواز_
حرّمت عليكم امّهاتكم ... و احلّ لكم ماوراء ذلكم
"ذلكم"ان تمام موارد كى طرف اشاره ہے جو اس آيت اور اس سے پہلے والى آيت ميں بيان ہوئے ہيں_
7_ اسلام ميں شادى اور جنسى روابط سے متعلق احكام و قوانين كا دوسرے تمام الہى اديان كے احكام و قوانين سے مختلف ہونا_*
و احلّ لكم ماوراء ذلكم
كلمہ "لكم" ہوسكتا ہے اس مطلب كى طرف اشاره ہوكہ اس آيت اور گذشتہ آيات ميں جتنے بهى احكام و قوانين بيان ہوئے ہيں وه سب تمہارے لئے مخصوص ہيں اور دوسرے سابقہ اديان كيلئے كسى دوسرے انداز ميں پيش كئے گئے ہيں_

8_ ازدواجى تعلقات اور شادى كيلئے عقد نكاح كى شرائط ميں سے ايك، مہر كے عنوان سے كچھ مال كى تعيين ہے_
ان تبتغوا باموالكم محصنين
"باموالكم" اس بات كى طرف اشاره ہے كہ شادى اور جنسى تعلقات كيلئے بيوى كا انتخاب مہر كى تعيين كے ساتھ ہوگا_ ياد

رہے کہ "ان تبتغوا" کا مفعول بہ حذف ہوگیا ہے اور وہ نامحرمعورتیں ہیں_
9_ فحشاء (زنا وغیرہ) اور بے حیائي کے کاموں میں مال و ثروت خرچ کرنے کی حرمت_
احلّ لکم ... ان تبتغوا باموالکم محصنین غیرمسافحین
"محصنین"، "ان تبتغوا"کے فاعل کیلئے حال ہے اور جس طرح یہ "ابتغائ" کو عفو و پاکدامنی سے مقید کرسکتا ہے، اموال کے مصرف کو بھی اس سے مقید کرسکتا ہے_
10_ مردوں کیلئے عفت و پاکدامنی اختیار کرنااور جنسی مسائل میں حدود الہی کی حفاظت کرناضروری ہے_
محصنین غیرمسافحین
"محصنین"، "ابتغائ"کے فاعل کیلئے حال ہے_ یعنی ازدواج اور جنسی روابط کیلئے بیوی کا انتخاب، حلال صورت میں ہوناچاہیئے نہ کہ زنا اور بے حیائي کی صورت میں_ یاد رہے کہ "سفاح"کا معنی بے حیائي اور زنا ہے_ اور غیرمسافحین"محصنین کیلئے تاکید ہے_
11_ ازدواج موقت (متعہ) کی مشروعیت_
فما استمتعتم بہ منہنّص
مہر کی ادائیگي، استمتاع سے مشروط کی گئي ہے_ اور استمتاع سے مراد ازدواج موقت (متعہ) ہے_ کیونکہ عقد دائمی میں اجرت و مہر کی ادائیگی استمتاع اور جنسی لذت سے مشروط نہیں_ مندرجہ بالا مطلب کی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں آپ(ص) نے ازدواج موقت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا : نزلت فی القرآن " فما استمتعتم بہ منهنّ فاتوهن اجورهنّ فریضة ...(1)
12_ ازدواج موقت (متعہ) میں مہر کی مقدار معین کرنا واجب ہے_
فما استمتعتم بہ منهنّ فاتوهُنّص اجورهن فریضة ... من بعد الفریضة
"فریضة"کہ جو فعیل بمعنی مفعول ہے "اجور"کیلئے حال ہے یعنی معین شدہ اجرت_
----

1)کافی ج5 ص448 ح1، نورالثقلین ج1 ص467 ح171، تفسیر برهان ج1 ص360 ح1.

13_ ازدواج موقت (متعہ) میں عورتوں سے جنسی لذت حاصل کرنے کے عوض اجرت (مہر) ادا کرنا واجب ہے_
فما استمتعتم بہ منهنّ فاتوهن اجورهنّص فریضة
14_ ازدواج موقت میں صحت عقد کی شرط، مہر کی مقدار معین کرنا ہے_
فما استمتعتم بہ منهنّ فاتوهن اجورهنّ فریضة
عقد میں مہر کی مقدار تعیین کرنے کا ضروری ہونا، ظاہر کرتا ہے عقد کی صحت اس مہر سے مشروط ہے_
15_ اسلام کا عورتوں کے اقتصادی حقوق کی حمایت کرنا_
ان تبتغوا باموالکم ... فاتوهنّ اجورهنّص
16_ طرفین کی رضامندی سے مہر کی مقدار میں تبدیلی (کم و زیادہ) کرنے یا اسے بخش دینے کا جواز_
و لاجناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضة
17_ خداوند متعال علیم (بہت زیادہ جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_
انّ الله کان علیماً حکیماً
18_ خداوند متعال حکیم عالم ہے_
انّ الله کان علیماً حکیماً
یہ اس بنا پر ہے کہ جب " حکیماً "، "علیماً" کیلئے صفت ہو_
19_ جنسی مسائل اور ازدواج سے متعلق احکام و قوانین کا سرچشمہ علم و حکمت الہی ہے_
والمحصنات ... انّ الله کان علیماً حکیماً
20_ ازدواج موقت (متعہ) اور اسکے احکام کی تشریع کا منبع علم و حکمت الہی ہے_

فما استمتعتم بہ منہن ... انّ الله كان عليماً حكيماً
21_ قانونساز كيلئے علم و حكمت، دو ضرورى عُنصر ہيں_
والمحصنات ... انّ الله كان عليماً حكيماً
احكام و قوانين مقرر كرنے كے بعد، علم و حكمت الہى كا بيان، اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ قانونساز كو علم و حكمت كا حامل ہونا چاہيئے اور قانون كو ان دو بنيادوں پر وضع كيا جانا چاہيئے_
22_ جو غيرمسلم شوہردار عورتيں جنگ ميں اسير ہوگئي ہوں ان كے ساتھ شادى كرنے كا جواز_
حرّمت ... الاّ ما ملكت ايمانكم

امير المؤمنين (ع) نے مذكورہ آيت كے بارے ميں فرمايا: من سبى من كان لها زوج_ (1)يعنى قيد ہونے والى شوہر دار عورتيں
23_ مرد كيلئے اپنى بيوى كى بھانجى و بھتيجى كے ساتھ ازدواج كرنے كا جواز_
و احلّ لكم ماوراء ذلكم
امام كاظم (ع) نے بيوى كى بھتيجى و بھانجى كے ساتھ مرد كى شادى كے بارے ميں فرمايا: لابأس لانّ الله عزوجل قال: "و احل لكم ماوراء ذلكم"(2) كوئي حرج نہيں كيونكہ الله تعالى نے فرماياہے: " و احل لكم و راء ذلكم"كافى ج5 ص 424 روايت نمبر1ميں ايسى شادى كو بيوى كى اجازت سے مشروط قرار دياگيا ہے_
24_ ازدواج موقت ميں اسكى مدت ختم ہونے كے بعد، مدت (عقد) اور عورت كا مہر بڑھانے كا جواز_
فما استمتعتم بہ منہنّ ... لاجناح عليكم فيما تراضيتم بہ من بعد الفريضة
امام باقر(ع) نے مذكورہ آيت كى تفسير ميں فرمايا: لابا س بان تزيدہا وص تصزيدصك اذا انقطع الاجل فيما بينكما يقول استحللتك باجل آخر برضى منهما ...(3)اس ميں كوئي حرج نہيں كہ مدت ختم ہوجانے كے بعد آپس ميں باہمى توافق سے مہر و مدت ميں اضافہ كرليں باين طور كہ مرد كہے " استحللت باجل آخر"_
25_ طرفين كى رضا مندى سے ازدواج كے بعد، مياں بيوى كے درميان ہر قسم كى قرار داد كا جواز_
و لاجناح عليكم فيما تراضيتم بہ من بعد الفريضة
امام صادق(ع) نے مذكورہ آيت كے بارے ميں فرمايا: ما تراضوا بہ من بعد النكاح فهو جائز ... (4) نكاح كے بعد باہمى رضامندى سے ہر قرار داد جائز ہے _

احكام: 1، 2، 3، 4، 6، 8، 9، 11، 12، 13، 14، 16، 22، 23، 24، 25
احكام كى تشريع 20
ازدواج:
اديان الہى ميں ازدواج 7;ازدواج كى اہميت 5; ازدواج كى شرائط 8;ازدواج ميں عہد و پيمان 25; ازدواج ميں مہر8; ازدواج كے احكام 1، 4، 6، 7، 8، 14، 19، 22، 23، 25; ازدواج موقت كے احكام 11، 12، 13، 20، 24;اسلام ميں ازدواج 7; حرام ازدواج 1، 4 ;دو بہنوں سے ازدواج 4;صحت ازدواج كى شرائط 14;
غيرمسلم سے ازدواج 22;محارم كے ساتھ ازدواج 4
----

1)مجمع البيان ج3ص 51 نورالثقلين ج1 ص466 ح165.
2)نورالثقلين ج1 ص466، ح 166.
3)تفسير عياشى ج1 ص233 ح82 نورالثقلين ج1 ص468 ح175.
4) كافى ج 5 ص456 ح2 نورالثقلين ج1 ص467 ح173تفسير برہان ج1 ص360 ح6.

(۲۵) وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلاً أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مِّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَن تَصْبِرُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

او رجس کے پاس اس قدرمالی وسعت نہیں ہے کہ مومن آزاد عورتوں سے نکاح کرے تو وہ مومنہ کنیز عورت سے عقد کرلے _ خدا تمھارے ایمان سے باخبر ہے تم سب ایك دوسرے سے ہو_ ان کنیزوں سے ان کے اہل کی اجازت سے عقد کرو او رانھیں ان کی مناسب اجرت (مہر) دے دو_ ان کنیزوں سے عقد کرو جو عفیفہ اورپاك دامن ہوں نہ کہ کھلم کھلا زنا کار

ہوں نہ چوری چھپے دوستی کرنے والی ہوں پھر جب عقد میں آگئیں تو اگر زنا کرائیں تو ان کے لئے آزاد عورتوں کے نصف کے برابرسزا ہے _ یہ کنیزوں سے عقد ان کے لئے ہے جو بے صبری کا خطرہ رکھتے ہوں ورنہ صبر کرو تو تمھارے حق میں بہتر ہے اوراللہ غفور و رحیم ہے _

1_ مسلمان کنیزوں کے ساتھ ازدواج کرنے کا جواز_

فمن ما ملكت ايمانكم من فتياتكم المؤمنات

2_ اگر آزاد مؤمن عورت کے ساتھ شادی کرنے کیلئے مالی قدرت نہ ہو تو کنیزوں کے ساتھ شادی کرنا

جائز ہے_

و من لم يستطع منكم طولاً ان ينكح المحصنات المؤمنات فمن ما ملكت ايمانكم

اس مطلب کی تائید امام باقر(ع) کا یہ فرمان کرتا ہے کہ جس میں آپ(ع) نے "طولا"کے معنی کے بارے میں فرمایا: من لم يجد منكم غني_ (1)اس سے مراد وہ ہے جو تونگر نہ ہو_

3_ غیرمؤمن کنیزوں کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں_

فمن ما ملكت ايمانكم من فتياتكم المؤمنات

4_ غیرمسلم عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت_ *

المحصنات المؤمنات ... فمن فتياتكم المؤمنات

چونکہ مذکورہ جملہ میں آزاد عورتوں کے ساتھ کنیز کو بھی اہل ایمان کی قید سے مقید کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے غیرمؤمن عورتوں سے ازدواج جائز نہیں_

5_ خداوند متعال کا انسانوں کے ایمان سے کاملاً آگاہ ہونا_

والله اعلم بايمانكم

6_ کنیزیں اگر ایمان کا اظہار کریں تو ان کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے_

من فتياتكم المؤمنات والله اعلم بايمانكم

انسانوں کے ایمان کے بارے میں خداوند متعال کے کامل علم کی یاددہانی وہ بھی کنیزوں کے ساتھ ازدواج کو ایمان سے مشروط قرار دینے کے بعد، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کنیزوں کے ساتھ شادی کیلئے ان کا، ظاہری ایمان ہی کافی ہے_

7_ ایمان سے مشروط احکام و قوانین، فقط اظہار ایمان پر مبنی ہیں، نہ کہ ایمان واقعی پر_

من فتياتكم المؤمنات والله اعلم بايمانكم

8_ انسان کا بعنوان مسلمان قبول ہونا، اسکے اظہار ایمان سے مربوط ہے نہ کہ ایمان واقعی سے_

من فتياتكم المؤمنات والله اعلم بايمانكم

9_ انسانوں کا ايك دوسرے سے ہونا، ان کے انسان ہونے میں برابری کی علامت ہے_

بعضكم من بعض

10_ غلاموں کے انسانی مقام و مرتبہ کا دوسرے تمام انسانوں کے ساتھ یکساں ہونا_

من فتياتكم المؤمنات ... بعضكم من بعض

11_ اسلام کا کنیزوں کی تحقیر کرنے اور ان کے ساتھ ازدواج کو ننگ و عار سمجھنے کے خلاف جنگ کرنا_

----

1)مجمع البيان /ج3 ص54، نورالثقلين ج1 ص469 ح183.

فمن ما ملكت ايمانكم ... بعضكم من بعض

12_ کنیز کے ساتھ ازدواج کیلئے اسکے مالك کی اجازت شرط ہے_

فانكحو هنّ باذن اہلهنّ
"اہل كنيز"سے مراد اس كا مالك ہے_
13_ غلاموں كى انسانى حيثيت و منزلت كى حفاظت كا ضرورى ہونا اورانہيں مالك كے گھرانے كا ايك فرد شمار كيا جانا_
فانكحو ہن باذن اہلہنّ
خداوند متعال نے كنيز كے مالك كو اہل كے عنوان سے تعبير كيا ہے_ تاكہ اس بات كى طرف متوجہ كرائے كہ غلام اور كنيز مالك كے گھرانے كا حصہ ہيں اور خاندان كے دوسرے افراد كى طرح ہيں_
14_ معاشرے كے عام رواج كے مطابق كنيزوں كو بھى اجرت (مہر) ادا كرنا واجب ہے_
و اتوهُنّص أُجورهنّ بالمعروف
15_ كنيز اپنے مہر كى خود مالك ہے_
فمن ما ملكت ايمانكم ... و اتوهنّ اجورهنّ
خداوند متعال تصريح كر رہاہے كہ كنيز كا مہر خود اسے ديا جائے (اتوهنّ اجورهنّص) نہ كہ يہ فرما رہا ہے كہ: اتوا اجورهنّ، اس سے معلوم ہوتا ہے مہر كى مالك خود كنيز ہے نہ كہ اس كا مالك_
16_ غلاموں كے اجتماعى و اقتصادى حقوق كى حفاظت كرنا ضرورى ہے_
بعضكم من بعض ... اتوهنّ اجورهنّص
17_ كاموں كى اُجرت كى مقدار كے تعين كا معيار، عرف عام ہے_
اتوهنّ اجورهن بالمعروف
18_ كنيز كے ساتھ شادى كرنے كا جواز، اسكى پاكدامنى سے مشروط ہے_
فمن ما ملكت ايمانكم ... محصنات غير مسافحات
بظاہر كلمہ " محصنات" ، "ماملكت ايمانكم" كيلئے حال ہے بنابرايں، كنيز كے ساتھ ازدواج كو اس كى پاكدامنى سے مشروط كيا گيا ہے_
19_ زناكار كنيزوں سے شادى كرنا جائز نہيں_
فانكحوهنّ ... غيرمسافحات
20_ يار باز ، كنيز كے ساتھ شادى كرنا جائز نہيں_
فانكحوهنّ ... غيرمسافحات و لامتخذات اخدان
"اخدان'، "خدْن"كى جمع ہے جس كا معنى يار و دوست ہے_

21_ عورت كو بيوى بنانے كيلئے منتخب كرنے كا معيار اسكى پاكدامنى ہے_
فانكحوهنّ ... محصنات غيرمسافحات و لامتخذات اخدان
22_ كنيز كو عام رواج كے مطابق اجرت ادا كرنے كے ضرورى ہونے كى شرط يہ ہے كہ وہ شادى كے بعد پاكدامن رہے *
اتوهنّ اجورهنّ بالمعروف محصنات غيرمسافحات و لامتّخذات اخدان
يہ اس بنا پر ہے كہ جب "محصنات غير مسافحات" ، "اتوهنّ"كے مفعول اول كيلئے حال ہو_ اس صورت ميں "محصنات'، "اتوا" كيلئے قيد ہے_
23_ مسلمان شوہردار كنيزوں كى حد زنا، آزاد عورتوں كى حد سے نصف ہے_
فاذا احصنّ فان اتين بفاحشة فعليهنّ نصف ما على المحصنات من العذاب
چونكہ فعل "احْصنّص" مجہول ہے_ اس سے، شوہردار ہونا مراد ہے_ كيونكہ اسكى ضمير "مؤمنات"كى طرف لوٹتى ہے اس سے دو نوں شرائط، يعنى مسلمان اور شوہردار ہونا، ظاہر ہوتا ہے_ مندرجہ بالامطلب ميں "احصنّ"كيلئے ذكر شدہ معنى كى تائيد امام صادق(ع) كے اس فرمان سے ہوتى ہے كہ آپ(ع) نے اسكے بارے ميں فرمايا: يعنى نكاحهنّ ..._ (1)
24_ شوہردار كنيز، ہر قسم كے فحشاء (بے حيائي) كے ارتكاب كى صورت ميں، آزاد عورت كى سزا كے نصف كى مستحق ہے_
فاذا احصنّ فان اتين بفاحشة فعليهنّص نصف ما على المحصنات

اس مطلبمیں "فاحشة"سے مراد ہر برا اور بے حیائي کا فعل ہے نہ کہ "زنا" _
25_ جنسی مشکلات اور مسائل میں مبتلا ہونے کا خوف کنیزوں کے ساتھ شادی کا جواز فراہم کرتا ہے_
فانكحوهنّ ... ذلك لمن خشى الْعنت منكم
"عنت"بمعنی مشقت ہے اور موردکی مناسبت سے اس سے مراد وہ مشقتیں اور مشکلات ہیں جو انسان پر جنسی دباؤ کی وجہ سے ہوتی ہیں_ "ذلك"کنیزوں سے ازدواج کرنے کی طرف اشارہ ہے_
26_ زنا اور فحشاء (بے حیائي) میں مبتلا ہونے کا خوف، کنیزوں سے شادی کرنے کا جواز فراہم کرتا ہے_*
ذلك لمن خشى العنت منكم
بہت سے مفسرین کی کا کہناہے کہ آیت شریفہ میں "عنت"سے مراد زنا ہے_
----

1)تفسیر عیاشی ج1 ص235 ح96 نورالثقلین ج1 ص470 ح190.

27_ جنسی مفاسد کو روکنے کا واحد راستہ، معاشرے میں شادیوں کو آسان کرنا ہے_
و من لم يستطع ... فمن ما ملكت ايمانكم ... ذلك لمن خشى العنت منكم
چونکہ کنیزوں کے ساتھ شادی کرنا آسان ہے اور خداوند متعال نے جنسی مفاسد اور زنا کو روکنے کیلئے اس کو تجویز کیا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنسی خرابیوں کو روکنے کا بہترین راستہ، شادیوں کو آسان بنانا ہے_
28_ فحشاء اور بے حیائي کو روکنے کیلئے، معاشرے میں شادیوں کے راستے ہموار کرنے کی ضرورت_
و من لم يستطع منكم ... فمن ما ملكت ايمانكم ... ذلك لمن خشى العنت منكم
29_ انسانوں کے جنسی غرائز کو صحیح رُخ عطاکرنے کیلئے، قوانین و لائحہ عمل مرتب کرتے وقت ان کی جنسی ضروریات کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے_
ذلك لمن خشى العنت منكم
چونکہ خداوند متعال نے انسانوں کے جنسی غریزے کو مدنظر رکھتے ہوئے کنیزوں کے ساتھ ازدواج کو تجویز کیا ہے_
30_ قوانین ازدواج کو آسان کرنے کا مقصد، روح و نفسیات کی صحت و سلامتی ہے_
ذلك لمن خشى العنت منكم
31_ جنسی غریزے کو قابو میں رکھنے کیلئے صبر کرنا،کنیزوں کے ساتھ ازدواج کرنے سے بہتر ہے_
فمن ما ملكت ايمانكم ... و ان تصبروا خير لكم
مندرجہ بالا مطلب میں، صبر کے متعلصق "عنت"کو بمعنی مشقت لیا گیا ہے_ اور کلمہ "خیر" کا مفضل علیہ، کنیز کے ساتھ ازدواج کو فرض کیا گیا ہے_ یعنی "ان تصبروا على العنت خير لكم من نكاحهنّ"_
32_ ازدواجی قوانین کا، انسانوں کی بھلائي اور سعادت کیلئے ہونا_
و ان تصبروا خيرٌ لكم
33_ گناہ کے مقابلے میں صبر و استقامت، سعادت اور بھلائي کا موجب بنتی ہے_
و ان تصبروا خيرٌ لكم
یہ اس بنا پر ہے کہ جب " ان تصبروا " کا متعلصق، ارتکاب زنا ہو کہ جو کلمہ "عنت"سے اخذ ہوتا ہے_ یاد رہے کہ اس صورت میں کلمہ "خیر" افعل تفضیل نہیں ہوگا_
34_ خداوند متعال غفور (بہت مغفرت کرنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_
والله غفورٌ رحيم

35_ کنیزوں کے ساتھ شادی کو جائز قرار دینا، رحمت و غفران الہی کا ایك مظہر ہے_
و من لم يستطع منكم ... فمن ما ملكت ايمانكم ... والله غفور رحيم

36_ جنسی تخلّفات کے مقابلے میں، چشم پوشی اور عطوفت کا ضروری ہونا_
ذلك لمن خشی العنت منكم ... واللہ غفور رحيم
ازدواج کے احکام و قوانین بیان کرنے کے بعد رحمت اور مغفرت الہی کی یاددلانا ہوسکتا ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ ازدواج کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے ممکن ہے مغفرت اور رحمت الہی کے مشمول قرار پائیں_ اور یہ انسانوں کیلئے ایك درس ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ کیسا رویہ اپنائیں_
37_ رحمت الهي، اسکے غفران کا سرچشمہ ہے_*
واللہ غفور رحيم
----

(۲۶) يُرِيدُ اللّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
وہ چاہتا ہے کہ تمھارے لئے واضح احکام بیان کردے او رتمھیں تم سے پہلے والوں کے طریقہ کار کی ہدایت کردے او رتمھاری تو بہ قبول کرلے او روہ خوب جاننے والا اور صاحب حکمت ہے_

1_ خداوند متعال کا ارادہ ہے کہ وہ لوگوں کیلئے احکام کو واضح طور پر بیان کرے_
يريد الله ليبيّن لكم
مندرجہ بالامطلبمیں، گذشتہ آیات کے مطابق ، "ليبيّن"کا مفعول احکام و قوانین کو بنایا گیا ہے_

2_ خداوند متعال کا ارادہ ہے کہ وہ لوگوں کیلئے گذشتہ قوموں کےسنن و رسومات کو واضح طور پر بیان کرے_
يريد الله ليبيّن لكم ... سنن الّذين من قبلكم
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "سنن الّذين"، ليبيّن"کا بھی مفعول ہو_ یعنی دونوں فعل " ليبيّن " اور "يهديكم " از باب تنازع "سنن"میں عمل کریں_

3_ سابقہ قوموں کے صحیح سنن و رسومات کی وضاحت کیلئے خداوند متعال کی طرف سے احکام کا بیان_ *
یرید الله لیبیّن لکم و یهدیکم سنن الذین من قبلکم
مذکورہ بالا مطلبمیں جملہ "یهدیکم" کو، احکام کے بیان کی غایت کے طور پر لیا گیا ہے_ اور کلمہ "یهدیکم"کے مطابق، سابقہ قوموں کے سنن اور طور طریقوں سے مراد ان کے صحیح آداب و احکام ہیں کہ جن کی پہچان خداوند متعال اپنے بیان کے ذریعے کروا رہا ہے_
4_ سابقہ قوموں کے صحیح سنن اور قوانین کی پیروی کرنا

ضروری ہے_
و یهدیکم سنن الذین من قبلکم
5_ احکام اسلام اور سابقہ ادیان کے احکام و قوانین میں مشابہت_ *
و یهدیکم سنن الّذین من قبلکم
چونکہ خداوند متعال اسلام کے احکام بیان کر کے، سابقہ لوگوں کی صحیح سنت کی پہچان کروا رہا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سنن و طریقے، احکام اسلام کی مانند تھے_
6_ گذشتہ قوموں کے سُنن اور قوانین کی احکام اسلام کے ساتھ تطابق کی تحقیق کرنے کی ضرورت_ *
یرید الله لیبیّن لکم و یهدیکم سنن الذین من قبلکم
جملہ "یبیّن لکم"پر جملہ "یهدیکم"کا عطف اور ان دونوں سے ارادہ الهی کا تعلق، گذشتہ قوموں کے سنن و قوانین اور احکام (اسلام) کی تبیین میں ایك قسم کے ارتباط کو ظاہر کرتا ہے اور بعد والی آیات میں "یرید الله ان یخفف عنکم"کے قرینے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس مورد نظر ارتباط سے مراد ان دونوں کے درمیان موازنہ ہے_
7_ خداوند متعال چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کی طرف اپنی رحمت کے ساتھ بازگشت کرے_
یرید الله لیبیّن لکم ... و یتوب علیکم
بظاہر بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت سے مراد ان پر رحمت و مغفرت کا افاضہ ہے_
8_ دینی معارف و احکام کا بیان، اپنے بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت ہے_
یرید الله لیبیّن لکم ... و یتوب علیکم
اگر "لیبیّن"پر جملہ "یتوب علیکم"کا عطف، عطف تفسیری ہو تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ خداوند متعال کی جانب سے احکام کا بیان ، بعینہ بندوں کی طرف اسکی بازگشت ہے_
9_ احکام کی تشریع کا فلسفہ، بندوں کو خداوند متعال کی خصوصی عنایات سے بہرہ مند کرنا ہے_
والمحصنات من النساء ... و من لم یستطع ... و یتوب علیکم
یہ اس بنا پر ہے کہ جب " یتوب علیکم "، "لیبیّن"کیلئے غایت ہو، "یتوب"میں لام کا حذف، اس معنی کی تائید کرتا ہے_
10_ خداوندعلیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_
والله علیم حکیم
11_ خداوند متعال کی طرف سے احکام کی وضاحت اور

گذشتہ قوموں کے سنن و رسوم کے بیان کا سرچشمہ اسکا علم و حکمت ہے_
یرید الله ... والله علیم حکیم
12_ خداوند متعال کی اپنے بندوں کی طرف بازگشت کا سرچشمہ اس کا علم و حکمت ہے_
و یتوب علیکم والله علیم حکیم
13_ اسلام میں ازدواج کے بارے میں بیان کئے گئے تمام قوانین اور احکام، عالمانہ اور حکیمانہ ہیں_
و لاتنکحوا ... حرّمت علیکم ... و من لم یستطع ... والله علیم حکیم
14_ علم و حکمت،قانون ساز کیلئے دو بنیادی ارکان ہیں_
حرّمت ... والمحصنات ... و من لم یستطع ... والله علیم حکیم

----

(٢٧) وَاللّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُواْ مَيْلاً عَظِيمًا

خدا چاہتا ہے کہ تمھاری توبہ قبول کرے او رخواہشات کی پیروی کرنے والے چاہتے ہیں تمھیں بالکل ہی راہ حق سے دور کردیں _

1_ خداوند متعال اپنی رحمت کے ساتھ بندوں کی طرف بازگشت کرنا چاہتا ہے_
واللہ یرید ان یتوب علیکم
2_ جنسی مسائل اور ازدواج کے سلسلے میں احکام الہی کی حدود کی حفاظت، بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت کا راستہ ہموار کرتی ہے_
حرّمت ... والمحصنات ... واللہ یرید ان یتوب علیکم
بظاہر، گذشتہ آیت میں، جملہ "یرید اللہ ل ... یتوب"احکام کے جعل و انشاء کی طرف اشارہ ہے_ اور جملہ "واللہ یرید ان یتوب" ان احکام کے عملی مرحلے کی طرف ناظر ہے یعنی ان احکام پر عمل کی صورت میں، خداوند متعال انسانوں پر اپنی عنایت تمام کردے گا اور ثمر بخش بنادے گا_
3_ الہی احکام و قوانین پرعمل سے بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت کا راستہ ہموار ہوتا ہے_
و لاتنکحوا ... حرّمت ... والمحصنات ... واللہ یرید ان یتوب علیکم

4_ شہوت پرست لوگوں کا جنسی تعلقات کے سلسلے میں دینی معاشرے کو الہی حدود و قوانین سے منحرف کرنے کی کوشش کرنا_
و یرید الّذین یتّبعون الشّہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً
5_ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کا، دینی معاشرے کو الہی قوانین و احکام کی حدود سے منحرف کرنے کی کوشش کرنا_
و لاتنکحوا ... حرّمت ... و یرید الّذین یتبّعون الشّہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً

6_ خداوند متعال کا مؤمنین کو، خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں کے گمراہ کُن افکار و آراء سے متاثر ہونے کے بارے میں خبردارکرنا_
و یرید الّذین یتّبعون الشّہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً
7_ خواہشات نفسانی کی اطاعت کرنے والوں کے افکار و آراء کی پیروي، رحمت الہی سے دوری کا باعث بنتی ہے_
واللہ یرید ان یتوب علیکم و یرید الّذین یتّبعون الشہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً
رحمت کی طرف ارادہ الہی اور انحراف کی طرف خواہشات پرستوں کے ارادے کے درمیان موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہشات پرستوں کی پیروی رحمت خدا سے دوری کا سبب بنتی ہے_
8_ اسلام میں جنسی تعلقات و روابط، معتدل اور افراط و تفریط سے دور ہیں_*
و یرید الّذین یتّبعون الشّہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً
خداوند متعال نے خواہشات پرستوں کے جنسی تعلقات کے بارے میں آراء و افکار کو اپنے احکام و قوانین کے مقابلے میں شمار کیا ہے_ اور ان کے افکار کو منحرف قرار دے کر درحقیقت احکام الہی کے اعتدال اور افراط و تفریط سے دوری کی طرف اشارہ فرمایاہے_
9_ ہوا و ہوس اور شہوت پرستي، رحمت الہی سے دوری کا باعث بنتی ہے_
واللہ یرید ان یتوب علیکم و یرید الّذین یتّبعون الشہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً
10_ ازدواج اور جنسی تعلقات میں الہی حدود و قوانینسے تجاوز، ایك بڑی گمراہی ہے_
حرّمت ... و یرید الّذین یتبعون الشّہوات ان تمیلوا میلاً عظیماً

گمراہی کے اسباب 4، 5، 10;گمراہی کے مراتب 10
محرومیت:
محرومیت کے اسباب 7، 9
مؤمنین:
مؤمنین کو تنبیہ 6
ہوا پرست لوگ:
ہوا پرستوں کا گمراہ کرنا 5; ہوا پرستوں کی اطاعت 7;ہواپرستوں کی گمراہی 6
ہوا پرستي:
ہوا پرستی کے اثرات 9

(٢٨) يُرِيدُ اللّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وَخُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفًا

خدا چاہتا ہے کہ تمھارے لئے تخفیف کاسامان کردے او رانسان تو کمزورہی پیدا کیا گیا ہے _
1_ ارادہ الہی ہے کہ وہ زندگی میں انسان کو سبك بار کردے_
یرید اللہ ان یخفف عنکم
2_ ازدواج اور جنسی تعلقات کے سلسلے میں احکام الہی کی پابندي، معاشروں کو مشکلات و مصائب سے بچانے اور انہیں سبك بار کرنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_
یرید اللہ ان یخفّف عنکم
ازدواج کے احکام و قوانین کی توضیح کے بعد، انسانوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے بارے میں ارادہ الہی کا بیان، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسانی معاشروں کے مشکلات و مصائب سے بچاؤ کا واحد طریقہ ان احکام پر عمل کرنا ہے_
3_ جنسی تعلقات کے سلسلے میں قوانین الہی کی حدود کو

توڑنا، مشکل آفرینہے اور انسانی معاشرے کے مصائب کا باعث بنتا ہے_
و یرید الذین یتبعون الشّہوات ... یرید اللہ ان یخفف عنکم
اگر ازدواج کے سلسلے میں احکام الہی کا لحاظ رکھنا سبك بارہونے کا باعث بنتا ہے تو ان ا حکام و قوانین کو پائمال کرنے سے مسائل و مشکلا ت پیدا ہوتی ہیں_
4_اسلام میں، ازدواج اور جنسی تعلقات سے مربوط احکام و قوانین کا آسان ہونا_
و من لم یستطع منکم ... یرید اللہ ان یخفّف عنکم
یہ اس بنا پر ہے کہ جب تخفیف سے مراد خود احکام الہی میں سہولت ہو نہ وہ سہولت جو ان احکام و قوانین پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے_
5_ الہی قوانین و احکام کا آسان ہونا_
یرید اللہ ان یخفف عنکم
6_ ازدواج اور جائز جنسی تعلقات کے راستے میں رکاوٹ اور مشکلات پیدا کرنا، ارادہ الہی کی مخالفت ہے_
یرید اللہ ان یخفف عنکم
7_ انسان کو، ضعیف و ناتوان خلق کیا گیا ہے_
خلق الانسان ضعیفاً

8_ جنسی غریزے کے مقابلے میں، انسان ایك کمزور مخلوق ہے_
خلق الانسان ضعیفاً
گذشتہ آیات کے قرینے سے ہوسکتا ہے "ضعیفاً"سے مراد، جنسی غریزے کے مقابلے میں انسان کی کمزوری و کم ہمتی ہو_
9_ جنسی غریزے کے مقابلے میں انسان کی کمزوری و ناتوانی ہی ازدواج و جنسی تعلقات سے مربوط قوانین و احکام کے سہل ہونے کی بنیاد ہے_
یرید الله ان یخفّف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً
10_ خداوند متعال کی جانب سے احکام دین کی تسہیل کا سبب، انسان کی کمزوری اور ناتوانی ہے_
یرید الله ان یخفّف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً
یہ اس بنا پر ہے کہ جب تخفیف سے مراد خود احکام الہی میں سہولت ہو_
11_ انسان، جنسی تعلقات سے مربوط، حدود الہی سے انحراف کے نتائج و عواقب کو برداشت کرنے کی

طاقت نہیں رکھتا_
و یرید الّذین یتبّعون الشهوات ان تمیلوا میلاً عظیماً ... خلق الانسان ضعیفاً
ہوسکتا ہے جملہ "خلق الانسان ضعیفاً" ازدواج میں احکام الہی کی پیروی کرنے کی ضرورت اور ہواپرست افراد کی اطاعت سے اجتناب کی علت کو بیان کر رہاہو_ یعنی الہی قوانین معاشروں کو سبك بار کرتے ہیں اور ان سے انحراف; مشقّت و مشکلات کا باعث بنتاہے اور انسان ان مشکلات و مشقتوں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا_
12_ انسان کی تکوینی خصوصیات کے ساتھ دینی احکام کی ہم آہنگي_
یرید الله ان یخفّف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً
13_ لوگوں کی توان اور قوانین میں موجود تناسب و ہم آہنگی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_
یرید الله ان یخفف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً
14_ خداوند متعال کی طرف سے احکام و قوانین بنانے کی وجہ، انسان کا صحیح قوانین کی پہچان کرنے میں ناتوان ہونا ہے_*
حرّمت ... یرید الله ان یخفف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً
چونکہ گذشتہ آیات میں تشریع احکام کی بحث ہورہی تھی لہذا کہہ سکتے ہیں کہ "ضعیفاً"سے مراد، صحیح قوانین بنانے میں انسان کا ناتوان ہونا ہے_
15_ خداوند متعال کی جانب سے احکام و قوانین کی وضاحت باعث بنتی ہے کہ قوانین و احکام کی تشریع اور ان کی پہچان کے سلسلے میں انسانی ذمہ داری کا بوجھ کم ہوجائے_
حرّمت ... و من لم یستطع ... یرید الله ان یخفّف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً
یہ اس بناپر ہے کہ جب "ضعیفاً"سے، قانون سازی میں انسا ن کی کمزوري، مراد ہو تو اس صورت میں تخفیف کا معنی یہ ہے کہ خداوند متعال نے اپنے احکام و قوانین بناکر انسانوں کے دوش سے اس کے سنگین بوجھ کو اٹھا لیا ہے_
16_ انسان کو انسان کہنے کی وجہ، اس کا نسیان ہے_
و خلق الانسان ضعیفاً
امام صادق(ع) بنی آدم کیلئے "انسان" نام رکھے جانے کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لانّہ ینسي(1)کیونکہ وہ نسیان کا شکار ہوتاہے_
-----

1)علل الشرایع ص15، ح1 ب11، معانی الاخبار ص48 ح1.

----

(٢٩) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا

اے ایمان والو _ آپس میں ایك دوسرے کے مال کو ناحق طریقہ سے نہ کھا جایا کرو_مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے معاملہ ہو اور خبردار اپنے نفس کوقتل نہ کرو_الله تمھارے حال پربہت مہربان ہے_

1_ باطل طریقوں سے دوسروں کا مال کھانے اور اس میں تصرف کرنے کی ممانعت_
یا ایها الذین امنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل
2_ لوگوں کے مال و ثروت میں ناروا طریقے سے تصرف کرنا، ایمان کے ساتھ سازگار نہیں ہوسکتا_
یا ایها الذین امنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل
3_ ذاتی مالکیت کا معتبر و قانونی ہونا_

يا ايها الذين امنوا لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل
4_ اموال كے مشروع نقل و انتقال كے اسباب ميں سے ايك، تجارت ہے_
الاّ ان تكون تجارة عن تراض: منكم
5_ طرفين مبادلہ كى باہمى رضامنديٍ، اس مبادلہ كى مشروعيت و صحت كى شرط ہے_
الا ان تكون تجارة عن تراض: منكم
6_ طرفين كى رضامندى كے بغير مبادلہ باطل ہے_
الاّ ان تكون تجارة عن تراض: منكم
7_ مسلمان كو قتل كرنا، حرام ہے_
و لاتقتلوا انفسكم
8_ خودكشى كرنے كى حرمت _*
و لاتقتلوا انفسكم
9_ ہلاكت خيز حوادث اور خطرات سے دور رہنا ضرورى ہے_

لاتاكلوا ... و لاتقتلوا انفسكم
خداوند متعال نے دوسروں كے اموال ميں ناروا تصرف كو اسلئے حرام قرار ديا ہے كہ يہ كام، انسان اور انسانى معاشرے كى تباہى و نابودى كا سبب بنتا ہے_
10_ دوسروں كے اموال ميں بے جا تصرف، قتل جيسا گناہ كبيرہ ہے_
لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل ... و لاتقتلوا انفسكم
دوسروں كے اموال ميں ناروا تصرف كے ساتھ انسانى قتل كى حرمت كا بيان ان دونوں گناہوں كے مساوى ہونے كى علامت ہے_
11_ معاشرے ميں مال و دولت كا باطل و نامشروع طريقے سے رد و بدل اس معاشرے كى تباہى و نابودى كا موجب بنتا ہے_
لاتاكلوا ... و لاتقتلوا انفسكم
جملہ " ولاتقتلوا " اپنے معطوف عليہ يعنى "لا تاكلوا"ميں موجود حكم كى علت كو بيان كر رہا ہے_
12_ نامشروع اقتصادى معاملات سے خانہ جنگى اور خونريزى كا راستہ ہموار ہوتاہے_
لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل ... و لاتقتلوا انفسكم
جملہ "لاتاكلوا"پر جملہ "لاتقتلوا" كا عطف ہوسكتا ہے نامشروع تصرفات پر قتل و خونريزى كے مترتبہونے كى طرف اشارہ ہو_
13_ خداوند متعال كى جانب سے اقتصادى احكام كے بيان كا مقصد معاشرے كو اجتماعى مفاسد سے سالم ركھنا ہے_
لاتاكلوا ... لاتقتلوا ... ان الله كان بكم رحيماً
14_ خداوند متعال ہميشہ مؤمن بندوں پر مہربان ہے_
ان الله كان بكم رحيماً
15_ اسلام كے معاشى و اجتماعى احكام و قوانين رحمت خداوندى كا ايك پرتو ہيں_
لاتا كلوا ... و لاتقتلوا ... ان الله كان بكم رحيماً
16_ كسى معاشرے ميں معاشى و معاشرتى مفاسد نہ ہونا، اس معاشرہ كے رحمت خداوند متعال سے بہرہ مند ہونے كى علامت ہے_*
لا تأكلوا اموالكم ... و لاتقتلوا ... ان الله كان بكم رحيماً
17_ وہ مال جو قرض كے مساوى يا اس سے كمتر ہو اسے زندگى كے اخراجات مينخرچ كرنا، اور قرض ادا نہ كرنا، "اكل مال بالباطل"ہے_
لاتا كلوا اموالكم بينكم بالباطل
امام صادق(ع) نے ايسے شخص كے بارے ميں كہ جس كے پاس اتنا مال ہے كہ يا تو زندگى كے مخارج ميں

خرچ کرے یا پھر اپنا قرض ادا کرے فرمایا: یقضی بما عندہ دینہ و لایاکل اموال الناس الاّص و عندہ ما یُؤدّی الیھم حقوقھم: ان اللہ عزوجل یقول: "لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ... (1) اپنے پاس موجود مال سے قرض ادا کرے اور لوگوں کا مال نہ کھائے مگر یہ کہ اس کے پاس اتنا اضافی مال ہو جس سے وہ لوگوں کے حقوق ادا کرسکے_

18_ قرض کی ادائیگی نہ کرسکنے کے باوجود قرض لینا، دوسروں کے مال میں بے جا تصرف ہے_

لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل

امام صادق (ع) نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا: ... و لایستقرض علی ظھرہ الاّ و عندہ و فاء ... (2)اپنی پشت پر قرض کا بوجھ نہ لادے مگر یہ کہ اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتاہو_

19_ ربا، قمار، کم فروشي، اور ظلم کے ذریعے حاصل کئے گئے مال میں تصرف کرنے کی حرمت_

لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل

امام باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت میں موجود "بالباطل"کے بارے میں فرمایا: بالرّبا، والقمار، والبخس والظلم_ (3)

20_ جانی خطرے کے وقت، سرد موسم میں وضو و غسل کرنا، خودکشی کا حکم رکھتا ہے_

و لاتقتلوا انفسکم

رسول اللہ (ص) نے سرد موسم میں جانی خطرے کے باوجود وضو و غسل سے متعلق سوال کے جواب میں فرمایا: و لاتقتلوا انفسکم انّ اللہ کان بکم رحیما_ (4) اپنے آپ کو قتل نہ کرو بیشك اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے _

21_ اکیلے مسلمان کا مشرك دشمنوں کے اجتماع پر حملہ آور ہونا اور اپنے آپ کو موت کے خطرے سے دوچار کرنا، خودکشی کا حکم رکھتا ہے_

و لاتقتلوا انفسکم

امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا : ... عني بذلك الرجل من المسلمین یشدّ علی المشرکین وحدہ یجیء فی منازلہم فیقتل فنھاہم اللہ عن ذلك_ (5)اس سے مراد وہ مسلمان ہے جو مشرکین پر حملہ آور ہو اور انہیں قتل کرنے کیلئے اکیلا ان کے گھروں میں داخل ہوجائے تو اللہ تعالی نے اسے اس سے منع فرمایاہے_

----

1)کافی ج5 ص95 ح2، نورالثقلین ج1 ص471 ح197 تفسیر عیاشی ج1 ص236 ح101 من لایحضرہ الفقیہ ج3 ص112، ح12 ب 60.
2)کافی ج5 ص95 ح2 تفسیر عیاشی ج1 ص236 ح101.
3)تفسیر تبیان ج3 ص178 مجمع ا لبیان ج3 ص59 تفسیر برھان ج1 ص363 ح10 نورالثقلین ج1 ص472 ح198.
4)تفسیر عیاشی ج1 ص236 ح102 نورالثقلین ج1 ص472 ح201 تفسیر برھان ج1 ص363، ح 8.
5) تفسیر عیاشی ج1 ص235 ح98 تفسیر برھان ج1 ص363 ح2.

22_ طاقت و پائیداری کے حاصل کیئے بغیر جنگ کرنا خودکشی کے حکم میں ہے_

ولاتقتلوا انفسکم

امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: لاتخاطروا بنفوسکم فی القتال فتقاتلون من لاتطیقونہ_ (1)جنگ میں ایسے لوگوں کا سامنا کر کے جن کے مقابلے کی تم طاقت نہیں رکھتے اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالو_

1_تفسیر تبیان ج3 ص180 نورالثقلین ج1 ص472 ح200 مجمع البیان ج3 ص60.

معاشره:

معاملہ:

مؤمنین:

نفس:

وضو:

عذاب میں مبتلا ہونے كا موجب ہے_

(٣٠) وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّهِ يَسِيرًا
او ر جو ایسا اقدام حدود سے تجاوز او رظلم كے عنوان سے كرے گا ہم عنقریب اسے جہنم میں ڈال دیں گے او راللہ كے لئے یہ كام بہت آسان ہے _
1_ ظلم و زیادتی كے ساتھ قتل و ہلاك كرنا، دوزخ كے عذاب میں مبتلا ہونے كا موجب ہے_
463
و لاتقتلوا انفسكم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً فسوف نصلیہ ناراً
مذكورہ بالا مطلب میں "ذلك" كو "قتل نفس" كی طرف اشارہ كے طور پر لایا گیا ہے_
2_ ظلم و زیادتی كے ساتھ دوسروں كے اموال میں ناحق تصرف كرنا، جہنم كی آگ میں گرفتار ہونے كا موجب بنتا ہے_
لاتا كلوا اموالكم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً فسوف نصلیہ ناراً
یہ اس بنا پر ہے كہ جب "ذلك'، "لاتا كلوا" یا "لاتا كلوا ... و لاتقتلوا"كی طرف اشارہ ہو_
3_ دوسروں كے اموال میں نامشروع اور باطل طریقے سے تصرف، تجاوز اورظلم ہے_
لاتا كلوا اموالكم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً
یہ اس بنا پر ہے كہ جب "عدواناً و ظلماً"قید توضیحی ہو_
4_ انسان كشي; تجاوز اور ظلم ہے_
و لاتقتلوا انفسكم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً
بعض كا كہنا ہے كہ "عدوانا"اور "ظلماً"قید توضیحی ہے اور عقوبت و عذاب كی علت كی طرف اشارہ ہے یعنی چونكہ قتل و خودكشي، تجاوز اور ظلم ہے لہذا موجب عقوبت و عذاب ہے_
5_ مسلمانوں كی داخلی جنگیں، ظلم و تجاوز اور اخروی عذاب كا موجب ہیں_
و لاتقتلوا انفسكم ... و من یفعل ذلك عدوانا و ظلماً فسوف نصلیہ ناراً
6_ خودكشي، تجاوز اور ظلم و ستم ہے اورعذاب دوزخ میں گرفتار ہونے كا موجب ہے_*
لاتقتلوا انفسكم ... و من یفعل ذلك ... فسوف نصلیہ ناراً
7_ جو جرم، تجاوز و ظلم كی بنا پر انجام نہ پائے، عذاب الہی كے استحقاق كا موجب نہیں ہوگا_
و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً فسوف نصلیہ ناراً
یہ اس بنا پر ہے كہ جب "عدواناً و ظلماً"قید احترازی ہو_
8_ ظلم و ستم اور تجاوز كرنے والوں كو دوزخ میں ڈالنا اور جلانا، خداوند متعال كیلئے ایك آسان كام ہے_
و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً ... و كان ذلك علی اللہ یسیرا
"صلي"كا مصدر "صصلْي"ہے جس كا معنی جلانا بھوننا ہے (القاموس المحیط)_
9_ ظالموں اور تجاوز گروں پر عذاب، رحمت الہی كا ایك جلوہ ہے_

ان الله كان بكم رحيماً_ و من يفعل ذلك عدوانا و ظلماً فسوف نصليه ناراً
خداوند متعال كى رحمت مطلقہ كے بيان كے بعد ظالموں كے عذاب كا تذكرہ اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ الہى عذاب، انسانوں پر اسكى رحمت كا ايك جلوہ ہے_
10_ ہميشہ ہميشہ كيلئے آتش دوزخ ميں رہنا، خودكشى كى سزا اور نتيجہ ہے_
فسوف نصليہ ناراً
امام صادق(ع) نے فرمايا: من قتل نفسہ متعمداً فھو فى نار جہنّم خالداً فيھا قال الله تعالى:و لا تقتلوا انفسكم ...فسوف نصليہ ناراً
(1)جو شخص اپنے آپ كو جان بوجھ كر قتل كرے وہ ہميشہ آتش جہنم ميں رہے گا _ الله تعالى فرماتاہے : " ولا تقتلوا انفسكم ... فسوف نصليہ ناراً"_

اختلاف:
اختلاف كى سزا 5
الله تعالى:
الله تعالى كى رحمت9; الله تعالى كے افعال 8
تجاوز:
تجاوز كا ظلم ہونا 3
تجاوز كرنے والے:
تجاوز كرنے والوں كا جہنم ميں جانا 8 ; تجاوز كرنے والوں كا عذاب 9
جہنم:
جہنم كا عذاب1 ، 6 ; جہنم كى آگ2 ، 10 ; جہنم كے اسباب 1 ، 2 ، 6; جہنم ميں ہميشہ رہنا 10
خودكشي:
خودكشى كا ظلم ہونا6; خودكشى كى سزا 10
روايت: 10
ظالمين:
ظالمين جہنم ميں8; ظالمين پر عذاب 9
ظلم:
ظلم كى سزا 1 ، 2 ; ظلم كے موارد 3 ، 4 ،6
عذاب :
عذاب كے اسباب 5
غصب:
غصب كا ظلم 3 ; غصب كى سزا 1
قتل :
قتل كا ظلم 4 ; قتل كى سزا 1
گناہ :
گناہ كى بخشش7
مسلمان:
مسلمانوں كا اختلاف 5
----

1)من لايحضرہ الفقيہ ج3 ص374 ح23 ب 179 تفسير برھان ج1 ص364 ح12.

(۳۱) إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيمًا

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمھیں روکا گیا ہے پر ہیز کر لو گے تو ہم دوسرے گنا ہونکی پردہ پوشی کردیں گے او رتمھیں با عزت منزل تك پہنچا دیں گے_

1_ گناہ دو قسم کے ہیں، صغیرہ اور کبیرہ_
ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیّئاتکم
کبائراور سیّئات کے درمیان موازنے کے قرینے سے یہاں سیئات سے مراد صغیرہ گناہ ہیں_
2_ کبیرہ گناہوں سے اجتناب، صغیرہ گناہوں کی بخشش کا راستہ ہموار کرتا ہے_
ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیّئاتکم
3_ خداوند متعال کی جانب سے لوگوں کو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے کی ترغیب و تشویق _
ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیّئاتکم و ندخلکم مدخلاً کریماً
صغیرہ گناہوں کی مغفرت اور بہشت میں داخل
کرنے کا وعدہ لوگوں کی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی تشویق و ترغیب کیلئے ہے_
4_ جس گناہ پر بھی دوزخ کی آگ کا وعدہ دیا گیا ہے وہی کبیرہ ہے *_
سوف نصلیہ ناراً ... ان تجتنبوا کبائر
اس حقیقت کے بیان کے بعد کہ بعض گناہ (جیسے قتل نفس) انسان کو دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں_ گناہوں سے اجتناب کی ترغیب، گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گناہان کبیرہ کی علامات میں سے یہ ہے کہ خداوند متعال نے ان گناہوں کے ارتکاب کرنے والوں کو آتش دوزخ کی تہدید کی ہے_ اس مطلب کی تائید امام صادق (ع) کے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں اس فرمان سے بھی ہوتی ہے : الکبائر، التی اوجب اللہ عزوجل علیہا النار_ (1)کہ گناہان کبیرہ وہ ہیں جن پر اللہ تعالی نے جہنم کو لازمی قرار دیاہے_

------

1)کافی ج2 ص276 ح1 نورالثقلین ج1 ص473 ح207

5_ جو لوگ بڑے گناہوں کا ارتکاب نہیں کرتے، ان کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے چشم پوشی کرنا ضروری ہے_*
ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیّئاتکم
یہ آیت لوگوں کی اجتماعی زندگی کیلئے ایك درس کی حیثیت رکھتی ہے_ جس طرح خداوندمتعال، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی صورت میں اپنے بندوں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو نظرانداز کردیتا ہے اسی طرح ہم لوگوں کو بھی چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے_
6_ باطل طریقے سے دوسروں کے مال و دولت پر ہاتھ ڈالنا گناہ کبیرہ ہے_
لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ... ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ
اس آیت اور گذشتہ آیات کے درمیان ارتباط کے مطابق، گناہان کبیرہ کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایك، دوسروں کے مال میں ناروا تصرف کرنا ہے_
7_ معاشرے کو تباہی و فساد کی طرف لے جانا گناہان کبیرہ میں سے ہے_

لاتا كلوا اموالكم بينكم بالباطل ... و لاتقتلوا انفسكم ... ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنہ
8_ قتل اور انسان كشى كا گناہان كبيرہ ميں سے ہونا_
لاتقتلوا انفسكم ... ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنہ
9_ خودكشى كا كبيرہ گناہوں ميں سے ہونا_*
لاتقتلوا انفسكم ... ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنہ
10_ بہشت، كبيرہ گناہوں سے اجتناب كرنے والوں كا اجر ہے_
و ندخلكم مدخلاً كريماً
11_ كبيرہ گناہوں سے پرہيز كرنے والوں كى اخروى منزل، ايك گرانقدر اور باعزت جگہ ہے_
و ندخلكم مدخلاً كريماً
12_ بہشت، ايك گرانقدر اور باعزت جگہ ہے_
و ندخلكم مدخلاً كريماً
13_ صغيرہ و كبيرہ گناہوں سے طہارت ، بہشت ميں وارد ہونے كى شرط ہے_
ان تجتنبوا كبائر ... نكفر عنكم سيّئاتكم و ندخلكم مدخلاً كريماً
14_ بہشت، صغيرہ و كبيرہ گناہوں سے دورى اور طہارت كا نتيجہ ہے_

ان تجتنبوا ... ندخلكم مدخلاً كريماً
15_ خداوند، گناہوں كى مغفرت كرنے والا اور پاك لوگوں كو بہشت ميں مقام و منزلت عطاكرنے والا ہے_
نكفر عنكم ... ندخلكم مدخلاً كريماً
16_ كبيرہ گناہوں سے پرہيز كرنے والے مؤمنين، اپنے صغيرہ گناہوں كے بارے ميں جوابدہى سے محفوظ ہوں گے_
ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنہ نكفر عنكم سيّئاتكم
امام كاظم (ع) نے فرمايا: ... من اجتنب الكبائر من المؤمنين لم يسئل عن الصغائر_ (1) جو مؤمن كبيرہ گناہوں سے اجتناب كرے، اس سے صغيرہ گناہوں كے بارے ميں بازپرس نہيں ہوگي_اسكے بعد آپ(ع) نے مذكورہ آيت تلاوت فرمائي_

گناه:
صغیرہ گناہ 1;صغیرہ گناہ سے اجتناب 13، 14;صغیرہ گناہ کی معافی 5، 16;کبیرہ گناہ 1، 4، 6، 7، 8، 9;کبیرہ گناہ سے اجتناب 2، 3، 13،14;کبیرہ گناہ کی سزا 4; گناہ سے اجتناب 10، 16;گناہ سے اجتناب کی جز ا 11، 14; گناہ کی اقسام 1; گناہ کی مغفرت 15;گناہ کی مغفرت کا پیش خیمہ 2
متقین:
متقین کا اجر، 11
معاشرہ:
معاشرے کو فاسد کرنا 7
----

1)توحید صدوق، ص407 ح6 ب 63 نورالثقلین ج1 ص473 ح206، تفسیر عیاشی ج1ص238 ح112 تفسیر برھان ج1 ص365 ح4، 13.

(٣٢) وَلاَ تَتَمَنَّوْاْ مَا فَضَّلَ اللّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُواْ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُواْ اللّهَ مِن فَضْلِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

او رخبردا رجو خدا نے بعض افراد کو بعض سے کچھ زیادہ دیا ہے اس کی تمنّاور آرزو نہ کرنا مردوں کے لئے وہ حصہ ہے جو انھوں نے کما یا ہے او رعورتونکے لئے وہ حصہ ہے جو انھوں نے حاصل کیا ہے _اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کہ وہ بیشك ہرشے کاجاننے والا ہے _

1_ خداوند متعال نے بعض لوگوں کو اپنی نعمتوں سے زیادہ بہرہ مند فرماکر بعض دوسروں پر برتری عطا کی ہے_
و لاتتمنّوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض
2_ دوسروں کو خدا کی عطا کردہ نعمتوں کے حصول کی آرزو اور حرص و طمع سے بچنا ضروری ہے_
و لاتتمنّوا ما فضّل اللہ بہ بعضکم علی بعض
3_ خدا تعالی کی طرف سے لوگوں کے درمیان تفاوت ہے_
و لاتتمنّوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض
4_ دوسروں کی نعمتوں پر نظریں رکھنا، ایك ناپسندیدہ اورمذموم فعل ہے_
و لاتتمنّوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض
5_ دوسروں کی نعمتوں کے حصول کی خواہش کرنا اور ان پر نظریں رکھنا، ارتکاب گناہ کا راستہ ہموار کرتا ہے_
ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ ... و لاتتمنوا ما فضل اللہ
گناہوں سے اجتناب کی ترغیب کے بعد، دوسروں کی نعمتوں کے حصول کی خواہش سے نہی کرنا ہوسکتا ہے بعض کبیرہ گناہوں کی جڑ اور ان کے خلاف جدوجہد کرنے کی نصیحت کی طرف اشارہ ہو_
6_ دوسروں کی خداداد نعمتوں کے حصول کی آرزو کرنا

اور ان پر نظریں رکھنا، حرام خوری اور اقتصادی خرابیوں کی راہ ہموار کرتا ہے_
لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ... و لاتتمنّوا ما فضّل اللہ بہ بعضکم علی بعض
لوگوں کے مال میں ناروا تصرف کے حکم کو بیان کرنے کے بعد، دوسروں کی نعمتوں کے حصول کی آرزو کرنے سے نہی کرنا ہوسکتا ہے، اس چیز کا بیان ہو کہ باطل طریقے سے دوسروں کے مال پر قبضہ کرنے کا اصل سبب دوسروں کی نعمتوں میں طمع کرنا ہے_
7_ مفاسد کے خلاف جدوجہد کرنے کے قرآنی طریقوں میں سے ایك، گناہ کے علل و اسباب کے خلاف جنگ کرنا ہے_

لاتا كلوا اموالكم بينكم بالباطل ... و لاتتمنّوا ما فضل الله بہ بعضكم علی بعض
8_ معاشرے کی سلامتی و حفاظت کیلئے، گناہ کے علل و اسباب کے خلاف جنگ کرنا ضروري_
لاتا كلوا اموالكم بينكم، بالباطل ... و لاتقتلوا انفسكم ... و لاتتمنّوا ما فضل الله
9_ مالكيت اور اپنے كام و محنت سے بہره مند ہونے میں عورت اور مرد كو مساوی حق حاصل ہے_
للرجال نصيب مما اكتسبوا و للنساء نصيبٌ مما اكتسبن
10_ ہر عورت اور مرد اپنے اعمال کی جزا پائے گا_
للرّجال نصيب مما اكتسبوا و للنساء نصيبٌ مما اكتسبن
جملہ "للرجال نصيب ..."ہوسکتا ہے اس معنی میں ہوكہ ہر انسان، خواه مرد ہو یا عورت ان شرعی فرائض پر ثواب و پاداش سے بہره مند ہوگا جو خداوند متعال نے اس کیلئے مقرر كئے ہيں_
11_ اسلام کے اقتصادی مسائل کا اخلاق سے آميختہ ہونا_
لاتا كلوا ... و لاتتمنّوا ما فضل الله ... للّرجال نصيب ... و للنساء نصيبٌ
قرآن كريم نے اس آيت اور گذشتہ آيات ميں، اقتصادی مسئلہ (لاتا كلوا ... للرجال نصيب) كو اخلاقی (لاتتمنّوا) مسئلہ سے مربوط كرتے ہوئے، ايك كو دوسرے کی بنياد قرار ديا ہے_
12_ ہر شخص خواه مرد ہو يا عورت، اپنی محنت و كمائي كا خود مالك ہے_
للرجال نصيب ... و للنساء نصيب
13_ عورت و مرد دونوں كو كام كاج كرنے كا حق حاصل ہے_
للرجال نصيب ... و للنساء نصيب مما

اكتسبن
14_ لوگوں میں سے بعض کی بعض دوسروں پر برتري، خود ان کی صلاحيتوں، قابليتوں اور جدوجہد كا نتيجہ ہے_
و لاتتمنّوا ما فضل الله ... و للنساء نصيبٌ مما اكتسبن
جملہ "للرجال ..."جملہ "لاتتمنّوا ما فضل الله "کی علتہے اور يہ بيان كر رہا ہے كہ انسانوں کی صلاحيتيں اور جدوجہد، اس برتری كا سرچشمہہے_ ياد رہے كہ "رجال"اور "نسائ"کی تصريح، قابليتوں اور صلاحيتوں کے درميان فرق کی طرف اشاره ہے ورنہ يہ فرمايا جاتا: "للانسان نصيب مما اكتسب"_
15_ لوگوں کی برتری و فوقيت ميں ان کی صلاحيتوں اور سعی و كوشش کے كردار کی طرف توجہ كرنے سے دوسروں کے مال و دولت اور نعمتوں پر نظر ركھنے سے دور رہنے كا راستہ ہموار ہوتا ہے_
و لاتتمنّوا ما فضّل الله ... للرجال نصيب ... و للنساء نصيبٌ
خداوند متعال نے دوسروں کی نعمتوں کے بارے میں طمع و لالچ سے منع كرنے کے بعد ان نعمتوں كو لوگوں کی قابليت اور جدوجہد كا نتيجہ قرار ديا ہے تاكہ منفی آرزؤں اور خواہشات کی جڑكاٹ دی جائے_
16_ انسان اپنے مال و دولت اور كمائي کے صرف كچھ حصے كا مالك ہے_
للرجال نصيب مما اكتسبوا و للنساء نصيب مما اكتسبن
يہ اس بنا پر ہے كہ جب "ممّا"ميں "من" تبعيض کیلئے ہو_ يعنی انسان اپنی كمائي اور مال و ثروت ميں سے بعض کے مالك ہيں اور بعض دوسرا حصہ مثلاً فقراء اور اسلامی حكومت کیلئے ہے_
17_ انسان كو اپنی ضروريات، خداوند متعال سے طلب كرنی چاہئيں نہ كہ دوسروں کے حقوق پر ہاتھ ڈالنے اور طمع و لالچ كرنے سے_
و لاتتمنّوا ما فضل الله ... و سئلوا الله من فضلہ
18_ دعا اور خداوند متعال سے طلب كرنے ميں، اسكے فضل کی اميد ركھنا ضروری ہے_
و سئلوا الله من فضلہ
19_ فضل الہی کے حصول ميں دعا كا كردار_
و سئلوا الله من فضلہ
20_ فضل الہی سے اميد ركھنا، دوسروں کے مال و دولت کے بارے ميں طمع كرنے سے بچنے كا راستہ ہموار كرتا ہے_

و لاتتمنّواما فضل الله ... و سئلوا الله من

فضلہ

طمع اور آرزو و تمنا کرنے سے نہی کرنا اور اسکے بعد خداوند متعال سے طلب کرنے کا حکم دینا کہ جس کا نتیجہ فضل خداوند متعال سے امیدوار ہونا ہے، درحقیقت ایك ایسا راستہ دکھتا ہے جس پر چل کر انسان دوسروں کی نعمتوں کے بارے میں حسرت اور دست درازی سے اجتناب کرسکتا ہے_

21_ کام اور کوشش کے ساتھ ساتھ فضل خدا کے بارے میں امیدوار رہنے کی ضرورت_

للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیبٌ ... و سئلوا الله من فضلہ

جملہ "للرجال ..."سابقہ جملے کی علتہے_ یعنی دوسروں کے پاس موجود نعمتوں کی آرزو نہ کرو بلکہ خود مال و دولت حاصل کرنے کیلئے کوشش کرو اور اسکے ساتھ فضل خداوند متعال سے بھی امید لگائے رکھو_

22_ انسان کی اندرونی خواہشات اور رجحانات کو صحیح رخ عطا کرنا، قرآن حکیم کے تربیتی طریقوں میں سے ایك طریقہ ہے_

و لاتتمنّوا ... و سئلوا الله من فضلہ

انسان کے اندر تمایلات و خواہشات کا وجود ایك ناقابل انکار حقیقت ہے، قرآن دوسروں کے مال پر نظریں رکھنے کی حرمت بیان کرتے ہوئے، لوگوں کی خواہشات اور تمایلات کو فضل خداوند متعال کی طرف موڑ کر انہیں صحیح رُخ عطا کر رہا ہے_

23_ خداوند متعال ہر چیز سے آگاہ و دانا ہے_

ان الله کان بکل ش علیماً

24_ خداوند متعال، انسان کے تقاضوں اور ضروریات سے آگاہ ہے_

و سئلوا الله من فضلہ انّ الله کان بکل ش علیماً

"بکل شي :"کے مورد نظر مصادیق میں وہ تمام مسائل شامل ہیں جو اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں من جملہ انسانوں کی ضروریات اور تقاضے ہیں_

25_ خداوند متعال کو انسانوں کے اندرونی حالات اور خواہشات و آرزؤں سے مکمل آگاہی حاصل ہے_

و لاتتمنّوا ... انّ الله کان بکل ش علیماً

26_ خداوند متعال کے ہر چیز سے آگاہ ہونے کے بارے میں توجہ سے انسان کیلئے اپنے اندرونی حالات پر نظر رکھنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_

و لاتتمنّوا ان الله کان بکل ش علیماً

27_ مرد کا فریضہ ہے کہ وہ دوسروں کی بیوی بیٹیوں میں دلچسپی لینے اور ان کی طمع کرنے سے پرہیز کرے_

و لاتتمنّوا ما فضل الله بہ بعضکم علی بعض

امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: لایتمنّی الرّجل امراۃ الرجل و لاابنتہ ... _ (1) مرد دوسرے کی بیوی ، بیٹی ... کی طمع نہ کرے_

28_ بارگاہ خداوند متعال سے مقدر شدہ روزی سے زیادہ روزی کی درخواست کرنا ایك پسندیدہ اور شائستہ دعا ہے_

و سئلوا الله من فضلہ

امام صادق(ع) نے فرمایا: انّ الله قسّم الارزاق بین عبادہ و افضل فضلاً کثیرا لم یقسّمہ بین احد قال الله عزوجل: و سئلوا الله من فضلہ_ (2)بیشك الله تعالی نے اپنا رزق بندوں کے درمیا ن تقسیم کیا ہے اور اپنا فضل کثیر باقی رکھاہے جسے تقسیم نہیں کیا _ الله تعالی فرماتاہے: و سئلوا الله من فضلہ

آرزو:

منفی آرزو 27;ناپسندیدہ آرزو 2، 5، 6

------

1)تفسير عياشى ج1 ص239، ح115، تفسير برهان ج1 ص366 ح2.
2)تفسير عياشى ج1 ص239 ح 117، نورالثقلين ج1 ص475 ح220 تفسير برهان ج1 ص366 ح4 بحار الانوار ج5 ص145 ح5.

(۳۳) وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا

او رجوکچھ ماں باپ یا اقربانے چھوڑا ہے ہم نے سب کے لئے ولی و وارث مقرر کردیئے ہیں او رجن سے تم نے عہد و پیمان کیا ہے ان کا حصہ بھی انھیں دے دو بیشك اللہ ہرشے پر گواہ اور نگراں ہے _
1_ خداوند متعال نے ہر شخص کیلئے وارث تعیین کئے ہیں_
و لكلّ جعلنا موالي
"موالي'، کلمہ "مولي"کی جمع ہے یعنی وہ لوگ جو حق اولویّت رکھتے ہیں_ اور آیت میں اس سے "مما ترك"کے قرینے سے ورثاء مراد ہیں_
2_ ماں باپ جو مال اپنے پیچھے چھوڑتے ہیں، اسکے ورثاء معین ہیں_
و لكل جعلنا موالى مما ترك الوالدان والاقربون
مذکورہ بالامطلب میں "الوالدان و الاقربون" کو "ترك"کا فاعل بنایا گیا ہے_

3_ میت کے اموال میں سے فقط کچھ حصہ اسکے وارثوں کی طرف منتقل ہوتا ہے *
مما ترك
یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "ممّصا" میں "من" تبعیض کیلئے ہو_
4_ ماں، باپ اور عزیز و اقارب، میت کے وارث ہیں_
و لكل جعلنا موالی مما ترك الوالدان و الاقربون
مذکورہ بالا مفہوم میں "ترك " کا فاعل وہ ضمیر ہے جو "كل" کی طرف پلٹتی ہے_ اور "الوالدان و الاقربون" محذوف ضمیر کیلئے خبر ہے جو "موالي"کی طرف پلٹ رہی ہے_ یعنی وہ وارث، میت کے ماں باپ اور رشتہ

دارہیں، یاد رہے کہ "ماترك" فعل مقدر (يرثون) کے متعلق ہے_
5_ میت کے قریبی رشتہ دار، اسکی میراث کے بارے میں حق اولویت رکھتے ہیں_
و لكل جعلنا موالی مما ترك الوالدان والاقربون
کلمہ "اقربون"کا معنی رشتہ دار ہے_ افعل تفضیل کا انتخاب اس معنی کو پہنچانے کیلئے کیا گیا ہے کہ قریبی رشتہ دار ارث لینے میں حق اولویت رکھتے ہیں_
6_ میراث کے بارے میں عہد و پیمان، موجبات ارث میں سے ہے_
و لكل جعلنا موالی ... والذين عقدت ايمانكم
"عقد يمين"سے مراد عہد و پیمان باندھنا ہے چونکہ آیت، ارث کے بارے میں بحث کررہی ہے، لہذا یہ عہد و پیمان بھی ارث کے بارے میں ہوگا_ یعنی ارث پر عہد و پیمان، یاد رہے کہ مذکورہ بالامطلب میں "الذين" کا "الوالدان"پر عطف ہے_
7_ میاں بيوي، ايك دوسرے کے وارث ہیں *
و لكل جعلنا موالی ... والذين عقدت ايمانكم
بعض کا کہنا ہے کہ آیت شریفہ میں پیمان سے مراد عقد ازدواج ہے کہ جو میاں بیوی پر منطبق ہوتا ہے_
8_ ہر وارث کو اس کا حصہ اور سہم ادا کرنا لازمی ہے_
لكل جعلنا موالی ... فاتوهم نصيبهم
اگر "الذين"،"الوالدان"پر عطف ہو تو "هم" کا مرجع کلمہ "موالي"یا الوالدان والاقربون والذين ..."ہوگا_ البتہ دونوں صورتوں میں اس سے ورثا مراد ہیں_
9_ جن لوگوں کے ساتھ مالی عہد و پیمان باندھا گیا ہے ، ان کے حقوق کی ادائیگی کا واجب ہونا_
والذين عقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم
اس مطلب میں "الذين"کو مبتدا لیا گیا ہے اور جملہ " فاتوهم نصيبهم" اسکی خبر ہے_ پس "الذين ..." وارثوں میں سے نہیں ہونگے_
10_ وارث وہ حقوق ادا کرے جو ، مال میت میں عقد اور پیمان کے ذریعے عائد ہیں_
والذين عقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم
اگر جملہ " والذين ... " مستأنفہ ہو تو "الذين"سے وارث مراد نہیں ہوں گے بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے میت کے ساتھ مالی عہد و پیمان باندھ رکھا ہے، البتہ ان کے حقوق کی ادائیگی کے حکم کے مخاطب، سب وارث ہیں_
11_ خداوند متعال کا ہمیشہ ہر چیز پر ناظر ہونا_
ان الله كان على كل ش شہيدا

12_ خداوندمتعال، انسان کے تمام اعمال اور ہر قسم کے عہد و پیمان پر گواہ ہے_
والذين عقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم انّ الله كان على كل ش شہيداً
13_ خداوند متعال کی دائمی نظارت کی طرف توجّہ، احکام الہی کی پابندی کی ضامن ہے_
لكل جعلنا موالی ... ان الله كان على كلّ ش شہيداً

اس حقیقت کو بیان کرنے کا مقصد کہ خداوند متعال ہر چیز پر ناظر ہے، یہ ہے کہ انسان اسکی طرف توجہ رکھے اور اس توجّہ کی وجہ سے وہ خداوند متعال کی طرف سے نازل شدہ احکام کی نسبت ذمہ دار اور پابند رہے_
14_ جو لوگ ورثاء کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، انہیں خداوند متعال کی طرف سے خبردار کیا جانا_
لكل جعلنا موالى ... انّ الله كان على كل شي شہيداً
ہوسکتا ہے جملہ"انّ الله " ان لوگوں کو تہدید کرنے کیلئے نازل ہوا ہو جو احکام الہی پر عمل نہیں کرتے اور آیت شریفہ میں بیان شدہ حقوق ان کے اہل تك نہیں پہنچاتے_
15_ خداوند متعال کا ان لوگوں کو خبردار کرنا جو اپنے عہد و پیمان پورے نہیں کرتے_
و لكل ... والذين عقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم انّ الله كان على كل شي شہيداً

احکام: 3، 4، 5، 8، 9، 10
ارث:
ارث پر معاہدہ 6، 9، 10; ارث کی اہمیت 9; ارث کے احکام 3، 4، 5، 8، 10;ارث کے طبقات 4، 7،5; ارث کے موجبات 6;ارث میں اولویت 5
الله تعالى:
الله تعالى کا خبردار کرنا 14، 15; الله تعالى کی گواہی 12; الله تعالى کی نظارت 11، 13; الله تعالى کے افعال 1
ذکر:
ذکر کے اثرات 13
عمل:
عمل کے گواہ 12
عہد:
عہد پر گواہ افراد 12;عہد وفا کرنا 10
عہد شكني:
عہد شکنی کی مذمت 15
میت:
477
میت کے وارث 1، 2،4، 7
واجبات: 9
وارث:
وارث کے حقوق پر تجاوز 14

(٣٤) الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُواْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّهُ وَاللاَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُواْ عَلَيْهِنَّ سَبِيلاً إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا
مرد عورتوں کے حاکم او رنگراں ہیں ان فضیلتوں کی بنا پر جو خدا نے بعض کو بعض پردی ہیں او راس بناپر کہ انھوں نے عورتوں پر اپنا خرچ کیا ہے _ پس نیك عورتیں وہی ہیں جو شوہروں کی اطاعت کرنے والی او ران کی غیبت میں ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہیں جن کی خدانے حفاظت چاہی ہے او رجن عورتوں کی نافرمانی کا خطرہ ہے انھیں موعظہ کرو _ انھیں خواب گاہ میں الگ کردو اور مارو اور پھر اطاعت کرنے لگیں تو کوئي زیادتی کی راہ تلاش نہ کرو کہ خدا بہت بلند او ربزرگ ہے _
1_ ہر معاشرے میں عورتوں کی سرپرستی اور ان کے امور کی نگرانی مردوں کی ذمہ داری ہے_
الرجال قوّامون على النسائ
مذکورہ بالامطلب میں، کلمہ"الرجال" اور "النسائ" سے مطلق مرد اور عورتیں مراد ہیں نہ فقط شوہر اور بیویاں _ قوّام اس کو کہتے ہیں جو دوسروں کی تدبیر و اصلاح کی ذمہ داری اٹھاتا ہے_

2_ شوہر، اپنی بیویوں کی سرپرستی اور ان کے امور کے انتظام کے ذمہ دار ہیں_

الرّجال قوّامون علی النسائ
"بما انفقوا"کے قرینے سے "الرّجال"سے شوہر اور "النسائ"سے ان کی بیویاں مراد ہیں_ چونکہ عورتوں کی زندگی کے اخراجات، شوہروں کے ذمہ ہوتے ہیں، جبکہ سب خواتین کا نفقہ مردوں کے اوپر نہیں_
3_ مرد عورتوں کی نسبت برتری کے حامل ہیں_*
الرّجال قوّامون ... بما فضّل الله بعضهم علی بعض
اگر بعضهم "الرّجال"کی طرف اشارہ ہو اور "بعض" ، "النسائ"کی طرف توہوسکتاہے کہ عورتوں پر مردوں کی برتری سے مراد ان کی نوعی برتری ہو نہ کہ ہر ایك مرد کا ہر ایك عورت پر برتر ہونا_
4_ مردوں کے گروہ کی عورتوں میں سے اپنے ہم مثل گروہ پر برتري_*
بما فضل الله بعضهم علی بعض
بعض کی رائے ہے کہ مردوں کی عورتوں پر فضیلت ایك جیسے حالات اور ایك جیسے طبقات کی صورت میں ہے_
5_ عورتو ں اور مردوں کو ایك دوسرے پر کچھ برتریاں حاصل ہیں_*
بما فضل الله بعضهم علی بعض
بعض کی رائے ہے کہ "بعضهم" میں "هُم" سے مراد تمام انسان ہیں، خواہ مرد ہوں یا عورتیں_ نہ فقط مرد، ورنہ خداوند متعال یہ فرما تا: بما فضلهم الله علیهنّ'_
6_ مردوں کی عورتوں پر برتري، اپنی بیویوں پر ان کے حق سرپرستی کے قانون کا فلسفہ ہے_
الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض
7_ سرپرستی اور امور کے انتظام کی شرائط میں سے ایك، برتری اور لیاقت ہے_
الرّجال قوّامون علی النساء بما فضّل الله بعضهم علی بعض
چونکہ مردوں کی برتری کی وجہ سے انہیں عورتوں کی سرپرستی کا حق دیاگیا ہے_
8_ اسلام کے نظام حقوق کا نظام تکوین کے ساتھ ہم آہنگ ہونا_
الرّجال قوّامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض
چونکہ خداوند متعال نے مردوں کی تکوینی برتری کی بنیاد پرانہیں عورتوں کی سرپرستی کا حق دیا ہے_
9_ لوگوں کی ایك دوسرے پر برتری کا سرچشمہ، فضل خداوند متعال ہے_

فضل الله بعضهم علی بعض
10_ عورتوں کے اخراجات، ان کے شوہروں کے اوپر ہیں_
و بما انفقوا من اموالهم
11_ مردوں کا اپنی بیویوں پر حق سرپرستی کی تشریع کا فلسفہ ان کی طرف سے ان کی زندگی کے اخراجات پورا کرنا ہے_
الرّجال قوّامون علی النساء ... و بما انفقوا من اموالهم
12_ خانوادہ کیلئے قواعد و ضوابط بنانے میں، تکوینی و تشریعی قوانین کو مدنظر رکھنا ضروری ہے_
الرّجال قوّامون علی النساء بما فضل الله ... و بما انفقوا
چونکہ خداوند متعال نے مردوں کیلئے سرپرستی کا حق قرار دینے کی توجیہ میں دو جہات کی تصریح فرمائي ہے_ ایك مردوں کی عورتوں پر برتری کہ جو ایك تکوینی مسئلہ ہے، دوسرا مرد کے اوپر نفقہ کی ذمہ داری جو ایك تشریعی حکم ہے_
13_ اچھی بیویاں، اپنے شوہروں کی مطیع و فرمانبردار ہیں_
فالصّا لحات قانتات
"قنوت"کا معنی دائمی اطاعت ہے کہ جس سے آیت کے بعد والے حصے (والتی تخافون ...) کے مطابق، شوہر کی اطاعت

مراد ہے_ بنابراين "الصالحات"سے مراد نيك و شائستہ بيوياں ہيں_ اس مفہوم كى تائيد امام باقر(ع) كے"قانتات" كے بارے ميں اس فرمان سے بھى ہوتى ہے يعنى "مطيعات" (1)اس سے مراد مطيع و فرمانبردار بيوياں ہيں_
14_ اچھى بيوياں، شوہروں كى عدم موجودگى ميں ان كے حقوق كى محافظ ہيں_
فالصّالحات ... حافظات للغيب
مذكورہ بالا مطلب ميں "حافظات"كا مفعول حكم اور موضوع كى مناسبت سے شوہروں كے حقوق كو قرار ديا گيا ہے اور "للغيب"ميں "لام'، "في"كے معنى ميں ليا گيا ہے_
15_ جو بيوياں تنہائي ميں اپنے آپ كو ہر قسم كى آلودگى سے محفوظ ركھتى ہيں وہى اچھى بيوياں ہيں_
فالصّالحات ... حافظات للغيب
يہ اس احتمال كى بنا پر ہے كہ "حافظات"كا مفعول "انفسهن"ہو_
16_ عورتوں كيلئے اپنے شوہر كى اطاعت كرنا اور ان كے حقوق كى حفاظت كرنا ضرورى ہے_
فالصالحات قانتات حافظات للغيب
17_ عورت كيلئے اپنے شوہر كى اطاعت كرنے اور اسكے حقوق كى حفاظت كرنے كى شرط يہ ہے كہ مرد بھي
----

1)تفسير قمى ج1 ص137، نورالثقلين ج1 ص477 ح 229.

اسكى زندگى كے اخراجات پورے كرتا ہو_
و بما انفقوا من اموالهم فالصّالحات قانتات حافظات
بظاہر "فالصّالحات ..."جملہ "الرجال ... بما انفقوا"پر مترتبہے_ بنابراين عورت كا شوہر كى اطاعت كرنا اس وقت ضرورى ہے كہ جب شوہر اسكى زندگى كے اخراجات پورے كر رہاہو_
18_ خانوادہ كى سلامتي; مرد كى سرپرستي، اس كى طرف سے زندگى كے اخراجات پورے كرنے اورعورت كى طرف سے شوہر كى اطاعت اور اسكے حقوق كى حفاظت كے مرہون منت ہے_
الرّجال قوّامون على النّساء ... و بما انفقوا ... فالصالحات قانتات حافظات
چونكہ اس آيت اور بعد والى آيات كے ذيل ميں فيملى كے اختلاف كى بحث كى گئي ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ يہ قوانين اور نصيحتيں خانوادہ كى سلامتى كو اختلاف و خطرات سے بچانے كيلئے پيش كى جارہى ہيں_
19_ مرد كى طرف سے عورت كے اخراجات كى ادائيگى اور سرپرستى كا حق ركھنے كے عوض، عورت كا فريضہ ہے كہ وہ شوہر كى اطاعت كرے اور اسكے حقوق كى حفاظت كرے_
الرجال قوّامون ... و بما انفقوا ... فالصّالحات قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله
"بما حفظ الله "سے وہ حقوق مراد ہيں جو خداوند متعال نے عورتوں كيلئے مقرر كئے ہيں اور ان كى ذمہ دارى مردوں پر ڈالى ہے_"بما حفظ" ميں "بائے مقابلہ"سے ظاہر ہوتا ہے كہ شوہروں كى اطاعت اور ان كے حقوق كى حفاظت، اس عہد و پيمان كے مقابلے ميں ہے كہ جو خداوند متعال نے شوہر كے ذمہ قرار ديئے ہيں_
20_ خداوند متعال خانوادگى قوانين بنانے كى وجہ سے، عورتوں كے حقوق كا محافظ ہے_
بما حفظ الله
"ما"سے عورتوں كے حقوق مراد ہيں جو خداوند متعال نے قوانين بناكر محفوظ كرديئے ہيں مثلاً زندگى كے اخراجات پورے كرنا _
21_ قوانين الہى كے اندر رہتے ہوئے، شوہر كى اطاعت كرنا اور اسكے حقوق كى حفاظت، عورت كى ذمہ دارى ہے_ *
قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله
يہ اس بنا پر ہے كہ "ما حفظ الله "سے قوانين الہى مراد ہوں اور "بما حفظ الله "ميں "بائ"مصاحبت كيلئے ہو تو آيت كا معنى يوں ہوگا_ عورتوں كو قوانين الہى كا لحاظ ركھتے ہوئے

481
اپنے شوہروں کی اطاعت اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنی چاہیئے_
22_ بیوی کی طرف سے شوہر کے حقوق کی رعایت نہ کرنا، نشوزہے_
الرّجال قوّامون ... قانتات ... واللاتی تخافون نشوزهُنّ
23_ عورت کے نشوز کو روکنے کیلئے پہلا قدم، اسے پند و نصیحت کرنا ہے_
واللاتی تخافون نشوزهن ّ فعظوهُنّص
24_ عورت کو نشوز سے روکنے کیلئے ایك طریقہ، شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ سونے سے پرہیز کرنا ہے_
واللاتی تخافون نشوزهنّص ... واهجروهنّ فی المضاجع
مذکورہ بالا مطلب میں " فی المضاجع " کو "واهجروهنّ"کے متعلق قرار دیا گیا ہے_
25_ شوہروں کے اوپر عورتوں کے حقوق میں سے ایك، ان کے ساتھ سوناہے_
واهجروهنّ فی المضاجع
گویاشوہروں کے اوپر بیویوں کے ساتھ ہم خوابی کو فرض قرار دیا گیا ہے_ اور نشوز کی صورت میں، اس ہم خوابی کو ترك کرنا جائز قرار دیا گیاہے_ جملہ "فلاتبغوا ..." عورتوں کی اطاعت کی صورت میں ہم خوابی کے ضروری ہونے کی تائید کرتا ہے_
26_ عورت کو نشوز سے روکنے کا آخری قدم، اسے مارنا ہے_
واللاتی تخافون نشوزهن ... واضربوهنّ
27_ عورت کی طرف سے نشوز کی علامتوں کا ظاہر ہونا، اسے اس کام سے روکنے کیلئے ضروری تدابیر (ہم خوابی کا ترك اور مارنا وغیرہ) اختیار کرنے کو جائز قرار دیتا ہے_
واللاتی تخافون نشوزهنّ ... واضربوهنّ
چونکہ موضوع حکم، نشوز کا خوف (تخافون) قرار دیا گیا ہے_ نہ کہ خود نشوز اور خوف نشوز سے مراد، نشوز کی علائم ہیں_
28_ گناہ اور مفاسد پیدا ہونے سے پہلے انہیں روکنے کیلئے ضروری تدابیر اور طریقے اختیار کرنا ضروری ہے_
واللاتی تخافون نشوزهنّ
اگرچہ آیت، عورتوں کے نشوز کے بارے میں ہے لیکن اس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اہل ایمان مفاسد کے وقوع سے پہلے ان کی چارہ جوئي کریں_
29_ عورت کو نشوز کے مرحلے تك پہنچنے سے روکنے کیلئے

482
ضروری تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے_
واللاتی تخافون نشوزهنّ ... واضربوهنّص
بظاہر مذکورہ طریقے کوئي خاص خصوصیت نہیں رکھتے بلکہ اصل مقصد عورت کو ناشزہ بننے سے روکنا ہے_ خواہ اس سے اسکے بعض حقوق ہی کیوں نہ ضائع ہوتے ہوں_
30_ ناشزہ عورتوں کے سلسلے میں پند و نصیحت، ہم خوابی کا ترك کرنا اور جسمانی تنبیہ اختیار کرنے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_
واللاتی تخافون نشوزهنّ فعظوهنّ واهجروهنّ فی المضاجع واضربوهنّ
31_ ناپسندیدہ کردار و رفتار کی اصلاح کیلئے جو طریقے اپنائے جاتے ہیں ان میں سے پند و نصیحت ، بے اعتنائي اور بدنی تنبیہ ہے_
واللاتی تخافون نشوزهنّ فعظوهنّ واهجروهن فی المضاجع واضربوهنّ
32_ ترتیب میں جسمانی تنبیہ کا استعمال اس وقت ہو کہ جب دوسرے مسالمت آمیز طریقے کارآمد ثابت نہ ہوں_*
تخافون نشوزهنّ فعظوهنّ و اهجروهنّ فی المضاجع واضربوهنّ
چونکہ مارنے کا حکم آخری مرحلے میں آیا ہے_ بنابرایں دوسرے طریقوں کی تاثیر کا احتمال ہو تو جسمانی تنبیہ سے گریز کیا جائے_

33_ عورت كى كجروى اور ناپسنديده طور طريقوں كى اصلاح كيلئے ايك مناسب راستہ اسكے احساسات سے استفاده كرنا ہے_
واهجروهنّ فى المضاجع
ہم خوابى كو ترك كرنا ايك احساساتى مسئلہ ہے جسے عورتوں كى اصلاح كے سلسلے ميں تجويز كيا گيا ہے_
34_ مرد كو كوئي حق نہيں كہ وه اپنى نيك اور مطيع بيوى كو اذيت و آزار پہنچائے_
واضربوهنّ فان اطعنكم فلاتبغوا عليهنّص سبيلاً
35_ عورت كى جسمانى تنبيہ اور اسكے ساتھ ہم خوابى كو ترك كرنے كى شرط يہ ہے كہ مرد كو عورت كے نشوز (نافرماني) كى اصلاح كى اميد ہو_*
واللاتى تخافون نشوزهنّ ... فان اطعنكم فلاتبغوا عليهن سبيلاً
چونكہ جملہ "فان اطعنكم" گذشتہ جملات پر متفرع ہے_اس سے يہ ظاہر ہوتا ہے كہ مذكوره طريقوں كا مقصد، عورت كو اطاعت كرنے پر مجبور كرنا ہے نہ يہ كہ جسمانى تنبيہ مقصد و ہدف ہے_

36_ عورت اپنے شوہر كى اطاعت نہ كرنے كى صورت ميں ناشزه ہے_
واللاتى تخافون نشوزهنّ ... فان اطعنكم فلاتبغوا عليهنّ سبيلاً
37_ خداوند متعال "عليّ"(بلند مرتبہ) اور "كبير" بزرگ و برتر ہے_
ان الله كان علياً كبيراً
38_ اپنى بيويوں كے حقوق كے سلسلے ميں تجاوز اور ظلم كرنے والے مردوں كو خداوند متعال كى طرف سے خبردار كيا جانا_
فلاتبغوا عليهنّ سبيلاً انّ الله كان علياً كبيراً
جملہ "انّ الله كان ..." متجاوز و ظالم شوہروں كو تہديد كر رہا ہے_
39_ خداوند متعال كى عظمت اور بلند مرتبہ ہونے كى طرف توجّہ سے، مردوں كيلئے اپنى بيويوں پر ظلم نہ كرنے كا راستہ ہموار ہوتا ہے_
فلاتبغوا ... انّ الله كان عليّاً كبيراً
40_ بستر ميں، اپنى بيوى سے مرد كى بے اعتنائي، اسكى عدم موافقت كو روكنے كا ايك طريقہ ہے_
واللاتى تخافون نشوزهنّ ... واهجروهنّ فى المضاجع
امام باقر(ع) نے "و اهجروهن فى المضاجع" كے بارے فرمايا: يحوّل ظهره اليها (1) يعنى اس كى طرف پيٹھ كركے سوئے_
41_ عورت كى عدم موافقت كو روكنے كيلئے، اسكى جسمانى تنبيہ ميں شدت اختيار كرنے سے پرہيز كرنا ضرورى ہے_
واللاتى تخافون نشوزهنّ ... واضربوهنّص
رسول خدا (ص) نے مذكوره بالا آيت كے بارے ميں فرمايا: ...واضربوهنّ ضرباً غيرمبرّح (2) انہيں مارو ليكن نہ شدت كے ساتھ_
42_ شوہر كى طرف سے، عورت كے تمام امور خود اسكے اوپر چھوڑ دينے كى ممانعت_
الرّجال قوّامون على النسائ
جو شخص اپنى بيوى كو كہے (امرك بيدك) "تيرے امور خود تيرے ہاتھ ميں ہيں) اسكے بارے ميں امام باقر(ع) سے پوچھا گيا تو آپ (ع) نے جواب ميں فرمايا: انّي يكون هذا والله يقول "الرّجال قوامون على النسائ"ليس هذا بش (3)يہ كيسے صحيح ہوسكتاہے جبكہ الله تعالى فرماتاہے: " الرجال قوامون على النسائ" يہ درست نہيں ہے_ مذكوره بالا مطلب ميں عورت
----

1)مجمع البيان ج3 ص69 نورالثقلين ج1 ص478 ح231.
2)تفسير طبرى جز5 ص67، 68، الدرالمنثور ج2 ص522.
3)تہذيب شيخ طوسى ج8 ص88 ح221، ب3، تفسير برهان ج1 ص367 ح1.

کے "امور"سے مراد وہ اختیارات ہیں جو مشترکہ زندگی میں عورت کی نسبت مرد کو حاصل ہیں_
----

(۳۵) وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقِ اللّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا

اوراگر دونوں كے در ميان اختلاف كا انديشہ ہے تو ايك حصكصم مرد كی طرف سے اور ايك عورت والوں ميں سے بھيجو پھروہ دونوں اصلاح چاہيں گے تو خدا ان كے در ميان ہم آہنگی پيدا كردے گا بيشك اللہ عليم بھی ہے اورخبير بھی _
1_ مياں بيوی كے درميان ناچاقی اور ناسازگاری كی علامتيں ظاہر ہونے كی صورت ميں ثالثی كيلئے فيصلہ كرنے والوں كاتقرر ضروری ہے_
و ان خفتم شقاق بينهما فصابْعصثُوا حكماً
"شقاق" كا معنی دشمنی اور اختلاف ہے_ مذكورہ بالا مطلبكی تائيد امام باقر(ع) كے اس فرمان سے ہوتی ہے : ... و اذا نشز الرجل مع نشوز المراة فهو الشقاق_ (1)جب مرد اور عورت دونوں ايك دوسرے سے نفرت كرنے لگيں تو يہ شقاق ہے_

2_ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کو روکنے، گھریلو ماحول کو سالم رکھنے اور اسکی حفاظت کرنے کیلئے کوشش کرنا ضروری ہے_
و ان خفتم شقاق بینھما فابعثواحکماً من اہلہ
و حکماً من اہلھا
3_ میاں بیوی کے گھریلو اختلافات کے سلسلے میں، معاشرے کے ہر فرد کا ذمہ دار اور جوابدہ ہونا_
و ان خفتم شقاق ... فابعثوا
بظاہر جملہ "فابعثوا"کے مخاطبین تمام مسلمان ہیں_
4_ میاں بیوی کے اختلافات کو حل کرنے کیلئے ان دونوں کے خاندانوں سے دو منصف افراد منتخب کر کے بھیجنا ضروری ہے_
----

1)تفسیر عیاشی ج1 ص240 ح122، تفسیر برھان ج1 ص368 ح7.

و ان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلھا
5_ میاں بیوی کے اختلاف کو حل کرنے اور ان کی گھر یلو زندگی کی سلامتی پر نظارت کرنے میں، میاں بیوی کے رشتہ داروں کی ذمہ داری زیادہ ہے_
فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلھا
6_ میاں بیوی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے درمیان اختلافات کے حل کیلئے آنے والے ثالث افراد کے فیصلے اور رائے کی اطاعت کریں_
و ان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلھا
اگر ثالث افراد کے حکم کی پیروی ضروری نہ ہوتی تو ان پر اختلافات کے حل کی ذمہ داری ڈالنا بے فائدہ ہوتا_ اسکے علاوہ کلمہ "حصکصمْ"بمعنی حکمکا انتخاب اطاعت کے ضروری ہونے کو ظاہر کرتا ہے_
7_ فیصلہ کرنے والے منصف افراد کو میاں بیوی میں جدائي یا صلح کا حکم کرنے یا ان دونوں میں سے کسی ایك پر شروط و قیود لگانے کا اختیار حاصل ہے_
و ان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلھا
کلمہ "حصکصمْ"سے ظاہر ہوتا ہے کہ ثالثی کرنے والے افراد ہر اس بنیاد پر فیصلہ کرسکتے ہیں جو میاں بیوی کی مصلحت میں ہو_
8_ اگر فیصلہ کرنے والے منصف میاں بیوی کے درمیان اصلاح کرنا چاہیں تو یہ ان دونوں میں موافقت کا باعث بنتاہے_
ان یریدا اصلاحاً یوّفق اللہ بینھما
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "یریدا"کے فاعل سے مراد حکمین ہوں_ اور "بینھما"کی ضمیر میاں بیوی کی طرف پلٹ رہی ہو_
9_ میاں بیوی کے درمیان صلح و موافقت برقرار ہونے کے سلسلے میں ارادہ الہی میں ، فیصلہ کرنے والوں کی اصلاح طلبی کا کردار_
ان یریدا اصلاحاً یوفّق اللہ بینہما
10_ میاں بیوی کی طرف سے اصلاح کی نیت، ان کے اختلافات کو حل کرنے میں فیصلہ کرنے والے افراد کی کامیابی کا باعث بنتی ہے_
و ان خفتم شقاق بینھما ... ان یریدا اصلاحاً یوفّق اللہ بینھما
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "یریدا"کی ضمیر، میاں بیوی کی طرف اور "بینھما"کی ضمیر حکمین کی طرف پلٹ رہی ہو_
11_ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ختم ہونے میں توفیق الہی خود ان دونوں کی طرف سے اصلاح کی نیت اور قصد سے مربوط ہے_

ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما
يہ اس بنا پر ہے کہ جب "يريدا"ميں فاعل مياں بيوی ہوں اور "هما" کی ضمير بھی انہی کی طرف پلٹ رہی ہو_
12_ مياں بيوی ميں صلح اور موافقت، توفيق الہی سے مربوط ہے_
ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما
13_ ايك دوسرے کے ساتھ موافقت آميز زندگی گذارنے کيلئے توفيق الہی سے بہرہ مند ہونے کی شرط يہ ہے کہ مياں بيوی بھی اپنے طور طريقوں کی اصلاح کی نيت رکھتے ہوں_*
ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما
14_ فيصلہ کرنے والوں کو،مياں بيوی کے درميان اصلاح کا ارادہ اور قصد کرنے کی ترغيب دلانا_
ان يريدا اصلاحاً يوفق الله بينهما
15_ توفيق الہی کے حصول ميں نيك نيتی کا کردار_
ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما
16_ خداوند متعال " عليم " (بہت جاننے والا) اور "خبير"(بہت زيادہ آگاہ) ہے_
ان الله کان عليماً خبيراً
17_ مياں بيوی کے تعلقات اور ان کی گھريلو زندگی سے متعلق قوانين کا منبع، خداوند متعال کا کامل علم اور دقيق آگاہی ہے_
الرجال قوّامون ... و ان خفتم ... ان ا لله کان عليماً خبيراً
18_ خداوند متعال کا انسانوں کی اندرونی خواہشات اور نيّات سے مکمل طور پر آگاہ ہونا_
ان يريدا اصلاحاً ... ان الله کان عليماً خبيراً
19_ مياں بيوی کی جُدائي يا صُلح کے بارے ميں منتخب شدہ منصفوں کا حکم اس وقت نافذ ہے جب مياں بيوی کی طرف سے انہيں، فيصلہ کرنے کا اختيار ديا گيا ہو_
فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلہا
امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آيت کے بارے ميں پوچھے گئے سوال کے جواب ميں فرمايا : ليس للحکمين ان يفرّقا حتي ان يستأمرا الرجل والمرا ة و يشترطا عليهما: ان شئنا جمعنا و ان شئنا فرّقنا(1)منصفوں کو يہ حق حاصل نہيں کہ وہ مياں بيوی کے درميان جدائي ڈاليں يہاں تك کہ ان دونوں سے اجازت لے ليں اور ان پر يہ شرط لگائيں کہ اگر ہم چاہيں گے تو تمہيں اکٹھا کرديں گے اور چاہيں گے تو تمہارے درميان جدائي ڈال ديں گے_
----

1)کافی ج6 ص146 ح2 نورالثقلين ج1 ص478 ح233 تفسير برهان ج1 ص367 ح1 تفسير عياشی ج1 ص241 ح126.

20_ مياں بيوی کی جدائي کے بارے ميں منتخب شدہ دو منصف افراد کا حکم اس وقت نافذہے جب دونوناس حکم پر متفق ہوں_
فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلها
امام صادق(ع) نے مياں بيوی کی جدائي سے متعلق حکمين ميں سے ايك کے حکم کے نفوذ کے بارے ميں فرمايا: لايکون تفريق حتي يجتمعا جميعاً علی التفريق فاذا اجتمعا علی التفريق جاز تفريقهما_ (1)اس وقت تك مياں بيوی کے درميان جدائي نہيں ہوگی جب تك دونوں منصف جدائي پر متفق نہ ہوں اگر متفق ہوجائيں تو جدائي ہوجائے گي_
21_ حاکم کا فرض ہے کہ وہ مياں بيوی کے اختلاف کو حل کرنے کيلئے دو منصف افراد کا انتخاب کرے_
فابعثوا حکماً
آئمہ معصومين(ع) سے آيت کے مخاطب کے تعيّن کے متعلق منقول ہے : هو السلطان الّذی يترافعان اليہ_ (2)اس سے مراد وہ حاکم ہے جس کی طرف جھگڑے کے حل کيلئے رجوع کريں_

22_ معاشرے کے تمام اختلافی مسائل کے حل کیلئے منصف کے انتخاب کا جواز_
فابعثوا حکماً من اہلہ
امام باقر (ع) نے خوارج کے اس اعتراض کے جواب میں کہ جو انھوں نے امیر المؤمنین (ع) کی جانب سے حکمیت کے قبول کرنے کے بارے میں کیا اور نصب حکم کے جواز پر دلیل کے طور پر فرمایا : حکم اللہ تعالی فی شریعة نبیّہ رجلین من خلقہ فقال جل اسمہ : فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلہا ... (3) اللہ نے اپنے نبی کی شریعت میں اپنی مخلوق میں سے دو مردوں کو حکم بنایا ہے _ چنانچہ فرماتاہے: " فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلہا ..."

اختلاف:
حکمیت میں اختلاف 4، 6، 10;اختلاف کے حل کے اسباب 22
اسماء و صفات:
خبیر، 16، علیم، 16
صلاح:
اصلاح ذات البین 3، 4، 6، 7، 8، 9، 10، 11،12، 14، 19، 20، 21;اصلاح کا پیش خیمہ11;اصلاح کی تشویق 14
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا ارادہ 9; اللہ تعالی کا علم 17; اللہ تعالی کا علم غیب 18;اللہ تعالی کی توفیق 11، 12، 13، 15
خانوادہ:
خانوادگی روابط17; خانوادہ کی اہمیت 2، 3 ;خانوادہ کے احکام 2، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 17;خانوادہ کے اختلاف کا حل 1، 3، 4، 5، 6، 7، 10، 13، 19 ،20،21; خانوادہ میں اختلاف 8، 9 ; خانوادہ میں اصلاح 5، 8،
----

1)کافی ج6 ص147 ح4 نورالثقلین ج1 ص478 ح235
2)تفسیر تبیان ج3 ص192 مجمع البیان ج3 ص70.
3)احتجاج طبرسی ج2 ص58، نورالثقلین ج1 ص479 ح239.

490
9، 12، 13، 14 ;خانوادہ میں حکمیت 1 ;خانوادہ میں ناسازگاری 2
راہبر :
رہبر کی ذمہ داری 21
روایت: 19، 20، 12، 22
عزیزو اقارب:
عزیز و اقارب کی ذمہ داري5
قاضی تحکیم(ثالث): 4، 6، 8، 9، 10، 14
قاضی تحکیم کا حکم 19، 20;قاضی تحکیم کا کردار 21، 22;قاضی تحکیم کے اختیارات 7، 19
معاشرہ :
معاشرے کی ذمہ داری 3
نیت:
نیت کا علم 18;نیت کا کردار 15

(۳۶) وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ ا للّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُورًا
اور اللہ کی عبادت کرو او رکسی شے کو اس کاشریك نہ بناؤاور والدین کے ساتھ نیك برتاؤ کرو اورقرابتداروں کے ساتھ اور

يتيموں ،مسكينوں ،قريب كے ہمسايہ ،دور كے ہمسايہ ، پہلونشين، مسافر غربت زده ، غلام و كنيز سب كے ساتھ نيك برتاؤ كرو كہ اللہ مغرور او رمتكبر لوگوں كوپسند نہيں كرتا _
1_ خداوند متعال كى عبادت كرنے اور ہر قسم كے شرك سے دور رہنا ضرورى ہے_
و اعبدوا اللہ و لاتشركوا بہ شيئاً
2_ خداوند متعال كى عبادت كاخالصانہ اور ہر قسم كے

شرك كى آلودگى سے پاك ہونا ضرورى ہے_
و اعبدوا اللہ و لاتشركوا بہ شيئاً
3_ گھريلو زندگى ميں الہى احكام و قوانين كو برقرار كرنے اور مياں بيوى كے ناچاقى سے دور رہنے سے، عبادت خداوند متعال كا راستہ ہموار ہوتا ہے* _
الرّجال قوامون ... و ان خفتم ... و اعبدوا اللہ
گھريلوزندگى سے متعلق احكام بيان كرنے كے بعد خداوند متعال كى عبادت و پرستش كا حكم، اس بات كى طرف اشاره ہے كہ خداوند متعال كى خالصانہ عبادت، گھريلو تعلقات كے صحيح طور پر منظم ہونے كے بعد ہى امكان پذير ہے_
4_ گھريلو زندگى اور مياں بيوى كے تعلقات سے متعلق الہى قوانين پر عمل كرنا،عبادت خداوند متعال ہے_*
الرّجال قوّامون ... فان اطعنكم فلاتبغوا ... و ان خفتم ... و اعبدوا اللہ
گذشتہ آيات اور مذكوره آيت ميں ارتباط كے مطابق كہا جاسكتا ہے كہ عبادت كے مصاديق ميں سے ايك، ان قوانين پر عمل كرنا ہے جو گذشتہ آيات ميں بيان ہوئے ہيں_
5_ خداوند متعال كى خالصانہ عبادت اور ہر قسم كے شرك سے اجتناب كرنے سے ازدواجى زندگى كو ہرقسم كى ناچاقى سے دور ركھا جاسكتا ہے_*
و ان خفتم شقاق بينهما ... و اعبدوا اللہ
آيات كے درميان ارتباط برقرار كرنے سے يہ احتمال ديا جاسكتا ہے كہ مذكوره آيت درحقيقت ايك راه حل بيان كررہى ہے كہ جس سے مياں بيوى كے درميان ناچاقى كو روكا جاسكتا ہے_
6_ اولاد كيلئے ضرورى ہے كہ وه اپنے ماں باپ كے ساتھ نيكى كريں_
و بالوالدين احساناً
7_ ماں باپ كے ساتھ نيك سلوك كرنا خاص مقام و مرتبہ ركھتاہے_
و اعبدوا اللہ و لاتشركوا بہ شيئاً و بالوالدين احساناً
عبادت خدا كے فرمان كے بعد نيكى كا حكم، ظاہر كرتا ہے كہ خداوند متعال كى بارگاه ميں ماں باپ كے ساتھ نيكى كرنے كى كتنى اہميت ہے_
8_ رشتہ داروں، يتيموں اور درمانده افراد كے ساتھ نيكى كرنا ضرورى ہے _
و بالوالدين احساناً و بذى القربي واليتامي والمساكين
9_ ماں باپ كے ساتھ نيكى رشتہ داروں كے ساتھ نيكى سے ترجيح ركھتى ہے _

و بالوالدين احساناً و بذى القربي
10_ رشتہ داروں كے ساتھ نيكى دوسروں كے ساتھ نيكى كرنے سے ترجيح ركھتى ہے_
و بذى القربي و اليتامي ... و ما ملكت ايمانكم
11_ دور و نزديك كے ہمسايوں، دوستوں اور ساتھيوں كے ساتھ نيكى كرنا ضرورى ہے_
احساناً ... والجار ذى القربي والْجار الْجُنُب والصاحب بالجنب
مذكوره بالا مطلبميں ہمسائے كى دورى و نزديكي، اسكے گھر كى دورى و نزديكى كے لحاظ سے ہے_ ياد رہے كہ "جنب"كا معنى پہلو ہے اور اس سے نزديكى ساتھى اور دوست مراد ہيں_
12_ ہم مذہب اور غيرہم مذہب پڑوسيوں كے ساتھ نيكى كرنا ضرورى ہے_*

والجار ذی القربي والجار الجنب
بعض کی رائے ہے کہ ہمسائے کا نزديك ہونا جو کہ "جار ذی القربي"سے ماخوذ ہے اور اس کا دور ہونا جو "الجار الجنب"سے لیا گیا ہے، دونوں دین اور مذہب کے لحاظ سے ہے _
13_ دوسرے عام ہمسایوں کی نسبت رشتہ دار ہمسایوں سے نیکی کرنا اولویت رکھتا ہے_
والجار ذی القربي والجار الجنب
بعض نے کلمہ "ذی القربي" کو رشتہ دار کے معنی میں اور "والجنب" کو قرینہ مقابل سے، غیررشتہ دار کے معنی میں لیا ہے_
14_ ما تحت لوگوں، کنیزوں، غلاموں اور درماندہ افرادکے ساتھنیکی کرنا ضروری ہے_
احساناً ... و ابن السبیل و ما ملکت ایمانکم
ابن سبیل (راستے کا بیٹا) اصطلاح میں اس مسافر کو کہتے ہیں جو اپنا زاد و توشہ ہاتھ سے کھو بیٹھا ہو اور مجبور ہوگیا ہو_
15_ ایتام کے ساتھ نیکی کرنااور ماں باپ کے بعد انہیں اولیت دینا ضروری ہے_
و بالوالدین احساناً و بذی القربي والیتامي
16_ خداوند متعال، اکڑنے اور فخر کرنے والونکو دوست نہیں رکھتا_
ان الله لا یحبّ من کان مختالاً فخوراً
"مختال"مادہ "خیال"سے ہے اور اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنے خیالات و اوھام کی بنیاد پر اپنے آپ کو ایك بڑی شخصیت سمجھتا ہے اور کبرو غرور میں مبتلا ہوجاتاہے_اور "فخور" اسے کہتے ہیں جو اپنے اوپر زیادہ گھمنڈ کرتا ہے_

17_ اکڑفوں اور فخر و غرور کا ناپسندیدہ خصائل میں سے ہونا_
ان الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً
18_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے تکبر و غرور کے ساتھ ملتے ہیں_
و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً
19_ اپنے ماں، باپ، رشتہ داروں، ہمسایوں اور ماتحتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے ذریعے محبت الہی کے حصول کا راستہ ہموار ہوتا ہے_
و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً
"مختالاً فخوراً"کے مورد نظر مصادیق میں سے ایك، ماں باپ وغیرہ کے ساتھ نیکی نہ کرنا ہے_پس نیکی نہ کرنا محبت الہی سے محرومیت اور نیکی کرنا محبت الہی کا سببہے_
20_ یتیموں، ضرورت مندوں اور درماندہ افرادسے نیکی کرنا، محبت الہی کے حصول کا راستہ ہموار کرتا ہے_
والیتامي والمساکین وابن السبیل ... ان الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً
21_ تکبر و غرور ; عبادت، بندگي خدا اور دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے سے مانع ہے_
و اعبدوا الله ... و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً
22_ دوسروں سے نیکي، خداوند متعال کی اطاعت کی خاطر ہو نہ کہ تکبر و فخر کی خاطر_
و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً
جملہ "ان الله ..." ہوسکتا ہے عبادت اور نیکی کرنے والوں کیلئے ایك تنبیہ ہو کہ مبادا اپنی عبادت اور نیکیکو فخر و غرور کے ساتھ ضائع کردیں اور محبوبان الہی کے گروہ سے خارج ہوجائیں_
23_ اجتماعی روابط میں حُسن معاشرت ضروری ہے_
و بالوالدین احساناً ... و ما ملکت ایمانکم

ابن السبیل :
ابن السبیل سے نیکی 14، 20

معاشرت:
معاشرت کے آداب 23

معاشرہ :
معاشرتی روابط 33
نیکی کرنا:
نیکی کرنے کی اہمیت 7، 8; نیکی کرنے کے آداب 22 ; نیکی کرنے کے اثرات 19،20 ; نیکی کرنے کے موانع 21; نیکی کرنے میں اولویت 9،10، 11، 13، 15;نیکی کرنے میں تکبر، 22;نیکی کرنے میں تفاخر 22
والدین:
والدین سے نیکي6، 7، 9، 15، 19
ہمسایہ:
ہمسایہ سے نیکی 11، 12، 13، 19
یتیم:
یتیم سے نیکی 8، 15، 20

(٣٧) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا

جو خودبھی بخل کرتے ہیناو ردوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیناور جو کچھ خدا نے اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے اس پرپردہ ڈالتے ہیں اور ہم نے کافروں کے واسطے رسواکن عذاب مہیّا کررکھا ہے_
1_ بخیل افراد، محبت خداوند متعال سے محروم ہیں_
ان الله لایحبّ ... الّذین یبخلون
2_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو دوسروں کو بخل اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں_
ان الله لایحبّ ... الّذین یبخلون و یامرون النّاس بالبخل
3_ بخل کرنا اور دوسروں کو بُخل کی دعوت دینا، تکبر اور غرور کے اثرات میں سے ہے_
ان الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً ...

الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل
4_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو نیکی کرنے کو ترك کرنے کی خاطر، اپنی خداداد نعمتوں کو پنہاں کرتے ہیں_
و بالوالدین احساناً ... و یکتمون ما اتیهم من فضله
5_ الہی نعمتوں کو چھپانا اور اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرنا، نیکی کرنے کو ترك کرنے کیلئے بخیلوں کا ایك حیلہ و بہانہ ہے_
الذین یبخلون ... و یکتمون ما اتیهم الله من فضله
6_ انسان کے مال و دولت کا سرچشمہ فضل الہی ہے_
ما اتیهم الله من فضله

7_ نعمتوں سے انسان کے بہره مند ہونے میں فضل الہی کے نقش کی طرف توجّہ سے بخل اور مال و دولت کو پنہان کرنے کی قباحت و برائي ظاہر ہوتی ہے_
الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل و یکتمون ما اتیهم الله من فضله
8_ بخل اختیار کرنے والوں اور دوسروں کو بخل کا حکم دینے والوں کیلئے ذلت آمیز عذاب ہے_
الذین یبخلون ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً
آیت میں کافرین سے مراد یا توبالخصوص بخیل اور بخل کا حکم دینے والے افراد ہیں یا پھر یہ کافرین کا مورد نظر مصداق ہے_
9_ جو لوگ نیکی کرنے سے بچنے کی خاطر اپنی خداداد نعمتوں کو چھپاتے ہیں، ان کیلئے ذلت آمیز عذاب ہے_
و یکتمون ما اتیهم الله من فضله و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً
10_ بخل کرنا، دوسروں کو بخل کا حکم دینا اور خداداد نعمتوں کو چھپانا کفر اختیار کرنے کا راستہ ہموار کرتا ہے_
الّذین یبخلون ... اعتدنا للکافرین
کافر پر بخیل اور ... کا اطلاق یا تو اس وجہ سے ہے کہ بخیل حقیقتاً کافر ہے یا اس بات کی طرف متوجّہ کرنا ہے کہ بخل و کنجوسی کا انجام کفر ہے_
11_ جو لوگ نیکی کرنے سے بچنے کی خاطر، نعمات الہی کو چھپاتے ہیں وہ کافر ہیں_
الذین یبخلون ... و یکتمون ما اتیهم الله ... و اعتدنا للکافرین
12_ بخیل افراد اور لوگوں کو بخل کی دعوت دینے والے کافر ہیں_

الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل ... و اعتدنا للکافرین
13_ بخل اور لوگوں کو اسکی دعوت دینے کی حرمت_
الذین یبخلون و یامرون النّاس بالبخل ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً
14_ نیکی کرنے سے بچنے کی خاطر، نعمات الہی کو چھپانے کی حرمت_
و یکتمون ما اتیهم الله من فضله و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً
15_ عذاب الہی کی گوناگوں انواع و اقسام ہیں_*
و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً
عذاب کو صفت "مهین"سے متصف کرنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ عذاب اپنا وجود واحد رکھنے کے باوجود مختلف چہروں کا حامل ہے یا اسکی گوناگوں اقسام ہیں کہ بعض "مهین"اور بعض "الیم" وغیره ہیں_
16_ گناہگاروں کا عذاب ان کے گناه کے مطابق ہوگا_
لایحبّ من کان مختالاً فخوراً ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً
عذاب کو ذلت آمیز کہنا اور اسے متکبرین و فخر کرنے والوں کیلئے قرار دینا، عذاب الہی کی گناہگاروں کے گناه کے ساتھ مطابقت و تناسب کی حکایت کر رہا ہے_
17_ بخل اختیار کرنا، نعمات الہی کا کفران ہے_
الذین یبخلون ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً
کافر کے لغوی معنی (ناسپاس) کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ کفار سے ناشکر ے و نا سپاس لوگ مراد ہیں اور آیت میں اس کا مصداق، یہی بخیل لوگ ہیں_

احکام: 13، 14
الله تعالی:
الله تعالی کا عذاب 15; الله تعالی کا فضل 6، 7; الله تعالی کی محبت1، 2، 4
بخل:
بخل کا پیش خیمہ 3; بخل کی حرمت 13;بخل کی دعوت 2، 3، 8، 10، 12، 13;بخل کی قباحت 7;بخل کے اثرات 12، 17
بخیل:

498

499

(٣٨) وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَـاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاء قِرِينًا

اور جو لوگ اپنے اموال كولوگوں كودكھانے كے لئے خرچ كرتے ہيں او راللہ وآخرت پر ايمان نہيں ركھتے ہيں انھيں معلوم ہونا چاہيئے كہ جس كا شيطان ساتھى ہو جائے وه بدترين ساتھى ہے _

1_ خداوند متعال ان لوگوں كو دوست نہيں ركھتا جو دكھاوے اور رياكارى كيلئے راه خدا ميں خرچ كرتے ہيں_
ان الله لايحبّ من كان مختالاً فخوراً ... والّذين ينفقون اموالهم رئاء الناس
مندرجہ بالا مطلب ميں "الذين ينفقون"كو "الذين يبخلون"پر عطف كيا گيا ہے_ بنابراايں يہ "مختال" اور "فخور"كى ايك صفت ہے_

2_ رياكارى كى حرمت_
و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً _والّذين ينفقون اموالهم رئاء الناس
اگر "الّذين ينفقون"كا "الكافرين"پر عطف كيا جائے تو رياكاروں كو عذاب كى تہديد كى گئي ہے اور عذاب كى تہديد، حرمت كى علامت ہے_

3_ رياكار انفاق كرنے والوں كى سزا، ذلت آميز عذاب الہى ہے_
و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً _ والذين ينفقون اموالهم رئاء الناس
يہ اس بنا پر ہے كہ "الذين"، "الكافرين" پر عطف ہو_
4_ انفاق كى قدر و قيمت كى شرط، خلوص ہے_
و الذين ينفقون اموالهم رئاء الناس
5_ انفاق ميں رياكاري، تكبر و غرور كے اثرات ميں سے ہے *_
ان الله لايحبّ من كان مختالاً فخوراً ... والذين ينفقون اموالهم رئاء الناس

500
6_ بخيل افراد كا رياكارى كى بنا پر انفاق كرنا_
الذين يبخلون ... والذين ينفقون اموالهم رئاء الناس
"مختالاً فخوراً"كى توصيف ايك طرف بخل و كنجوسى سے كرنا اور دوسرى طرف رياكارانہ انفاق سے، اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ بخيل افراد اگر انفاق كرتے بھى ہيں تو رياكارى اور دكھاوے كيلئے كرتے ہيں_
7_ رياكار افراد خدا اور قيامت پر حقيقى ايمان نہيں ركھتے_
والذين ينفقون اموالهم رئاء الناس و لايؤمنون بالله و لاباليوم الآخر
ہوسكتا ہے جملہ "ولايؤمنون"، جملہ "ينفقون ..."كى تفسير و توضيح ہو اور "الّذين" كا تكرار نہ ہونا اس معنى كى تائيد ہوسكتا ہے_
8_ خدا اور قيامت پر ايمان نہ ركھنے كى سزا، ذليل كرنے والا عذاب ہے_
اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً _والذين ... لايومنون بالله و لاباليوم الآخر
9_ قيامت اور الہى وعدوں پر ايمان نہ ركھنا، رياكارى كا سرچشمہ ہے_
رئاء الناس و لايؤمنون بالله و لاباليوم الآخر
يہ اس احتمال كى بنا پرہے كہ " الذين لايؤمنون" رياكارانہ انفاق كى علت و سبب كو بيان كر رہاہو_
10_ خدا اور قياميت پر ايمان كے ساتھ، تكبر و غرور كا ناسازگار ہونا_
لايحبّ من كان مختالاً فخوراً ... والذين ... و لايؤمنون بالله و لاباليوم الآخر
مذكورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے كہ "الذين ... لايؤمنون" كاجملہ "الذين يبخلون"پر عطف اور "مختالاً فخوراً" كى توصيف بيان كرنے كيلئے ہو_ يعنى فخر كرنے والے متكبرين خدا اور قيامت پر حقيقى ايمان نہيں ركھتے_
11_ شيطان; رياكاروں، متكبروں اور بخيلوں كے ہمراہ ہے_
الذين يبخلون ... والذين ينفقون اموالهم رئاء الناس ... و من يكن الشيطان لہ قريناً
"من يكن ..."سے تمام وہ لوگ مراد ہيں جن كى اس آيت اور گذشتہ آيت ميں مذمت كى گئي ہے_
12_ تكبر، بخل اور رياكاري، انسان كے ساتھ شيطان كى ہمراہى كا نتيجہ ہے_
مختالاً فخوراً _ الذين يبخلون ... و الذين ينفقون اموالهم رئاء الناس ... و من يكن الشيطان لہ قريناً

501
بظاہر جملہ "من يكن ..." اس آيت اور گذشتہ آيات ميں مذكورہ صفات كى علت و سبب كا بيان ہے_
13_ خدا اور قيامت پر ايمان سے خالى دل، شيطان كا گھر ہے_
لايؤمنون بالله و لاباليوم الآخر و من يكن الشيطان لہ قريناً
14_ شيطان، انتہائي بُرا اور منحوس ساتھى ہے_
و من يكن الشيطان لہ قريناً فساء قريناً
15_ انسان كے اعمال و كردار اور اسكى روح و جان ميں ہمراہى اورہمدم كا كردار_
والذين ينفقون اموالهم رئاء الناس ... و من يكن الشيطان لہ قريناً فساء قريناً

احكام: 2

(۳۹) وَمَاذَا عَلَيْہِمْ لَوْ آمَنُواْ بِاللّہِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقَہُمُ اللّہُ وَكَانَ اللّہُ بِہِم عَلِيمًا
ان كا كيا نقصان ہے اگر يہ اللہ او رآخرت پر ايمان لے آئيناو رجو اللہ نے بطور رزق ديا ہے اسے اس كى راہ ميں خرچ كريناو راللہ ہر ايك كوخوب جانتا ہے _
1_ خدا تعالى و قيامت پر ايمان اور انفاق سے انسان كو كسى قسم كا خسارہ اور ضرر نہيں ہوتا_
و ماذا عليهم لو امنوا بالله و اليوم الآخر و انفقوا
2_ بنى آدم كو اپنى بے ايمانى اور بخل و كنجوسى كے علل و اسباب كے بارے ميں غوروفكر كرنے كى ترغيب_*
ماذا عليهم لو امنوا بالله و اليوم الآخر

وانفقوا
3_ بخل اور رياكاري، خدا و قيامت كے بارے مينكفر و انكار كى علامت ہے_
الذين يبخلون ... و ماذا عليهم لو آمنوا بالله و اليوم الآخر و انفقوا
"عليهم"كى ضمير "الذين يبخلون"كى طرف پلٹ رہى ہے_
4_انفاق كى قدر و قيمت ، خدا اور قيامت پر ايمان ركھنے سے مشروط ہے_
ماذا عليہم لو امنوا باللہ و اليوم الآخر و انفقوا
اسكے باوجود كہ گذشتہ آيات ميں انفاق اور اس سے متعلق مسائل كے بارے ميں بحث كى گئي ہے يہاں انفاق كے امر سے پہلے خدا اور قيامت پر ايمان كى بات كرنا ہوسكتا ہے مذكورہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہو_
5_ جو كچھ بھى انسان كے پاس ہے، رزق الہى ہے_
وانفقوا مما رزقهم الله
6_ مال و ثروت كے خداداد ہونے كى طرف توجّہ كرنا انفاق كو آسان بناديتا ہے اور بخل كا علاج كرتا ہے_
الذين يبخلون ... وانفقوا مما رزقهم الله
اس حقيقت كو بيان كرنے كا مقصد كہ انسان كے پاس موجود مال و دولت خداوند متعال كا عطا كردہ ہے (رزقهم الله) يہ ہے كہ انسان كو راہ خدا ميں انفاق كرنے كى ترغيب دلائي جائے اور بخل كى آلودگى سے اسے بچايا جائے_
7_ خداوند متعال كا انسان كے باطن اور دل سے مكمل طور پر آگاہ ہونا_
و كان الله بهم عليماً
8_ خداوند متعال كا انفاق كرنے والے مؤمنين، رياكار لوگوں اور كفر پيشہ بخيلوں سے كامل طور پر آگاہ ہونا_
و كان الله بهم عليماً
9_ خداوند متعال ، بخيلوں اور رياكاروں كو سزا دينے والا اور اخلاص كے ساتھ انفاق كرنے والوں كو اجر و ثواب عطا كرنے والا ہے_
الذين يبخلون ... وانفقوا ... و كان الله بهم عليماً
ايمان و بخل كے بيان كے بعد خداوندمتعال كے علم و آگاہى كو بيان كرنے كا مقصد بخيلوں اور رياكاروں كو سزا كى تہديد كرنا اور انفاق كرنے والے مؤمنين كو اجر و ثواب كى نويد سنانا ہے_

الله تعالیپر ایمان 1، 4;ایمان کے اثرات 1;قیامت پر ایمان 1، 4
بخل:
بخل کا منبع 2; بخل کے اثرات 3;بخل کے علاج کا طریقہ 6
بخیل:
بخیل کا ریاکاری کرنا 8;بخیل کا کفر 8;بخیل کی سزا 9
تعقل:
تعقل کی تشویق 2
ریا:
ریا کے اثرات 3
ریاکار:
ریاکار کی سزا 9
شرعی فریضہ:
شرعی فرائض کو آسان بنانے کا طریقہ 6
قدر و قیمت:
قدر و قیمت کا معیار 4
کفر:
خدا کے بارے میں کفر 3; قیامت کے بارے مینکفر 3;کفر کا منبع2;کفر کے اثرات 3، کفر کے علائم 3
مخلصین:
مخلصین کا اجر 9
مؤمنین:
مؤمنین کا انفاق 8
نعمت:
ذکر نعمت کے اثرات 6;نعمت کا سرچشمہ 6

(۴۰) إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا

اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا _انسان کے پاس نیکی ہوتی ہے تواسے دو گنا کردیتاہے اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا کرتا ہے _

1_ خداوند متعال کسی پر بھی ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتا_
ان اللہ لایظلم مثقال ذرة
"مثقال"کا معنی وزن ہے اور "ذرّة"چھوٹی سی چیونٹی کو یا ہوا میں معلق غبار کو کہتے ہیں_
2_ دوسروں پر ظلم و ستم، جس قدر بھی ہو ناروا ہے_
ان ّ اللہ لایظلم مثقال ذرّة
3_ خداوند متعال کا معمولی اور ناچیزترین اعمال سے مکمل آگاہی رکھنا، الہی جزا و سزا میں عدل و انصاف کی ضمانت فراہم کرتا ہے_
کان اللہ بهم علیماً_ انّ اللہ لایظلم مثقال ذرّة

بظاہر جملہ "انّ اللہ ..." خداوند متعال كے علم و آگاہی كانتيجہ ہے_ يعنی چونكہ خداوند متعال تمام جہات سے آگاہ ہے لہٰذا ظلم نہيں كرتا_ كيونكہ ظلم كی ايك وجہ جہالتہے_
4_ بخيلوں اور رياكاروں كی سزا (عذاب، محبت خدا سے محروميت اور شيطان كی ہمراہي) خود ان كے عمل كا نتيجہ ہے نہ كہ خداوند متعال كی طرف سے ان پر ظلم و ستم _
ان اللہ لايحبّ ... الّذين يبخلون ... والذين ينفقون اموالہم رئاء الناس ... و من يكن الشيطان لہ قريناً ... انّ اللہ لايظلم مثقال ذرّة
ہوسكتا ہے جملہ "انّ اللہ ..."اس سوال كا جواب ہو كہ خداوند متعال لوگوں كو عذاب وغيره ميں كيوں مبتلا كرتا ہے؟ خداوند متعال فرماتا ہے، يہ عذاب، ظلم و ستم نہيں بلكہ خود بخيلوں كے كردار و اعمال كا نتيجہ ہے_
5_ الہی جزا و سزا كا عادلانہ اور ہر قسم كے ظلم و ستم سے

506
پاك ہونا_
ان اللہ لايظلم مثقال ذرة و ان تك حسنة يضاعفها
جملہ "و ان تك حسنة" ايك مقدر جملے پر عطف ہے يعنی "ان تك سيئةً فلايجزى الا مثلہا و ان تك حسنة ..."
6_ نيك اعمال خواہ كتنے ہی كم ہوں، خداوند متعال ان كی كئي گنا جزا ديتا ہے_
و ان تك حسنة يضاعفہا
"تك"ميں "هيص"كی ضمير "مثقال"كی طرف لوٹ رہی ہے_ چونكہ "تك" كی خبر يعنی "حسنةً"مؤنث ہے_ لہٰذا اس كا فعل بھی مؤنث صورت ميں لايا گيا ہے_
7_ دوسروں كے نيك اعمال خواہ كم ہی كيوں نہ ہوں، انہيں نظرانداز كرنا صحيح نہيں_
و ان تك حسنة يضاعفها
8_ خداوند متعال اپنے لطف و عنايت سے ہر نيك عمل كا اجر عظيم عطا كرے گا_
و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنہ اجراً عظيماً
لطف و عنايت، كلمہ "من لدنہ"سے اخذ كيا گيا ہے_
9_ انسان كے نيك اعمال كے نتيجہ ميں، اسے دنيا و آخرت ميں اجر الہی حاصل ہونا_*
و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنہ اجراً عظيماً
يہ اس احتمال كی بناپرہے جب "يضاعفها" سے دنيوی اجر مراد ہو اور "يؤت من لدنہ ..."سے اُخروی اجر و ثواب_
10_ ايمان اور انفاق ايك ايسی نيكی ہے جو كتنی ہی كم كيوں نہ ہو خداوند متعال اس كا اجر عظيم عطا فرمائے گا_
ماذا عليهم لو امنوا باللہ و اليوم الآخر و انفقوا ... و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنہ اجراً عظيماً
گذشتہ آيت كے مطابق "حسنة"كے مورد نظرمصاديق ميں سے ايك ايمان اور انفاق ہے_
11_ لوگوں كو نيكی كرنے كی ترغيب دلانے كی خاطر اجر و ثواب كا وعده دينا، قرآنی روش ہے_
و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنہ اجراً عظيماً
12_ بخل اور نيكی نہ كرنے كے معالجہ كيلئے انسان كو متوجّہ رہنا چاہيئے كہ خداوند متعال چھوٹے سے چھوٹے انفاق سے آگاہ ہے اور انفاق كرنے والوں كو عظيم اجر عطا كرتا ہے_

507
وانفقوا ... و كان اللہ بهم عليماً ان اللہ لايظلم مثقال ذرة و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنہ اجراً عظيماً
13_ خداوند متعال كا اجر عظيم، انفاق كرنے والوں كے خسارے اور نقصان كی تلافی ہے _
و ماذا عليهم لو ... انفقوا ... و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنہ اجراً عظيماً
ہوسكتا ہے جملہ "يضاعفها و يؤت من لدنہ اجراً عظيماً"اس خيال و توہم كا جواب ہو كہ انفاق مالي، خسارے كا باعث بنتا ہے_

اجر :
اجر كا وعده 11;اجر كی ضمانت 3;اجر كے مراتب 8، 10، 12 ، 13; اجر ميں عدل و انصاف3;كئي گنا اجر 6

(۴۱) فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَـؤُلاء شَهِيدًا
اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہرامت کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے او رپیغمبر آپ کو ان سب کا گواہ بنا کر بلائیں گے _
1_ ہر امت اپنے اعمال پر ایك گواہ اور ناظر رکھتی ہے_

فكيف اذا جئنا من كل امّة بشہيد
2_ خداوند متعال قيامت كے دن، امتوں كے گواہوں اور ناظروں كو گواہى كيلئے طلب كرے گا_
فكيف اذا جئنا من كل امة بشہيد
3_ انبيائے كرام (ع) اپنى امتوں كے گواہ ہيں_
فكيف اذا جئنا من كل امّة بشہيد
مفسرين كے بقول "شہيد"سے مراد ہر امت كا پيغمبرہے_ آيت كا بعد والا حصہ اس مطلب كى تائيد كرر ہا ہے_ مذكورہ بالا مطلب كى تائيد امير المؤمنين (ع) كے اس قول سے بھى ہوتى ہے جو آپ(ع) نے محشر كے مقامات كے بيان كے ضمن ميں فرمايا: ...فيقوم الرسل(ع) فيشهدون فى هذه المواطن فذلك قولہ "فكيف اذا جئنا من كل امّة بشہيد" (1) پس انبياء (ع) اٹھيں گے اور ان مقامات ميں گواہى ديں گے اور اللہ تعالى كے اس فرمان " فكيف اذا جئنا من كل امة بشہيد" سے يہى مراد ہے_
------

1) توحيد صدوق ج5 ص 261 ، ب 36 ; نورالثقلين ج1 ص 481 ح 254.

4_ روز قيامت، خدا اور قيامت كے بارے ميں كفر اختيار كرنے والے، رياكار اور بخيل افراد كى رسوائي اور بُرى حالت _
الذين يبخلون ... فكيف اذا جئنا من كل امة بشہيد
5_ پيغمبراكرم(ص) اپنى امت كے گواہ ہيں_
و جئنا بك على هؤلاء شہيداً
مذكورہ بالا مفہوم ميں "ہولائ" مسلمانوں اور امت پيغمبر(ص) كى طرف اشارہ ہے_
6_ خداوند متعال قيامت كے دن، پيغمبراكرم(ص) كو اپنى امت پر گواہى كيلئے طلب فرمائے گا_
و جئنا بك على هؤلاء شہيدا
7_پيغمبروں (ع) كا اپنى امتوں كے اعمال سے آگاہ ہونا_
فكيف اذا جئنا ... على ہؤلاء شہيداً
لوگوں كے نيك و بد اعمال پر گواہى دينے كا لازمہ،ان اعمال سے آگاہى ہے_
8_ پيغمبراكرم(ص) قيامت كے دن، امتونكے شاہدوں پر گواہ ہوں گے_
فكيف اذا ... و جئنا بك على هؤ لاء شہيداً
مذكورہ بالا مطلب ميں "هؤلائ"جملہ سابق ميں موجود "شہيد"كى طرف اشارہ ہے چونكہ ہر امت كا ايك خاص شاہد ہے اور امتيں بھى متعدد ہيں لہذا گواہ بھى متعدد ہوں گے، لہذا اسم اشارہ صيغہ جمع "هؤلائ"كے ساتھ لايا گيا ہے_
9_ انبيائے (ع) الہى كے درميان پيغمبراسلام(ص) كا ايك خصوصى اور بلند مقام و مرتبہ _
فكيف ... و جئنا بك علي هؤلاء شہيداً
جيساكہ گذشتہ مطلب ميں توضيح دى گئي ہے كہ پيغمبراسلام(ص) دوسرے انبياء (ع) پر گواہ ہيں اور يہ حقيقت، آنحضرت(ص) كے بلند مرتبے اور خصوصى مقام كو ظاہر كرتى ہے_
10_ خداوند متعال قيامت كے دن، اعمال سے آگاہ ہونے كے باوجود، حساب لينے ميں محكم كارى اور دقت دكھانے كيلئے كچھ گواہوں كو گواہى كيلئے بُلائے گا_
كان الله بهم عليماً ... فكيف اذا جئنا ... و جئنا بك على هؤ لاء شہيداً
11_ پيغمبراسلام(ص) روز محشر تمام انبيائے (ع) الہى پر گواہ ہوں گے_
فكيف اذا جئنا ... و جئنا بك على هؤلاء شہيداً
امير المؤمنين علي(ع) نے مذكورہ بالا آيت كى تلاوت كے بعد فرمايا: و هو (محمد(ع)) الشہيد على الشہداء و الشہداء هم الرسل(ع) (1) پيغمبر اكرم(ص) گواہوں پر گواہ ہيں اور گواہوں سے مراد انبياء (ع) ہيں_
----

1)تفسير عياشى ج1 ص242 ح132، تفسير برهان ج1 ص370 ح4.

----

(۴۲) يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَعَصَوُاْ الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الأَرْضُ وَلاَ يَكْتُمُونَ اللّهَ حَدِيثًا
اس دن جن لوگوں نے كفر اختيار كيا ہے او رر سول كى نافرمانى كى ہے يہ خواہش كريں گے كہ اے كاش ان كے اوپر سے زمين برابر كردى جاتى او روہ خداسے كسى بات كو نہيں چھپا سكتے ہيں _
1_ قيامت كے دن رسول اكرم(ص) كى نافرمانى كرنے والے كفاركا اپنے نيست و نابود ہوجانے كى آرزو كرنا_
يومئذ: يودّ الذين كفروا و عصوا الرسول لو تسوّي بهم الارض

"لو تسوّي"ميں "لو" بمعنى ليت (اے كاش) ہے اور جملہ "لو تسوّى ..."نيست و نابود ہوجانے سے كنايہ ہے_
2_ قيامت كے دن خداوند متعال كے بارے ميں كفر اختيار كرنے والوں اور معاد كے منكروں كى حد سے زيادہ شرمسارى اور رسوائي_
ما ذا عليهم لو امنوا ... يومئذ: يودّ الذين كفروا ... لو تسوّى بهم الارض
گذشتہ آيات كے مطابق يہاں كفر سے مراد خدا تعالى اور معاد كا انكار ہے_
3_ قيامت كے دن، پيغمبراكرم(ص) كى گواہى و شہادت كے وقت كفار بے حد شرم و تأسف سے دوچار ہونگے_

و جئنابك علي هؤلاء شہيداً_ يومئذ: يودّ الذين كفروا ... لو تسوّي بهم الارض
"يومئذ:'، "شہيداً"سے متعلق ہے_ يعنى وه دن جب پيغمبر اكرم(ص) اعمال پر گواہى ديں گے_
4_ پيغمبر اكرم(ص) كے فرامين كى نافرمانى قيامت كے دن مرگ بار شرمسارى اور سرافكندگى كا باعث بنے گي_
و عصوا الرسول لو تسوّي بهم الارض
5_ پيغمبراسلام(ص) كى رسالت و نبوت كا انكار قيامت كے دن كى شرم سارى و سرافكندگى كا باعث بنے گا_
يومئذ: يودّ الذين كفروا و عصوا الرسول لو تسوّي بهم الارض
" الرسول " ہوسكتا ہے از باب تنازع، "كفروا" كا مفعول بھى ہو_
6_ پيغمبراكرم(ص) كے فرامين سے عصيان كرنا آنحضرت(ص) كے بارے مينكفر كے مترادف ہے_
يومئذ: يودّ الّذين كفروا و عصوا الرسول
اگر "الرسول" كو "كفروا"كا مفعول بنايا جائے تو بظاہر جملہ "عصوا" انكار رسالت كى تفسير اور بيان ہوگا_ يعنى عملاً پيغمبراكرم(ص) كا انكار كرنا_
7_ پيغمبراسلام(ص) كے حكومتى اوامر كى اطاعت كرنا ضرورى ہے_
و عصوا الرسول
رسول خدا(ص) كى نافرمانى اس وقت مصداق پيدا كرتى ہے جب آنحضرت(ص) ان احكام كے علاوه كہ جو خداوند متعال كى جانب سے ہيں، خود اپنے اوامر ابلاغ كريں كہ جنہيں حكومتى اوامر كے عنوان سے تعبير كيا جاتا ہے_
8_ دنيا ميں حقائق چھپانے كى وجہ سے، كفار كا قيامت كے دن شديد پشيمان ہونا_
يومئذ يودّ الّذين كفروا و عصوا الرسول ... و لايكتمون الله حديثاً
يہ اس بنا پر ہے كہ جب " لا يكتمون " كا

"تسوّي" پر عطف ہو_
9_ لوگ قيامت كے دن خداوند متعال سے كوئي بھى حقيقت نہيں چھپاسكيں گے_
و لايكتمون الله حديثاً
يہ اس بنا پر ہے كہ جب جملہ "و لايكتمون"، "يود"پر عطف ہو نہ كہ "تسوّي"پر_
10_ قيامت، انسان كے اندرونى رازوں كے ظاہر ہونے كا دن ہے_
و لايكتمون الله حديثاً
يہ اس بنا پر ہے كہ جب جملہ "و لايكتمون "، "يود"پر عطف ہو_
11_ آنحضرت (ص) كى رسالت كى حقانيت كو كتمان كرنے كى وجہ سے قيامت كے دن كفار كا سخت پشيمان اور شرمسار ہونا_
و عصوا الرسول ... و لايكتمون الله حديثاً
آيت شريفہ مينكتمان كا مورد نظر مصداق "كفروا و عصوا الرسول "كے مطابق، حقانيت پيغمبر(ص) كا كتمان ہے_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) اور كفار 3;آنحضرت (ص) كى اطاعت 7; آنحضرت (ص) كى تكذيب 11;آنحضرت (ص) كى تكذيب كے اثرات 5; آنحضرت (ص) كى گواہى 3; آنحضرت (ص) كى نافرماني1،4،6
خجالت :
اخروى خجالت 5;خجالت كے اسباب 4، 5
عصيان:
عصيان كے اثرات 4
عمل:
عمل كے اخروى اثرات 4
قيامت:

قیامت کی خصوصیت 10; قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا 1، 9، 10
کفار:
کفار اور قیامت 1، 2، 3، 8، 11;کفار اور کتمان حقائق 8، 11;کفار کی آرزو 1;کفار کی پشیمانی 8، 11 ;کفار کی خجالت 2، 3، 11;کفار کی رسوائي 2
کفر:
آنحضرت (ص) کے بارے میں کفر 6; اللہ تعالی کے بارے مینکفر 2;کفر کے موارد 6
گواہ:
قیامت کے دن گواہ 3
معاد:
معاد کی تکذیب 2
نافرمان:
قیامت اور نافرمان لوگ 1، 4; نافرمانی کرنے والوں کی آرزو 1

(۴۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلوةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى حَتَّىَ تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىَ تَغْتَسِلُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاء أَحَدٌ مِّنكُم مِّن الْغَآئِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاء فَلَمْ تَجِدُواْ مَاء فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا

ایمان والو خبردار نشہ کی حالت میں نماز کے قریب بھی نہ جانا جب تك یہ ہوش نہ آجا ئے کہ تم کیا کہہ رہے ہو اورجنابت کی حالت میں بھی مگر یہ کہ راستہ سے گذر رہے ہو جب تك غسل نہ کر لو اور اگر بیمار ہویا سفر کی حالت میں ہو او رکسی کے پیخانہ نکل آئے ،یا عورتوں سے باہمی جنسی ربط قائم ہوجائے او رپانی نہ ملے توپاك مٹی سے تیمم کر لو اس طرح کہ اپنے چہروں او رہاتھوں پرمسح کرلو بیشك خدا بہت معاف کرنے والا اوربخشنے والا ہے _
1_ مستی اور نشے کی حالت میں نماز کا باطل ہونا_
لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري
بظاہر " لاتقربوا " میں نہي، بطلان کی طرف اشارہ ہے نہ فقط حرمت تکلیفی کا بیان_
2_ مستی و نشے کی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں_*
لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "لاتقربوا"میں نہي، نہی مولوی ہو یعنی حرمت تکلیفی پر دلالت کررہی ہو_

3_ مستی کی حالت میں وضو، غسل اور تیمّم باطل ہے_*
لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري
نماز کے نزدیك جانے سے نہی ہوسکتا ہے وضو، غسل اور تیمّم کے بطلان کی طرف بھی اشارہ ہو_ چونکہ نماز کے نزدیك جانا، وضو و غسل و تیمم وغیرہ کے ذریعے ہی امکان پذیر ہے_
4_ مستی و نشے کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے کی حرمت *
لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري
یہ اس بنا پر ہے کہ "الصلوة"سے مراد وہ جگہ ہو جہاں عام طور پر نماز پڑھی جاتی ہے_ یعنی مساجد_ یہ مفہوم "الاّ

عابری سبیل" کے قرینے سے اخذ کیا گیا ہے_
5_ مستی اور نشے کا خاتمہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان کہی گئي بات کو مکمل طور پر سمجھنے لگے_
و انتم سکاري حتي تعلموا ما تقولون
6_ مستی و نشے کی کیفیت ختم ہوجائے (یعنی جب، نماز کے اذکار کو پوری طرح سمجھنے لگے تو اسکے بعد نماز پڑھنا صحیح اور جائز ہے_
لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري حتي تعلموا ما تقولون
حکم و موضوع کی مناسبت سے "ما تقولون" سے بالخصوص نماز کے اذکار مراد ہیں_
7_ نماز صحیح قرائت کے ساتھ اور اسکے اذکار کے معانی و مفاہیم کی طرف توجّہ کرتے ہوئے پڑھنا ضروری ہے_
لاتقربوا الصلوة ... حتّی تعلموا ما تقولون
جملہ "حتّي تعلموا ..." مستی کے حال میں نماز کی حرمت کے فلسفہ کا بیان ہے_ لہذا کلمات کو صحیح ادا کرنا اور اسکے معانی کی طرف توجّہ رکھنا ضروری ہے اسی لئے مستی کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے_
8_ نماز کے اذکار اور اسکے مفاہیم سے بے توجہی مستی کی حالت میں اسکے بطلان کا فلسفہ ہے_
لاتقربوا الصلوة ... حتّي تعلموا ما تقولون
جملہ "حتي تعلموا ..." مستی کی حالت میں نماز کی حرمت اور بطلان کی علت بیان کر رہا ہے_
9_ حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھنا ایك پسندیدہ اور ضروری امر ہے_
حتي تعلموا ما تقولون
مستی کی حالت میں نماز کی حرمت کا معیار، نماز کے اذکار سے عدم آگاہی اور ان کی طرف متوجہ نہ ہونا ہے_ اور یہ غفلت اور حضور قلب کے نہ ہونے کی صورت میں بھی ہے_
10_ جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا باطل ہے_
لاتقربوا الصلوة ... و لاجُنباً

11_ جنابت کی حالت میں انسان کا آلودہ و ناپاك ہونا_
لاتقربوا الصلوة ...و لاجنباً و ... حتي تغتسلوا
مجنب کو غسل کی ضرورت، اسکے آلودہ ہونے کو ظاہر کرتی ہے_
12_ مجنب کیلئے مسجد میں وارد ہونے کی حرمت_
لاتقربوا الصلوة ... و لاجنباً
یہ اس بنا پر ہے کہ "الصلوة"سے وہ جگہ مراد ہو جہاں عام طور پر نماز پڑھی جاتی ہے یعنی مساجد_ اور "الاّ عابری سبیل" اس کا قرینہ ہے_
13_ مجنب کیلئے مسجد سے گذرنے کا جواز_
لاتقربوا الصلوة ... و لا جنباً الاّ عابری سبیل
14_ مجنب کو نماز پڑھنے کیلئے غسل کرنا ضروری ہے_
لاتقربوا الصلوة ... حتي تغتسلوا
15_ غسل، رافع جنابت ہے_
و ان کنتم جنباً ... حتي تغتسلوا
16_ غسل کیلئے پورے بدن کو دھونا ضروری ہے_
حتي تغتسلوا
تیمم کے مواضع کی تصریح کرنے کے مقابلے میں غسل کیلئے خاص اعضا کا تعین نہ کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ غسل میں پورا بدن دھونا ضروری ہے_
17_ تیمم سے جنابت رفع نہیں ہوتي_
و لاجنباً ... حتي تغتسلوا
یہ اس بنا پر ہے جب "عابری سبیل"سے مسافر مراد ہو تو جملہ "لاتقربوا ..."یہ ظاہر کر رہا ہے کہمجنب مسافر، جنابت کی

حالت کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور آیت کے ذیل کے مطابق، مجنب مسافر کا فریضہ ہے کہ وہ تیمم کرے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم اسکی جنابت کو رفع نہیں کرتا_
18_ جس مریض کیلئے پانی نقصان دہ ہو اس کا فریضہ ہے کہ تیمم کرے_
و ان كنتم مرضي ... فتيمّموا
19_ ضرر، شرعیفریضے کے رفع یا اس میں تخفیف کا ایك سبب ہے_
و ان كنتم مرضي ... فتيمّموا
20_ جس مسافر کو پانی میسر نہ ہو اس کا فریضہ ہے کہ تیممکرے_
او علي سفر ... فلم تجدوا ماءً فتيمّموا
21_ وضو اور تیممکے موجبات میں سے ایك پیشاب و پاخانہ کا نکلنا ہے_
او جاء احد منكم من الغائط ... فلم تجدوا ماءً فتيمموا
"غائط"بول و براز کرنے کے مقام کو کہتے ہیں

516

اور اس جگہ سے آنا بول وبراز کرنے سے کنایہ ہے_
22_ مجنباور مُحْدث افراد کو پانی نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے کیلئے تیمّم کرنا ہوگا_
او جاء احد منكم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتيمّموا
23_ غسل یا تیمّم کے موجبات میں سے ایك، جماع ہے_
او لمستم النساء ... فتيمّموا
مذکورہ بالا مفہوم کی تائید امام صادق(ع) کے "لمستم النسائ" کے بارے میناس فرمان سے ہوتی ہے : هو الجماع_ (1)
24_ محدث کو پانی مل جانے کے بعد غسل یا وضو کرنا ہوگا خواہ اس سے پہلے پانی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے تیمم کیا ہو_
يا ايها الذين ا منوا ... فتيمّموا
جملہ شرطیہ " ان كنتم ... لمستم ... فلم تجدوا ماءً فتيمموا"کا مفہوم یہ ہے کہ پانی کی موجودگی کی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتے_ لہذا جس کی دسترس میں پانی نہ ہو اور اس نے تیمم کیا ہے_ پانی تك رسائي حاصل ہوجانے کے بعد اسے غسل یا وضو کرنا ہوگا_
----

1)كافى ج5 ص555 ح5 نورالثقلين ج1 ص484 ح270_

25_ تیمم کرنے سے پہلے "پاني"تلاش کرنا ضروری ہے_*
فلم تجدوا ماءً فتيمّموا
پانی نہ پانا (فلم تجدوا) جستجو و تلاش پر متفرع ہے_
26_ قرآن کریم کا جنسی اور اس طرح کے دیگر مسائل بیان کرنے میں ادب کا لحاظ رکھنا_
اوجاء احد منكم من الغائط او لمستم النسائ
27_ جنسی اور اس اس طرح کے دیگرمسائل کو اشارے کنائے میں بیان کرنا چاہیئے_
او جاء احد منكم من الغائط او لمستم النسائ
28_ تیمم، پاك و پاكیزہ اور مباح زمین پر کرنا ضروری ہے_
فتيمموا صعيداً طيباً
"صعيد" کا معنی خاك یا مطلق زمین ہے_ (قاموس) "طيّب" یعنی نجاست سے پاك اور آلودگی سے پاکیزہ_ بعض کی رائے ہے کہ "طيب" زمین کے مباح ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے چونکہ دوسرے کے مال میں تصرف، غیرطیب تصرف ہوگا_
29_ تیمم، خاك پر کرنا ضروری ہے_

فتيمموا صعيداً
يہ اس بنا پر ہے كہ "صعيد"سے مراد فقط خاك ہو نہ مطلق زمين_

517
30_ تيمم كے واجبات ميں سے ايك، ہاتھوں اور چہرے كے كچھ حصہ كا مسح كرنا ہے_
فامسحوا بوجوهكم و ايديكم
چونكہ مادہ "مسح" حرف جر كے بغيرمفعول بھى ركھ سكتا ہے لہٰذا "وجوہ"پر"بائ"تبعيض كيلئے ہے اور "ايديكم" مجرور ہونے كى وجہ سے "وجوہ"كے حكم تبعيض كا حامل ہے_
31_ تيمم ميں چہرے كے مسح كو ہاتھوں كے مسح پر مقدم كرنا واجب ہے_
فامسحوا بوجوهكم و ايديكم
ذكر ميں "ايدي"پر "وجہ"كا تقدم، تيمم ميں اسكے مقدم ہونے پر دلالت كرتا ہے_
32_ خداوند متعال ہميشہ "عفّو" (بہت زيادہ درگذر كرنے والا) اور غفور(بہت زيادہ بخشنے والا) ہے_
انّ الله كان عصفّواً غفوراً
33_ معذور و ناچار افراد كيلئے احكام كى تخفيف، الہى عفو و غفران كا ايك پرتو ہے_
فلم تجدوا مائً ... انّ الله كان عفواً غفوراً
34_ ناتواني، مكلف كيلئے عذر ہے نہ كہ تكليف (شرعى فريضہ) كيلئے رافع_
و ان كنتم مرضي ... فلم تجدوا ... انّ الله كان عفواً غفوراً
غسل اور وضو كى جگہ مسئلہ تيمم كے بعد، خداوند متعال كو "عفو" و "غفور" كى صفات سے ياد كرنا، يہ ظاہر كرتا ہے كہ اصل تكليف (شرعى فريضہ) باقى ہے اور خداوند متعال مكلف كے عذر كى خاطر اسے بخش دے گا_
35_ نيند اور غنودگى كى حالت ميں نماز شروع كرنے سے پرہيز كرنا ضرورى ہے_
لاتقربوا الصلوة و انتم سكاري
امام صادق(ع) نے مذكورہ بالا آيت كے بارے ميں فرمايا: سكر النوم_ (1)اس سے مراد نيند كى مستى ہے_
36_ سوائے عبور كرنے كے، مجنب كيلئے مسجد ميں وارد ہونے كى ممانعت_
و لاجُنباً الاّ عابرى سبيل حتّى تغتسلوا
امام باقر(ع) نے مجنب اور حائض كے مسجد ميں داخل ہونے كے بارے ميں سوال كے جواب ميں فرمايا: الحائض والجنب لايدخلان المسجد الا مجتازين ان الله تبارك و تعالى يقول: و لاجُنباً الا عابرى ...(2)حائض اور مجنب مسجد ميں داخل نہيں ہوسكتے مگر صرف عبور كرنے كيلئے بيشك الله تعالى نے فرماياہے " و لا جنباً الا عابري ..."
----

1)كافى ج3 ص371 ح15، نورالثقلين ج1 ص483 ح260، 262،261، 263، 264، تفسير عياشى ج1ص 242ح 134 ، 137.
2)علل الشرايع ص288 ح1 ب 210، نورالثقلين ج1 ص484، ح266 ، 267تفسير عياشى ج1 ص243ح 138 ، تفسير قمى ج1 ص 139.

518
37_ عورت كے بدن كو بغيرجنسى آميزش كے لمس كرنا، طہارت كو نہيںتوڑتا_
او لمستم النسائ
امام باقر(ع) نے اس شخص كے بارے ميں كہ جس نے وضو كے بعد اپنى كنيز كے بدن كو لمس كيا، فرمايا: لا و الله ما بذلك باس ... و ما يعنى بهذا "او لمستم النسائ"الاّ المواقعة فى الفرج ... (1)نہيں قسم بخدا اس ميں كوئي حرج نہيں ہے ... اور " او لمستم النسائ" سے مراد الله تعالى كى مراد صرف فرج ميں جماع ہے ...
38_ مالى استطاعت كے مطابق، وضو كيلئے پانى خريدنا ضرورى ہے_
فلم تجدوا مائً

امام کاظم (ع) نے پانی نہ ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کیلئے پانی مہیا کرنے کیلئے ضروری مبلغ کی مقدار بتاتے ہوئے فرمایا: ذلك علی قدر جدتہ (2)یعنی اپنی مالی حیثیت کے مطابق خریدے_

39_ پانی دستیاب ہوجانے سے تیمم کا باطل ہوجانا_

فلم تجدوا ماءً فتیمّموا صعیداً طیباً

امام صادق(ع) نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کو تیمم کے بعد پانی مل گیا ہو فرمایا: ... اذا را ی الماء وکان یقدر علیہ انتقض التیمم (3)جب پانی کو دیکھے اور اسے حاصل کرنے پر قادر بھی ہو تو تیمم ٹوٹ جائے گا_

40_ تیمم، پاکیزہ زمین پر کرنا ضروری ہے_

فتیمموا صعیداً طیباً

امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں موجود "صعیداً طیباً"کے بارے میں فرمایا:"الصعید" الموضع المرتفع و " الطیّب" الموضع الذی ینحدر عنہ الماء (4) صعید سے مراد بلند جگہ ہے اور طیب سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے پانی بہہ رہاہو_ زمین کا مرتفع ہونا اور اسکے اوپر سے پانی کا عبور کرنا جیساکہ حدیث میں آیا ہے، زمین کے پاکیزہ ہونے سے کنایہ ہے چونکہ اگر زمین نشیب دار ہو تو گندگی وغیرہ کی جگہ بن جاتی ہے اور پانی اس میں کھڑا ہوجاتا ہے اور بُو دینے لگتا ہے_

----

1)تفسیر برھان ج1 ص371 ح5، 10، تہذیب شیخ طوسی ج1 ص22، ح55 ب 1/ نورالثقلین ج1 ص485 ح271، تفسیر عیاشی ج1 ص243، ح139.

2)تفسیر عیاشی ج1 ص244 ح146 تفسیر برھان ج1 ص372 ح17.

3)تفسیر عیاشی ج1 ص244 ح143 نورالثقلین ج1 ص485 ح274.

4)معانی الاخبار ص283 نورالثقلین ج1 ص485 ح275 بحار الانوار ج76 ص347 ح12.

41_ پاکیزہ زمین (مٹي) حصول طہارت کیلئے پانی کی جگہ لے لیتی ہے خواہ پانی کا فقدان طولانی ہی کیوں نہ ہوجائے_

فتیمموا صعیداًطیباً

رسول خدا (ص) نے فرمایا: الصعید الطیب وصضوء المسلم و لو الی عشر سنین ... (1) پاك مٹی پانی کی جگہ لے لیتی ہے اگر چہ دس سال تك ہو_ "وصضوئ""واو"کے فتح کے ساتھ، وہ پانی ہے کہ جس سے دھویا جاتا ہے_

----

1)الدرالمنثور ج2 ص552، ذیل آیت.

معذور کے احکام 33
نماز:
حالت مستی میں نماز 1، 2، 8; نماز قائم کرنا 9; نماز کا بطلان 1، 8، 10 ;نماز کے آداب 9، 35; نماز کے احکام 1، 2، 6، 7، 8، 10، 14، 22;نماز میں حضور قلب 8، 9 ;نماز میں قرائت 7
وضو:
حالت مستی میں وضو 30;وضو کے احکام 3، 21، 24، 38; وضو کے موجبات 21

521

(۴۴) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلاَلَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّواْ السَّبِيلَ

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جنھیں کتاب کا تھوڑا سا حصہ دے دیا گیا ہے کہ وہ گمراہی کا سودا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستہ سے بہك جاؤ _
1_ علمائے اہل کتاب کا اپنی آسمانی کتابوں سے پوری طرح آگاہ نہ ہونا_
الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب
بظاہر "من" تبعیض کیلئے ہے اور "من الکتاب"، "نصیباً"کی صفت ہے_ یعنی وہ کتاب کے صرف بعض حصوں سے بہرہ مند ہوئے ہیں_
2_ علمائے یہود کا تورات سے پوری طرح آگاہ نہ ہونا_
الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب
یہ اس احتمال کی بنا پرہے کہ "من الذین ھادوا"(آیت 46) میں "من"بیانیہ ہو_
3_ ہدایت کی شرط یہ ہے کہ آسمانی کتاب کے تمام مطالب سے ا نسان آگاہ ہو_
الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یشترون الضلالة
بظاہر اہل کتاب کی ان الفاظ میں توصیف کرنا کہ وہ کتاب کے کچھ حصوں سے آگاہ ہیں جملہ "یشترون الضلالة ..."کیلئے ایك دلیل کی حیثیت رکھتا ہے_
4_ تعلیمات الہی سے ناقص آگاہي، گمراہی کا راستہ ہموار کرتی ہے_
الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یشترون الضلالة
5_ علمائے اہل کتاب، ہدایت سے محرومیت کے بدلے گمراہی کے خریدار ہیں_
الم تر ... یشترون الضّلالة
6_ علمائے دین کی طرف سے، گمراہی کے بدلے

522
ہدایت کا سودا ایك انتہائي حیرت ناك اور قابل مذمت امر ہے_
الم تر ... یشترون الضّلالة
"الم تر ..."میں استفہام تعجب و حیرت کیلئے ہے_
7_ علمائے اہل کتاب کی اپنی آسمانی کتاب سے بہرہ مندي، ہدایت کے حصول کیلئے کافی ہے_
الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یشترون الضلالة
کہہ سکتے ہیں کہ اہل کتاب کو "اوتو ا نصیباً ..."کے عنوان سے یاد کیا جانا_ان کی گمراہی کی قباحت کی طرف اشارہ ہے_ یعنی وہ آسمانی کتاب سے بہرہ مند ہونے کے باوجود گمراہی کے راستے پر چل پڑے_
8_ علمائے اہل کتاب کا مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ_
و یریدو ن ان تضلوا السبیل
9_ علمائے یہود کا مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ_
و یریدون ان تضلوا السبیل

10_ صدر اسلام ميں علمائے اہل كتاب كا ايك خاص مقام و مرتبہ _
الم تر الى الذين اوتو ا نصيباً من الكتاب ... و يريدون ان تضلوا السبيل
"اوتوا نصيباً"سے مراد علمائے اہل كتاب ہيں كيونكہ علم كتاب ان كے پاس ہے اور بعد والى آيت ميں خداوند متعال كا جملہ "الله اعلم باعدائكم "كے ذريعے ان كى دشمنى كى تصريح كرنا، اس مقام و حيثيت كو ظاہر كرتا ہے جو انہيں مسلمانوں كے درميان حاصل تھي_
11_ مسلمانوں كو گمراہ كرنے كيلئے علمائے اہل كتاب اور يہودى دانشوروں كا اپنے علم اور مقام و حيثيت سے سوء استفادہ كرنا_
الم تر الى الذين ... ان تضلوا السبيل
12_ مسلمانوں كو گمراہ كرنے كى خاطر يہوديوں كى جدوجہد كے مقابلے ميں اسلامى معاشرے كا ہوشيار رہنا ضرورى ہے_
الم تر الى الذين ... ان تضلوا السبيل
علمائے يہود كے ارادوں كو بيان كرنے كا مقصد، اسلامى معاشرے كو گمراہ كرنے كى خاطر ان كى مسلسل جدوجہد سے مسلمانوں كو خبردار كرنا ہے_

موقعیت سے سوء استفادہ 11
ہدایت:
ہدایت کا پیش خیمہ 7;ہدایت کو فروخت کرنا 5، 6; ہدایت کی شرائط 3
یہود:
علمائے یہود 2، 11;علمائے یہود کا گمراہ کرنا 9;یہود اور تورات 2;یہود اور مسلمان 9، 1 12،1 یہود سے مقابلہ کرنے کا طریقہ 12;یہود کا گمراہ کرنا 12

(۴۵) وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا

او راللہ تمھارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور وہ تمھاری سرپرستی اور مدد کے لئے کافی ہے
1_ مسلمانوں کے دشمنوں کے بارے میں خداوند متعال سب سے زیادہ آگاہ ہے_
واللہ اعلم باعدائکم
2_ علمائے یہود، مسلمانوں کے دشمن ہیں_
الم تر الی الّذین ... واللہ اعلم باعدائکم
گذشتہ اور بعد والی آیت کے قرینے سے "اعدائ"سے مراد علمائے یہود ہیں_
3_ صدر اسلام کے مسلمانوں کا اپنے بارے میں یہود کی دشمنی کو باور نہ کرنا_
الم تر ... واللہ اعلم باعدائکم
"اعلم"کو صیغہ افعل تفضیل کے ساتھ لانا، ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے بارے میں علمائے یہود کی دشمنی کا یقین نہیں آرہا تھا_
4_ اسلامی معاشرے کے مذہب اور ثقافت پر حملہ آور
ہونے والے ہی مسلمانوں کے حقیقی دشمن ہیں_
و یریدون ان تضلوا السبیل _واللہ اعلم باعدائکم
خداوند متعال علمائے یہود کو اسلئے مسلمانوں کا دشمن قرار دیتا ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے در پے ہیں_
5_ دشمن کی شناخت کیلئے وحی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت_
واللہ اعلم باعدائکم
6_ انحراف سے بچنے اور ہدایت کے حصول میں، دشمن شناسی کی خاص اہمیت ہے_
و یریدون ان تضلوا السبیل _واللہ اعلم باعدائکم
7_ خداوند متعال دوستی و سرپرستی کیلئے کافی ہے_

و كفي باللہ وليّاً
8_ خداوند متعال ہی مددکیلئے کافی ہے_
و کفی باللہ نصیراً
9_ خداوند متعال، مؤمنین کا دوست اور حامی ہے_
واللہ اعلم باعدائكم و كفي باللہ ولياً و کفی باللہ نصیراً
10_ مؤمنین کو خداوند متعال کی نصرت اور ولایت پر اعتماد کرتے ہوئے مخالفین کی دشمنی سے اپنے آپ کو خوفزدہ اور کمزور نہ کریں_
واللہ اعلم باعدائکم و کفی باللہ ولیّصا و کفی باللہ نصیراً
یہودیوں کو دشمن کے عنوان سے متعارف کرانے کے بعد، خداوند متعال کی نصر ت اور ولایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مبادا یہود کی دشمنی کے تصور سے تم لوگ ان سے ڈرنے لگو_

----

(۴۶) مِّنَ الَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِن لَّعَنَهُمُ اللّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً

یہودیوں میں وہ لوگ بھی ہیں جو کلمات الہیہ کو ان کی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں او رکہتے ہینکہ ہم نے بات سنی او رنافرمانی کی او رتم بھی سنو مگر تمھاری بات نہ سنی جائے گی یہ سب زبان کے توڑمروڑ اور دین میں طعنہ زنی کی بنا پر ہوتاہے حالانکہ اگر یہ لوگ یہ کہتے کہ ہم نے سنا او راطاعت کی آپ بھی سنئے او رنظر کرم کیجئے تو ان کے حق میں بہتر او رمناسب تھا لیکن خدانے ان کے کفر کی بنا پر ان پر لعنت کی ہے تو یہ ایمان نہ لائیں گے مگر بہت قلیل تعداد میں _
1_ علمائے یہود، کلام او ر حقائق کی تحریف کرنے والے ہیں_
من الذین هادوا یحرّفون الکلم عن مواضعه
"من الذین هادوا"(یہودیوں میں سے بعض) سے علمائے یہود مراد ہیں چونکہ وہی تحریف کرسکتے ہیں_ "کلم"(جمع کلمہ) کا معنی کلام و سخن ہے کہ جو مورد کی مناسبت سے وہ حقائق ہیں کہ جن کی تحریف مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مؤثر تھي_
2_ علمائے یہود کی طرف سے تورات کی بے جا تحریف و تفسیر_*

من الّذین هادوا یحرّفون الکلم عن مواضعہ
بعض کی رائے ہے کہ "الکلم"سے مراد تورات ہے اور اس آیت میں "عن مواضعہ"کے مطابق تحریف سے مراد غلط تفسیر ہے نہ کہ الفاظ و جملات کی تغییر چونکہ غلط تفسیر سے جملہ اپنی موقعیت و حیثیت سے نکل جاتا ہے_

527
3_ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے علمائے یہود کا ایك طریقہ کلام کی غلط تفسیر اور اس میں تحریف کرنا تھا_
و یریدون ان تضلوا السبیل ... من الذین ھادوا یحرّفون الکلم
"ان تضلوا"کے قرینے سے علمائے یہود کی طرف سے کلام کی تحریف اور غلط تفسیر کا مقصدمسلمانوں کو گمراہ کرنا تھا_
4_ کلام کی تحریف اور غلط تحلیل و تفسیر، مسلمانوں کے ساتھ یہود کی دشمنی کا ایك نمونہ ہے_
واللہ اعلم باعدائکم ... یحرّفون الکلم عن مواضعہ
یہود کی دشمنی کے بیان کے بعد جملہ "یحرّفون ..."مسلمانوں کی نسبت علمائے یہود کی دشمنی و عداوت کے اثبات کیلئے ایك دلیل اور علامت کی حیثیت رکھتا ہے_
5_ پیغمبراکرم(ص) کے کلام کو سننے اور سمجھنے کے بعدآنحضرت(ص) کے سامنے رد عمل کے طور پر یہودیوں کا جان بوجھ کر نافرمانی کرنا_
من الذین ھادوا ... و یقولون سمعنا و عصینا
6_ یہودیوں کا پیغمبراکرم (ص) پر تہمت لگانا کہ آپ(ص) ان کی باتوں سے بے اعتنائي کرتے ہوئے سنی ان سنی کردیتے ہیں_
من الذین ھادوا ... یقولون ... و اسمع غیرمسمع:
یہ اس بنا پر ہے کہ "غیرمسمع"اخبار ہو نہ کہ نفرین اور جملہ "اسمع غیر مسمع" کا معنی یہ ہے کہ اے پیغمبر(ص) ہماری باتیں سنو اگرچہ ابھی تك آپ(ص) نے ہماری باتیں سنی ان سنی کردیں اورکوئي پروا نہیں کي_
7_ یہود کا پیغمبراکرم(ص) پر یہ تہمت لگانا کہ آپ(ص) ان کی باتوں کو درك نہیں کرتے_
واسمع غیرمسمع:
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ سُننا، درك کرنے کے معنی میں ہو یعنی جو کچھ ہم کہتے اسے سمجھو اور درك کرو اگرچہ آپ(ص) نے ابھی تك ہماری باتیں درك نہیں کیں اور نہ سمجھی ہیں_
8_ پیغمبراکرم(ص) سے کلام کرتے ہوئے بعض یہودیوں کا آنحضرت(ص) کی نسبت نفرین و توہین آمیز رویہ اپنانا_
من الذین ہادوا ... واسمع غیرمسمع
مذکورہ بالا مطلب میں "غیرمسمع" کو اسکے انشائي معنی میں لیا گیا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے_ خدا تمہیں بہرا اورناشنوا کردے، یا خدا تجھے نافہم بنادے_
9_ بعض یہودیوں کا کلمہ "راعنا"کا تلفظ کرنے میں اپنا

528
لہجہ بدلتے ہوئے "راعینا"کہہ کر پیغمبراکرم(ص) کی توہین کرنا_
و راعنا لیاً بالسنتھم
"راعنا"کا معنی ہے ہماری طرف توجّہ کر، اور "راعینا"کا معنی ہے ہمارا چرواھا _ یہودی کلمہ "راعنا"کا تلفظ اس انداز میں کرتے تھے کہ سننے والا اس سے "راعینا" سمجھتاتھا_
10_ یہود کا پیغمبر(ص) اور اسلام کا ا ستہزا کرنا_
من الذین ھادوا ... یقولون سمعنا و عصینا و اسمع غیرمسمع و راعنا لیاً بالسنتھم
11_ یہود کا پیغمبراکرم(ص) کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دین اسلام کی عیب جوئي کرنا_
راعنا لیاً بالسنتھم و طعناً فی الدّین
"طعناً فی الدین " یعنی عیب جوئي و بدگوئي کرتے ہوئے دین پر حملہ کرنا_ یاد رہے کہ "طعنا"، "یقولون"کے فاعل کیلئے حال ہے_ یعنی "یقولون کذا طاعنین فی الدین"_

12_ يہودي، اسلام پر حملہ آور ہونے اور اسے ضر ر پہنچانے كے درپے تھے_
و طعناً فی الدّين
13_ وحی اور كلام پيغمبر(ص) كو چرواہوں كے شور و غل سے تشبيہ ديكر يہوديوں كا دين اسلام پر طعن و تشيع كرنا_
راعنا لياً بالسنتهم و طعناً فی الدين
يہوديوں كا پيغمبر اكرم(ص) كو چرواہا كہنے كا ناپاك مقصد ہوسكتا ہے يہ ہو كہ وہ آپ(ص) كے كلام اور دعوت كو چرواہے كے شوروغل سے تشبيہ دينا چاہتے ہوں_
14_ دين اسلام پر طعن كرنے اور آنحضرت(ص) كا مذاق اڑانے كى خاطر بعض يہوديوں كاطريقہ يہ تھا كہ وہ گفتگو كرتے ہوئے دو پہلو اور ذومعانى جملے استعمال كرتے تھے_
واسمع غيرمسمع ... راعنا ليا بالسنتهم و طعناً فی الدين
كلمہ "مسمع"كا مصدر "اسماع"ہے كہ جو دو متضاد معانى كا حامل ہے ايك سننا اور سمجھنا_ دوسرا دشنام و گالى دينا_ اور جملہ "راعنا" زبان كے تھوڑے سے ہيرپھير سے "ہمارا چرواہا"كامعني، سننے والے كے ذہن ميں ڈال سكتا ہے_
15_ قوم يہود كا نفاق اور دوغلاپن_
يقولون سمعنا و عصينا و اسمع غيرمسمع و راعنا
16_ يہود كى خير اور بھلائي، پيغمبراكرم(ص) كا كلام سننے اور آنحضرت(ص) كى فرمانبردارى ميں ہے_

529

و لو انهم قالوا سمعنا و اطعنا ... لكان خيراً لهم
17_ پيغمبراسلام(ص) كى باتيںغور سے سننا اور ان كى اطاعت كرنا انسانوں كى سعادت و بہترى كا باعث ہے_
و لو انهم قالوا سمعنا و اطعنا ... لكان خيراً لهم و اقوم
18_ پيغمبراكرم(ص) كے مقابلے ميں تمسخر آميز، دو رخى اور مبہم باتوں سے پرہيز كرنے ميں ہى قوم يہود كى بھلائي اور بہترى تھي_
و لو انہم قالوا ... و اسمع و انظرنا لكان خيراً لهم و اقوم
19_ تحريف كرنے والے يہود، اپنى بھلائي و بہترى كے خيال سے، پيغمبراكرم(ص) كو اذيت و آزار اور اسلام كو نقصان پہنچانے كے در پےتھے_
من الذين هادوا ... لكان خيراً لهم و اقوم
20_ بعض يہود كا لعنت خداوند متعال ميں گرفتار ہونا_
و لكن لعنهم الله بكفرهم
21_ يہود كا اپنے كفر كے سبب خداوند متعال كى لعنت و نفرين ميں گرفتار ہونا_
من الذين هادوا ... لعنهم الله بكفرهم
22_ يہوديوں كے كفر كا ايك نمونہ، پيغمبراكرم(ص) اورا سلام كى نسبت ان كا تحريف ،استہزا اور طعن و تشنيع سے كام لينا ہے_
من الذين هادوا يحرّفون ... سمعنا و عصينا ... لعنهم الله بكفرهم
23_ كفر كا ايك نمونہ، اسلام اور پيغمبراسلام(ص) كى نسبت طعن و استہزا اور تحريف سے كام لينا ہے_
يحرّفون الكلم ... لعنهم الله بكفرهم
24_ يہوديوں ميں سے سوائے چند افراد كے كوئي بھي، راہ راست اور بھلائي كى طرف نہيں آئے گا_
لكان خيراً لهم و اقوم و لكن لعنهم الله بكفرهم فلايؤمنون الا قليلاً
25_ فقط تھوڑے سے يہودي، اسلام اور پيغمبراسلام، پر ايمان لائيں گے_
و لكن لعنهم الله بكفرهم فلايؤمنون الاّ قليلاً
26_ حتي كہ لعنت الہى ميں گرفتار ہونے والوں كيلئے بھى ايمان و ہدايت كا امكان موجودہونا_
و لكن لعنهم الله بكفرهم فلايؤمنون الاّ قليلاً
يہ اس بنا پر ہے كہ "قليلاً"، "يؤمنون"كے فاعل سے استثنا ہو_ تو جملہ "لعنهم الله "كا مفہوم يہ ہوجائے گا كہ لعنت شدہ لوگوں ميں سے تھوڑے سے لوگ ايمان لانے ميں كامياب

530

ہوں گے_

27_ يہوديوں ميں سے ايك قليل گروہ نے كفر اختيار نہيں كيا اور لعنت الہى كا مستحق نہيں بنا_

و لكن لعنهم الله بكفرهم ... الاّ قليلاً

يہ اس بنا پر ہے كہ "قليلاً"، "لعنهم الله "كے مفعول ميں سے استثنا ہو "قليلا"كا نصب اس احتمال كى تائيد كرتا ہے_

28_ يہوديوں كا لعنت الہى ميں مبتلا ہونے كے سبب ، اسلام اور پيغمبراسلام(ص) پر ايمان لانے سے محروم ہونا_

لعنهم الله بكفرهم فلايؤمنون الاّص قليلاً

29_ لعنت الہى ايمان و ہدايت سے محروميت كا راستہ ہموار كرتى ہے_

لعنهم الله بكفرهم فلايؤمنون الاّص قليلاً

لعنتی لوگ 28:
لعنتی لوگوں کا ایمان 26; لعنتی لوگوں ہدایت 26
مسلمان:
مسلمانوں کے دشمن4
ہدایت:
ہدایت کے موانع 29
یہود:
علمائے یہود کا تحریف کرنا 1، 2، 3 ;علمائے یہود کا گمراہ کرنا 3;یہود اور آنحضرت(ص) 5، 6 ، 7، 8 ، 9،10، 11، 13، 14،18، 22، 25;یہود اور اسلام 10، 11،12،13، 19، 22، 25;یہود اور مسلمان 3; یہود اور وحی 13;یہود پر لعنت 20، 21، 27، 28;یہود کا ا ستہزاء 10، 14، 22 ;یہود کا ایمان 25; یہود کا تحریف کرنا 4، 19، 22;یہود کا عصیان 5;یہود کا عیب جوئي کرنا 11;یہود کا کفر 21، 22;یہود کا مقابلہ کرنے کا طریقہ 6، 7، 8، 14; یہود کا نفاق 15; یہود کی اقلیت 24، 25، 27، 28;یہود کی دشمنی 4; یہود کی سازش 12;;یہود کی گمراہی 24;یہود کی محرومیت 28; یہود کی مصلحت 16، 18;یہود کے باطل خیالات 19; یہودی مؤمن 27

(۴۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ آمِنُواْ بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللّهِ مَفْعُولاً
اے وہ لوگ جنھیں کتاب دی گئي ہے ہمارے نازل کئے ہوئے قرآن پرایمان لے آؤ جو تمھاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے قبل اس کے کہ ہم تمھارے چہروں کو بگاڑ کر پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت کی ہے اوراللہ کا حکم بہر حال نافذہے _
1_ خداوند متعال کی طرف سے اہل کتا ب کو قرآن پر ایمان لانے کی دعوت_

یا ایہا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا
2_ خداوند متعال کا ادیان الہی کے پیروکاروں کو قرآن کے محور پر متحد ہوجانے کا حکم دینا_
یا ایہا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا
3_ اہل کتاب کی وحی اور آسمانی کتابوں سے آشنائي کا تقاضا ہے کہ وہ قرآن پر ایمان لے آئیں_
یا ایہا الّذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلّنا
یہود و نصاري کو اہل کتاب کے عنوان سے مخاطب کرنا اور اس بات کی تصریح کرنا کہ قرآن کریم خداوند متعال کی جانب سے ہے، خود قرآن پر اہل کتاب کے ایمان لانے کے ضروری ہونے پر ايك استدلال کی حیثیت رکھتا ہے_
4_ قرآن کریم پر ایمان لانا، اہل کتاب کے فرائض میں سے ہے_
امنوا بما نزلنا
5_ قرآن کریم کا تورات و انجیل کی حقانیت پر گواہی دینا_
امنوا بما نزّلنا مصدقاً لما معکم
6_ زمانہ نزول قرآن تك تورات و انجیل کا تحریف سے محفوظ ہونا_
بما نزلّنا مصدقاً لما معکم
"مامعکم"سے وہی تورات و انجیل مراد ہے جو لوگوں کی دسترس میں تھي_ قرآن کریم نے اسکی تصدیق کی ہے اور اسکی حقانیت پر گواہی دی ہے_
7_ قرآن کا نزول، تورات و انجیل کی حقانیت پر گواہ و دلیل ہے_
نزلنا مصدقاً لما معکم
قرآن کا مصدّق ہونا ہوسکتا ہے اس معنی میں ہو کہ قرآن کا نزول، تورات و انجیل کی حقانیت کے دلائل میں سے ہے_ کیونکہ ان دونوں کتابوں میں قرآن کے نزول کا وعدہ دیا گیاتھا_
8_ تورات و انجیل میں، بعثت پیغمبر(ص) اور نزول قرآن کی بشارت کا موجود ہونا_

نزلنا مصدقاً لما معكم
9_ تورات و انجيل كى سچائي او ر درستى كى تائيد قرآن كريم كى طرف سے ہونا، قرآن كى حقانيت كى علامت ہے اور اس سے اہل كتاب كو اس پر ايمان لانے كى راہنمائي ہوتى ہے_
امنوا بما نزلنا مصدقاً لما معكم
اہل كتاب كو ايمان كى دعوت دينے كے بعد جملہ "مصدقاً لما معكم"حقانيت قرآن اور اس پر ايمان لانے كے ضرورى ہونے پر ايك دليل كى حيثيت ركھتا ہے_

10_ خداوند متعال كا اہل كتاب كو، قرآن كريم پر ايمان نہ لانے كى صورت ميں ان كى انسانيت كے مسخ ہوجانے كے بارے ميں خبردار كرنا_
امنوا ... من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّ ها على ادبارها او نلعنهم
"طمس"كا معنى كسى چيز كے اثر كو مٹانا اور نابود كرناہے_ اور "وجہ"سے مراد چہرہہے_ اور "وجوہ"سے افراد انسان مراد ہيںچونكہ "هم" كى ضمير اسكى طرف پلٹ رہى ہے_ البتہ يہ ان كے انسانى تشخص كے لحاظ سے ہے نہ كہ ان كے بدن و جسم كے اعتبار سے_
11_ اہل كتاب كى طرف سے انكار قرآن كا نتيجہ، معاشرتى مقام و حيثيت سے محروميت اور ذلت و رسوائي ہے_
امنوا ... من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّ ها على ادبارها
يہ اس احتمال كى بنا پر ہے كہ "وجوہ"سے وجاہت مراد ہو_ پس "فنردّها"كا معنى يہ ہے كہ ان كى وجاہت، ذلت و رسوائي ميں تبديل ہوجائے گي_
12_ قرآن كريم كے بارے ميں كفر و انكار كا نتيجہ، شخصيت كا مسخ ہونا اور فكر و عقيدے ميں انحراف پيدا ہونا ہے_
امنوا ... من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّها على ادبارها
"وجوہ"اس اعتبار سے كہ انسان كے تمام حواس اس ميں جمع ہيں فہم و ادراك سے كنايہ بن سكتا ہے_
13_ بعض اہل كتاب علماء و قائدين كے چہروں كا قيامت كے دن مسخ ہوجانا_ *
من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّها على ادبارہا
"وجوہ"كا نكرہ ہونا ظاہر كرتا ہے كہ يہ عقوبت (انسانى چہرے كا مسخ ہونا) تمام مخاطبين كيلئے نہيں_ يہ بھى ياد رہے كہ بعض مفسرين كے نزديك اس كا وقت قيامت كا دن ہے_
14_ خداوند متعال كا اہل كتاب كو قرآن سے كفر و انكار كى صورت ميں لعن الہى ميں مبتلا ہونے كے بارے ميں خبردار كرنا_
يا ايها الذين اوتوا الكتب ... او نلعنهم كما لعنّا اصحاب السّبت
15_ اصحاب سبت كا لعنت الہى ميں مبتلا ہونا_
كما لعنّا اصحاب السّبت
16_ قرآن كريم كے بارے ميں كفر اختيار كرنے والے لوگوں كا اسى لعنت ميں مبتلا ہونے كے خطرے سے

دوچار ہونا كہ جس ميں اصحاب سبت مبتلا ہوئے تھے_
امنوا ... او نلعنهم كما لعنّا اصحاب السبت
17_ لعنت الہى كے گوناگوں اور متفاوت نمونے اور مثاليں_
لعنهم الله ... فلايؤمنون ... او نلعنهم كما لعنّا اصحاب السّبت
18_ اصحاب سبت كى آپ بيتى (بندروں كى شكل ميں مسخ ہونا) اہل كتاب كے كافرين و منكرين قرآن كيلئے ايك عبرت و نصيحت ہے_
او نلعنهم كما لعنّا اصحاب السّبت
19_ امرو قضائے الہى كا ناقابل تخلف ہونا_
و كان امر الله مفعولاً

20_ قرآن كريم كے منكر كفار كا مسخ ہونا يا ان كا لعنت ميں گرفتار ہونا سنت الہى ہے_
من قبل ان نطمس وجوهاً ... او نلعنهم ... و كان امر الله مفعولاً
21_ اہل كتاب ميں سے قرآن كريم كے منكرين و كفار كا مسخ ہونا يا ان پر لعنت ايك حتمى اور ناقابل تخلف فيصلہ ہے_
يا ايهّا الذين اوتوا الكتاب امنوا ... من قبل ان نطمس ... و كان امر الله مفعولاً
22_ قرآن كريم پر اہل كتاب كا ايمان نہ لانا، ان كى ابدى گمراہى اور عدم سعادت كا راستہ ہموار كرتا ہے_
من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّها على ادبارها
امام باقر(ع) نے مذكورہ آيت كى تفسير ميں فرمايا: نطمسها عن الهدي فنردّها على ادبارها فى ضلالتها ذمّاً لها بانهّا لاتفلح ابداً (1)مراد يہ ہے كہ ہم ان كو ہدايت سے دور كرديں گے اور ان كى مذمت كرتے ہوئے انہيں گمراہى كى طرف پلٹا ديں گے كہ وہ كبھى كامياب نہ ہوپائيں گے_

----

1)مجمع البيان ج3 ص86، نورالثقلين ج1 ص487 ح280.

(۴۸) إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاء وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا

اللہ اس بات كو معاف نہیں كرسكتا كہ اس كا شریك قرار دیا جائے اوراس كے علاوہ جس كو چاہے بخش سكتا ہے اور جو بھی اس كا شریك بنائے گااس نے بہت بڑا گناہ كیاہے _
1_ شرك ایك ناقابل مغفرت لغزش اور انحراف ہے_
انّ الله لایغفر ان یشرك بہ
2_ قرآن كریم كے بارے میں كفر و انكار، خداوند متعال كے ساتھ شرك كرنے كے برابر ہے_
امنوا بما نزّلنا ... انّ الله لایغفر ان یشرك بہ
جملہ "ان الله ..."'قرآن كے منكر كفار كیلئے تہدید ہے _بنابرایں قرآن سے كفر و انكار كو خداوند متعال كے ساتھ شرك یا بمنزلہ شرك كا مصداق ہونا چاہیئے_

537

3_ اہل کتاب کا قرآن سے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے مشرك ہونا_
فلايؤمنون الا قليلاً ... يا ايها الذين اوتوا الكتاب امنوا بما نزلنا ... ان الله لايغفر ان يشرك بہ
4_ منسوخ شده مذاہب کی ترويج کرنے والے اوردين ساز لوگ درحقيقت اپنے آپ کو خداوند متعال کا ہم مرتبہ اور اس کا شريك قرار ديتے ہيں_
يا ايها الذين اوتوا الكتاب امنوا بما نزلنا ... انّ الله لايغفر ان يشرك بہ
5_ شرك سے کم تر ہر گناه، قابل مغفرت و بخشش ہے_
و يغفر مادون ذلك لمن يشائ
کلمہ "دون" کا معنى کم تر و پست تر ہے_
6_ گناہوں کی بخشش و مغفرت، مشيت الہی سے مربوط ہے_
و يغفر مادون ذلك لمن يشائ
7_ جو گناه شرك کی حد تك ہوں وه قابل مغفرت نہيں_
و يغفر مادون ذلك لمن يشائ
مندرجہ بالا مطلب، کلمہ "دون"کے معنى کم تر و پست تر کو ديکھتے ہوئے اخذ کيا گيا ہے_
8_ گناہوں کی مغفرت حتمى نہيں ہوگي_
و يغفر مادون ذلك لمن يشائ
9_ لوگوں کو مغفرت الہی کا پيغام ديتے وقت خوف و رجاء کا باہم ہونا ضروری ہے_
و يغفر مادون ذلك لمن يشائ
چونکہ خداوند متعال نے لوگوں کو مغفرت کی اميد دلانے کے ساتھ ساتھ ،اسے اپنى مشيّت سے مشروط کرديا ہے تاکہ خوف کی حالت بالکل ہی ختم نہ ہوجائے_
10_ خداوند متعال کيلئے شريك کے وجود کا خيال ايك ناروا تہمت و افترا ہے_
و من يشرك بالله فقد افتري
11_ خداوند متعال کے ساتھ شرك ايك بڑا گناه ہے_
و من يشرك بالله فقد افترى اثما عظيماً
12_ گناہوں کے مختلف مراتب _
اثماً عظيماً
13_ سوائے شرك کے تمام گناه، حتي کبيره گناه بھی قابل مغفرت و بخشش ہيں_
و يغفر ما دون ذلك لمن يشائ
امام صادق(ع) نے مذکوره بالا آيت کے بارے ميں فرمايا: الكبائر فما سواها ... (1) اس سے مراد

----

1)کافی ج2 ص284 ح18، نورالثقلين ج1 ص 487، ح283، 284 وص488 ح290 تفسير برهان ج1 ص374، ح2،1، 7 من لايحضره الفقيہ ج3 ص376ح 36 ، ب 179.

538

کبيره گناه و غيره ہيں_شرك کے سوا تمام گناہوں کے قابل بخشش ہونے سے مراد، بغيرتوبہ کے بخشش ہے کيونکہ مشرك بھی اگر توبہ کرے تو بخشا جائے گا_
14_ شرك، کبيره گناہوں ميں سے ہے اور دوزخ کی آگ ميں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_
ان الله لايغفر ان يشرك بہ
امام صادق(ع) نے کبيره گناہوں کی پہچان کراتے ہوئے فرمايا: و هنّ ممّا اوجب الله عزوجل عليهنّ النّار قال الله عزوجل: "ان

الله لايغفر ان يشرك بہ ... (1)يہ وہ گناہ ہيں جن پر اللہ تعالى نے جہنم كو لازمى قرا رديابے اللہ تعالى فرماتاہے: " ان الله لا يغفر ان يشرك بہ ..."

افترا:
خدا پر افترا 10
اللہ تعالى:
اللہ تعالى كى مشيت6; اللہ تعالى كى مغفرت9
انحراف:
انحراف كے موارد1
اہل كتاب:
اہل كتاب كا شرك 3 ;اہل كتاب كا كفر 3
تبليغ:
تبليغ كا طريقہ9
جہنم:
جہنم كے موجبات14
خوف و رجا 9
دين:
منسوخ شدہ دين 4
دين ساز لوگ:
دين ساز لوگوں كا شرك 4
روايت: 13، 14
شرك:
خداوند متعال كے ساتھ شرك 10;شرك كا گناہ 11، 14; شرك كى بخشش 1، 5، 7، 13; شرك كى سزا 14; شرك كے اثرات 1;شرك كے موارد 2
كفر:
قرآن كے بارے ميں كفر 2، 3
گناہ:
كبيرہ گناہ 11، 13، 14; گناہ كى مغفرت 5، 8، 13; گناہ كى مغفرت كى شرائط 6، 7; گناہ كے مراتب 12
مشركين: 3، 4

-----

1)عقاب الاعمال ''مترجم''ص525 ح1 باب عقاب من اتى الكبائر، نورالثقلين ج1 ص488 ح292.

(۴۹) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمْ بَلِ اللّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاء وَلاَ يُظْلَمُونَ فَتِيلاً

كيا تم نے ان لوگونكو نہيں ديكھا جو اپنے نفس كى پاكيزگى كااظہار كرتے ہيں _ حالانكہ اللہ جس كوچاہتا ہے پاكيزہ بناتا ہے اور بندوں پردھا گے كے برابر ظلم نہيں ہوتا_

1_ بعض اہل كتاب (يہود) كا آلودگى و انحراف سے پاك ہونے كا ادعا كرنا_
الم تر الى الذين يزكّون ا نفسھم

تزكيہ كا معنى برائيوں اور رذائل كو بر طرف كرنا ہے اور كبھى كبھى روحانى طہارت و پاكى كينسبت دينے ميں بھى استعمال ہوتا ہے يعنى پاك شمار كرنا اور منّزہ سمجھنا_ مذكورہ بالا مطلب، دوسرے معنى كے مطابق اخذ كيا گيا ہے_ ياد رہے كہ گذشتہ اور آئندہ آيات سے معلوم ہوتا ہے كہ "الّذين يزكّون"سے مراد يہود ياان كا ايك گروہ ہے_

2_ روح كو آلودگى سے پاك كرنا اور اس كا تزكيہ كرنا، خداوند متعال كى شانہے_

بل الله يزكّى مصن يشائ

يہ اس بنا پر ہے كہ "يُزصكّي"، "تزكية" بہ معنى "ناپاكى كو بر طرف و زائل كرنا " سے ہو نہ كہ "تزكية" بہ معني" پاكى و طہارت سے متصف كرنا" سے_

3_ خداوند متعال اپنى مشيّت كى بنياد پر انسان كو آلودگى سے پاك كرتاہے اور اسے رُشد و ترقى عطا كرتاہے_

بل الله يزكّى من يشائ

4_ زمانہ پيغمبر اكرم(ص) كے يہودى اپنے ادعا كے برعكس، ہرگز منزّہ و پاك نہيں تھے اور نہ ہى خداوند متعال كے حضور كسى قسم كى منزلت كے حامل تھے_

الم تر الى الذين يزكّون انفسهم بل الله يزكّى من يشائ

5_ خداوند متعال نہيں چاہتا كہ كفر پيشہ يہودي، آلودگيوں سے پاك ہوجائيں اور ان كا تزكيہ كيا

جائے _

يزكّون انفسهم بل الله يزكّى من يشائ

6_ پاكيزگى اور رُشد پانے كا معيار و ميزان مقرر كرنا خداوند متعال كا كام ہے_

بل الله يزكّى من يشائ

اگر "تزكية"سے مراد ، پاك جاننا اور منزہّ ہونے كى شہادت دينا ہو تو خداوند متعال كى طرف سے تزكيہ، معيار و ميزان كى تعيين ہوگا چونكہ خداوند متعال ايك فرد يا كسى گروہ كى پاكى كى شہادت نہيں ديتا بلكہ اكثر معيار و ميزان مشخص كرديتا ہے_

7_ اپنے آپ كو يا دوسروں كو خداوند متعال كى طرف سے كسيدليل كے بغيرپاك و پاكيزہ قرار دينا ناروا اور شؤون خداوندى ميں دخالت ہے_

الم تر الى الذين يزكّون انفسهم بل الله يزكّى من يشائ

8_ رُشد و كمال كا ادعا كرنا اور خودثنائي ايك ناپسنديدہ فعل ہے_

الم تر الى الذين يزكّون انفسهم بل الله يزكّى من يشائ

9_ انسان كے ناپاكيوں سے پاك و پاكيزہ ہونے كى گواہى دينا، شؤون خداوندى ميں سے ہے_

بل الله يزكى من يشائ

يہ اس بناپرہے كہ "يزكّي'، "تزكية" بہ معنيپاك جاننا اور طہارت كى طرف نسبت دينا سے ہو_

10_ خداوند متعال كسى پر بھى ذرّہ بھر ظلم نہيں كرتا_

و لايظلمون فتيلاً

11_ انسانوں كو پاك قرار دينے اور انہيں رُشد و كمال عطا كرنے ميں مشيّت الہى بلاوجہ نہيں_

بل الله يزكّى من يشاء و لايظلمون فتيلاً

12_ خداوند متعال، انسانوں كے لائق، رشد و كمال عطا كرنے ميں، ذرّہ بھر ظلم نہيں كرتا_

بل الله يزكّى من يشاء و لايظلمون فتيلاً

13_ انسان كى طہارت و پاكيزگى پر خداوند متعال كى گواہى اور طہارت و پاكيزگى كيلئے اسكى طرف سے مقّرر شدہ معيار و ميزان بغير وجہكے نہيں ہے_

بل الله يزكّى من يشاء و لايظلمون فتيلاً

14_ كفر پيشہ، يہوديوں كى ناپاكى پر خداوند متعال كى گواہي، ان پر ظلم و ستم نہيں_

الم تر ... بل الله يزكّى من يشاء و لايظلمون فتيلا

15_ خداوند متعال كا كفر پيشہ يہوديوں كو پاك نہ كرنا اور

541

انھیں کمال عطا نہ کرنا ، ہرگز ان پر ظلم نہیں _

الم تر ... بل الله يزکّی من يشاء و لا يظلمون فتيلاً

16_ يہود و نصاري آلودگی و انحراف سے اپنی پاکيزگی کے مدعی ہيں_

الم تر الی الذين يزکّون انفسهم

امام باقر(ع) نے مذکورہ بالا آيت کے بارے ميں فرمايا: انهم اليهود و النصاري (1)اس سے مراد يہود و نصاري ہيں_

الله تعالی:

الله تعالی اور ظلم 10، 12، 14، 15; الله تعالی اور يہود 4، 5;الله تعالی کا عدل 10; الله تعالی کی عطا و بخشش 11، 12، 15; الله تعالی کی گواہی 13، 14; الله تعالی کی مشيت 3، 5، 11; الله تعالی کے افعال 6; الله تعالی کے مختصات 2، 7، 9

اہل کتاب:

اہل کتاب کی آلودگی 1;اہل کتاب کے دعوے 1

پاکيزگي:

پاکيزگی پر گواہی 9، 13;پاکيزگی کا ادعا 7;پاکيزگی کا معيار 1،6;پاکيزگی کے اسباب 2، 3

خو دثنائي:

خود ثنائي کی مذمت 8

خودسازي:

خودسازی کے اسباب 2

رُشد:

رشد کا ادعا 8;رُشد کا معيار 6، 13;رشد کے اسباب 3، 11، 12، 15

روايت: 16

عمل:

ناپسنديده عمل 7،8

مسيحي:

مسيحيوں کی آلودگی 16;مسيحيوں کے دعوے16

يہود:

صدر اسلام کے يہود 4;يہود کا کفر 4، 5، 14، 15;يہود کی آلودگی 1، 5، 16;يہود کی ناپاکی 14، 15;يہود کے دعوے 1، 4، 16

------

1)تفسير تبيان ج3 ص220 نورالثقلين ج1 ص489 ح295.

542

(۵۰) انظُرْ كَيفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّهِ الكَذِبَ وَكَفَى بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا

ديکھو تو انھوں نے کس طرح خدا پر کھلم کھلا الزام لگا ياہے اور يہی انکے کھلم کھلا گناہ کے لئے کافی ہے _

1_ يہود خداوند متعال کی طرف ناروا باتيں منسوب کرتے ہيں حالانکہ ان باتوں کے کذب و بطلان سے آگاہی بھی رکھتے ہيں_

انظر کيف يفترون علی الله الکذب

"یفترون"کی ضمیر "الذین اوتوا الکتاب" کی طرف پلٹ رہی ہے_ اور گذشتہ آیات کے قرینے سے اس سے مراد یہودی ہیں_
2_ یہودی خداوند متعال پر جو افترا و جھوٹ باندھتے ہیں اسکے بطلان سے ان کا آگاہ ہونا_*
انظر کیف یفترون علی الله الکذب
چونکہ افترا کا معنی جھوٹ باندھنا ہے، کلمہ "الکذب"کو لانے کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ یہودی مثلاً جانتے ہیں کہ خداوند متعال نے انہیں کسی قسم کی خصوصیت عطا نہیں کی پھر بھی خداوند متعال سے اس قسم کی باتیں منسوب کرتے ہیں_
3_ اہل کتاب کے اعمال و عقائد کوجانچنا اور ان کی شناخت کرنا پیغمبراکرم(ص) کا فریضہ ہے_
الم تر ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب
4_ خداوند متعال کے ساتھ ہر قسم کا شرك، اسکے اوپر افترا اور اس کی طرف جھوٹی نسبت ہے_
و من یشرك بالله فقد افتری ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب
5_ یہود کا خداوند متعال کی جانب ناروا باتیں منسوب کرنے کی وجہ سے مورد سرزنش و ملامت قرار پانا_
انظر کیف یفترون علی الله الکذب
6_ خداوند متعال کی بارگاہ میں اپنی پاکیزگی پر مبنی یہود کا ادعا خداوند متعال پر افترا و بہتان ہے_
الم تر الی الذین یزکون ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب

خداوند متعال پر افترا کے مورد نظر مصادیق میں سے ایك یہود کی طرف سے اپنی پاکیزگی اور رشد و کمال کا ادعا ہوسکتا ہے_ چونکہ ان کا دعوي ہے کہ یہ پاکیزگی خداوند متعال نے انہیں عطا کی ہے_
7_ خداوند متعال پر یہود کا افترا باندھنا، ان کے آلودگی اور انحراف سے پاك و منزّہ نہ ہونے کی دلیل ہے_
الم تر ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب
جملہ "انظر کیف" ہوسکتا ہے، یہودیوں کے عدم تزکیہ جس کا گذشتہ آیت میں ذکر ہوا ہے، کے اثبات پر ایك دلیل ہو _
8_ خداوند متعال پر افترا باندھنا ایك آشکار اور بڑاگناہ ہے_
و کفی بہ اثما مبیناً
9_ رشد و کمال سے روکنے والے موثر عوامل اور اسباب میں سے ایك خداوند متعال پر افترا باندھنا ہے_
الم تر الی الذین یزکّون ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب و کفی بہ اثماً مبیناً
لغت میں "اثم" کا معنی وہ چیز ہے جو انسان کو ثواب و صلاح سے روکے اور گذشتہ آیت کے مطابق ثواب و صلاح کا مصداق، تزکیہ نفس اور راہ کمال کو طے کرنا ہے_

يہوداور خدا 1، 2، 5،7; يہود كا انحراف 7;يہود كا عقيدہ 1; يہود كى آلودگى 7;يہود كى دروغگوئي 1، 2; يہود كى مذمت 5;يہود كے دعوے6

(۵۱) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ هَؤُلاء أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُواْ سَبِيلاً

كياتم نے نہيں ديكھا كہ جن لوگوں كو كتاب كا كچھ حصہ دے ديا گيا وہ شيطان اور بتوں پر ايمان ركھتے ہيں اور كفار كو بھى بتاتے ہيں كہ يہ لوگ ايمان والوں سے زياوہ سيد ھے راستے پر ہيں _

1_ علمائے يہود كا تورات سے بہت كم مستفيد ہونا_

ا لم تر الى الذين اوتوا نصيباً من الكتاب

1_ آيات كے سياق اور قول مفسرين كے مطابق، "الذين اوتوا ..."سے يہود مراد ہيں اورشان نزول سے معلوم ہوتا ہے كہ يہاں ان كے علماء مراد ہيں_

2_ كلمہ "نصيباً" نكرہ ہونے كى وجہ سے تھوڑے استفادہ پر دلالت كرتا ہے_

2_ بعض اہل كتاب اور علمائے يہود كا جبت (خدا كے علاوہ دوسرے معبود) اور طاغوت كى طر ف رجحان اوران پر ايمان ركھنا_

الم تر الى الذين اوتو ا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت والطاغوت

"جبت"لغت ميں ہر اس چيز كو كہتے ہيں كہ جس ميں كوئي خير نہ ہو، نيز خدا كے علاوہ كسى دوسرے معبود كو بھى كہا جاتا ہے_

3_ آسمانى كتابوں سے پورى طرح آگاہ نہ ہونا اور ناقص بہرہ مندي، انحراف اور كج فہمى كا راستہ ہموار كرتى ہے_

الم تر الى الذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت و الطاغوت

"نصيباً من الكتاب"كہ جس كا معنى تھوڑى سى بہرہ مند ى ہے _ جملہ " يؤمنون بالجبت والطاغوت"كى علت بيان كر رہا ہے _

4_ اہل كتاب (علمائے يہود) كا آسمانى كتابوں سے

بہرہ مند ہونے كے باوجود ان ميں سے بعض كا شرك اختيار كرنا_

الم تر الى الذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت و الطّاغوت

ہوسكتا ہے جملہ "اوتوا نصيباً ..."اس اعتراض و سرزنش كى علت كى طرف اشارہ ہو جو جملہ "الم تر ..."سے حاصل ہوتى ہے_ يعنى يہ كيسى عجيب بات ہے كہ وہ كتاب خداسے بہرہ مند ہونے كے باوجود كافر اور مشرك ہيں_

5_ آسمانى كتب سے آگاہ علماء كا كفر و شرك، باعث تعجب اور خلاف توقع ہے_

الم تر الى الذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت والطّاغوت

6_ خداوند متعال كا مؤمنين كو كفر و شرك كى طرف رجحان كے خطرے سے خبردار كرنا_

الم تر الى الذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت والطّاغوت

مؤمنين كو خطاب كرنا اور پھر اہل كتاب كے شرك آلود انجام كو بيان كرنا، درحقيقت مخاطبين كيلئے تعريض ہے كہ اس قسم كا خطرہ تمہيں بھى درپيش ہے لہذا ہوشيار رہو_

7_ قرآن كريم كا، درس و عبرت حاصل كرنے كى خاطر، گذشتہ اديان كے پيروكاروں كے حالات كے بارے ميں تحقيق كرنے كى دعوت دينا_

الم تر الى الذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت والطّاغوت
8_ اہل كتاب (علمائے يہود) كے دعووں اور عمل ميں واضح تضادموجود ہونا_
الم تر الى الّذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت و الطّاغوت
خداوند متعال نے ايك طرف يہوديوں كو آسمانى كتاب كا حامل قرار ديا ہے كہ جو ايك توحيدى كتاب ہے اور دوسرى جانب ان كے شرك كو بيان كيا ہے تاكہ يہوديوں كے ادعا اور عمل ميں جو تضاد و تناقض موجود ہے اسے خود ان پر اور مسلمانوں پر روشن كردے_
9_ بعض اہل كتاب مشركين مكہ كو مسلمانوں سے زيادہ ہدايت يافتہ قرار ديتے تھے_
و يقولون للّذين كفروا هولاء اهدى من الذين امنوا سبيلاً
10_ علمائے يہود كا مسلمانوں كے بارے ميں ظالمانہ قضاوت كرنا اور ناانصافى سے كام لينا_
الم تر الى الذين ... و يقولون للذين كفروا هؤلاء اهدى من الّذين امنوا سبيلاً

11_ اہل ايمان كے خلاف علمائے يہود اور مشركين مكّہ كا مشتركہ موقف اختيار كرنا_
الم تر الى الذين ... و يقولون للذين كفروا هؤلاء اهدى من الّذين امنوا سبيلاً
12_ مؤمنين كے بارے ميں ظالمانہ قضاوت كرنے اور كفار كے ساتھ سازباز كرنے كى وجہ سے اہل كتاب (علمائے يہود) كى مذمت_
الم تر الى الّذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون
جملہ "الم تر ..."مذمت و اعتراض پر مبنى لہجہ و انداز رركھتا ہے_
13_ حُيىى بن اخطب اور كعب اشرف كا جبت و طاغوت پر ايمان ركھنا اور مسلمانوں كے بارے ميں ناروا باتيں كرنا_
الم تر الى الذين اوتوا نصيباً من الكتاب يؤمنون بالجبت والطّاغوت و يقولون
جناب ابن عباس فرماتے ہيں كہ يہ آيت حيُيى بن اخطب اور كعب اشرف كے بارے ميں نازل ہوئي ہے_

آسمانى كتب:
آسمانى كتب سے استفادہ 3
انحراف:
انحراف كا پيش خيمہ3
اہل كتاب:
اہل كتاب اور آسمانى كتابيں 4;اہل كتاب او ر جبت 2;اہل كتاب اور طاغوت 2;اہل كتاب كا ادعا 8;اہل كتاب كا ايمان 2;اہل كتاب كا شرك 4;اہل كتاب كا عقيدہ 9;اہل كتاب كا نفاق 8;اہل كتاب كى سرزنش 12; علمائے اہل كتاب كا رجحان 2
ايمان:
جبت پر ايمان 2، 13;طاغوت پر ايمان 2، 13
تاريخ:
تاريخ سے عبرت 7;تاريخ ميں تحقيق 7
حييى بن اخطب:
حييى بن اخطب كا كفر 13
شرك:
شرك پر سرزنش 5; شرك كا خطرہ 6
عبرت:
عبرت كے اسباب 7
علماء:
علماء كا شرك 5;علماء كا كفر 5

547

قضاوت:

ظالمانہ قضاوت 12

کعب اشرف:

کعب اشرف کا کفر 13

کفار:3 1

کفار اور مسلمان 13;کفار سے سازباز 12

کفر:

آسمانی کتب کے بارے مینکفر 5; کفر کا خطرہ 6

مسلمان:

مسلمان اور اہل کتاب 9

مشرکین: 4

مشرکین اور مسلمان 11;مشرکین مکہ 9، 11

موقف اختیار کرنا: 11

مؤمنین:

مؤمنین کو خبردار کرنا6

یہود:

علمائے یہود اور تورات 1; علمائے یہود اور مسلمان 10 ، 11; علمائے یہود کا ایمان 2; علمائے یہود کا رجحان 2;علمائے یہود کا شرك 4; علمائے یہود کا ظلم 10;علمائے یہود کا نفاق 8;علمائے یہود کی سرزنش 12; علمائے یہود کی قضاوت 12،10علمائے یہود کے دعوے8

(٥٢) أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّهُ وَمَن يَلْعَنِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس پر خدا لعنت کردے آپ پھر اس کاکوئي مددگار نہ پائیں گے _

1_ مسلمانوں کے خلاف، کفار کا ساتھ دینے اور حق کو چھپانے کی وجہ سے اہل کتاب(علمائے یہود) پر خداوند متعال کی لعنت ہے_

الم تر ... اولئك الّذين لعنهم الله

2_ جبت و طاغوت پر ایمان (کفر و شرك) لعنت خدا کا موجب بنتا ہے_

الم تر الی ... اولئك الذين لعنهم الله و من يلعن الله فلن تجد لہ نصيراً

548

3_ جو لوگ اسلام کی حقانیت پر پردہ ڈالتے ہیں اور اسلام کی نسبت شرك کے راستونکو بہتر متعارف کرواتے ہیں وہی لعنت الہی کے مستحق ہیں_

الم تر الی الذين ... يقولو ن ... هؤلاء اهدي من الّذين امنوا سبيلاً _ اولئك لعنهم الله

4_ مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دینا لعن الہی کے موجبات میں سے ہے_

يقولون ... هؤلاء اهدي من الّذين امنوا سبيلاً_ اولئك الّذين لعنهم الله

5_ خداوند متعال کی جانب سے لعنت شدہ لوگوں کو ہرگز کوئي مددگار نہیں ملے گا_

و من يلعن الله فلن تجد لہ نصيراً

6_ لعنت خداوند متعال کے مشمول افراد کا اسکی مدد و نصرت سے محروم ہونا_

و من يلعن الله فلن تجد لہ نصيراً

7_ اہل کتاب (علمائے یہود) کی طرف سے کفار و مشرکین کا ساتھ ، مسلمانوں کے خلاف طاقت و قوت فراہم کرنے کی ایك کوشش _*

الم تر الى الذين ... و يقولون للّذين كفروا ... فلن تجد لہ نصيراً
مشركين كے ساتھ يہود كے ہم قدم ہونے كو بيان كرنے كے بعد جملہ "فلن تجد لہ نصيراً"ہوسكتا ہے اس بات كى طرف اشارہ ہو كہ يہودي، مسلمانوں كے خلاف مددگار تلاش كرنے كى خاطر مشركين كا ساتھ ديتے ہيں_
8_ مسلمانوں كے خلاف مشتركہ جدوجہد ميں كفار و يہود كى ناكامى كے بارے ميں خداوند متعال كا بشارت دينا_
الم تر الى الذين اوتوا الكتاب ... و من يلعن الله فلن تجد لہ نصيراً
9_ لعنت الہى كے مشمول افراد كيلئے كسى كى بھى مدد و نصرت كا ،كارساز نہ ہونا_
و من يلعن الله فلن تجد لہ نصيراً
چونكہ كفار اور لعنت الہى كے مشمول افراد بعض اوقات ايك دوسرے كى مدد كرتے ہيں بنابر ايں جملہ "فلن تجد ..." اس مدد و نصرت پہنچانےكے مقصد و ہدف كى طرف ناظر ہے_ يعنى بالفرض وہ ايك دوسرے كى مدد كريں تو بھى انہيں كوئي فائدہنہيں ہوگا_
10_ لعنت الہى كے مشمول افراد كيلئے كسى قسم كى مدد و نصرت كا كارساز نہ ہونا، سنن خدا وندمتعال ميں سے ہے_
و من يلعن الله فلن تجد لہ نصيراً
كلمہ "لن" كہ جو ابدى نفى پر دلالت كرتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ يہ بات سنن الہى ميں سے

ہے_

---

(۵۳) أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لاَّ يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا

كيا ملك دنيا ميں ان كا بھی كوئي حصہ ہے كہ لوگوں كو بھوسی برابربھی نہيں دينا چاہتے ہيں _
1_ كائنات كے نظام ميں يہود كا كوئي كردار نہيں_
ام لھم نصيبٌ من الملك
2_نظام كائنات ميں يہوديوں كا كوئي كردار نہ ہونے كی وجہ سے ان كيلئے كسی قسم كی مدد و نصرت كا، كارساز نہ ہونا_
فلن تجدلہ نصيراً _ ام لہم نصيبٌ من الملك
مذكورہ بالا مطلب ميں جملہ "ام لھم"كو جملہ "فلن تجد ..."كيلئے علت كے طور پر لايا گيا ہے_
3_ اگر يہوديوں كا، كائنات پر سلطنت و حكومت ميں كوئي كردار ہوتا تو وہ لوگوں كو كچھ نہ ديتے_
ام لھم نصيبٌ من المُلك فاذاً لايؤتُون النّاس نقيراً
كلمہ "نقيراً"كا معنی وہ چيز ہے جو پرندہ اپنی چونچ ميں پكڑتا ہے، لہذا يہ معمولی و كم چيز سے كنايہ ہے_
4_ لوگوں پر يہود كی حكمرانی كی صورت ميں ان كا فقر و تنگدستی كے خطرے سے دوچار ہوجانا_
ام لھم نصيبٌ من الملك فاذاً لايؤتون النّاس نقيراً
كلمہ "الملك" مندرجہ بالا مطلب ميں، اعتباری سلطنت كے معنی ميں ليا گيا ہے يعنی لوگوں پر حكومت_
اس مطلب كی تائيد امام باقر(ع) كے "المُلك" كے بارے ميں اس فرمان سے ہوتی ہے "اس سے مراد "الامامة و الخلافة ...ہے" (1)
5_ يہوديوں كا شديد بخل و انحصار طلبي_
فاذا لايؤتون الناس
بظاہر بعد والی آيت "ام يحسدون النّاس" كے قرينے سے كلمہ "الناس"سے مراد غيريہودی ہيں_ بنابرايں جملہ"فاذا ..." كا معنی يوں
------

1)كافی ج1 ص205 ح1 نورالثقلين ج1 ص490 ح299

ہوگا_ يہودی دنيوی منافع دوسروں كو دينے ميں بخل كرتے ہيں اور ہرچيز اپنے تسلط ميں ركھنا چاہتے ہيں_
6_ خداوند متعال كا لوگوں كی معاشی حالت سے غافل حكمرانوں اور حكومتوں كی مذمت كرنا_
فاذاً لايؤتون النّاس نقيراً
جملہ "فاذاً ..."سے اس روش كی مذمت ظاہر ہورہی ہے_
7_ خداوند متعال كا بخيلوں كی مذمت كرنا اور انہيں ناپسند كرنا_
فاذا لايؤتون النّاس نقيراً
8_ حكمرانوں اور حكومتوں كے فرائض ميں سے ہے كہ وہ لوگوں كی معاشی حالت كی طرف توجہّ ديں اور سخاوت مند ی كا مظاہرہ كريں_
ام لھم نصيبٌ ... فاذاً لايؤتون النّاس نقيراً

اللہ تعالى:
اللہ تعالى كى طرف سے مذمت 6، 7
انحصار طلب لوگ: 5
بخيل: 5
بخيل كى مذمت 7
حكومت:
حكومت كى ذمہ دارى 6، 7
فقر:
فقر كے خطرات 4
قيادت:
قيادت كى ذمہ دارى 8
يہود:
يہود اور آفرينش 1، 2، 3; يہود كا انحصار طلب ہونا5; يہود كا بخل 5;يہود كى بے پناہى 2 ;يہود كى حاكميت 4; يہود كى سرزنش 3;يہود كى صفات 5

(۵۴) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاہُمُ اللّہُ مِن فَضْلِہِ فَقَدْ آتَيْنَآ آلَ إِبْرَاہِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَۃَ وَآتَيْنَاہُم مُّلْكًا عَظِيمًا

ياوہ ان لوگوں سے حسد كرتے ہيں جنھيں خدا نے اپنے فضل و كرم سے بہت كچھ عطا كيا ہے تو پھر ہم نے آل ابراہيم كوكتاب و حكمت اور ملك عظيم سب كچھ عطا كيا ہے _
1_ پيغمبراكرم(ص) اور مسلمانوں كے بارے ميں اہل كتاب (يہود) كا حسد_
ام يحسدون النّاس على ما اتيهم الله من فضلہ
يہ آيت اور گذشتہ آيات اہل ايمان كے بارے ميں يہود كى غيرمنصفانہ باتوں "ہؤلا اہدى ..."كا جواب ہے_ بنابراايں يہاں "الناس" سے پيغمبراكرم(ص) اور مؤمنين مراد ہيں_
2_ اہل كتاب (يہود) كا پيغمبراكرم (ص) اور مسلمانوں كے ساتھ حسد كرنا ان كے كفار كا ساتھ دينے اور ان كے عقائد كى تصديق كرنے كا سرچشمہ ہے_
يقولون ہؤلاء اہدى من الّذين امنوا سبيلاً ... ام يحسدون النّاس
جملہ "ام يحسدون ..." آيت نمبر 51 ميں بيان شدہ مسائل كى علت كے طور پر لايا گيا ہے_
ان ميں سے ايك ظالمانہ قضاوت كرنا اور كفار كا ساتھ دينا ہے، يعنى يہ ظالمانہ قضاوت اور كفار كا ساتھ دينايہود كى حسادت كا نتيجہ ہے_
3_ آنحضرت(ص) اور آپ(ص) كے پيروكاروں كے ساتھ يہوديوں كے حسد كا ايك سبب، پيغمبراكرم(ص) كو خداوند متعال كى جانب سے عطا شدہ حكومت اور مقام نبوت ہے_
ام يحسدون الناس على ما اتيهم الله من فضلہ فقد اتينا ال ابراهيم
آيت مجيده (فقد اتينا ...) كے ذيل كے قرينے سے "فضلہ"سے مراد كتاب، حكمت اور ملك عظيم ہے_
4_ پيغمبراكرم(ص) كو قرآن كا عطا ہونا، آنحضرت(ص) كے

ساتھ یہودیوں کے حسد کا باعث بنا_
ام یحسدون الّناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ
آیت کے ذیل کے قرینہ سے "فضل"کے مصادیق میں سے ایك قرآن کریم ہے_
5_ انبیاء (ع) کی بعثت اور الہی رہبروں کی قیادت کا سرچشمہ فضل خدا ہے_
ام یحسدون النّاس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ
6_ یہودیوں کا پیغمبراکرم(ص) اور آپ(ص) کے مقام و منزلت کے ساتھ حسد کے باعث کفر و شرك کی طرف مائل ہونا_
یؤمنون بالجبت والطّاغوت ... ام یحسدون النّاس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ
7_ حسد، ایمان و اعتقاد کیلئے ایك خطرہ اور شرك و کفر کی طرف مائل ہونے کا سبب ہے_
یؤمنون بالجبت والطّاغوت ... ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ
جیساکہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ "ام یحسدون" آیت 51 میں بیان شدہ مسائل کی علت ہے_ ان میں سے ایك، یہودیوں کا کفر و شرك کی طرف رجحان رکھنا اور اسی پر ایمان لانا ہے_ یعنی یہ حسد ہے کہ جو "جبت"و "طاغوت"پر ایمان لانے کا باعث بنا ہے_
8_ آل ابراہیم (ع) کو کتاب و حکمت (پیغمبري) اور ملك عظیم عطا ہونا فضل الہی میں سے ہے_
فقد اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمة و اتیناہم ملکا عظیماً
بعض مفسرین کی رائے ہے کہ حکمت سے مراد نبوت و پیغمبری ہے_
9_ پیغمبراکرم(ص) پر الہی فضل کی نسبت اہل کتاب (یہود) کے حسد کا بے نتیجہ ہونا_
ام یحسدون النّاس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ فقد اتینا ال ابراھیم (ع)
"فقد اتینا"کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آل ابراہیم سے حسد کرنے والوں نے کوئي فائدہ حاصل نہیں کیا اور انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے اسی طرح پیغمبراکرم(ص) کے ساتھ حسد کرنے والے بھی کوئي فائدہ حاصل نہ کرسکیں گے اور نہ ہی آپ(ص) کو نقصان پہنچاسکیں گے_
10_ خاندان رسالت کا فضل خداوند متعال اور الہی نعمات سے بہرہ مند ہونے کی وجہ سے، حسد کا نشانہ بننا_
ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ
امام صادق(ع) فرماتے ہیں: ... نحن الناس المحسودون الّذین قال اللہ : ام یحسدون الناس ... (1)اللہ تعالی جو یہ فرماتاہے کہ " لوگوں سے حسد کرتے ہیں" لوگوں سے مراد ہم ہیں ...
----

1)کافی ج1 ص186 ح6، ص205 ح1، ص206 ح4،2 نورالثقلین ج1 ص491، ح301 ، تفسیر عیاشی ج1 ص 246 ح 153.

11_ نبوت، فہم، منصب قضاوت اور لوگوں پر ان کی اطاعت کا ضروری ہونا وہ تفضّلات الہی ہیں جو آل ابراہیم (ع) کو عطا ہوئے ہیں_
فقد اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمة و اتیناھم ملکاً عظیماً
امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: "الکتاب"سے "النبوة " ، " الحکمة' 'سے "الفہم والقضائ"اور "ملکاً عظیماً"سے "الطاعة" مراد ہے (1)
12_ مقام امامت ،خاندان ابراھیم (ع) پر خداوند متعال کا فضل اور عطا ہے_
و اتیناھم ملکاً عظیماً
امام باقر(ع) نے آیت میں موجود"ملك عظیم" کے بارے میں فرمایا: ... ان جعل فیھم آئمہ (2) ... یعنی ان میں ائمہ قرا ردئے_
13_ آل محمد(ص) کا نسل ابراھیم (ع) میں سے ہونا_
و اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمة و اتیناھم ملکاً عظیماً

حضرت علي(ع) نے اس آيت کے بارے ميں فرمايا: ... و نحن آل ابراهيم (3) ... اور آل ابراہيم ہم ہيں_

آل ابراہيم (ع) :
آل ابراہيم (ع) کا علم 11;آل ابراہيم (ع) کی امامت 12;آل ابراہيم (ع) کی حکمت 8;آل ابراہيم (ع) کی حکومت 8;آل ابراہيم (ع) کی قضاوت 11;آل ابراہيم (ع) کی نبوت 11;آل ابراہيم (ع) کی نسل 13;آل ابراہيم (ع) کے فضائل 8، 11، 12
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) کے فضائل 3، 4، 6
الله تعالى:
الله تعالى کا فضل5، 8، 9، 10، 12 ; الله تعالى کی نعمات 3، 4، 8،11، 12
انبياء (ع) :
انبياء (ع) کی بعثت 5
اہل بيت(ع) :
اہل بيت(ع) کے آبا و اجداد 13
اہل کتاب:
اہل کتاب اور آنحضرت (ص) 9;اہل کتاب اور کفار 2;اہل کتاب کا حسد 1، 2، 9
ائمہ (ع) :
ائمہ (ع) کے فضائل 10
------

1)کافی ج1 ص206 ح3 نورالثقلين ج1 ص491 ح303تفسير عياشی ج1 ص248 ح160.
2)کافی ج1 ص206 ح5 تفسير عياشی ج1 ص248 ح158.
3)کتاب سليم بن قيس ص87 بحار الانوار ج28 ص275 ح45.

ايمان:
ايمان کے موانع 7
حاسدين: 1،2، 3، 4، 6، 9
حسد:
حسد کے اثرات 6، 7، 9 ;حسد کے عوامل 3،4، 10
راہبري:
دينی راہبری 5
روايت: 10، 11، 12، 13
شرك:
شرک کا پيش خيمہ 6;شرک کے اسباب 7
قضاوت:
قضاوت کی اہميت 11
كفر:
کفر کا پيش خيمہ 6;کفر کے اسباب 7
يہود:
يہود اور آنحضرت(ص) 1، 3، 6، 9;يہود اور کفار 2 ;يہود اور مسلمان 1، 2،3;يہود کا حسد 1، 2، 3، 4، 6، 9 ;يہود کا

شرك 6;یہود كا كفر 6

(۵۵) فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ وَكَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا
پھر ان میں سے بعض ان چیزوں پر ایمان لے آئے اوربعض نے انكار كردیا او ران لوگوں كے لئے دہكتا ہوا جہنم ہی كافی ہے _
1_ بعض اہل كتاب (یہود) كا پیغمبراسلام(ص) پر ایمان لانا_
فمنهم من امن بہ و منهم
یہ اس احتمال كی بنا پرہے كہ گذشتہ آیت میں "النّاس"سے پیغمبر اكرم(ص) مراد ہوں اور "بہ"كی ضمیر كو بھی اسی طرف پلٹا یا جائے_
2_ بعض اہل كتاب (یہود) كا آل ابراہیم (ع) كے انبیاء (ع) پر ایما ن لانا_
فقد اتینا ال ابراهیم ... فمنهم من امن بہ
یہ اس بنا پر ہے كہ "بہ"كی ضمیر مجموعی طور پر

كتاب، حكمت اور ملك عظیم كی طرف پلٹائي جائے یعنی "فمنهم من امن بما اتینا ال ابراهیم"_
3_ بعض اہل كتاب (یہود) كا پیغمبراكرم(ص) پر ایمان نہ لانا اور اسلام كے راستے میں خلل ڈالنا_
و منهم من صدّ عنہ
اس مفہوم میں "صدّ"كو متعدی معنی میں لیا گیا ہے یعنی روكنا اور منع كرنا_ لہذا اس كو یہاں خلل ڈالنے اور رخنہ اندازی سے تعبیر كیا گیا ہے_
4_ بعض اہل كتاب (یہود) كا آل ابراہیم (ع) كے انبیاء (ع) پر ایمان نہ لانا اور ان كے اہداف و مقاصد كے راستے میں رخنہ و خلل ڈالنا_
فقد اتینا ال ابراهیم ... و منهم من صدّ عنہ
5_ پوری تاریخ كے دوران دو گروہوں مؤمنین اور رخنہ اندازوں كا وجود_
فمنهم من امن بہ و منهم من صدّ عنہ
6_ جہنم كی دہكتی ہوئي آگ، انبیا(ع) كے خلاف آگ بھڑكانے والے اور رخنہ انداز لوگوں كی سزا ہے_
و كفي بجهنّم سعیراً
"سعیرا"كا معنی دہكتی ہوئي اور جلانے والی آگ ہے_
7_ گذشتہ انبیا(ع) كی دعوت كے مقابلے میں بعض لوگوں كی مخالفت كی یاددہانی كرانے كا مقصد، پیغمبراسلام(ص) (دینی رہبرونااور مبلغین) كے حوصلوں كو بلند كرنا ہے_*
فمنهم من امن بہ و منهم من صدّ عنہ
ہوسكتا ہے انبیاء (ع) كے مقابلے میں لوگوں كے مختلف موقف (ایمان و كفر) كا بیان پیغمبر(ص) كی تسلی و تشفی كیلئے ہو كہ سابقہ انبیاء (ع) كو بھی اس قسم كے لوگوں كا سامنا تھا لہذا وہ ان كے مقابلے میں مقاومت و صبر كرتے ر ہے_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كا حوصلہ بلند كرنا 7
اسلام:
اسلام كی اشاعت كے موانع 3; صدر اسلام كی تاریخ 1، 3
انبیا(ع) :
انبیا(ع) كی دعوت7; انبیا(ع) كی دعوت اور رخنہ انداز لوگ 5; انبیا(ع) كے مخالفین6، 7
اہل كتاب:
اہل كتاب كی رخنہ اندازي3، 4;اہل كتاب كے كفار 3، 4;اہل كتاب كے مؤمنین 1، 2
ایمان:

آل ابراہیم(ع) پر ایمان 2; آنحضرت(ص) پرایمان 1، 2

557

ایمان لانے والے:

انبیا (ع) پر ایمان لانے والے5

جہنم:

آتش جہنم 6

رخنہ انداز لوگ 6

رخنہ انداز لوگوں کی سزا 6

قیادت:

قیادت کا حوصلہ بلند کرنا7

کفار:

کفار کی سزا 6

کفر:

آل ابراہیم (ع) کے بارے میں کفر 4; آنحضرت (ص) کے بارے میں کفر 3; انبیاء (ع) کے بارے میں کفر 4

یہود:

یہود کی رخنہ اندازی 3، 4; یہود کے کفار 3، 4 ; یہود کے مؤمن 1،2

(۵۶) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُواْ الْعَذَابَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا

بیشك جن لوگوں نے ہماری آیتوں کاانکار کیاہے ہم انھیں آگ میں بھون دیں گے اور جب ایك کھال پك جائے گی تو دوسری بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں خدا سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے _

1_ آیات الہی سے کفر اختیار کرنے والوں کی سزا، جہنم کی دہکتی ہوئي آگ ہے_

انّ الذین کفروا بایاتنا سوف نصلیهم ناراً

2_ آسمانی کتابوں، نبوّت اور انبیا (ع) کی حکومت کا آیات خداوندمتعال میں سے ہونا_

فقد اتینا ال ابراهیم الکتاب و الحکمة و اتیناهم ملکاً عظیماً ... انّ الّذین کفروا بایاتنا

558

آیت 54کو مدنظر رکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ کتاب، حکمت اور ملك عظیم "بایاتنا"کے مصادیق میں سے ہیں_

3_ انبیا(ع) کے کاموں میں رخنہ ڈالنا، آیات الہی کا انکار اور ان سے کفر ہے_

و منهم من صدّ عنہ ... ان الّذین کفروا بایاتنا سوف نصلیهم ناراً

4_ جہنم کی آگ میں کھال کے جل بھون جانے کے بعد بدن پر نئي کھال کا نمودار ہوجانا_

کلما نضجت جلودهم بدّلنا هم جلوداً غیرہا

5_ جہنم میں انسان کے عذاب کا ذریعہ کھال ہے_

کلما نضجت جلودهم بدلّناهم جلوداً غیرہا لیذوقوا العذاب

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پرہے کہ "لیذوقوا"، "بدلناهم"کے متعلق ہو_

6_ انسان اپنی جسمانی دگرگونی کے باوجود، ایك مستمرحقیقت ہے_

کلما نصجت جلودهم بدلّناهم جلوداً غیرہا

کفار کی کھال کا مکرر تبدیل ہونا جو کہ ایك جسمانی تبدیلی ہے، ان کی واقعی حقیقت و ماہیت کو تبدیل نہیں کرتا اور "جلودهم"اور "بدلّناهم"کی ضمیریں دلیل ہیں کہ ہر صورت میں آیات الہی کے منکر وہی کفار ہیں_

مندرجہ بالا مطلبکی تائید امام صادق(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے جو آپ(ص) نے مذکورہ آیت کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: ارایت لو اخذت لبنة فکسرتها و صیرتها تراباً ثم ضربتها فی القالب ا هی التی کانت انّما هی ذلك و حدث تغییر آخر والاصل واحد (1) کیا سمجھتاہے اگر تو اینٹ کو لے اور اسے توڑ کر مٹی کر دے پھردوبارہ اسے قالب میں

ڈھال کر اینٹ بنادے تو کیا یہ وہی نہیں ہے جو پہلے تھي؟ بیشك یہ وہی ہے اور اس میں تبدیلی ہوگئي ہے لیکن اصل ایك ہے
_
7_ معاد کا جسمانی ہونا_
کلما نضجت جلودهم بدّلنا هم جلوداً غيرہا
8_ دوزخیوں کے عذاب اور رنج و درد کا دائمی ہونا_
کلّما نضجت جلودهم بدّلنا هم جلوداً غيرہا ليذوقوا العذاب
9_ کھال کا بار بار نمودار ہونا، دوزخیوں کو عذاب کا مزہ چکھانے کا دائمی وسیلہ ہے_
کلمّا نضجت جلودهم بدلّنا هم جلوداً غيرہا ليذوقوا العذاب
10_ خداوند متعال ہمیشہ عزیز (ناقابل شکست) اور حکیم (صاحب حکمت)ہے_
انّ الله کان عزيزاً حکيماً
-----

1) تفسیر قمی ج1ص141 نورالثقلین ج1 ص494 ح313

کلمہ "کصانص"خداوند متعال کی عزت و حکمت کے استمرار پر دلالت کرتا ہے_
11_ قدرت خدا کا حکیمانہ طور پر جاری ہونا_
انّ الله کان عزيزاً حکيماً
12_ کفار کو آگ میں ڈالنا اور دوزخ میں انہیں عذاب دینا خداوند متعال کی حکمت کی بنیاد پر ہے_
ان الّذين کفروا باياتنا سوف نصليهم ناراً ... ان الله کان عزيزاً حکيماً
کفار کے عذاب کو بیان کرنے کے بعد حکمت خداوندمتعال کی یاددہانی، اس قسم کے عمل کے حکیمانہ ہونے کی طرف اشارہ ہے_
13_ کوئي بھی طاقت، دوزخ میں کفار کے عذاب کو روکنے پر قادر نہیں ہوگي_
سوف نصليهم ناراً ...انّ الله کان عزيزاً حکيماً
کفار کو دوزخ میں ڈالنے کے بیان کے بعد خداوند متعال کے ناقابل شکست ہونے کی یاددہاني، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مبادا یہ خیال کیا جائے کہ وہ خداوندمتعال کی مشیت کے برعکس اس پر غلبہ پاکر اپنے آپ کو آتش جہنم سے نجات دلوا سکتے ہیں_
14_غلبہ (عزت) و حکمت الہی کا تقاضا ہے کہ کفر پیشہ دوزخیوں کو دائمی عذاب دیا جائے_*
ان الّذين کفروا ... ان الله کان عزيزاً حکيماً
یہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "انّ الله ..."، "سوف نصليهم ناراً"کی علت کا بیان ہو_

آسمانی کتب: 2
آیات خدا: 2
آیات خدا کو جھٹلانا 3
اسماء و صفات:
حکیم 10;عزیز 10
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا غلبہ 14; اللہ تعالی کی حکمت 11، 12، 14;اللہ تعالی کی قدرت 11
انبیا (ع) :
انبیا (ع) کی حکومت 2;انبیا(ع) کی نبوت 2
انسان:

560

(۵۷) وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِـلاً ظَلِيلاً

اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیك عمل كئے ہم عنقریب انھیں جنتوں میں داخل كریں گے جن كے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ انھیں میںہمیشہ رہیں گے ان كے لئے وہاں پاكیزہ بیویاں ہوں گی اور انھیں گھنی چھاؤں میں ركھا جائے گا_

1_ بہشت، عمل صالح بجالانے والے مؤمنین كا صلہ ہے_
والّذین امنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنّات تجری من تحتها الانهار

2_ ایمان اور عمل صالح، بہشت میں داخل ہونے كی دوضروری شرائط ہیں_
والذین امنوا و عملوا الصّالحات سندخلهم جنّات تجری من تحتها الانهار

3_ خدا وند متعال كے اجر و ثواب كا اسكے عذاب و سزا پر مقدم ہونا_
انّ الذین كفروا بایاتنا سوف نصلیهم ... والّذین امنوا و عملوا الصّالحات سندخلهم

561

جناتً

كیونكہ عذاب و وعید كی نسبت، حرف "سوف" اور اجر و ثواب كے بارے میں حرف "س" استعمال ہوا ہے_

4_ خداوندمتعال ، مؤمنین كوبہشت میں داخل كرنے والا ہے_
سندخلهم جنّات ... و ندخلهم ظلاً ظلیلاً

5_ نیك اعمال بجا لانے والے مؤمنین كی جنت كا دائمی ہونا اوراس میں بہتی نہروں و گھنے سایوں (خوشگوار اور پر سكون ماحول)كا ہونا_
انّ الذین امنوا و عملوا الصّالحات ... و ندخلهم ظلاً ظلیلاً
"ظلّ"كا معنی سایہ ہے اور "ظلیلاً"اسكی تاكید ہے اور بظاہر بہشت كے مرغوب و دل پسند موسم سے كنایہ ہے_

6_ اہل بہشت كی بیویوں كا ہمیشہ پاك و پاكیزہ اور ہر قسم كی آلودگی سے منزّہ ہونا_
والّذین امنوا ... لهم فیها ازواج مطهرة

"مطھر"اس كو كہتے ہيں جو جسمانى و روحانى لحاظ سے پاك و منزہ ہو_
7_ نيك اعمال بجا لانے والے مؤمنين كا بہشت ميں ہميشہ رہنا_
والذين امنوا ... خالدين فيہا
8_ دلپذير اور تسكين بخش سايہ بہشتميں ايك خاص مقام و مرتبہ ہے_
و ندخلھم ظلاً ظليلاً
"ندخلھم"كا تكرار، بہشت ميں ظلّ (سايہ) كى خصوصيت كو ظاہر كرتا ہے_
9_ لوگوں كو ايمان اور عمل صالح كى طرف راغب كرنے اور كفر سے بچانے كيلئے قرآن كا ايك طريقہ، وعدہ و وعيد سنانا ہے_
انّ الّذين كفروا باياتنا سوف ... والذين امنوا و عملوا الصالحات سندخلھم
10_ تربيت كا ايك طريقہ خوف و رجا پيدا كرنا ہے_
ان الذين كفروا ... والذين امنوا
خداوند متعال انسانوں كى تربيت كيلئے انہيں دوزخ سے ڈراتاہے اور ابدى بہشت كى اميد دلاتاہے_
11_ اہل بہشت كى بيويوں كا حيض و حدث كى آلودگى سے پاك ہونا_
لھم فيھا ازواج مطھرة
امام صادق(ع) نے مذكورہ بالا آيت كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: الازواج المطھرة اللاتى لايحضن ولايحدثن (1) ازواج مطہرہ وہ ہيں جن كو نہ حيض ہوگا اور نہ حدث_
----

1)من لايحضرہ الفقيہ ج1 ص50 ح4 باب 20 مسلسل 195 تفسير برھان ج1 ص379 ح1.

اللہ تعالى:
اللہ تعالى كى طرف سے اجر3; اللہ تعالى كى طرف سے سزا 3;اللہ تعالى كے افعال 4
ايمان:
ايمان كا پيش خيمہ9;ايمان كے اثرات 2
بہشت:
بہشت كا ابدى ہونا 5; بہشت كى نعمات 5 ، 8،11; بہشت كے موجبات 2;بہشت ميں دائمى قيام 7; بہشتى بيوياں 6، 11;بہشتى سائے 5، ; بہشتى موسم 5;بہشتى نہريں 5
بہشتى لوگ:
بہشتى لوگوں كے فضائل 6
تحريك:
تحريك كے اسباب 9
تربيت:
تربيت كا طريقہ 9،10;تربيت ميں اميد دلانا 10;تربيت ميں انذار9; تربيت ميں بشارت 9;تربيت ميں خوف10
رشد:
رشد كے اسباب 9
روايت: 11
عمل:
نيك عمل كا پيش خيمہ 9; نيك عمل كا صلہ 1;نيك عمل كے اثرات 2 ;
كفر:

کفر کے موانع 9
مؤمنين:
مؤمنين كا بہشت ميں قيام1، 4;مؤمنين كا صلہ 1;مؤمنين كا نيك عمل 7;مؤمنين كى ابديت 7;مؤمنين كى بہشت 5;مؤمنين كے فضائل 4

(۵۸) إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا

بيشك الله تمھيں حكم ديتاہے كہ امانتوں كوان كے اہل تك پہنچا دو اور جب كوئي فيصلہ كروتو انصاف كے ساتھ كرو الله تمھيں بہترين نصيحت كرتا ہے بيشك الله سميع بھى ہے اور بصير بھي_
1_ امانتيں ان كے مالكوں كو واپس كرنے كا واجب ہونا_
انّ الله يا مركم ان تودّوا الامانات الى اہلها
2_ امانت كو اسكے مالك تك پہنچانے اور امانتدارى كى غيرمعمولى اہميت_
ان الله يامركم ان تودّوا الامانات الى اہلها
كلمہ "إنّص" اور امر كى نسبت اسم جلالہ (الله) كى طرف دينا نيز جملہ خبريہ كے ذريعے فرمان كا جارى ہونا (يامركم) امانت كى اہميت اور اسكى طرف بہت زيادہ توجہ كرنے كى طرف اشارہ ہے_
3_ افراد پر ذمہ دارى ڈالنے كى شرط يہ ہے كہ وہ اس كے اہل ہوں اور اسكى لياقت و صلاحيت ركھتے ہوں_
انّ الله يامركم ان تؤدّوا الامانات الى اہلها
امانت كے اہم ترين مصاديق ميں سے ايك وہ ذمہ دارى ہے جو معاشرے ميں افراد كے حوالے كى جاتى ہے_
4_ قضاوت ميں عدل و انصاف كا لحاظ ركھنا واجب ہے_
ان الله يامركم ... و اذا حكمتم بين النّاس ان تحكموا بالعدل
5_ قضاوت ميں عدل و انصاف كى خاص اہميت_
ان الله يامركم ... و اذا حكمتم بين النّاس ان تحكموا بالعدل
6_ قرآن كريم اور پيغمبراسلام(ص) كى حقيقت وہ امانت الہى ہے جس كو بيان كرنا اہل كتاب كا فريضہ تھا_

ام يحسدون الناس على ما اتيهم الله من فضلہ ... ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اہلہا
7_ يہوديوں كا امانتوں ميں خيانت كرنے والے اور ظلم و ستم پر مبنى قضاوت كرنے والے لوگوں ميں سے ہونا_
يقولون ... هؤلاء اهدى من الذين امنوا ... اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل
ہوسكتا ہے جملہ "ان تحكموا بالعدل" يہوديوں كى مؤمنين كے بارے ميں غير عادلانہ قضاوت كى طرف اشارہ ہوكيونكہ انہوں نے مشركين كو راہ راست كے زيادہ قريب قرار دياتھا_
8_ قضاوت ميں عدل و انصاف كا لحاظ ركھنا، تمام انسانوں كا حق ہے_
و اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل
9_ اسلامى معاشرے ميں حكومت اور جزا و سزا كا عادلانہ نظام برقرار كرنا ضرورى ہے_*
ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اہلہا و اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل
امانت كو اسكے مالك تك پہچانے ، لائق افراد پر ذمہ دارى ڈالنے اور لوگوں ميں عادلانہ قضاوت كرنے كا لازمہ يہ ہے كہ

لوگوں كے درميان ايك حكومت اور نظام جزا و سزا موجود ہو_
10_ امانت اسكے مالك تك پہچانا اور قضاوت ميں عدل و انصاف كا لحاظ ركھنا، نيك اعمال كے مصاديق ميں سے ہے_
والذين امنوا و عملوا الصالحات ... ان الله يا مركم ان تؤدوا الامانات الى اہلها
بظاہر جملہ "عملوا الصّالحات"كے بعد جملہ "إنّص الله "اعمال صالح كے بعض مصاديق كى طرف اشارہ ہے كہ جن سے مراد امانت دارى اور عادلانہ قضاوت ہے_
11_ امانت ان كے اہل تك پہنچانے اور عادلانہ قضاوت كرنے كا حكم خدا كى بہترين نصيحتوں ميں سے ہے_
انّ الله يامركم ... انّ الله فنعما يعظكم بہ
12_ خداوند متعال بندوں كو پند و نصيحت كرنے والا ہے_
ان الله نعمّا يعظكم بہ
13_ بندوں كى نسبت خداوند متعال كا لطف و عنايت اور خيرخواہى _
ان الله نعمّا يعظكم بہ
يہ كلمہ "موعظہ" كو مدنظر ركھتے ہوئے ہے جس ميں موعظہ كرنے والے كا لطف و عنايت اور اسكى خيرخواہى مضمر ہے_
14_ لوگوں كو نيكيوں كى طرف بلانے كا ايك مفيد طريقہ،

موعظہ ہے_
ان الله نعمّا يعظكم بہ
چونكہ خداوند متعال تربيت كيلئے بہترين طريقہ اختيار كرتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ موعظہ اور پند و نصيحت لوگوں كى تربيت كيلئے بہت زيادہ مفيد ہيں_
15_ خداوند متعال ہميشہ سميع (سننے والا) اور بصير (بينا) ہے_
انّ الله كان سميعاً بصيراً
16_ خداوندمتعال، حاكموں اور قاضيوں كى طرف سے صادر شدہ احكام كو سننے والا ہے_
و اذا حكمتم بين النّاس ان تحكموا بالعدل ... ان الله كان سميعاً
17_ خداوند متعال كا امانت ميں خيانت اور قضاوت ميں ظلم كرنے والوں كو خبردار كرنا_
ان الله ... ان الله كان سميعاً بصيراً
18_ خداوندمتعال كے سميع و بصير ہونے كى طرف توجّہ سے اسكے احكام و فرامين پر عمل كرنے كا راستہ ہموار ہوتا ہے_
ان الله يامركم ... ان الله كا ن سميعاً بصيراً
19_ ائمہ معصومين(ع) ميں سے ہر ايك، اپنے بعد والے امام كو امامت كى امانتيں سپرد كرنے كا ذمہ دار ہے_
ان الله يامركم ان تؤدّوا الامانات الى اہلہا
امام صادق(ع) نے مذكورہ بالا آيت كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: امر الله الامام الاول ان يدفع الى الامام الذى بعدہ كل ش عندہ (1)الله تعالى نے پہلے امام كو حكم ديا ہے كہ وہ سب چيزيں اپنے بعد والے امام كے سپرد كردے_
20_ خداوند متعال كے اوامر و نواہي، اسكى امانتيں ہيں_
ان الله يامركم ان تؤدّوا الامانات الى اہلہا
مذكورہ بالا آيت كے بارے ميں امام باقر(ع) اور امام صادق (ع) سے منقول ہے : امانات الله تعالى اوامرہ و نواهيہ ... (2)الله تعالى كى امانتيں اس كے اوامر و نواہى ہيں_
21_ معاشرے ميں عدل و انصاف كا نافذ كرنا، حكمرانوں كى ذمہ دارى ہے_
و اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل
امام باقر(ع) نے مذكورہ بالا آيت كے بارے ميں فرمايا: ... انّهم هم الحكّام او لاتري انّہ خاطب بها الحكام (3)اس سے مراد حكمران ہيں _ كيا تم نہيں ديكھتے كہ الله تعالى نے اس آيت كے ذريعے حكمرانوں كو خطاب كيا ہے_

----

1)کافی ج1 ص277، ح4 نورالثقلین ج1 ص496، ح321، تفسیر عیاشی ج1 ص249 ح167.
2)مجمع البیان ج3 ص98، نورالثقلین ج1 ص496 ح325.
3)غیبت نعماني، ص25، باب ماجاء فی الامامة و الوصیة تفسیر برهان ج1 ص380 ح5 تفسیر عیاشی ج1 ص 247 ح154، 167 الدرالمنثور ج2 ص571.

----

(۵۹) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً

ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اورصاحبان امر کی اطاعت کرو جو تمہیں میں سے ہیںپھر اگر آپس میں کسی بات میں اختلاف ہوجائے تو اسے خدااور رسول کی طرف پلٹا دو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہو _ یہی تمھارے حق میں خیر اورانجام کے اعتبار سے بہترین بات ہے _

1_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ خدا، رسول(ص) اور اولوالامر كي اطاعت کریں_

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

2_ پیغمبراکرم(ص) اور اولی الامر کی اطاعت کا خداوند متعال کی اطاعت کے بعد ہونا_

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

3_ پیغمبراکرم(ص) کا منصب حکومت و ولایت کا حامل ہونا

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول

کلمہ "اطیعوا"کا تکرار اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول خدا(ص) کے ا وامر سے مراد وہ اوامر نہیں جو خداوند متعال کی طرف سے وحی کے ذریعے ابلاغ ہوئے ہیں_ بلکہ وہ اوامر ہیں جو رسول خدا (ص) کی طرف سے صادر ہوئے ہیںاور

جو آنحضرت (ص) كے حكومتی و ولايتی اوامر كہلاتے ہيں_
4_ پيغمبراكرم(ص) اور اولی الامر كے حكومتی اوامر كی اطاعت كا لازمی ہونا_
اطيعوا الله واطيعوا الرسول و اولی الامر منكم
5_ اولی الامر اور وصالی كی اطاعت كا وجوب ان كے ايمان سے مشروط ہے_
اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولی الامر منكم
كلمہ "منكم"(تم مؤمنين ميں سے) اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ ان اولی الامر اور واليوں كی اطاعت واجب ہے جو مؤمن ہوں_
6_ ولی امر كی اطاعت اس صورت ميں واجب ہے جب وہ خدا اور رسول(ص) كی جانب سے مشخص شدہ اصولوں كے دائرے ميں ہو_
اطيعوا الله واطيعوا الرّسول و اولی الامر منكم
چونكہ اولی الامر كی اطاعت، خدا اور رسول(ص) كی اطاعت كے ہمراہ ہے لہذا يہ ايسے اصولوں اور احكام پر مشتمل نہيں ہوسكتی جو خدا و رسول(ص) كے اوامر كے خلاف ہوں_ چونكہ ايسے فرامين كی اطاعت خدا اور رسول(ص) كی اطاعت نہ كرنے كے مترادف ہے_
7_ حكومت حق كی پيروی كرنا ضروری ہے_
واطيعوا الرسول و اولی الامر منكم
8_ عدل و انصاف كا نفاذ حكمرانوں كا فريضہ ہے اور ان كی اطاعت، عوام كی ذمہ داری ہے_
و اذا حكمتم بين النّاس ان تحكموا بالعدل ... ياايّها الذين آمنوا اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولی الامر منكم
9_ امانت كی ادائيگی (اہل كو اس كا مقام عطا كرنا) اور

569

عدل و انصاف كا عملی ہونا، خدا و رسول(ص) اور اولی الامر كی اطاعت كے سائے ميں ممكن ہے_
انّ الله يامركم ان تؤدوا الامانات الی اہلها و اذا حكمتم بين النّاس ان تحكموا بالعدل ... اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولی الامر منكم
گويا يہ آيت، گذشتہ آيت ميں مذكورہ فرامين كے عملی ہونے كی كيفيت كی طرف اشارہ ہے_
10_ اختلافات كے حل كيلئے خدا و رسول(ص) (كتاب و سنت) كی طرف رجوع كرنا ضروری ہے_
فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی الله و الرّسول
11_ خدا و رسول(ص) كی كامل اطاعت، اختلافات اور جھگڑے كی صورت ميں ان كی طرف رجوع كرنے سے وقوع پذير ہوتی ہے_
اطيعوا الله ... فان تنازعتم فی ش
12_ اولی الامر كے تعين اور اس سے مربوط اختلافات ميں خدا و رسول(ص) (كتاب و سنت) كی طرف رجوع كرنا ضروری ہے_*
فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی الله و الرسول
يہ اس لحاظ سے ہے كہ آيت ميں "اولی الامر" كو حل اختلاف كيلئے مرجع قرار نہيں ديا گيا_ اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ "تنازع"كے مورد نظر اور اہم مصاديق ميں سے ايك خود مسئلہ اولی الامر كے متعلق اختلافات ہيں_
13_ سب لوگوں كا خدا و رسول(ص) كی اطاعت كرنا، اسلامی معاشرے كی وحدت و اتحاد كا ضامن ہے_
اطيعوا الله و اطيعوا الرسول ... فردّوہ الی الله والرسول
14_ اسلامی نظام كا محور خداوند متعال ہے_
اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولی الامر منكم ... فردّوہ الی الله و الرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر
15_ معاشرے ميں وحدت و اتحاد برقرار كرنا اوراسكی حفاظت كرنا، حكومت اسلامی كے فرائض ميں سے ہے_
اطيعوا الله ... فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی الله
16_ قرآن و سنت ہر قسم كے اختلافات اور جھگڑوں كے حل پر مبنی قوانين پر مشتمل ہے_
فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی الله والرسول

تمام اختلافی امور میں قرآن و سنت کی طرف رجوع کا حکمکہ جو کلمہ "فی شیئ"سے اخذ ہورہاہے، کا لازمہ یہ ہے کہ اس میں ہر چیز سے متعلق اختلاف کا حل اور مناسب قانون موجود ہو_

17_ خدا و رسول(ص) (قرآن و سنت) کی طرف اختلافات اور تنازعات کو لوٹانا خدا اور قیامت پر ایمان کی علامتوں میں سے ہے_

فان تنازعتم ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

18_ اختلافات کے حل کیلئے خدا و رسول(ص) (قرآن وسنت) کی طرف رجوع نہ کرنا خدا اور قیامت پر ایمان نہ رکھنے کی علامت ہے_

فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

19_ جن عدالتوں میں قوانین اسلام (قرآن و سنت) سے ہٹ کر فیصلہ کیا جاتا ہے، ان کا صلاحیت سے عاری ہونا_

فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرّسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

20_ خدا و رسول(ص) اور اولی الامر کی اطاعت کرنا، خدا اور روز قیامت پر حقیقی ایمان کی علامت ہے_

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

یہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "ان کنتم"، "اطیعوا اللہ "کیلئے بھی شرط ہو_

21_قیامت پر ایمان اسلام کے اہم اعتقادی اصولوں میں سے ہے_

ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر

خدا پر ایمان کے ساتھ قیامت کا تذکرہ اسکی اہمیت پر دلالت کرتا ہے_

22_ اسلام کے اعتقادی اور سیاسی فلسفہ میں گہرا ارتباط_

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ... فان تنازعتم ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

چونکہ رسول اکرم(ص) اور اولی الامر کی اطاعت جو ایك سیاسی مسئلہ ہے،کو ایمان سے مربوط کردیا گیا ہے کہ جو ایك اعتقادی مسئلہ ہے_

23_ اسلامی آئیڈیالوجی کا سرچشمہ، اسلامی نظریہ کائنات ہے جو اسلام نے کائنات کے بارے میں قائم کیاہے_

اطیعواللہ و اطیعوا الرسول ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

خداوند متعال اور رسول(ص) کے اوامر کی اطاعت کوجو اسلام کا لائحہ عمل ہے، خدا و قیامت پر ایمان سے مربوط کیا گیا ہے جو اسلامی نظریہ کائنات کا ایك عنصر ہے_

24_ خدا اور قیامت پر ایمان، احکام اسلام کے نفاذ کا سبب اور خدا و رسول(ص) کی نافرمانی سے بچنے کا باعث بنتا ہے_

اطیعوا اللہ ... ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم

الآخر

25_ اولی الامرکو تشریع احکام کا حق حاصل نہیں ہے_*

فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرسول

چونکہ قرآن و سنت مصادیق کا تعین نہیں کرتے لہذا "شیئ"سے مراد ہوسکتا ہے بالخصوص احکام ہوں_ بنابرایں "اولی الامر"کو آیت کے اس حصہ میں ذکر نہ کرنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ان کے سپرد نہیں کیا گیا_

26_ اختلافات اورتنازعات میں خدا و رسول(ص) کی طرف رجوع کرنا ایك پسندیدہ کام اور بہترین انجام کا حامل ہے_

فان تنازعتم ... ذلك خیر و احسن تاویلاً

27_ خدا و رسول(ص) اوراولی الامر کی اطاعت(قرآن و سنت کی پیروي)، ایك پسندیدہ کام اور بہترین انجام کی حامل ہے_

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر ... ذلك خیر و احسن تاویلاً

یہ اس بنا پر ہے کہ "ذلك" ، "اطیعوا اللہ ..."کی جانب بھی اشارہ ہو_

28_ خداوند متعال کا خیر اندیشی اور نیك انجام کی خاطر پند و نصیحت کرنا_

ذلك خیر و احسن تاویلاً

29_ دنیا و آخرت کی سعادت، خدا و رسول(ص) کی اطاعت کرنے اور اختلافات کے حل کیلئے ان کی طرف رجوع کرنے سے مربوط ہے_ *
اطیعوا الله ... ذلك خير و احسن تاويلاً
یہ اس احتمال کی بنا پرہے کہ جملہ"ذلك خير"دنیا سے مربوط ہو اور جملہ "احسن تاويلاً"آخرت سے _
30_ اعمال کے انجام اور عاقبت کی طرف توجہ ، ان کی قدروقیمت کی تعیین کے معیار ات میں سے ہے_
ذلك خير و احسن تاويلاً
خداوند متعال نے نیك انجام اور اچھی عاقبت (خدا و ... کی اطاعت) کو ان کے فرامین پر عمل کرنے کے ضروری ہونے کا معیار قرار دیا ہے_
31_ تا یوم قیامت علی (ع) اور فاطمہ زہراء سلام الله علیہما کی نسل سے آنے والے ائمہ معصومین(ع) کی اطاعت کرنا ضروری ہے_
اطیعوا الله ... و اولی الامر منکم
امام باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت میں موجود "اولی الامر"کے بارے میں فرمایا: الائمة من ولد علی و فاطمة(ع) الی ان تقوم الساعة (1)ائمہ علی (ع) و فاطمہ (ع) کی اولاد میں سے ہیں یہاں تك کہ قیامت بپا ہوجائے_
----

1)کمال الدین، صدوق ص222، ح 8 ب 22، نور الثقلین ج1 ص499 ح328، 330،331، 332.

32_ "اولی الامر"کے انتخاب اور ان کی اطاعت کے ضروری ہونے کا مقصد احکام و حدود الہی کا برقرار کرنا، دین کو نابود ہونے سے بچانا اور احکام و سنن الہی کو تغیر و تبدّل سے روکنا ہے_
اطیعوا الله ... و اولی الامر منکم
امام ر ضا(ع) نے "اولواالامر"اور ان کی اطاعت کے لزوم کے فلسفے اور مقصد کے بارے میں فرمایا: ... فجعل علیهم قیّما یمنعهم من الفساد و یقیم فیهم الحدود والاحکام ... انہ لو لم یجعل لهم اماماً قیماً ... لدرست الملة وذهب الدین وغیّرت السنن والاحکام ...(1)الله تعالی نے لوگوں پر سرپرست قرار دیا جو انہیں فساد سے روکتاہے اور ان میں حدود و احکام کو جاری کرتاہے ... اگر الله تعالی ان کیلئے امام اور سرپرست قرار نہ دیتا تو ملت مٹ جاتی اور دین ختم ہوجاتا اور احکام و سنن تبدیل ہوجاتے ...
33_ اختلاف کے حل کا اصلی مرجع، آیات قرآن کے محکمات اور رسول خدا(ص) کی سنت ہے_
فان تنازعتم فی ش فردّوه الی الله و الرّسول
امیر المؤمنین نے " مالك اشتر کے نام خط"میں مذکورہ بالا آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: فالردّ الی الله الاخذ بمحکم کتابہ والردّ الی الرسول الاخذ بسنتہ الجامعة غیرالمفرّقة (2)الله کی طرف پلٹانے سے مراد قرآن کے محکمات سے تمسك ہے اور رسول کی طرف پلٹانے سے مراد اس سنت کے ساتھ تمسك کرناہے جو اختلاف مٹانے والی ہے نہ تفرقہ ڈالنے والي_

-----

1)عیون اخبار الرضا (ع) ج2 ص101 ح1 ب 34، نورالثقلین ج1 ص497، ح329.
2)نہج البلاغة، مکتوب53، (مالك اشتر کے نام) نورالثقلین ج1 ص506 ح355 بحار الانوار ج2 ص244 ح 48 نہج البلاغة خطبہ 125.

(۶۰) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيدًا

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھاجن کا خیال یہ ہے کہ و ہ آپ پر اور آپ کے پہلے نازل ہونے والی چیزوں پر ایمان لے آئے ہیں او رپھر یہ چاہتے ہیں کہ سرکش لوگوں کے پاس فیصلہ کرائیں جب کہ انھیں حکم دیا گیاہے کہ طاغوت کا انکار کریں اور شیطان تویہی چاہتا ہے کہ انھیں گمراہی میں دور تك کھینچ کرلے جائے _
1_ قضاوت کیلئے طاغوت کے پاس جانے کا ارادہ کرنا، قرآن اور دوسری آسمانی کتابوں پر ایمان کے

منافی ہے_
الم تر الی الّذین یزعمون ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت
1_ جملہ "یریدون ..."سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کے کام کا ارادہ کرنا بھی غلط ہے چہ جائیکہ اسے انجام دیا جائے_
2_ کلمہ "طاغوت" مصدر اور بمعنی اسم فاعل ہے یعنی ہر متجاوز، ظالم اور جبّار انسان_
2_فیصلہ کیلئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا، قرآن کریم اور آسمانی کتب پر ایمان کے منافی ہے_
الم تر الی الّذین یزعمون ... ان یتحاکموا الی الطاغوت
3_ ایمان کا ادعا کرنے کے باوجود طاغوت کی طرف فیصلہ کیلئے رجوع کرنا، باعث تعجب و حیرت ہے_
الم تر الی الّذین یزعمون ... ان یتحاکموا الی الطاغوت
جملہ "الم تر" میں استفہام تعجب کیلئے ہے_
4_ ان تمام احکام و معارف پر ایمان لانا ضروری ہے جو پیغمبراسلام(ص) اور دوسرے انبیا(ع) پر نازل ہوئے ہیں_
الم تر الی الّذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیك و ما انزل من قبلك
5_ عمل، ایمان کی علامت اور اسکی آزمائشے کا مرحلہ ہے_
الم تر الی الّذین یزعمون ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ
خداوند متعال نے بعض مسلمانوں کے ایمان کو اسلئے خیالی اور ایمان کا خالی دعوا قرار دیا ہے کہ انہوں نے عمل میں اپنے ایمان کے مطابق عمل نہیں کیا_
6_ طاغوت کا انکارکرنا اور اسکے مقابلے میں ڈٹ جانا ضروری ہے_
و قد امروا ان یکفروا بہ
7_ طاغوت کے انکار اور اسکے مقابلے میں ڈٹ جانے کا ضروری ہونا، تمام الہی ادیان کا مشترکہ حکم ہے_
یزعمون انّهم امنوا بما انزل الیك و ما انزل من قبلك یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ
چونکہ خداوند متعال نے طاغوت کی طرف رجوع کو گذشتہ آسمانی کتب پر ایمان کے منافی قرار دیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کتب میں بھی اس قسم کا کردار قابل مذمت اور ناپسندیدہ سمجھا گیاہے_
8_ طاغوتی عدالتیں، ایسی عدالتیں ہیں کہ جن میں خدا و

رسول(ص) کے حکم کے برخلاف قضاوت کی جاتی ہے_*
یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ
عدالتوں کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا اس وقت ایمان کے منافی ہے جب وہاں الہی احکام کے خلاف قضاوت کی جاتی ہو_ لہذا طاغوت سے مراد وہ حاکم ہیں جو قرآن و سنت کے خلاف حکم کرتے ہیں_
9_ انحرافات اور گمراہی کے خلاف جدوجہد کے سلسلے میں صحیح راستے کی نشاندہی کرنا ایك قرآنی روش ہے_
فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی الله والرسول ... الم تر الی الذین یزعمون انهم امنوا ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت
10_ انحراف اور گمراہی پر مبنی طور طریقوں کو روکنے اور ان پر تنقید کرنے سے پہلے، صحیح راستہ دکھانا ضروری ہے_
فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی الله والرسول ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ
11_ قضاوت کیلئے طاغوت کی طرف رجوع نہ کرنا، طاغوت کے انکار کا ایك مصداق ہے_
یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ
12_ طاغوت(وہ لوگ جو احکام خداوند متعال کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں) کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، شیطان کی خواہش ہے_
و یرید الشیطان ان یضلّهم
13_ طاغوت، شیاطین کے آلہ کار اوران کا جال ہیں_
یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت ... و یرید الشیطان ان یضلّهم
14_ طاغوت کی طرف رجوع کرنے والے شیطانی تسلط میں ہیں_
یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت ... و یرید الشیطان ان یضلّهم

15_شیاطین اور طاغوت انبیائے الہی کی حکومتوں کے مد مقابل عناصر ہیں_
الم تر الی الذین یزعمون ... و یرید الشیطان
16_ شیطان، ہمیشہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے در پے ہے_
و یرید الشیطان ان یضلّھم ضلالاً بعیداً
17_فیصلہ کیلئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا، گویا ان پر ایمان لانا اور ان کے ظلم وستم کی تائید کرنا ہے_

یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ
18_ طاغوتی عدالتوں کو قبول کرنے کا نتیجہ گمراہی کی کھائیونمیں گرنا ہے_
یریدون ان یتحاکموا ... و یریدون الشیطان ان یضلّھم ضلالاً بعیداً
19_ گمراہی و ضلالت کے مختلف در جے و مراتب ہیں_
ان یضلّھم ضلالاً بعیداً
20_ خود سر اور ظالم حکمرانوں کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، گویا طاغوت کی حاکمیت کو قبول کرنا ہے_
الم تر الی الّذین یزعمون انّھم امنوا ... یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت_
امام صادق(ع) نے فرمایا: ... انّہ لو کان لك علی رجل حقّ فدعوتہ الی حکّام اہل العدل فابی علیك الا ان یرافعك الی حکام اہل الجور لیقضوا لہ لکان ممّن حاکم الی الطاغوت و ھو قول اللہ عزوجل الم تر الی الذین یزعمون ... (1) ... اگر تیرا حق کسی شخص پر ہو اور تو اسے عادل حاکم کی طرف بلائے لیکن وہ انکار کرے اور معاملے کو حکام جور کی طرف لے جائے تا کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کریں تو وہ ان میں سے ہے جس نے فیصلے کیلئے طاغوت کی جانب رجوع کیا اور ان ہی کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے : الم تر الی الذین یزعمون ...
21_ طاغوت کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، ایمان کے ادعا میں جھوٹا ہونے کی علامت ہے_
الم تر الی الذین یزعمون انھم امنوا
امام صادق(ع) فرماتے ہیں: ... اما علمت ان کل زعم: فی القرآن کذبٌ (2)کیا تجھے نہیں معلوم کہ قرآن میں ہر زعم و گمان کو جھوٹ کہا گیاہے_
22_ کعب بن اشرف اور ابن شیبہ یہودی کا، طاغوتی حکمرانوں کے مصادیق میں سے ہونا_
یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت
بہت سے مفسرین کی رائے ہے کہ یہ آیت اس منافق کے بارے میں نازل ہوئي ہے جو ایك فرد کے ساتھ نزاع کے وقت، کعب بن اشرف یہودی کی طرف رجوع کرنا چاہتا تھا اور پیغمبر اکرم(ص) کی قضاوت سے انکار کر رہاتھا_ بعض دوسرے مفسرین کا خیال ہے ابن شیبہ یہودي، طاغوت کا مصداق ہے_
----

1)کافی ج7 ص411 ح3 نورالثقلین ج1 ص508 ح361، تفسیر برھان ج1 ص387 ح2، 3، 5 تفسیر عیاشی ج1 ص254 ح180.
2)کافی ج2 ص342، ح20 نورالثقلین ج1 ص508 ح362.

ابن شیبہ: 22
اختلاف:
حل اختلاف کا مرجع 1، 3،2
ادیان:
ادیان کا ہم آہنگ ہونا 7
اصلاح:

(۶۱) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَى مَا أَنزَلَ اللّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ حکم خدا اور اس کے رسول کی طرف آؤ تو تم منافقین کودیکھو گے کہ وہ شدت سے انکار کردیتے ہیں_

1_ الہی قوانین اور پیغمبر اکرم(ص) کی حاکمیت کو قبول کرنا بلند مقام و رتبہ عطا کرتا ہے_
و اذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرّسول
1_ گذشتہ آیت کے قرینے سے "تعالوا ..." سے مرا د قضاوت و داوری کیلئے آنحضرت(ص) کی طرف رجوع کرنا ہے_
2_ بلند مقام عطا کرنا کو "تعالوا"کے معنی سے اخذ کیا گیا ہے_
2_ اختلافات کے حل کیلئے قرآن اور رسول اکرم(ص) کی طرف رجوع کرنا واجب ہے_
و اذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرسول

3_ پيغمبر اكرم (ص) كو حاكم اور منصف كے عنوان سے قبول نہ كرنا نفاق كى علامت ہے_
و اذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول رايت المنافقين يصدّون عنك صدوداً
4_ قرآن و پيغمبر اكرم (ص) (كتاب و سنت) كا ہم آہنگ ہونا اوركبھى جدا نہ ہونا_
و اذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول
اگر قرآن و سنت ميں ہم آہنگى نہ ہوتى اور ان ميں جدائي كا امكان ہوتا تو دونوں كى طرف رجوع كرنے كا حكم درحقيقت دو مخالفچيزوں كا حكم ہوتاجو حكمت خدا وندمتعال سے بعيد ہے_
5_ قرآن اور پيغمبر اكرم(ص) (كتاب و سنت) كے درميان جُدائي ڈالنا منافقين كا شيوہ ہے_
و اذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول رايت المنافقين يصدّون عنك

صدوداً
منافقين نے قرآن مجيد اور پيغمبراكرم(ص) كى طرف دعوت كے مقابلے ميں فقط پيغمبر اكرم(ص) سے اعراض كو عنوان بنايا ہے (يصدّون عنك) نہ كہ قرآن سے اعراض كو چونكہ آيت ميں يہ نہيں آيا كہ "يصدّون عما انزل اليك"
6_ پيغمبر اكرم (ص) كى قضاوت والى حاكميت سے روگردانى كرنے كے سبب منافقين كى توبيخ و مذمت _
رايت المنافقين يصدّون عنك صدوداً
مذكورہ بالا مطلب ميں "يصدّون" كو فعل لازم كے طور پر لايا گيا ہے_ اس بنا پر "صدّ" كا معنى اعراض و روگردانى ہے_
7_ پيغمبر اكرم(ص) كى قضاوت والى حاكميت كو قبول نہ كرنے كا بنيادى سبب نفاق ہے_
تعالوا ... رايت المنافقين يصدّون عنك صدوداً
كلمہ "المنافقين" اعراض و روگردانى كرنے والوں كے اعمال كى علت و سبب كى طرف اشارہ ہے_ يعنى منافقين كا نفاق، پيغمبر اكرم(ص) كى حاكميت سے ان كے فرار كا سبب بنتا ہے_
8_ پيغمبراكرم(ص) كا مقابلہ كرنے اور لوگوں كو آپ(ص) كى طرف رجوع كرنے سے روكنے كيلئے منافقين كا مسلسل كوشش كرنا_
رايت المنافقين يصدّون عنك صدوداً
فعل مضارع "يصّدون"استمرار پر دلالت كرتا ہے_ ياد رہے كہ مذكورہ بالا مطلب ميں "يصدّون"كو فعل متعدى اور "الناس" كو اس كا مفعول بنايا گيابے_ اس صورت ميں "يصدّون" بمعنى "يمنعون"ہوگا_

نفاق:
نفاق کے اثرات 7;نفاق کے علائم 3
واجبات: 2

(۶۲) فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآؤُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا
پس اس وقت کیاہوگا جب ان پر ان کے اعمال کی بناپرمصیبت نازل ہوگی اور وہ آپ کے پاس آکر خدا کی قسم کھائیں گے کہ ہمارا مقصد صرف نیکی کرنا اور اتحاد پیدا کرنا تھا _
1_ طاغوت کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، رجوع کرنے والوں کیلئے مصائب و مشکلات میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_
یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت ... فکیف اذا اصابتہم مصیبصةٌ بما قدّمت
گذشتہ آیت کے مطابق "ماقدمت ایدیھم" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایك، قضاوت کیلئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا ہے_
2_ بعض مصائب و مشکلات، خدا و رسول(ص) کی نافرمانی کا نتیجہ ہیں_
فکیف اذا اصابتھم مصیبة بما قدّمت ایدیھم
بظاہر " ثم جاؤك " کے قرینے سے "مصیبة" سے مراد دنیوی مشکلات ہیں نہ کہ اخروي_
3_ طاغوت کی طرف رجوع کا نتیجہ، عذاب قیامت ہے_ *
فکیف اذا اصابتھم مصیبة بما قدمت ایدیھم
یہ اس بنا پر ہے کہ جب "بما قدمت ایدیھم" کے قرینے سے جو کہ عام طور پر قرآن میں قیامت کے بارے میں آیا ہے، "مصیبة"سے مراد عذاب قیامت ہو_پس "ثم جاؤك" گذشتہ آیت پر عطف ہوگا_ اس مطلب کی تائید

امام باقر(ع) و امام صادق(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ: المصیبة ھی الخسف واللہ بالمنافقین عند الحوض (1)اللہ کی قسم حوض کوثر کے پاس منافقین کی ذلت و رسوائي ہے_
4_ سختی اور آسائشے کے وقت، منافقین کا پیغمبراکرم(ص) اور دوسرے الہی رہبروں کے ساتھ دوغلا رویہ اختیار کرنا_
فکیف اذا ... ثم جاؤك یحلفون باللہ ان اردنا الا احساناً
منافقین، ابتلاء اور مصیبت سے پہلے، پیغمبر(ص) سے روگردانی کرتے ہوئے طاغوت کی طرف مائل رہتے ہیں_ لیکن جب مشکلات میں پڑتے ہیں تو پیغمبر اکرم(ص) سے معذرت خواہی کرنے لگتے ہیں_
5_ منافقین جب اپنے اعمال کے نتیجے میں مشکلات و مصائب یا رسوائي و ذلت سے دوچار ہوتے تو پیغمبراکرم(ص) کی طرف رجوع کر کے معذرت خواہی کرنے لگتے_
فکیف ... ثم جاؤك یحلفون باللہ ان اردنا الاّ احساناً
منافقین کی عذر خواہی کہ جس کا وہ جملہ "ان اردنا"سے اظہار کرتے تھے ، دلیل ہے کہ "مصیبة"سے مراد وہ معنی ہے جو ذلت و رسوائي کو بھی شامل ہے_
6_ منافقین کے حیلوں میں سے ایك جھوٹ بولنا، خدا کی قصسم کھانا اور اپنے ناروا اعمال کی توجیہ اور عذر خواہی کرنا ہے_
یصدّون عنك صدوداً ... ثم یحلفون باللہ ان اردنا الا احساناً و توفیقاً
"یصدّون عنك"سے معلوم ہوتا ہے کہ احسان کے ارادے کا ادعا محض جھوٹ تھا_ بنابرایں ان کا یہ ادعا فقط اپنے ناروا اعمال کی توجیہ اور عذر خواہی ہے، نہ کہ اپنی غلطیونسے آگاہ ہوکر حقیقی معذرت خواہی _
7_ معاشروں اور قوموں کے مشکلات و مصائب میں مبتلا ہونے کے اسباب میں سے ایك، طاغوت کی طرف مائل ہونا اور شرعی احکام و دستورات کو پائمال کرنا ہے_
و اذا قیل لھم ... فکیف اذا اصابتھم مصیبة بما قدمت ایدیھم
8_ منافقین کا مقدّسات سے سو ء استفادہ کرنا_
یحلفون باللہ

9_جھوٹ کی بنا پر غلط کاموں کی توجیہ، نفاق کی علامت ہے_
يريدون ان يتحاكموا ... ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً
----

1)تفسير قمی ج1 ص142_ نورالثقلين ج1 ص509 ح367_ تفسير عياشی ج1 ص254 ح181.

10_ طاغوتی حکام کی طرف رجوع کرنے کے سلسلے میں منافقین کی ايك ناروا توجيہ، صلح جوئي، مدارا اور نیکی کا ادعا کرنا ہے_
يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت ... ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً
11_ منافقین کے حیلوں میں سے ايك صلح جوئي اور نیکی کا ادعا کرنا ہے_
ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً
12_ منافقین کا یہ ظاہر کرناکہ قضاوت کیلئے ان کا طاغوت کی طرف رجوع کرنا، پیغمبراکرم(ص) پر ایمان نہ رکھنے کی بنا پر نہیں تھا_
يريدون ان يتحاكموا الى الطّاغوت ... ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً
جملہ "ان اردنا"کا مفہوم یہ ہے کہ ہمارا مقصد پیغمبراکرم (ص) سے روگردانی کرنا نہیں تھا_ بلکہ ہم طرفین کے درمیان صلح کرانا چاہتے تھا تاکہ اس طرح نیکی کرسکیں_
13_ منافقین کا، پیغمبر(ص) کی طرف قضاوت کیلئے رجوع نہ کرنے کی ايك ناروا توجيہ یہ ہے کہ وہ پیغمبر(ص) کے ساتھ نیکی کرنا چاہتے تھے_
ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) کے ساتھ نیکی 13
تخلف:
تخلف کی توجیہ 9
رشد:
رشد کے موانع 1
سختي:
سختی کے اسباب 1، 2،7
طاغوت:
طاغوت کو قبول کرنے کے اثرات 3; طاغوت کی طرف میلان کے اثرات 7;طاغوت کی قضاوت قبول کرنا 12; طاغوت کی قضاوت کے اثرات 1
عذاب:
عذاب کے موجبات 3
عصيان:
عصیان کے اثرات 2
مصائب:
مصائب کے اسباب، 2
مقدسات:
مقدسات سے سوء استفادہ 8

(۶۳) أُولَـئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلاً بَلِيغًا
یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل کا حال خداخوب جانتا ہے لہذا آپ ان سے کنارہ کش رہیں انھیں نصیحت کریں اور ان کے دل پر اثر کرنے والی موقع محل کے مطابق بات کریں _
1_ خداوندمتعال، منافقین کے اندرونی اسرار سے آگاہ ہے
اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم
2_ خداوند متعال انسان کے اندورنی اسرار اور نیّتوں سے آگاہ ہے_
يعلم الله ما فى قلوبهم
3_ پیغمبراکرم(ص) کے مقابلے میں اپنے ناروا اعمال کے بارے میں منافقین کا بے بنیاد بہانے بنانا_
ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً_ اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم
4_ خیر خواہی اور صُلح جوئي کا ادعا کرنے میں منافقین کا جھوٹا ہونا_
ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً_ اولئك الذين يعلم الله ما فى قلوبهم
5_ منافقین کے قول اور نیّت میں دوغلا پن اور منافقت_

ان اردنا الاّ احساناً و توفيقا اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم
6_ پیغمبراکرم(ص) (سنت) سے روگردانی اور طاغوت کی طرف رجوع کرنے میں منافقین کے خفیہ اور پلید ارادے_
ان يتحاكموا الى الطاغوت ... ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً_ اولئك الذين يعلم الله ما فى قلوبهم
7_ منافقین کی پلید نیتوں کو فاش کرنے کے بارے میں خداوند متعال کا انھیں خبردار کرنا_
اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم
"ما فى قلوبهم"میں موجود ابہام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ منافقین طاغوت کی طرف رجوع کرنے میں اپنے دل میں پلید ارادے رکھتے تھے کہ جن سے فقط خداوند متعال آگاہ تھا_
8_ پیغمبراکرم(ص) کا فریضہ تھا کہ آپ(ص) ان لوگوں کی خطا اور غلطی کو نظرانداز کردینجو طاغوت کی طرف رجوع کرنے کے بعد اظہار ندامت کرتے تھے_
ثم جاؤك يحلفون بالله ان اردنا الاّ احساناً ... فاعرض عنهم
کلمہ "اعراض"، "عظہم"(انہیں نصیحت کرو) کے قرینے سے، ان کی خطا و غلطی سے اعراض کا معنی دیتا ہے نہ کہ ان سے دوری اختیار کرو_
9_ پیغمبراکرم (ص) کا فریضہ تھا کہ جو منافقین طاغوت کی طرف رجوع کرنے پر ندامت و پشیمانی کا اظہار کرتے ہیں، آپ(ص) انہیں وعظ و نصیحت کریں_
يريدون ان يتحاكموا الى الطّاغوت ... فاعرض عنهم و عظهم
10_ الہی نمائندوں اور رہبروں کے فرائض میں سے ہے کہ وہ مخالفین کے ساتھ درگذر، صبر و تحمل اور شرح صدر سے کام لیں_
اولئك الّذين ... فاعرض عنهم و عظهم و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغا

11_ منافقين كے ساتھ پيغمبراكرم(ص) كا رويہ اور طرز عمل، تعليمات الہى كے مطابق تھا_
اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم فاعرض عنهم و عظهم و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغاً
12_ منافقين كے حيلوں و بہانوں كے مقابلے ميں الہى نمائندوں، رہبروں اور پيغمبر اكرم (ص) كو ہوشيار رہنے كى ضرورت_
ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً_ اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم فاعرض عنہم
خداوند متعال پيغمبراكرم(ص) كو درگذر اور وعظ و نصيحت كرنے كا حكم دينے سے پہلے آپ(ص) كو تعليم دے رہا ہے كہ منافقين كا عذر محض جھوٹ اور بے بنياد ہے_ تاكہ اس طرح آنحضرت(ص) كو ان كے حيلوں و بہانوں كى طرف متوجہ كرائے اور وعظ و

نصيحت كو اس بنياد پر قائم كرے_
13_ منافقين كے ساتھ طرز عمل ميں انہيں تنہائي ميں پند و نصيحت كے ساتھ ساتھ تعميرى موقف اختيار كرنا چاہيئے_
فاعرض عنهم و عظهم و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغاً
اگر "فى انفسهم'، "قُل" كے متعلق ہو تو يہ معنى دے رہا ہے كہ آپ(ص) كى يہ پند و نصيحت تنہائي ميں اور دوسروں كى نظروں سے پوشيدہ ہونى چاہيئے_
14_ پندو نصيحت كو اس طرح ہونا چاہيئے كہ جو سننے والے پر اثر كرے_
و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغاً
يہ اس احتمال كے مطابق ہے كہ "فى انفسهم" ، "بليغاً"كے متعلق ہو تو جملے كا معنى يوں ہوگا_ ان كے ساتھ ايسى بات كرو جو ان كے دل و روح ميں اتر جائے_
15_ معاشرے كے مختلف طبقات اور گروہوں كے ساتھ ان كے متعلق صحيح اطلاعات و آگاہى كے مطابق طرز عمل اپنا نا چاہيئے_
اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم فاعرض عنهم
چونكہ خداوند متعال نے پہلے اپنے پيغمبر(ص) كو منافقين كے باطن اور نيّت سے آگاہ كيا ہے اور اسكے بعد ضرورى احكام اور ان كے ساتھ سلوك كے طريقے سے روشناس كراياہے_
16_ حكم خدا و رسول(ص) كى مخالفت كرنے والے منافقين سے دور رہنا اسلئے ضرورى ہے كہ وہ عذاب الہى ميں گرفتار ہوكر بدبخت و ذليل ہوجائيں گے_
و اذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله و الى الرّسول ... فاعرض عنهم
امام كاظم(ع) منافقين سے دورى اختيار كرنے كے ضرورى ہونے كى وجہ بيان كرتے ہوئے فرماتے ہيں: فقد سبقت عليهم كلمة الشّقاء و سبق لهم العذاب ... (1)كيونكہ ان كيلئے شقاوت و بدبختى اور عذاب كو لكھ ديا گيا ہے ...

آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) اور منافقين 11، 12;آنحضرت(ص) سے روگردانى 6; آنحضرت (ص) كى ذمہ داري8، 9; آنحضرت(ص) كے مخالفين 16
-اجتماعى روابط: 15
الله تعالى:
الله تعالى كا عذاب 16; الله تعالى كا علم غيب;الله تعالى كى تعليمات 11
----

1)كافى ج8 ص184 ح211، تفسير برهان ج1 ص387 ح3 نورالثقلين ج1 ص509 ح368، تفسير عياشى ج1 ص255 ح183.

(۶۴) وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا

اور ہم نے کسی رسول کوبھی نہیںبھیجا ہے مگر صرف اس لئے کہ حکم خداسے اس کی اطاعت کی جائے اور کاش جب ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے او رخود بھی اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے حق میناستغفار کرتا تویہ خدا کو بڑاہی توبہ قبول کرنے والا اورمہربان پاتے _
1_ انبیائے الہی (ع) اسلئے مبعوث ہوئے ہیں کہ لوگ ان کی اطاعت کریں_
و ما ارسلنا من رسول: الاّ ليطاع باذن الله

2_ افعال الہی کا بامقصد و با ہدف ہونا_
و ما ارسلنا ... الاّ لیطاع
3_ فقط اذن الہی کی صورت میں غیرخدا کی اطاعت جائز ہے_
و ما ارسلنا من رسول: الاّ لیطاع باذن الله
4_ پیغمبر(ص) کی اطاعت، خداوند متعال کی اطاعت کے بعد ہے_
و ما ارسلنا من رسول الاّ لیطاع باذن الله
5_ کوئي بھی حکومت اس وقت تك مشروع نہیں ہے جب تك قوانین الہی کے دائرے میں نہ ہو_
و ما ارسلنا من رسول: الاّ لیطاع باذن الله
6_ انصاف کیلئے طاغوت اور ظالم عدالتوں کی طرف رجوع کرنا، اپنے آپ کے ساتھ ظلم کے مترادف ہے_
یریدون ان یتحاکموا ... و لو انّہم اذ ظلموا انفسہم
7_ فرامین پیغمبراکرم(ص) کی نافرماني، گناہ، نفاق اور اپنے اوپر ظلم ہے_
و ما ارسلنا من رسول: الاّ لیطاع باذن الله و لو انہم اذ ظلموا انفسہم

"لیطاع" کے قرینےسے "اذ ظلموا"میں ظلم سے مراد، رسول خدا (ص) کی مخالفت ہے اورگذشتہ آیات کے پیش نظر کہ جن میں رسول خدا (ص) سے اعراض کرنے والوں کو منافق کہا گیا ہے، کہہ سکتے ہیں رسول خدا (ص) کی مخالفت اور آپ(ص) سے اعراض و روگردانی ایك قسم کا نفاق ہے_
8_ حاکمیت پیغمبر(ص) کی مخالفت کے گناہ سے درگذر کرنا، آنحضرت(ص) کی حاکمیت کو مکمل طور پر قبول کرنے سے مربوط ہے_
یریدون ان یتحاکموا ... و لو انّہم اذ ظلموا انفسہم جاؤك فاستغفروا الله
منافقین کا طاغوت کی طرف رجوع کرنا، حاکمیت پیغمبراکرم (ص) کی مخالفت ہے_اور جملہ "جاؤك ..."حاکمیت پیغمبراکرم(ص) کو قبول کرنے سے کنایہ ہے_ چونکہ فقط آنحضرت(ص) کے نزدیك آجانا تو اہمیت نہیں رکھتا_
9_ حاکمیت پیغمبراکرم(ص) ، کی مخالفت کرنے والوں کے گناہ سے درگذر بارگاہ خدا میں ان کی توبہ اور آنحضرت (ص) کی طرف سے انہیں قبول کئے جانے سے مربوط ہے_
یریدون ان یتحاکموا ... و لوانہم اذ ظلموا ... لو جدوا الله توّاباً
ہوسکتا ہے جملہ "واستغفر لہم الرّسول"اس بات سے کنایہ ہو کہ ان کی توبہ کا قبول ہونا (لوجدوا الله توّاباً)اس صورت میں ممکن ہے جب آنحضرت(ص) بھی ان کی توبہ کو قبول کریں_
10_ آنحضرت (ص) کی حاکمیت کو نقض کرنے والوں کے گناہ سے درگذر کرنے کی شرط یہ ہے کہ خود پیغمبر(ص) بھی ان کیلئے استغفار کریں_
و لوانہم اذ ظلموا ... و استغفر لہم الرّسول ... لوجدوا الله توّاباً
11_ حاکمیت اسلامی کی مخالفت کرنے والوں کی توبہ کو قبول کرنا رہبر و قائد کے اختیار میں ہے_
و لو انہم ... جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لہم الرّسول
12_ حاکمیت اسلامی کی مخالفت کرنے والوں کی توبہ کی قبولیت، رہبر و قائد کے ہاتھ پر دوبارہ بیعت کرنے سے مربوط ہے_
و لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لہم الرّسول
13_ خداوند متعال کی جانب سے خطاکاروں کی توبہ قبول ہونے میں، پیغمبراکرم (ص) کے استغفار کا کردار_
فاستغفروا الله و استغفر لہم الرّسول لوجدوا الله تواباً رحیماً
14_ ارتکاب گناہ کی صورت میں استغفار و توبہ اور گذشتہ

خطاؤں کی تلافی کرنا ضروری ہے_
و لو انّہم اذ ظلموا انفسہم جاؤك

آیت میں جس گناہ کا ذکر ہورہا ہے وہ پیغمبراکرم(ص) سے اعراض و روگردانی کرنا ہے اور اس گناہ سے توبہ کی قبولیت کو آنحضرت(ص) کی طرف رجوع کرنے (جاؤك) سے مشروط قرار دیا گیا ہے کہ یہی گذشتہ خطا کی تلافی ہے_
15_ خطاکاروں حتي منافقوں کیلئے توبہ اور بازگشت کا راستہ کُھلا ہے_
و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك ... لوجدوا الله تواباً رحيماً
16_ استغفار (گناہوں کی مغفرت طلب کرنا) ، رحمت الہی کے حصول، توبہ کی قبولیت اور گناہوں کی بخشش کا باعث ہے_
فاستغفروا الله واستغفر لهم الرّسول لوجدوا الله توابا رحيماً
17_ خداوند متعال توّاب (توبہ قبول کرنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_
لوجدوا الله تواباً رحيماً
18_ سب لوگوں حتي منافقوں کیلئے بھی قبولیت توبہ اور رحمت الہی کے نزول کی امید ہے_
رايت المنافقين يصدّون ... فاستغفروا الله و استغفر لهم الرّسول لوجدوا الله توّاباً رحيماً
19_سرزنش کے بعد امید پیدا کرنا، قرآنی تربیت و ہدایت کا ایك طریقہ ہے_
اعرض عنهم و عظهم ... لوجدوا الله تواباً رحيماً
20_ توبہ و استغفار ، خداوند متعال کی رحیمیّت و توابیّت کو درك کرنے کا پیش خیمہ ہے_
فاستغفروا الله و استغفر لهم الرّسول لوجدوا الله توابا رحيماً
جملہ "لوجدوا الله "کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنی توبہ کے بعد احساس کرنے لگتا ہے کہ خداوند متعال نے اسکے گناہوں کو بخشش دیا ہے اور وہ اپنے آپ کو گناہ کے بوجھ سے ہلکا سمجھنے لگتا ہے_
21_ بندوں پر رحمت الہی کے نزول میں پیغمبراکرم(ص) کی شفاعت اوروسیلہ کا کردار_
و لو انّهم اذ ظلموا ... و استغفر لهم الرّسول لوجدوا الله توّابا رحيماً
22_ خداوند متعال کی بارگاہ میں پیغمبراکرم(ص) کا بلند مقام و مرتبہ_
واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توّاباً رحيماً

یہ کہ خداوند متعال نے بندوں کی قبولیت توبہ کو ان کیلئے رسول اکرم(ص) کی طلب مغفرت سے مشروط قرار دیا ہے اس سے آنحضرت (ص) کا خداوند متعال کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ ظاہر ہوتا ہے_
23_ خطا کاروں کی قبولیت توبہ ان سے مہر و محبت کے ساتھ ہونی چاہیئے_
و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم ... لوجدوا الله توّاباً رحيماً
"توّابا"کے بعد خداوند متعال کو "رحيماً"سے متصف کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ انسان جب کسی فرد کی خطا سے درگذر کرے تو پھر اس سے مہر و محبت کرنے سے دریغ نہ کرے_
24_ قابليّت، صفات الہی کی تجلّی سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے_
واستغفر لهم الرّسول لوجدوا الله تواباً رحيماً
جملہ "لوجدوا الله "کا معنی یہ ہے کہ اگر گناہگار بندے توبہ و استغفار نہ کریں یعنی ان میں قابلیت و صلاحیت نہ ہو تو خداوند متعال کے "توّاب"اور "رحیم"ہونے کو پانہیں سکتے اور یہ (توابیت و رحیمیت خداوند) ان کے شامل حال نہیں ہوتی نہ یہ کہ خداوند متعال توّاب و رحیم نہیں_
25_ انسان اور رحمت الہی کے جلوہ سے بہرہ مند ہونے کے درمیان ایك حجاب ،گناہ ہے_
و لو انّهم اذ ظلموا ... لوجدوا الله تواباً رحيماً

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کا استغفار 10، 13; آنحضرت(ص) کا تقرب 22; آنحضرت(ص) کی اطاعت 4، 8; آنحضرت (ص) کی حکومت 8،9،10;آنحضرت (ص) کی شفاعت کا کردار 21; آنحضرت (ص) (ص) کے حکم کی نافرماني8، 9،10;
آنحضرت(ص) کے فضائل 22
استغفار:

593

(۶۵) فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا

پس آپ کے پروردگار کی قسم کہ یہ ہرگز صاحب ایمان نہ بن سکیں گے جب تك آپ کو اپنے اختلافات میں حصکصمنہ بنائیں اورپھر جب آپ فیصلہ کردینتو اپنے د ل میں کسی طرح کی تنگی کا احساس نہ کریں او رآپ کے فیصلہ کے سامنے سراپا تسلیم ہو جائیں _

1_ جن لوگوں نے اختلافات کے حل کیلئے حاکمیت پیغمبراکرم (ص) کو قبول نہیں کیا، ان کی بے ایمانی پر خداوند متعال کا قسم کھانا_

فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكموك فيما شجر بينهم

2_ خدا تعالی کا پیغمبراکرم (ص) کی نسبت اپنی ربوبیت ،کی قسم کھانا_

فلا و ربّك

3_ خداوند متعال ، پیغمبر(ص) کا مربی اور تربیت کرنے والاہے_

فلا و ربّك

4_ خداوند متعال کی بارگاہ میں پیغمبراکرم(ص) کا بلند و بالا مقام و مرتبہ_

فلا و ربّك

ضمیر خطاب کی طرف "ربّ"کا اضافہ، اضافہ تشریفیّہ ہے اور مخاطب کے بلند مقام و مرتبے کو ظاہر کرتا ہے_

5_ لوگوں کا فریضہ ہے کہ وہ ہر قسم کے اختلافات اور تنازعات کے حل کیلئے قضاوت و انصاف کی خاطر پیغمبراکرم (ص) کی طرف رجوع کریں_

فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكّموك فيما شجر بينهم

6_ حکومت اور مقام قضاوت کیلئے پیغمبراکرم (ص) کی

594

تربیت کا سرچشمہ ،ربوبیت الہی ہے_

فلا و ربّك لايؤمنون حتّى يحكموك

مندرجہ بالا مطلب کلمہ "ربّ"کے استعمال اور ضمیر خطاب کی طرف اسکے مضاف ہونے سے اخذ کیا گیا ہے_

7_ قضاوت ، پیغمبر اسلام(ص) اور دیگر الہی رہبروں کا کام ہے _

فلا و ربك لايؤمنون حتّي يحكموك فيما شجر بينهم

8_ اختلافات میں پیغمبراکرم(ص) کی حاکمیت قضاوت کو قبول کرنا اور قلبی طور پر آنحضرت(ص) کے حکم کو قبول کرنا ایمان کی علامات میں سے ہے_

فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكموك فيما شجر بينهم ثمّ لايجدوا فى انفسهم حرجاً مما قضيت

9_ اختلافات کے حل کیلئے پیغمبراکرم(ص) کے علاوہ کسی اور کی طرف رجوع کرنا، بے ایمانی کی علامت ہے_

فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكموك فيما شجر بينهم

10_ اختلافات میں پیغمبراکرم(ص) کے فیصلے سے ناخوش ہونا، بے ایمانی کی علامت ہے_

ثم لايجدوا فى انفسهم حرجاً مما قضيت

"حرج"کا معنی تنگی وضيق ہے اور نفس میں حرج یعنی دل تنگی اور ناخوشي_

11_ پیغمبراکرم(ص) اور آپ(ص) کے احکام قضائي کے سامنے ہر لحاظ سے سر تسلیم خم کرنا، ایمان کی علامتوں میں سے ہے_

فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكّموك ... و يسلّموا تسليماً

12_ ہر لحاظ سے احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، ایمان کی علامتوں میں سے ہے_

فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكّموك ... و يسلّموا تسليما
جملہ "فلا و ربّك" كو گذشتہ آيات (اطيعوا الله ...) ميں بيان شدہ مطالب پر متفرع كرنا، يہ ظاہر كرتا ہے كہ پيغمبر(ص) كے قضائي احكام كے سامنے سرتسليم خم كرنے كا معيار، فرامين خدا كى پيروى كرنا ہے_
13_ پيغمبراكرم(ص) كے احكام قضائي كے سامنے سر تسليم خم نہ كرنا، بے ايمانى كى علامت ہے_
فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكّموك ... و يسلّموا تسليما
14_ برحق حكمرانوں كے عدل و انصاف اور احكام كے سامنے سر تسليم خم كرنا ايمان كى نشانيوں ميں سے ہے_*
فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكّموك ... و يسلّموا تسليماً
چونكہ امر قضاوت تو ہميشہ پيش آتا ہے اور احكام

قرآن بھى دائمى ہيں جبكہ پيغمبراكرم(ص) ہر زمانے ميں موجود نہيںہيں _ بنابراين مذكورہ آيت تمام الہى رہبروں اور آنحضرت(ص) كے برحق جانشينوں كو شامل ہے_
15_ الہى رہبروں كے سامنے سر تسليم خم كرنا ضرورى ہے_*
فلا و ربّك لايؤمنون حتي يحكّموك ... و يسلّموا تسليماً
16_ بندگي خدا كا دعوي كرنے والوں كى جانب سے افعال الہى كى كيفيت اور پيغمبر اكرم(ص) كے كردار و طرز عمل ميں شك و ترديد پر مبنى عقائد و اقوال ، شرك كى علامت ہيں_
لايؤمنون حتّي يحكّموك ... و يسلّموا تسليما
امام صادق(ع) نے فرمايا: لو اصنّ قوماً عبدوالله ... ثم قالوا لشيء صنعہ الله و صنعہ رسول الله اصلاً صنع خلاف الذى صنع؟ او وجدوا ذلك فى قلوبهم لكانوا بذلك مشركين_ اسكے بعد آپ(ص) نے مذكورہ بالا آيت كى تلاوت فرمائي_ (1)اگر كوئي قوم الله كى عبادت كرے ... پھر الله اور الله كے رسول كے كام كے بارے ميں كہے كہ اس كام كو اس طرح انجام كيوں نہيں ديا؟ يا اسے دل ميں سوچے تو وہ مشرك ہوجائے گا_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) اور حل اختلاف 5; آنحضرت (ص) كا تقرب 4 ; آنحضرت(ص) كا مربى 3، 6; آنحضرت (ص) كى حكومت6; آنحضرت كى قضاوت، 5، 6،7،10، 11 ; آنحضرت(ص) كى قضاوت قبول كرنا 8 ; آنحضرت (ص) كى قضاوت كو ردّ كرنا 1، 13; آنحضرت (ص) كے بارے ميں شك 16; آنحضرت كے حكم كى نافرمانى كرنا 9، 13; آنحضرت(ص) كے سامنے سر تسلم خم كرنا 11;آنحضرت(ص) كے فضائل 2، 4، 6
اختلاف:
حل اختلاف كا مرجع 8، 9
الله تعالى:
الله تعالى كى ربوبيت 2، 3، 6;الله تعالى كى قسم 1، 2; الله تعالى كے افعال ميں شك 16
ايمان:
ايمان كے اثرات 8، 11، 12، 14
روايت: 16
شرعى فريضہ :
شرعى فريضے پر عمل2 ------

1)كافى ج1 ص390 ح2 نورالثقلين ج1 ص511 ح374 تفسير عياشى ج1 ص255 ح374.

شرك:

شرك كى علامتيں 16
قيادت:
برحق قيادت14 دينى قيادت 15;قيادت كى قضاوت 7;قيادت كى قضاوت كو قبول كرنا 14 ; قيادت كے اختيارات 7; قيادت كے سامنے سر تسليم خم كرنا 14، 15
كفار: 1
كفر:
كفر كى علامتيں 9، 10، 13
لوگ :
لوگوں كى ذمہ داري5
مقربين: 4

(۶۶) وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُواْ مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلاَّ قَلِيلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُواْ مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا
اوراگر ہم ان منافقين پر فرض كرديتے كہ اپنے كو قتل كر ڈالينيا گھر چھوڑ كر نكل جائيں تو چند افراد كے علا وہ كوئي عمل نہ كرتا حالانكہ اگر يہ اس نصيحت پر عمل كرتے تو ان كے حق ميں بہترہى ہو تا اور ان كو زيادہ ثبات حاصل ہوتا _
1_ خداوند متعال نے ہرگز امت اسلام كو خودكشى كرنے اور گھر بار چھوڑ نے كا حكم نہيں ديا_
و لو انّا كتبنا عليهم ان اقتلوا انفسكم او اخرجوا من دياركم
گھر بار چھوڑنے سے مراد جوكہ "اخرجوا من دياركم" كے كلمات كے ساتھ بيان ہوا ہے، وہ معنى ہے جس پر ہجرت كا اطلاق نہيں ہوتا_
2_ خداوند متعال كے تمام فرامين حتى خودكشى اور گھر بار چھوڑنے تك كے فرمان كے سامنے سر تسليم خم كرنا ضرورى ہے_
و يسلّموا تسليما _ و لو انا كتبنا عليهم ان اقتلوا انفسكم او اخرجوا من دياركم
3_ اگر خداوند متعال ، خودكشى كرنے يا گھر بار چھوڑنے كا

597
حكم ديتا تو بہت تھوڑے لوگ اسے قبول كرتے_
و لو انا كتبنا عليهم ان اقتلوا انفسكم ... ما فعلوه الا قليل منهم
4_ خداوند متعال نے ہرگز خودكشى يا گھر بار چھوڑنے كو، مسلمان كى توبہ قبول ہونے كى شرط قرار نہيں ديا_
و لو ا نّهم اذ ظلموا انفسهم ... و لو انا كتبنا عليهم ان اقتلوا انفسكم او اخرجوا من دياركم
گذشتہ آيات كے پيش نظركہ جن ميں قبوليت توبہ كى شرط، رسول خدا (ص) كے حضور حاضر ہونا تھا_ يہاں ہم كہہ سكتے ہيں يہ آيت، مسلمانوں كى توبہ كے خودكشى اور گھر بار چھوڑنے سے مشروط ہونے كى نفى كررہى ہے جبكہ بعض گذشتہ امتوں كى توبہ كى قبوليت بعض صورتوں مينان دو امور كے ساتھ مشروط تھي_
5_ اگر قبوليت توبہ، خودكشى يا گھر بار چھوڑنے سے مشروط ہوتى تو سوائے چند افراد كے، سب لوگ اس سے روگرداں ہوجاتے_
و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله ... و لو انّا كتبنا ... ما فعلوه الا قليل منهم
6_ لوگوں كى اكثريت، اپنے عزيز و اقارب كے ساتھ جنگ و نبرد كرنے اور راہ خدا ميں ہجرت كرنے كيلئے آمادہ نہيں ہوتى _*
و لو كتبنا عليهم ان اقتلوا انفسكم اواخرجوا من دياركم ما فعلوه الا قليل منهم
بعض كى رائے ہے كہ "اقتلوا انفسكم"سے مراد جہاد اور "اخرجوا من دياركم"سے مراد ہجرت ہے اور جہاد كو قتل نفس سے اسلئے تعبير كيا گيا ہے كہ نزول آيت كے زمانے ميں غالباً مسلمانوں كو اپنے عزيز و اقارب كے ساتھ لڑنا پڑتا تھا_
7_ انسان كا اپنے آپ ، اپنے شہر اور وطن (گھربار) سے وابستہ ہونا خداوند متعال كے سامنے سرتسليم خم كرنے سے مانع بنتا ہے_

و يسلّموا تسليما_ و لو انا كتبنا ... ما فعلوه الا قليل منهم
8_ خداوند متعال كى طرف سے اوامر و نواہى كو انسانوں كے مصالح و مفاسد كى بنياد پر قرار ديا گيا ہے_
و لو انّهم فعلوا ما يوعظون بہ لكان خيراً لهم
9_ انسان كى سعادت اور بھلائي، احكام الہى پر عمل كرنے سے مربوط ہے_
و لو انّهم فعلوا ما يوعظون بہ لكان خيرا لهم
10_ احكام الهي(اوامر و نواہي) خداوند متعال كے مواعظ ہيں_
و لو انّهم فعلوا ما يوعظون بہ لكان خيراً لهم

11_ الہى احكام و مواعظ پر عمل كرنے كے نتيجے ميں، ايمان ميں ثبات و پائيدارى كاحاصل ہونا_
و لو انهم فعلوا ما يوعظون بہ لكان خيراً لهم و اشدّ تثبيتا
گذشتہ آيات كے قرينے سے "تثبيتاً"كا متعلق، ايمان كو بنايا گيا ہے_
12_ پيغمبراكرم(ص) كى طرف قضاوت كيلئے رجوع كرنا، آنحضرت(ص) كے حكم پر خوشى كا اظہار كرنا اور آپ(ص) كے سامنے كامل طور پرسر تسليمخم كرنا، ايمان ميں پائيدارى اور سعادت كا موجب بنتا ہے_
فلا و ربّك ... و لو انهم فعلوا ما يوعظون بہ لكان خيراً لهم و اشدّ تثبيتاً
يہ اس بنا پر ہے كہ "ما يوعظون" سے مرادگذشتہ آيت ميں مذكورہ مطالبہوں نہ ہجرت اور قتل _
13_ خدا اور رسول اكرم(ص) كے فرمان سے تخلف كرنے والوں كى سعادت اور ايمان ميں ان كا ثبات اس بات سے مربوط ہے كہ وہ پيغمبراكرم(ص) كے حضور حاضر ہوكر، آنحضرت(ص) كى شفاعت كے ذريعہ غفران الہى كى درخواست كريں_
و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم ... و لو انّهم فعلوا ما يوعظون بہ لكان خيراً لهم و اشد تثبيتاً
14_ نفس انسان پر، عمل كا اثر انداز ہونا_
و لو انّهم فعلوا ... و اشد تثبيتاً

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) كى قضاوت كوقبول كرنا 12; آنحضرت(ص) كے سامنے سرتسليم خم كرنا 12; آنحضرت (ص) كے فضائل 13
اجتماعى گروہ: 3، 5
احكام:
فلسفہ احكام 8
الله تعالى:
الله تعالى كا موعظہ 10، 11 ;الله تعالى كى اطاعت 3; الله تعالى كى طرف سے مغفرت 13; الله تعالى كے اوامر 1، 3، 10; الله تعالى كے اوامركے مصالح 8; الله تعالى كے حكم كى نافرمانى 13;الله تعالى كے سامنے سر تسليم خم كرنا 2; الله تعالى كے نواہى 8، 10
ايمان:
ايمان ميں استقامت11;ايمان ميں استقامت كے اسباب 12
توّابين: 5
توبہ:
توبہ كے موانع 5; جلاوطنى كے ذريعے توبہ 5;خودكشى

كے ذريعے توبہ 5;قبولى توبہ كى شرائط4

(۶۷) وَإِذاً لَّآتَيْنَاہُم مِّن لَّدُنَّـا أَجْراً عَظِيمًا

او رہم انھیں اپنی طرف سے اجر عظیم بھی عطا کرتے _
1_ پیغمبراکرم(ص) کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا اور آپ(ص) کے حکم و قضاوت سے دل تنگ و پریشان نہ ہونا، عظیم اجر الہی کا موجب بنتا ہے_
فلا و ربّك ... اذاً لاتيناهم من لُدنا اجراً عظيماً
یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "ما یوعظون" سے مراد وہی مسائل ہوں جو آیت نمبر 65 میں بیان ہوئے ہیں_
2_ احکام خداوند متعال کے سامنے ہر لحاظ سے سر تسلیم خم کرنے اور اسکے مواعظ پر عمل کرنے کے نتیجے میں عظیم اجر الہی حاصل ہوتاہے_
و يسلموا تسليما ... و لو انّهم فعلوا ما يوعظون به ... و إذاً لاتيناهم من لّدنا اجراً عظيماً
3_ جانبازی اور ہجرت (راہ خدا میں فداکاری اور

مشکلات برداشت کرنا) عظیم اجر الہی کا موجب ہے_*
و لو انّهم فعلوا ما يوعظون ... و اذاً لاتيناهم من لدنا اجراً عظيماً
یہ اس بنا پر ہے کہ "ما یوعظون"سے مراد وہی جہاد و ہجرت ہوں جو گذشتہ آیت میں بیان ہوئے ہیں_

4_ ایمان میں ثابت قدم رہنے والے لوگ، خداوند متعال کے خاص اور عظیم اجر سے بہرہ مند ہوتے ہیں_
اشدّ تثبیتا_ و اذا لا تیناهم من لّدنا اجراً عظیماً
مذکورہ بالا مطلبمیں "اذاً لا تیناهم"کو "اشدّ تثبیتاً"کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کی قضاوت کو قبول کرنا 1
اجر:
اجر کے مراتب 1، 2، 3، 4 ; اجر کے موجبات 1، 3، 4
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا موعظہ 2; اللہ تعالی کی طرف سے اجر 1، 3، 4 ; اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا2
ایثار:
ایثار کا اجر 3
ایمان:
ایمان میں استقامت 4
سرتسلیم خم کرنا:
سرتسلیم خم کرنے کا اجر 2
شرعی فریضہ:
شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا ثواب 2
صابرین:
صابرین کا اجر و ثواب 4
ہجرت:
ہجرت کا اجر 3

(۶۸) وَلَہَدَیْنَاہُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیمًا
او رانھیں سیدھے راستہ کی ہدایت بھی کردیتے _
1_ الہی احکام و مواعظ پر عمل کرنے کے نتیجے میں صراط مستقیم کی طرف ہدایت پانا_

601

و لو انّهم فعلوا ما یوعظون بہ ... و لهدیناہم صراطاً مستقیماً
2_ صراط مستقیم پر چلنے اور ہدایت حاصل کرنے کے اسباب میں سے ایك قضاوت کیلئے پیغمبراکرم(ص) کی طرف رجوع کرنا ، آپ(ص) کے حکم پر راضی رہنا اور آپ(ص) کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے_
حتّي یحکموك ... و لو انّهم فعلوا ما یوعظون بہ ... و لهدینا هم صراطاً مستقیماً
یہ اس بنا پر ہے کہ "ما یوعظون بہ ..."سے مراد وہی مسائل ہوں جو آیت نمبر5 6 میں بیان ہوئے ہیں یعنی پیغمبر(ص) کی حاکمیت اور ... کو قبول کرنا_
3_ صراط مستقیم تك رسائي; راہ خدا میں مشکلات برداشت کرنے ، فداکاری و ایثار، ہجرت اور جاں نثاری کے زیر سایہ ہی امکان پذیر ہے_
و لو انّا کتبنا ... و لو انّهم فعلوا ما یوعظون بہ ... و لهدیناهم صراطاً مستقیاً
یہ اس بنا پر ہے کہ "ما یوعظون بہ"سے مراد وہی ہجرت و جہاد ہو کہ جس کا ذکر آیت نمبر 66 میں کیا گیا ہے_
4_ صراط مستقیم کی طرف ہدایت اور اس کا حصول، ایمان میں ثبات و پائیداری کا نتیجہ ہے_
و لو انّهم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیراً لهم
و اشدّ تثبیتاً و اذاً ... و لهدینا هم صراطا مستقیماً
مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "و لهدیناهم"کو "اشدّ تثبیتاً"کے نتیجہ کے طور پر لیا گیا ہے_

5_ صراط مستقيم پر فائز ہونے ميں ايك بڑى ركاوٹ، دنيا سے وابستہ ہونا، مواعظ الہى سے بے اعتنائي برتنا اور احكام پيغمبراكرم(ص) كى پيروى نہ كرنا ہے_
فلا و ربك ... و لو انّا كتبنا ... و لو انهم فعلوا ... و لهدينا هم صراطاً مستقيماً
6_ خداوند متعال انسانوں كو صراط مستقيم كى طرف ہدايت كرنے والا ہے_
و لهدينا هم صراطاً مستقيماً
----

(٦٩) وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاء وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـئِكَ رَفِيقًا
او رجو بھى الله اور رسول كى اطاعت كرے گاوه ان لوگوں كے ساتھ رہے گا جن پر خدا نے نعمتيں نازل كى ہيں انبياء ،صديقين ، شہداء اور صالحين او ريہى بہترين رفقاء ہيں _
1_ انبيا (ع) ، صديقين، شہدا اور اعمال پر گواه اور صالحين كى ہمراہى ، خدا و رسول(ص) كى اطاعت كرنے كا اجر و ثواب ہے_
و من يطع الله والرسول ... والصالحين
"صديق" يعنى بہت سچ بولنے والا، شايد اس كا مبالغہ ہونا، قول و فعل ميں ان كى صداقت كى طرف اشاره ہے_ بعض كى رائے ہے كہ صديقين سے مراد وه لوگ ہيں جنہوں نے سب سے پہلے انبياء (ع) كى تصديق كي_ اور شہداء سے مراد راه خدا ميں قتل ہونے والے يا انسانوں كے اعمال پر گواه

603
افراد یا دین کے حقیقی علما ہیں_
2_ خداوند متعال کی بارگاہ میں رسول خدا (ص) کا بلند مقام و مرتبہ _
و من یطع الله والرّسول
اطاعت پیغمبر اکرم(ص) کا اطاعت خداوند متعال کے بعد قرار پانا، آنحضرت(ص) کی عظمت و مقام کو ظاہر کرتا ہے_
3_ اطاعت رسول(ص) وہی اطاعت خدا ہے_
و من یطع الله والرّسولّ
4_ انبیاء (ع) ،صدیقین، شہداء اور صالحین کا عظیم نعمت الہی سے بہرہ مند ہونا_
و من یطع الله والرسول فاولئك مع الذین انعم الله علیهم ... والصالحین
جملہ "انعم الله علیهم" میں اسم جلالہ "الله "کی تصریح، اس نعمت کی عظمت کی طرف اشارہ ہے_
5_ انبیا (ع) ، صدیقین، شہدا ء اور صالحین صراط مستقیم پر چلنے والے اور ہدایت خاص سے بہرہ مند افراد ہیں_
و لهدیناهم صراطاً مستقیما_ و من یطع الله والرّسول فاولئك مع الذین انعم الله علیهم
گذشتہ آیت کے پیش نظر جس میں اطاعت گذاروں کو، صراط مستقیم پر چلنے والا کہا گیا ہے اور اس آیت میں انہیں انبیا(ع) اور ... کا ساتھی کہا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا (ع) اور ...صراط مستقیم پر چلنے والے ہیں_
6_ خدا و رسول(ص) کے پیروکار، جنت میں انبیا(ع) ، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہم نشین ہوں گے_
و من یطع الله ... فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النّبیین ... والصالحین
چونکہ انبیا(ع) کی ہم نشینی ان کے سب پیروکاروں کو دنیا میں نصیب نہیں ہوسکتی لہذا آخرت اور جنت میں ہی یہ ہم نشینی حاصلہوگی_
7_ پیغمبرہونا، صدیق، شاہد اور صالح ہونا ایك بلند مقام و مرتبہ اور عظیم نعمت ہے_*
فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النّبیین ... والصالحین
یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "انعم الله علیهم" میں نعمت سے مراد مقام نبوت اور ... ہو_
8_ مقام و مرتبے کے لحاظ سے انبیاء (ع) کو صدیقین پر، صدیقین کو شہداء پر اور شہدا ء کو صالحین پر برتری حاصل ہے_
فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النّبیّین ... والصالحین
درجات کی ترتیب، آیت میں ذکر شدہ ترتیب سے ماخوذ ہے_

604
9_ انبیا(ع) ،صدیقین، شہدا اور صالحین کی ہم نشینی کا بہشت میں الہی نعمتوں میں سے ہونا_
فاولئك مع الذین انعم الله علیهم
یہ کہ انبیاء (ع) اور ... کی ہم نشيني، خدا و رسول(ص) کے پیروکاروں کیلئے جزا شمار کی گئي ہے، اسی سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتاہے_
10_ انبیا(ع) ، صدیقین، شہدا اور صالحین کا مقام و مرتبہ، خدا و رسول(ص) کے اطاعت گذاروں کے مقام و مرتبے سے بلند ہے_
و من یطع الله والرّسول فاولئك ... الصالحین
11_ انبیا(ع) ، صدیقین، شہدا (اعمال پر گواہ افراد یا علما یا راہ خدا میں قتل ہونے والے افراد) اور صالحین کا بلند مقام و مرتبہ _
فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النّبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
12_ انبیا(ع) ، صدیقین، شہدا اور صالحین، خدا و رسول(ص) کے اطاعت گذار بندوں کیلئے بہترین دوست اور ہمنشین ہیں_
و من یطع الله و الرسول ... و حسن اولئك رفیقاً
13_ انسان کے لیے اچھے دوست و ہمنشین کی بڑی قدر قیمت _
و من یطع الله والرّسول ... و حسن اولئك رفیقاً
چونکہ انبیا (ع) اور ...کے ساتھ رفاقت اور ہم نشینی کو اطاعت گزار بندوں کا اجر قرار دیا گیا ہے جس سے نیك افراد کے

ساتھ رفاقت و ہم نشینی کی قدر و منزلت ظاہر ہوتی ہے_
14_ رفیق اور دوست کے انتخاب کا معیار، صداقت، علم اور خیرو صلاح ہے_
و حسن اولئك رفيقاً
اس مطلب میں "شہدائ"سے مراد علما ہیں_

مقرّبين: 2
نبوّت:
نبوت كى فضيلت 7
نعمت:
نعمت كے مشمولين4
ہدايت:
خاص ہدايت كے مشمولين 5
ہم نشين افراد:
بہشت ميں ہم نشين افراد 6، 9;ہم نشينوں كى قدر و قيمت 13

(٧٠) ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّهِ وَكَفَى بِاللّهِ عَلِيمًا

يہ اللہ كى طرف سے فضل و كرم ہے اور خدا ہرايك كے حالات كے علم كے لئے كافى ہے _
1_ انبياء (ع) ، صديقين، شہدا اور صالحين كے ساتھ معاشرت اور ہم نشينى ايك بڑى فضيلت ہے_
فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النّبيين ... ذلك الفضل من الله
يہ اس بنا پر ہے كہ "ذلك"سے مراد وہ معيت و رفاقت ہو كہ جس كا ذكر گذشتہ آيت ميں ہوا ہے اور بڑى فضيلت اس بنا پر ہے كہ جب "الفضل" ، "ذلك" كيلئےخبر ہو_
2_ انبيا(ع) ، صديقين، شہدا اور صالحين كى ہم نشينى اور معاشرت، خدا و رسول(ص) كے اطاعت گذار بندوں كيلئے تفضل الہى ہے_
فاولئك مع الّذين ... ذلك الفضل من الله
3_ انبيا(ع) ، صديقين، شہدا اور صالحين كا خداوند متعال كے خاص تفضل سے بہرہ مند ہونا_
من النّبيين والصديقين ... ذلك الفضل من الله
يہ اس بنا پر ہے كہ "ذلك" ، جملہ "الذين انعم الله عليهم"سے مستفاد انعام كى طرف اشارہ ہو_
4_ نبوّت، كامل صداقت، بندوں كے اعمال پر گواہ ہونا اور صالح ہونا خداوند متعال كا خاص فضل ہے_
فاولئك ... ذلك الفضل من الله
5_ خداوند متعال "عليم"(بہت زيادہ جاننے والا) ہے_
و كفى بالله عليما
6_ مطيع و اطاعت گذار بندوں اور تفضل الہى كى قابليت ركھنے والے افراد كى تشخيص كيلئے علم خداوند متعال كا كافى ہونا_
ذلك الفضل من الله و كفى بالله عليماً
7_ خداوند متعال كا، اپنے علم اور افراد كى قابليت و لياقت كى بنياد پر ان پر تفضل كرنا_
ذلك الفضل من الله و كفى بالله عليماً

آنحضرت(ص) :

آنحضرت (ص) كى اطاعت 2
اسماو صفات:
عليم 5
اقدار: 1

الله تعالى:
الله تعالى کا علم6، 7 ; الله تعالى کا فضل2،3، 4، 7; الله تعالى کی اطاعت 2;الله تعالى کے فضل کے مشمولین 6
انبیا(ع) :
انبیا(ع) کی ہم نشینی 1، 2;انبیا(ع) کے فضائل 3
صالحین:
صالحین کی ہم نشینی 1، 2;صالحین کے فضائل 3
صداقت:
صداقت کی فضیلت 4
صدیقین:
صدیقین کی ہم نشینی 1، 2;صدیقین کے فضائل 3
گواہ:
گواہوں کی ہم نشینی 1، 2;گواہوں کے فضائل 3
گواہي:
گواہی کی فضیلت 4
لیاقت:
لیاقت کی اہمیت 7
مطیع افراد: 6
نبوّت:
نبوّت کی فضیلت 4

(۷۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ خُذُواْ حِذْرَكُمْ فَانفِرُواْ ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُواْ جَمِيعًا
ایمان والو اپنے تحفظ کا سامان سنبھال لو او رجماعت جماعت یا اکٹھا جیسا موقع ہو سب نکل پڑو _
1_ دفاع اور نبرد کیلئے گروہ گروہ کوچ کرنے یا اکٹھے نکل پڑنے اور جنگی وسائل و اسلحہ لیکر چلنے کا وجوب_

608
یا ایّها الذین امنوا خذوا حذرکم فانفروا ثبات او انفروا جمیعاً
"حذر" اس چیز کو کہا جاتا ہے جسے انسان خطرات کے مقابلے میںامن کی خاطر استعمال میں لاتا ہے_ مثلاً جنگی اسلحہ وغیرہ اور "ثبات"، "ثبۃ"کی جمع ہے جس کا معنی دستہ اور گروہ ہے_
مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے جو آپ(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: خذوا سلاحکم ... الثبات السّرایا والجمیع العسکر (1)اپنا اسلحہ اٹھالوا ... " الثبات"سے مراد فوجی دستے ہیں اور " الجمیع" سے مراد لشکر ہے _
2_ اہل ایمان کے فرائض میں سے ہے کہ وہ عسکری آمادگی اور دشمن شناسی رکھتے ہوں_
یا ایها الذین امنوا خذوا حذرکم فانفروا ثبات: او انفروا جمیعاً
اکٹھے یا گروہ گروہ کوچ کا انتخاب دشمن کے ساتھ مقابلے کی کیفیت کی تحقیق و جستجو کے بعد ہوتا ہے اور اس کا لازمہ پہلے دشمن کی شناخت کرنا ہے پھر اس کا سامناکرنا ہے_
3_ عسکری قوتوں کو اکٹھا کرنے اور انہیں جنگ کیلئے آمادہ کرنے کیلئے نظم و ضبط برقرار کرنا ضروری ہے_
یا ایها الّذین امنوا خذوا حذرکم فانفروا ثبات: او انفروا جمیعاً
عسکری قوتوں کی تشکیل کے بارے میں فرمان الہی ایسے نظم و ضبط کے برقرار کرنے پر متفرع ہے کہ جس کے نتیجہ میں عسکری قوتوں کو اکٹھا کر کے آمادہ دفاع کیا جاسکتاہے _
4_ دشمن کے ساتھ نبرد و جنگ کیلئے حرکت کرنے سے پہلے جہادی قوتوں کو مکمل طور پر آمادہ کرنا ضروری ہے_
یا ایها الذّین امنوا خذوا حذرکم فانفروا
فائے عاطفہ کے ساتھ "انفروا"کا عطف، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے خود کو آمادہ ہونا چاہیئے (خذوا حذرکم) اور

اسکے بعد دشمن کی طرف حرکت کرنی چاہیے_
5_راہ خدا کے مجاہدین; انبیا (ع) ، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ہم نشین ہیں_
فاولئك مع الذين انعم الله عليهم ... يا ايها الذين امنوا خذوا حذركم
6_ جہاد کیلئے حرکت اور عسکری تیاري، خدا و رسول(ص) کی مکمل اطاعت کی علامت ہے_
و من يطع الله و الرّسول ... يا ايّها الّذين امنوا خذواحذركم فانفروا
خدا و رسول(ص) کی اطاعت کو ضروری قرار دینے کے
----

1)تفسير تبيان ج3 ص253، مجمع البيان ج3 ص112 نورالثقلين ج1 ص516 ح396، 397.

بعد جہاد کے مسئلہ کو چھیڑنا، خدا و رسول(ص) کی اطاعت کے اہم موارد کی طرف اشارہ ہے_
7_ جنگ و نبرد کی کیفیت اور حکمت عملی کی تعیین کرنا، مجاہد مؤمنین کے اختیار میں ہے_
فانفروا ثبات: او انفروا جميعاً
دشمن کی طرف حرکت کرنے کا طریقہ معین نہ کرنا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دشمنان دین کے خلاف جنگ کا طریقہ کار اور حکمت عملی کا انتخاب خود مؤمنین کے اختیار میں ہے_
----

(۷۲) وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَہِيدًا

تم میں ایسے لوگ بھی گھس گئے ہیں جو لوگوں کو روکیں گے او راگر تم پر كوئي مصيبت آگئي تو کہیں گے خدا نے ہم پر احسان کیا کہ ہم ان کے ساتھ حاضر نہیں تھے _

1_زمانہ پيغمبر اكرم(ص) كے بعض مسلمانوں كا جہاد ميں شركت كے سلسلے ميں سستى كا مظاہرہ كرنا_
و ان منكم لمن ليبطئن

2_ زمانہ پيغمبر اكرم(ص) كے بعض مسلمان، دوسرے مؤمنين كو جہاد ميں شركت كرنے سے روكتے تھے_
و ان منكم لمن ليبطئن
راغب نے "مفردات"ميں "ليبطئن"كو فعل متعدى لكھا ہے_

3_ خداوند متعال كا ان لوگوں كى سرزنش كرنا جو جنگ ميں شركت كرنے سے سستى كرتے ہيں يا دوسروں كو اس سے روكتے ہيں_
و ان منكم لمن ليبطئن

4_ جہاد سے تخلف كرنے والے سست عناصر كى نظر ميں جنگ كى مشكلات سے بچنا ايك نعمت الہى ہے_
فان اصابتكم مصيبة قال قد انعم الله عليّ اذ لم اكن معهم شہيداً

5_ جنگ كى مشكلات و مصائب سے بچنے كو نعمت شمار كرنا ايك ناپسنديدہ سوچ ہے_
فان اصابتكم مصيبة قال قد انعم الله عليّ اذلم اكن معهم شہيداً

6_ بعض لوگوں كا درپيش مصائب و مشكلات كى غلط تحليل كرنا اور خدا وند متعال كى نعمت و غيرنعمت ميں تشخيص كرنے سے عاجز ہونا_
فان اصابتكم مصيبة قال قد انعم الله علّي

7_ رسول خدا(ص) كے ہمراہ جنگ ميں شركت نہ كرنے اور اسكے خطرناك نتائج سے محفوظ رہنے پر خوش ہونا، شرك ہے_

فان اصابتكم مصيبة قالوا قد انعم الله عليّ اذ لم اكن معہم شہيداً
امام صادق(ع) نے اس آيت كى تفسير ميں فرمايا: ... و لو ان اہل السماء و الارض قالوا قد انعم الله علّى اذ لم اكن مع رسول الله (ص) لكانوا بذلك مشركين ...(1) اگر اہل زمين و آسمان يہ كہيں كہ الله نے ہم پر احسان كيا كہ ہم رسول الله (ص) كے ساتھ نہيں تھے تو وہ ايسا كہنے كى وجہ سے مشرك ہوجائيں گے ...
شرك سے مراد اسلام سے خارج ہوجانا نہيں بلكہ شيطان كى پيروى ہے جيسا كہ اصول كافى ميں موجود روايت اس مطلب پر ناظر ہے_

اسلام:
صدر اسلام كى تاريخ 1، 2
الله تعالى:
الله تعالى كى طرف سے سرزنش3; الله تعالى كى نعمات 4

----

1)تفسیر عیاشی ج1،ص257ح191،نورالثقلین ج1 ، ص516ح 398،تفسیر برہان ج1 ص393 ح 3،2 ، 4.

(٧٣) وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ الله لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا

او راگر تمھیں خدائي فضل و کرم مل گیا تو اس طرح جیسے تمھارے ان کے در میان کبھی دوستی ہی نہیں تھی کہنے لگیں گے کاش ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے او رکامیابی کی عظیم منزل پر فائز ہو جاتے _

1_ جہاد میں فتح و کامیابی اور غنیمت حاصل ہونا، فضل الہی ہے_
خذوا حذرکم فانفروا ... و لئن اصابکم فضل من الله
اس آیت میں "فضل"کا مورد نظرمصداق، غنیمت اور فتح ہے_
2_ جہاد سے تخلف کرنے والے، مجاہدین کی شکست و فتح کے مقابلے میں دوغلا موقف اختیار کرتے تھے_
فان اصابتکم مصیبة قال قد انعم الله عليّ ... و لئن اصابکم فضل من الله لیقولنّ ... یا لیتنی کنت معهم
3_ فتح کو دیکھ کر، مجاہدین کے ہمراہ ہونے کی آرزو کرنا
اور شکست کے بعد جہاد کو ترك کرنے پر خوش ہونا، ایك ناپسندیدہ فعل و عادت ہے_
فان اصابتکم مصیبة ... و لئن اصابکم فضل من الله ... یا لیتنی کنت معهم

4_ شكست اور فتح كے وقت دوغلا رويہ اپنانے اور جہاد سے تخلف كرنے كا ايك سبب دنيا پرستى ہے_
قد انعم الله عليّ اذ لم اكن معهم شہيداً ... يا ليتنى كنت معهم فافوز
جملہ "يا ليتنى ..." اور "قد انعم الله ..."سے مراد يہ ہے كہ دنيا كے مال و دولت كے حصول يا اس سے محروميت سے ہى جہاد سے تخلف كرنے والے سست عناصر كے طرز عمل كا تعين ہوتا ہے_
5_ مجاہدين كى فتح و كاميابى كا سرچشمہ خداوند متعال ہے

613

اور اسكى ذات اس سے پاك و منزہ ہے كہ وہ مجاہدين كو شكست سے دوچار كرے_
فان اصابتكم مصيبة ... و لئن اصابكم فضل من الله
6_ جہاد سے گريز كرنے والے، مجاہدين كى فتح و كاميابى كے بعد اس طرح باتيں كرتے ہيں گويا ان كا مجاہدين سے كوئي تعلق ہى نہيں ہے اور وہ جنگ و جہاد سے كسى قسم كى اطلاع نہيں ركھتے_
و انّ منكم لمن ليبطئن ... و لئن اصابكم فضل من الله ليقولنّ كان لم تكن بينكم و بينہ مودّة
7_ مؤمنين كا فريضہ ہے كہ وہ آپس ميں دوستانہ روابط برقرار كريں_
كان لم تكن بينكم و بينہ مودّة
8_ جہاد سے تخلف كرنے والے لوگوں كا درپيش حوادث اور مجاہدين كے مقابلے ميں، خودپسندى اور بے حسى كا مظاہرہ كرنا_
فان اصابتكم مصيبة قد انعم الله عليّ ... و لئن اصابكم فضل من الله ليقولنّ كان لم تكن بينكم و بينہ مودّة يا ليتنى ... فافوز
9_ جہاد سے تخلف كرنے والے لوگ، دينى معاشرے اور اس ميں موجود مودّت و محبت آميز رشتوں سے غافل ہوتے ہيں_
و ان منكم لمن ليبطئن ... كان لم تكن بينكم و بينہ مودّة
10_ جہاد سے تخلف كرنے والوں كا جنگى غنائم سے محروم رہ جانے پر افسوس اور حسرت كرنا_
و لئن اصابكم فضل من الله ليقولن ... يا ليتنى كنت معهم فافوز فوزاً عظيما
11_ دنيا طلب مسلمان، ظاہرى فتح كے ذريعے مال غنيمت كے حصول كو فوز عظيم (بڑى كاميابي) شمار كرتے ہيں_
و لئن اصابكم فضل من الله ليقولنّ ... فافوز فوزاً عظيماً

آرزو:
ناپسنديدہ آرزو 3
اجتماعى روابط: 7
اجتماعى نظام: 7
الله تعالى:
الله تعالى كا فضل 1
جنگ:
جنگى غنيمت 1، 11;جنگى غنيمت سے محروميت 10

614

جہاد:
جہاد سے تخلف كرنے والوں كا تكبّر 8;جہاد سے تخلف كرنے والوں كا نفاق 2، 6;جہاد سے تخلف كرنے والوں كى حسرت 10;جہاد سے تخلف كرنے والوں كى محروميت 10;جہاد سے تخلف كرنے والے 9;جہاد سے تخلف كے اسباب 4;جہاد ميں فتح 1
دنياطلبي:
دنيا طلبى كے اثرات 4
كاميابى :

کامیابی کا سرچشمہ 5
گریز کرنے والے:
گریز کرنے والوں کا تکبّر 8; گریز کرنے والوں کا نفاق 2، 6 ;گریز کرنے والوں کی حسرت 9، 10;گریز کرنے والوں کی محروميت 10
مجاہدين:
مجاہدين اور گريز کرنے والے 6;مجاہدين کی شکست 2; مجاہدين کی فتح 2،5;مجاہدين کی ہم نشينی 3
مسلمان:
مسلمان اور دنياطلبي، 11
مؤمنين:
مؤمنين کی ذمہ داری 7;مؤمنين کے ساتھ رابطہ 7
نفاق:
نفاق کے اسباب 4

(۷۴) فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيوةَ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَيُقْتَلْ أَو يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا
اب ضرور ت ہے کہ راہ خدامیں وہ لوگ جہاد کریں جو زندگانی دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں او رجوبھی راہ خدا میں جہاد کرے گا وہ قتل ہو جائے یا غالب آجائے دونوں صورتوں میں ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے _
1_ دنيا پرست اور خودپسند لوگ راہ خدا ميں لڑنے كي توانائي و لياقت نہيں ركھتے_

615
و انّ منكم لمن ليبطّئنّ ... فليقاتل فى سبيل الله الّذين
خداوند متعال نے فقط آخرت كو دوست ركھنے والے مسلمانوں سے راہ خدا ميں جہاد كرنے كا تقاضا كيا ہے جبكہ جہاد سب مسلمانوں پر واجب ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے كہ دنيا پرست لوگ نہ تو راہ خدا ميں جہاد كى لياقت ركھتے ہيں اور نہ توانائي، "فليقاتل"ميں كلمہ "فا" اس معنى پرواضح طور پر دلالت كر رہا ہے_
2_ فقط دنيا سے روگردان آخرت طلب لوگ ہى راہ خدا ميں جنگ كرنے كى صلاحيت و توانائي ركھتے ہيں_
فليقاتل فى سبيل الله الذين يشرون الحيوة الدنيا بالاخرة
3_ دنيا سے دل نہ لگانا اور آخرت انديشى ، راہ خدا كے مجاہدين كى خصوصيت ہے_
فليقاتل فى سبيل الله الّذين يشرون الحيوة الدنيا بالاخرة
4_ راہ خدا ميں جہاد اور دنيا پرستى كے درميان تضاد ہے_
فليقاتل فى سبيل الله الذين يشرون الحيوة الدنيا بالآخرة
5_ عام جنگوں كے مقابلے ميں اسلامى جہاد كى خصوصيت اس كا راہ خدا ميں ہونا ہے_
فليقاتل فى سبيل الله ... و من يقاتل فى سبيل الله
6_ دنيا و آخرت كے بارے ميں غلط تحليلكا نتيجہ، جہاد سے تخلف كرنا ہے_
فليقاتل فى سبيل الله الذين يشرون الحيوة الدنيا بالآخرة
7_ دنيا كى نسبت اخروى زندگى كى برترى اور اصالت _
الّذين يشرون الحيوة الدنيا بالآخرة
چونكہ ضرورت كے وقت، اخروى حيات كى خاطر دنيوى زندگى سے صرف نظر كرنا پڑتا ہے ا،س سے اخروى زندگى كى اصالت معلوم ہوتى ہے_
8_ راہ خدا ميں جنگ و جہاد كے نتيجے ميں اخروى نعمتيں حاصل ہوتى ہيں_
فليقاتل فى سبيل الله الّذين يشرون الحيوة الدينا بالآخرة
9_ جہاد سے تخلف، آخرت كى تباہى كا باعث بنتا ہے_
و انّ منكم لمن ليبطئنّ ... فليقاتل فى سبيل الله الّذين يشرُون الحيوة الدنيا بالآخرة
جملہ "فليقاتل فى سبيل الله ..." كا مفہوم يہ ہے كہ اگر شرائط كے باوجود مسلمان جہاد كو ترك كرديں اور فقط دنيوى زندگى

پر اکتفا کرلیں تو وہ

آخرت حاصل نہیں کرسکے اور درحقیقت اپنی آخرت کو تباہ کرچکے ہیں_
10_ راہ خدا کے مجاہدین خواہ قتل ہوجائیں یا فتح مند، عظیم اجر الہی سے بہرہ مند ہوں گے_
و من یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجراً عظیماً
11_ فتح مند ہونے والے اور شہید ہوجانے والے مجاہدین کے اجر و ثواب کا مساوی ہونا_
فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجراً عظیماً
12_ راہ خدا کے مجاہدین ہرگز مغلوب نہیں ہوتے خواہ قتل ہی کیوں نہ ہوجائیں *_
فیقتل او یغلب
ہوسکتا ہے "یُغلصب" (مغلوب ہونا)کی جگہ "یُقْتل"کا استعمال مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_
----

(٧٥) وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ ہَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَہْلُہَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا
اور آخر تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں ،عورتوں اور بچوں کے لئے جہاد نہیں کرتے ہو جنھیں کمزور بنا کر رکھا گیا ہے اور جو برابر دعا کرتے ہینکہ خدا یا ہمیں اس قریہ سے نجات دے دے جس کے باشندے ظالم ہیں او رہمارے لئے کو ئي سرپرست اوراپنی طرف سے مددگار قرار دے دے _
1_ راہ خدا میں جہاد کا واجب ہونا_
و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ
2_ مستضعفین کی نجات کیلئے جنگ و جدوجہد کرنے کا واجب ہونا_
و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین
آیت کے ذیل کے قرینے سے مستضعفین کیلئے جنگ سے مراد، انہیں ظالموں کے چنگل سے نکالنے کیلئے جنگ کرنا ہے_ مذکورہ بالا مطلب میں "المستضعفین"کو "اللہ "پر عطف کیا گیا ہے_
3_ راہ خدا میں اور مستضعفین کی نجات کیلئے جہاد سے

تخلف کرنے والے افراد کی خداوند متعال کی طرف سے سرزنش _
و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین
4_ راہ خدا میں جہاد کے مصادیق میں سے ایک، موحد مستضعفین کی نجات کیلئے جنگ کرنا ہے_
و مالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین
راہ مستضعفین سے مراد ان کی نجات ہے_ بنابرایں "المستضعفین"، "سبیل اللہ "پر عطف ہے اور یہ عام پر خاص کا عطف ہے_ چونکہ جو کچھ حکم خدا وندمتعال سے انجام پاتا ہے وہ "سبیل اللہ "سے باہر نہیں ہوسکتا_
5_ ظلم و ستم میں پسے ہوئے عورتیں،مرد اور بچے، مستضعفین کے مصادیق میں سے ہیں_
والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الّذین یقولون ربّنا اخرجنا من ھذہ القریة الظالم ا ھلھا
6_ کفر و شرك کے ماحول سے بچوں کو دور رکھنا اور نجات دلانا، مؤمنین کے فرائض میں سے ہے_
والولدان ... الظالم اہلہا
7_ مختلف قوتوں کو اکٹھا کرنے کیلئے قرآن کا انسانی احساسات سے استفادہ کرنا_
و مالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ و المستضعفین من الرجال والنساء والولدان
8_ ظلم و ستم پر مبنی ماحول میں زندگی گذارنے کا ناروا ہونا_
یقولون ربّنا اخرجنا من ھذہ القریة الظالم ا ھلھا
جملہ "الظالم اہلہا"کے ظاہر سے پتہ چلتا ہے کہ مستضعفین کے قریہ سے نکلنے کی خواہش کی اصلی علت، اس قریہ کے رہنے والوں کا ظالم ہونا ہے نہ یہ کہ وہ ظلم وستم کا نشانہ ہیں اگرچہ مجموعی طور پر آیت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان پر ظلم ہورہا ہے_
9_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا کفار مکہ کے ظلم و ستم کے تحت تسلط ہونا_
و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ و المستضعفین ... یقولون ربّنا اخرجنا من ھذہ القریة الظّالم اہلہا
بہت سے مفسرین کی رائے ہے کہ مذکورہ آیت ان مسلمانوں کے بارے میں ہے جو فتح مکہ سے پہلے وہاں تھے اور جنہیں ہجرت سے روکا جا رہا تھا_
10_ مکہ کے مظلوم و مستضعف مسلمانوں کا اپنے حاکم کے

ظلم و ستم سے نجات پانے کیلئے اپنے پروردگار کے حضور دعا کرنا_

والمستضعفين ... الّذين يقولون ربّنا اخرجنا من هذه القرية الظّالم اہلہا
11_ ظلم و ستم کے تحت زندگی گذارنے والے خداپرست مستضعفين کے بارے ميں اسلامی معاشرے کی بين الاقوامی ذمہ داري_
و مالكم لاتقاتلون فی سبيل الله والمستضعفين ... الّذين يقولون ربّنا اخرجنا من هذه القرية الظّالم اہلہا
12_ موحّد مستضعفين کی نجات کيلئے ابتدائي جہاد کا جواز_
ما لكم لاتقاتلون فی سبيل الله والمستضعفين ... الّذين يقولون ربّنا اخرجنا من هذه القرية ا لظالم اہلہا
13_ کمزور لوگوں پر جابرانہ تسلط کی ممانعت_
والمستضعفين ... اخرجنا من هذه القرية الظّالم اہلہا
"استضعفہ"يعنی اُسے ضعيف و کمزور جان کر اس پر مسلط ہوگيا_ چونکہ ضعيف کرنے والے ظالم شمار کئے گئے ہيں اس سے اس فعل کی حرمت و ممانعت ظاہر ہوتی ہے_
14_ افرادی قوت اور کمان، ظالموں کے خلاف جدوجہد کی دو بنيادی شرائط ہيں_
اخرجنا من هذه القرية الظّالم اہلہا و اجعل لنا من لدنك وليّاً واجعل لنا من لدنك نصيراً
15_ صدر اسلام کے مستضعف مسلمانوں کا، مکہ کے کفر پيشہ ظالموں سے نجات پانے کيلئے خداوند متعال کی طرف سے افرادی قوت اور کمانڈر مہيا کرنے کی درخواست کرنا_
واجعل لنا من لدنك ولياً واجعل لنا من لدنك نصيراً
16_ خداوند متعال کی بارگاہ ميں دعا، مشکلات سے نجات پانے کا راستہ ہموار کرتی ہے_
واجعل لنا من لدنك وليّاً واجعل لنا من لدنك نصيراً
17_ ربوبيت خداوند متعال کی طرف توجّہ کا آداب دعا ميں سے ہونا_
ربّنا اخرجنا ... واجعل لنا من لدنك ولياً واجعل لنا من لدنك نصيراً
18_ مستضعفين مکہ کی نجات کيلئے خداوند متعال کی طرف سے جہاد کا حکم صادر ہونے کے ہمراہ ان کی دعا قبول ہونا_
و ما لكم لاتقاتلون ... الذين يقولون ربّنا اخرجنا

19_ اسلام کا آزادی بخش لشکر، موحّد مستضعفين کی نجات کيلئے نصرت الہی ہے_
وما لكم لاتقاتلون ...واجعل لنا من لدنك نصيراً
20_ الہی رہبروں کی ولايت قبول کرنے کے نتيجے ميں خداوند متعال کی نصرت و امداد کا آنا_ *
و اجعل لنا من لدنك و لياً و اجعل لنا من لدنك نصيراً
تعيين "وليّ"کا تعيين "نصير"پر مقدم ہونا مذکورہ بالا مطلبکی طرف اشارہ ہوسکتاہے_

احساسات :
احساسات کا کردار7
احکام: 1، 2، 12
اسلام:
صدر اسلام کی تاريخ 10، 15، 18
الله تعالی :
الله تعالی کی امداد 19، 20; الله تعالی کی ربوبيت 17; الله تعالی کی طرف سے سرزنش 3
بچہ:
مظلوم بچہ 5 بچے کی نجات 6
تبليغ:
تبليغ کی روش 7
جنگ:

تفسير راهنما جلد 3

(۷۶) الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا

ايمان والے ہميشہ اللہ كى راہ ميں جہاد كرتے ہيں او رجوكافر ہينوہ ہميشہ طاغوت كى راہ ميں لڑتے ہيں لہذا تم شيطان كے ساتھيوں سے جہاد كرو بيشك شيطان كامكر بہت كمزور ہوتا ہے _
1_ حقيقى مؤمنين كى واضح خصوصيات ميں سے ايك راہ خدا ميں لڑنا ہے_
الّذين امنوا يقاتلون فى سبيل الله
2_ راہ خدا ميں جنگ كرنا، ايمان كى نشانيوں ميں سے

ہے_
الذين امنوا يقاتلون فى سبيل الله
3_ كفار كا طاغوت كى راہ ميں لڑنا اور جنگ كرنا_
والذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطاغوت
4_ طاغوت كے ہم ركاب جنگ كرنا، كفر كى علامت ہے_
والذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطاغوت
5_ طاغوت كو تقويت پہنچانا، كفار كى خصوصيات ميں سے ہے_
والّذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطاغوت
6_ شيطان كے حاميوں (كفار و طاغوت) كے ساتھ جنگ كرنا واجب ہے_
والّذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطاغوت فقاتلوا اولياء الشّيطان
7_ طاغوت اور اس كيلئے راہ ہموار كرنے والے، شيطان كے دوست اور حامى ہيں_
والّذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطّاغوت فقاتلوا اولياء الشيطان
"فقاتلوا"ميں فائے تفريع كے قرينے سے شيطان كے اوليا ء سے مراد كفار اور طاغوت ہيں_ ياد رہے كہ مذكورہ بالا مطلب ميں شيطان كو غيرطاغوت كے طور پر ليا گيا ہے_
8_ خدا كى راہ اور طاغوت و شيطان كى راہ ميں تضاد ہے_
الّذين امنوا يقاتلون فى سبيل الله والّذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطّاغوت فقاتلوا اولياء الشيطان
9_ طاغوت، شيطان ہيں اور كفار ان كے مددگار و حامى ہيں_
والذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطّاغوت فقاتلوا اولياء الشيطان
يہ اس احتمال كى بنا پر ہے كہ شيطان سے مراد وہى طاغوت ہو_اس صورت ميں فائے تفريع كے قرينے سے، اوليائے شيطان سے مراد كفار ہونگے_
10_ شيطان كے دوستوں (كفار و طاغوت) كے ساتھ جنگ كرنا، راہ خدا ميں لڑنے كا واضح مصداق ہے_
الّذين امنوا يقاتلون فى سبيل الله ... فقاتلوا اولياء الشيطان
11_ شياطين اور طاغوت كے حيلوں و منصوبوں كى بنياد كا كمزور و سست ہونا_
والذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطاغوت ... انّ كيد الشيطان كان ضعيفاً
12_ مؤمنين كے حوصلے بلند كرنے كيلئے دشمن كى كمزوريوں كو بيان كرنا، قرآنى روش ہے_

623

الّذين امنوا يقاتلون فی سبيل الله ... فقاتلوا اولياء الشيطان انّ كيد الشيطان كان ضعيفاً

جہاد كے حكم كے بعد شيطانى حيلوں اور تدبيروں كے كمزور ہونے كى يادلانے كا مقصد كفار كے ساتھ لڑنے ميں مسلمانوں كے حوصلوں كو بلند كرنا اور ان كى پريشانى كو ختم كرنا ہے_

13_ شياطين كا ہميشہ مؤمنين كے خلاف مكر و فريب اور سازش كرنے ميں مصروف رہنا_

ان كيد الشيطان كان ضعيفاً

14_ فتح اور شكست ميں جنگى طريقہ كار اور منصوبہ بندى كا بنيادى اور اہم كردار_

انّ كيد الشيطان كان ضعيفاً

يہ جو خداوند متعال نے كفار كے مقابلے ميں مؤمنين كو حركت ميں لانے كيلئے كفار كے منصوبوں كے كمزور و ناتوان ہونے كى ياددہانى كرائي ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے كہ جنگى طريقہ كار اور منصوبہ بندي، فتح و كامرانى ميں اہم كردار ادا كرتى ہے_

15_ طاغوت كے محاذ پر جنگ و پيكار كرنے والے كفار كا ضعيف و ناتوان ہونا_

والذين كفروا يقاتلون فی سبيل الطاغوت ... انّ كيد الشيطان كان ضعيفاً

احكام:6

ايمان:

ايمان كى علامتيں2

جنگ:

جنگ كے احكام6;ناپسنديدہ جنگ 3

جہاد:

جہاد سے تخلف كرنے والے 3; جہاد كے اثرات 2; جہاد كے موارد 10

حوصلہ بلند كرنا:

حوصلے بلند كرنے كے اسباب 12

دشمن:

دشمن كى كمزورى بيان كرنا ،12

سبيل الله : 1،2،10

سبيل الله اور شيطان 8;سبيل الله اور طاغوت 8

شكست:

شكست كے اسباب 14

شياطين:

شياطين كا مكر 13; شياطين كى سازش 11، 13;شياطين كے خلاف جنگ 6

شيطان:

شيطان كے دوست 7; شيطان كے دوستوں كے خلاف جنگ 10

طاغوت:

راہ طاغوت ميں جنگ 3، 4، 15;طاغوت كى تقويت

624

5;طاغوت كى سازش 11;طاغوت كى شيطنت 9; طاغوت كے خلاف جنگ 10; طاغوت كے خلاف مبارزت6;طاغوت كے دوست 7

فتح:

فتح كے اسباب 14
كفا ر:
كفار اور طاغوت 9;كفار كى جنگ 3;كفار كى خصوصيت 5; كفار كى كمزورى 15;كفار كے خلاف مبارزت 6;كفار كے ساتھ جنگ 10
كفر:
كفر كى علامتيں 4
مبارزت :
مبارزت كى روش كا كردرار 14
مؤمنين:
مؤمنين اور شياطين 13; مؤمنين كا جہاد 1;مؤمنين كى صفات 1
واجبات: 6

(٧٧) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّواْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ الصَّلوةَ وَآتُواْ الزَّكَوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدَّنْيَا قَلِيلٌ وَالآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَى وَلاَ تُظْلَمُونَ فَتِيلاً
كيا تم نے لوگونكو نہيں ديكھا جن سے كہا گيا تھاكہ ہاتھ روكے ركھو او رنماز قائم كرو ، زكوة ادا كرو (تو بے چين ہو گئے) او رجہاد واجب كرديا گيا تو ايك گروہ لوگوں (دشمنوں) سے اس قدرڈرتا تھا جيسے خدا سے ڈرتا ہو يا اس سے بھى كچھ زيادہ او ريہ كہتے ہيں كہ خدا يا اتنى جلدى كيوں جہاد واجب كرد يا كاش تھوڑى مدت تك او رٹال ديا جاتا پيغمبر آپ كہہ ديجئے كہ دنيا كا سرمايہ بہت تھوڑا ہے او رآخرت صاحبان تقوي كے لئے بہترين جگہ ہے او رتم پر دھا گہ برابر بھى ظلم نہيں كيا جائے گا _
1_ پيغمبر(ص) مسلمانوں كو مكہ ميں كفار كے ساتھ مسلح جنگ سے روكتے تھے_

الم تر الى الّذين قيل لهم كفّوا ايديكم
جو كچھ اس آيت كے شان نزول ميں آيا ہے اسكے مطابق مكہ ميں مسلح جنگ سے يہ نہى ہجرت رسول خدا سے پہلے كى گئي تھي_
2_ صدر اسلام كے بعض مسلمانوں كا جہاد اور مسلح جنگ كا حكم صادر ہونے سے پہلے كفار كے ساتھ لڑنے كامطالبہ كرنا_
الم تر الى الذين قيل لهم كفّوا ايديكم ... فلما كتب عليهم القتال
جملہ " فلما كتب "سے معلوم ہوتا ہے كہ "كفّوا"سے مراد، مسلح جنگ سے روكنا ہے_
3_ صدر اسلام كے بعض مسلمان، كفار كے ساتھ جنگ كا راستہ ہموار ہونے سے پہلے ہى ان كے ساتھ لڑنے كے خواہشمند تھے_
الم تر الى الذين قيل لهم كفّوا ايديكم
جيساكہ پہلے بھى كہا گيا ہے كہ"فلما كتب ..."كا معنى حكم جہاد كا صادر ہونا ہے_ اور ہوسكتاكہ اس سے مراد، جہاد كى زمينہموار ہونا اور جہاد كى شرائط فراہم ہونا ہو_ يعنى جب پيغمبراكرم (ص) نے مسلمانوں كو جہاد كى دعوت دي ...
4_ نماز قائم كرنا اور زكات ادا كرنا ضرورى ہے_
الم تر الى الذين قيل لهم كفّوا ايديكم و اقيموا الصلوة واتوا الزكوة
5_ اسلام ميں عبادى و اقتصادى مسائل كا باہمى رابطہ_
اقيموا الصلوة واتوا الزكوة
6_ ديگر انفرادى و اجتماعى عبادات كى نسبت نماز قائم كرنے اور زكات ادا كرنے كى زيادہ اہميت ہے_
قيل لهم كفّوا ايديكم و اقيموا الصلوة واتوا الزكوة
چونكہ واجبات ميں سے فقط نماز اور زكوة كى طرف اشارہ كيا گيا ہے جبكہ اس وقت يقيناً ديگر امور بھى واجب تھے_

7_ جہاد کی تشریع پر نماز و زکات کی تشریع کا مقدم ہونا_
الم تری الی الّذین ... اقیموا الصلوة واتوا الزکوة فلّما کتب علیهم القتال
یہ اس بنا پر ہے کہ "فلما کتب"سے مراد جہاد کااصل وجوب ہو نہ کہ اس کیلئے زمینہموار ہونا_
8_ جہاد و فداکاری کیلئے آمادگی اور خودسازی میں زکات کی ادائیگی اور نماز کے قائم کرنے کا کردار_
الم تر الی الّذین قیل لهم کفّوا ایدیکم و اقیموا الصلوة و اتوالزکوة فلمّا کتب علیهم القتال
مسلح جنگ سے روکنے کے بعد نماز قائم کرنے اور زکات ادا کرنے کے بارے میں حکم خدا وند متعال کا نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب تك معاشرے میں اقامہ نماز اور ادائے زکوة پوری طرح رائج نہ ہوجائے جہاد و مبارزت کی

شرائط فراہم نہیں ہوتیں_
9_ جہاد اور مبارزت کی ضروری شرائط میں سے ایك دینی معاشرے میں خدا کی عبادت و بندگی کی روح کو اجاگر کرنا ہے_
قیل لهم کفّوا ایدیکم و اقیموا الصلوة واتوا الزکوة
10_ جہاد و مبارزت کیلئے ہر دینی معاشرے میں مال و دولت کے ایثار اور ناداروں کی اقتصادی حالت درست کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ضروری شرائط میں سے ہے_
کفوا ایدیکم و اقیموا الصلوة و اتوا الزکوة
11_ کفار کے ساتھ لڑنے سے پہلے خودسازی کرنے کی ضرورت_
و اقیموا لصلوة و اتوا الزکوة فلما کتب علیهم القتال
12_ زکات کی نسبت، نماز کو زیادہ اہمیت حاصل ہے_ *
و اقیموا الصلوة و اتوا الزکوة
آیت میں زکات پر نماز کو مقدم کرنا ہوسکتا ہے نماز کی زیادہ اہمیت کی طرف اشارہ ہو_
13_ صدر اسلام میں جہاد و مبارزت کا ادعا کرنے والے بعض افراد کا جہاد کے فرمان سے خوف زدہ ہوجانا_
فلما کتب علیهم القتال اذا فریق منهم یخشون النّاس کخشیة الله او اشد خشیة
14_ صدر اسلام کے بعض مسلمان ،دشمن کے ساتھ جنگ و جہاد سے اس طرح خوف زدہ تھے جس طرح خوف خدا رکھنے والے خدا سے ڈرتے ہیں_
اذا فریق منهم یخشون النّاس کخشیة الله
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "کخشیة الله "، "یخشون"کے فاعل کیلئے حال ہو تو اس صورت میں ایك مضاف مقدر ہے اور تقدیر میں جملہ یوں ہوگا_ یخشون النّاس مثل اہل خشیة الله
15_ صدر اسلام کے بعض مسلمان، خوف خدا رکھنے والوں کے خوف سے بھی زیادہ دشمن کا مقابلہ کرنے سے خوف زدہ تھے_
اذا فریق منهم یخشون النّاس ... او اشدّ خشیةً
"او اشدّ خشیة"میں "او" تقسیم کیلئے ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ سے خوف زدہ مسلمانوں کے دو گروہ تھے_
16_ صدر اسلام کے بعض مسلمان جس طرح خداوند متعال سے ڈرتے تھے، اسی طرح دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈرتے تھے_

اذا فریق منهم یخشون النّاس کخشیة الله
مذکورہ بالامطلب میں "کخشیة الله "کو مفعول مطلق محذوف کی صفت کے طور پر لیا گیا ہے اور "خشیة"کا فاعل ایك ضمیر ہے جو "فریق"کی طرف پلٹ رہی ہے یعنی "یخشون النّاس مثل خشیتهم من الله "_
17_ صدر اسلام کے بعض مسلمان، خوف الہی سے زیادہ جنگ کے خوف میں مبتلا تھے_
یخشون النّاس کخشیة الله او اشدّ خشیة

18_ صدر اسلام کے بہت سے مسلمان حکم جہاد کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور دشمن کے ساتھ جنگ کیلئے آمادہ ہوگئے تھے_
اذا فريق منهم يخشون النّاس
19_ خوف خدا اور دشمن سے نہ ڈرنا، صدر اسلام کے بہت سے مسلمانوں کی خصوصیت تھي_
اذا فريق منهم يخشون النّاس كخشية الله
20_ لوگوں کو جہاد سے روکنے والے عوامل میں سے ايك غيرخدا سے ڈرنا ہے_
يخشون النّاس كخشية الله
21_ دشمنوں کا مقابلہ کرنے سے ڈرنے والے مسلمانوں کی سرزنش_
فلما كتب عليهم القتال اذا فريق منهم يخشون النّاس
22_ خداوند متعال کی ذات اس قدر بلند و بالا مقام کی حامل ہے کہ جس کے سامنے ہی خوف و خشیت سزاوار ہے_
اذا فريق منهم يخشون الناس كخشية الله او اشدّ خشية
تعظیم سے آمیختہ خوف کو "خشية"کہتے ہیں_ یعنی کسی شخص یا چیزکی عظمت اس سے خوف زدہ ہونے کا باعث بن جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ اس سے" خشيت " رکھتا ہے اور غیرخدا سے ڈرنے پر خداوند متعال کا مذمت کرنا دلالت کرتا ہے کہ فقط اسی سے "خشيت "رکھنی چاہیئے_
23_ بعض مسلمانوں کا فرمان جہاد پر اعتراض کرنا اور اس میں تاخير کی درخواست کرنا_
و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال لولاخّرتنا الى اجل قريب
24_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کی طرف سے حکم جہاد پر اعتراض کرنے کا سبب ان کا خوف زدہ ہونا تھا_
يخشون النّاس ... و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال

628

25_ جنگ سے ہراساں مسلمانوں کا ،حکم جہاد کو لغو کرنے کا مطالبہ کرنا_
و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال لولاخّرتنا الى اجل قريب
بعض کی رائے ہے کہ "اجل قريب"سے مراد موت کا وقت ہے اور موت کے وقت تك حکم جہاد کی تاخیر کا معنی اسے لغو کرنا ہے_
26_ حکم جہاد کے نزول کے ساتھ لوگوں کے ایمان کی حقیقت اور ان کے باطن کا ظاہر ہونا_
فلمّا كتب عليهم القتال اذا فريق منهم يخشون النّاس ... و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال
27_ آخرت اور اسکی نعمتوں کے مقابلے میں دنیوی فوائد اور منافع کا ناچیز اور کم اہمیت ہونا_
قل متاع الدّنيا قليل و الآخرة خير لمن اتّقي
2 8_ انسان کی نظر میں دنیوی منافع کی قدر قیمت ہونے کی وجہ سے جہاد اور فرامین الہی سے روگردانی و تخلف کا راستہ ہموار ہوتاہے_
و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال ... قل متاع الدنيا قليل
چونکہ جملہ "قل متاع الدنيا"ان کے اعتراض کا جواب ہے_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکم جہاد سے تخلف کا اصل سبب، دنیا سے ان کی وابستگی ہے_
29_ پرہیزگاروں کیلئے آخرت کا دنیا سے بہتر ہونا_
و الآخرة خير لمن اتقي
30_ اخروی سعادت، پرہیزگاری سے مشروط ہے_
والآخرة خير لمن اتقي
31_ احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا اور دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈرنا، بے تقوي ہونے کی علامت ہے_
و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال لو لاخّرتنا الى اجل قريب والآخرة خير لمن اتقي
ہوسکتا ہے "اتقي"کا مفعول وہ امور ہوں جو آیت میں جہاد سے تخلف کرنے والوں کی طرف منسوب کئے گئے ہیں مثلاً حکم خدا پر اعتراض کرنا اور جہاد و جنگ سے ڈرنا_
32_ فرائض کے انجام دینے کی ترغیب دلانے کیلئے قرآن کا انسان کی مفاد پرستی کی سرشت سے استفادہ کرنا_

قل متاع الدّنيا قليل و الآخرة خير لمن اتقي
33_ خداوند م متعال اپنے بندوں پر ذرّہ بھر ظلم نہيں كرتا_
و لاتظلمون فتيلاً
"فتيل"ايك انتہائي باريك دھاگے كو كہا جاتا

ہے_ اور بہت ہى چھوٹى چيزوں كو اس سے تشبيہ دى جاتى ہے_
34_ خداوندمتعال، مجاہدين كا اجر بغيركسى كمى و كاستى كے مكمل طور پر ادا كرتا ہے_
فلمّا كتب عليهم القتال ... و لاتظلمون فتيلا
جملہ "لاتظلمون فتيلاً" كا معنى يہ ہے كہ اجر و ثواب عطا كرنے ميں ان پر ظلم نہيں ہوتا، يعنى وہ اپنا اجر مكمل طور پر حاصل كرتے ہيں_
35_ الہى جزا و سزا كے نظام كا ہر قسم كے ظلم و ستم سے پاك ہونا_
فلمّا كتب عليهم القتال ... و لاتظلمون فتيلا
36_ خداوند متعال كا زمانہ رسول خدا (ص) كے سست عناصر كو جنگ و جہاد كے بارے ميں خالى اور كھوكھلے دعووں سے باز رہنے كى دعوت دينا_
الم تر الى الّذين قيل لهم كفّوا ايديكم
امام صادق(ع) نے اس آيت كى تفسير ميں فرمايا: يعنى كفّوا السنتكم (1) اپنى زبانوں كو روكو_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) كى سيرت 1; آنحضرت (ص) مكہ ميں 1
اسلام:
اسلام كى خصوصيت 5; صدر اسلام كى تاريخ 1،13، 15، 16، 17 8 1، 19، 36
اقتصادى نظام: 5
اقدار: 12
الله تعالى:
الله تعالى اور ظلم 33، 35; الله تعالى كا اجر 35; الله تعالى كا خوف 14، 15، 16، 17، 19 ; الله تعالى كى حدود سے عصيان 31; الله تعالى كى عطا 34;الله تعالى كى عظمت 22
انسان:
انسان كى مفاد پرستى 32
ايثار:
ايثار كے اثرات 10
ايمان:
ايمان اور جہاد 26; ايمان كے اثرات 26
بے تقوي ہونا:
بے تقوي ہونے كى علامتيں 31
تربيت:
تربيت كا طريقہ 32
تقوي:

1_كافى ج2 ص114، ح8 نورالثقلين ج1 ص517 ح407، تفسير عياشى ج1 ص258 ح197.

(٧٨) أَيْنَمَا تَكُونُواْ يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُواْ هَـذِهِ مِنْ عِندِ اللّهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُواْ هَـذِهِ مِنْ عِندِكَ قُلْ كُلًّ مِّنْ عِندِ اللّهِ فَمَا لِهَـؤُلاء الْقَوْمِ لاَ يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا
تم جہاں بھی رہو گے موت تمھیں پالے گی چا ہے مستحکم قلعوں میں کیوننہ بند ہو جاؤ _ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اچھے حالات پیدا ہوتے ہیں توکہتے ہینکہ یہ خدا کی طرف سے ہے او رمصیبت آتی ہے تو کہتے ہینکہ یہ آپ کی طرف سے ہے توآپ کہہ دیجئے کہ سب خدا کی طرف سے ہے پھر آخر اس قوم کو کیا ہو گیاہے کہ یہ کوئي بات سمجھتی ہی نہیں ہے _
1_ موت، انسانی انجام کا ایك ناقابل اجتناب مرحلہ ہے_

این ما تکونوا یدرککم الموت
2_ آخرت کی فکر میں رہنا، موت کے یقینی ہونے کی طرف توجّہ کرنا اور دنیوی مال و دولت کو قلیل سمجھنا، میدان جہاد میں حاضر ہونے کا راستہ ہموار کرتا ہے_
فلمّا کتب علیهم القتال ... قل متاع الدّنیا قلیل والآخرة خیر ...این ما تکونوا یدرککم الموت
3_ موت سے فرار، جہاد میں شرکت سے مانع بنتا ہے_
فلمّا کتب علیهم القتال ... یخشون النّاس ... این ما تکونوا یدرککم الموت
4_ کوئي بھی چیز حتي محکم و بلند قصر اور قلعے بھی موت سے رکاوٹ نہیں بن سکتے_
این ما تکونوا یدرککم الموت و لو کنتم فی بروج مشیّدة
"مشیدة"کا مصدر "تشیید"ہے اور مشید کا معنی بلند اور مستحکم عمارت ہے_
"بروج"، "بُرج"کی جمع ہے جس کا معنی ہے قصر (مفردات راغب) اور قلعہ (لسان العرب)_
5_ کوئي بھی چیز حتي ستاروں میں زندگی گذارنا بھی موت کو نہیں ٹال سکتا_*
این ما تکونوا یدرککم الموت و لو کنتم فی بروج مشیّدة
یہ اس بناپرہے کہ آیت میں "بروج"سے مراد ستارے اور کواکب ہوں_ جیساکہ "لسان العرب"نے آیت مجیدہ "والسماء ذات البروج" کا یہی معني نقل کیا ہے اور "لو کنتم" سے بھی اس معنی کی تائید ہوتی ہے_
6_ عصر پیغمبراکرم(ص) کے بعض مسلمان، خیر و بھلائي کو خداوند متعال کی طرف سے اور شر و برائي کو

پيغمبراكرم(ص) كى طرف سے خيال كرتے تھے_
و ان تصبهم حسنة يقولوا هذه من عندالله و ان تصبهم سيّئة يقولوا هذه من عندك
بظاہر "تصبهم"ميں ضمير سے مراد كمزور ايمان مسلمان ہيں_
ان كا خيال تھا كہ مسلمان ہونے كے بعد جو مشكلات ان پر آپڑى ہيں وہ سب پيغمبراكرم(ص) كى طرف سے ہيں_
7_ آنحضرت(ص) كے خلاف يہوديوں اور منافقوں كے پروپيگنڈے اور ايذا رسانى كا ايك طريقہ يہ تھا كہ وہ آپ(ص) كو شر و برائي كے عامل كے عنوان سے متعارف كرواتے تھے_
ان تصبهم سيّئة يقولوا هذه من عندك
بعض مفسرين نے آيت كے شان نزول كو مدنظر ركھتے ہوئے كہا ہے كہ "تصبهم" كى ضمير سے

مراد منافقين اور يہودى ہيں جوكہ قحط و خشك سالى جيسے حوادث كو پيغمبراكرم(ص) سے منسوب كرتے تھے اور اس طرح آپ(ص) كے خلاف پروپيگنڈا كرتے تھے_
8_ خداوند متعال تمام امور كا سرچشمہ و منبع ہے_
قل كل من عندالله
9_ كائنات اور اسكے حوادث كيلئے دو مبداء (ثنويت) كا نظريہ ايك بيہودہ اور ناقابل قبول عقيدہ ہے_
قل كلّ من عندالله
10_ برائيوں كو پيغمبراكرم(ص) كى طرف منسوب كرنا اور اچھائيوں كو خداوند متعال كى جانب (ثنويت) معارف الہى كو بالكل ہى درك نہ كرنے كى علامت ہے_
فمال هؤلاء القوم لايكادون يفقهون حديثاً
مورد كى مناسبت سے "حديثاً"سے مراد "معارف الهي"ہيں_
11_ ان لوگوں كى مذمت و تحقيرجو خداوند متعال كو كائنات كے تمام حوادث كا محور نہيں سمجھتے اور اسے درك نہيں كرتے، ان كى مذمت كى جانا_
فمال هؤلاء القوم لايكادون يفقهون حديثاً
"حديثاً"كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك خداوند متعال كو كائنات كے حوادث كا محور جاننا ہے_
12_ خداوند متعال كو تمام حوادث كا محور جاننے (توحيد افعالي) كيلئے گہرے غوروفكر كى ضرورت ہے_
فمال هؤلاء القوم لايكادون يفقهون حديثاً
13_ توحيد كو درك نہ كرنا، معارف الہى ميں سے كسى بھى چيز كو درك نہ كرنے كے مترادف ہے_
قل كلّ من عندالله فمال هؤلاء القوم لايكادون يفقهون حديثاً
1_ حكم و موضوع كى مناسبت سے "حديثاً"سے مراد وہ امور ہيں جو معارف كے باب ميں بيان ہوئے ہيں_
2_ خداوند متعال نے ان لوگوں كى طرف تمام معارف كو درك نہ كرنے كى نسبت دى ہے جو حوادث كے مبدائے واحد كو درك نہيں كرتے_ لہٰذا توحيد كے ادراك او ر دوسرے معارف الہى كے ادراك ميں ايك قسم كا تلازم پايا جاتا ہے_
14_ خداوند متعال كى طرف سے جہلا كى سرزنش_
فمال هؤلاء القوم لايكادون يفقهون حديثاً
15_ ثنويت كے گمان اور توحيد كو درك نہ كرنے كا لازمہ كسى بھى چيز كو درك نہ كرناہے_
فمال هؤلاء القوم لايكادون يفقهون حديثاً
16_ خداوند متعال(سلامتي، امنيت اور وسعت رزق

جيسي) تمام نعمتوں اور تمام مصائب (و آزمائشےوں مثلاً بيماري، خوف اوربھوك وغيرہ) كا سرچشمہ ہے_
و ان تصبهم حسنة يقولوا هذه من عندالله و ان تصبهم سيئة يقولوا هذه من عندك قل كلّ من عندالله
آئمہ معصومين(ع) سے مذكورہ بالا آيت ميں سيئات و حسنات كى تفسير ميں منقول ہے كہ: ... الصحة والسلامة والامن والسعة فى رزق و قدسّما ها الله حسنا ت ... يعنى بالسيئة ها ہنا المرض والخوف والجوع ...(1)صحت و سلامتي، امن و امان

اور رزق میں وسعت کو اللہ تعالی نے حسنات کہا ہے ... اور " سيئة" سے یہاں مراد مرض، خوف اور بھوك ہے_

-----

1)تفسیر قمی ج1 ص144 نورالثقلین ج1 ص519 ح416.

(٧٩) مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولاً وَكَفَى بِاللّهِ شَهِيدًا

تم تك جو بھی اچھائي اور كاميابی پہنچی ہے وہ الله كی طرف سے ہے اور جو بھی برائي پہنچی ہے وہ خود تمھاری طرف سے ہے اور اے پيغمبر ہم نے آپ كولوگوں كے لئے رسول بناياہے او رخدا گواہی كے لئے كافی ہے _

1_ انسان كو جو بھی بھلائي پہنچتی ہے وہ الله كی طرف سے ہے اور جو بھی بُرائي پہنچتی ہے وہ خود اسكی اپنی جانب سے ہے_

ما ا صابك من حسنة فمن الله و ما اصابك من سيئة فمن نفسك

اگرچہ اس آيت كے مخاطب پيغمبر(ص) ہيں ليكن اس سے تمام انسان مراد ہيں ، كيونكہ پيغمبر اكرم(ص) اور ديگر لوگوں كے درميان حقيقی و واقعی احكام كے لحاظ سے كوئي فرق نہيں_

2_ خداوند متعال كی جانب سے وارد ہونے والے مصائب اور مشكلات خود انسانی اعمال كا نتيجہ ہيں_

قل كلّ من عندالله ... و ما اصابك من سيئة فمن نفسك

گذشتہ آيت ميں خوبيوں اور بديوں كو خداوند متعال كی طرف منسوب كيا گيا ہے_ اور اس آيت ميں سيئات (بديوں) كا سبب

خود انسان كو قرار ديا گيا ہے_اس سے معلوم ہوتا ہے كہ يہ انسان كے اعمال ہيں كہ جو خداوند متعال كى طرف سے مشكلات و مصائب ايجاد ہونے كا باعث بنتے ہيں_ بنابراين يہ ناگوار حوادث ايك جانب سے خداوند متعال كى طرف اور دوسرى جانب سے خود انسان كى طرف منسوب ہيں_
3_ ناگوار حوادث كے ايك لحاظ سے خداوند متعال كى طرف منسوب ہونے اور دوسرى جانب خود انسان كى طرف انتساب كا عام لوگوں كے فہم سے دو ر ہونا_
قل كلّ من عنداللہ ... ما ا صابك من حسنة

فمن اللہ و ما اصابك من سيّئة فمن نفسك
اسكے باوجود كے رسول خدا (ص) اور دوسروں كے درميان، مشكلات و مصائب سے متعلق قوانين كے بارے ميں كوئي فرق نہيں ليكن آيت كا مخاطب پيغمبراكرم(ص) كو قرار ديا گيا ہے تاكہ اس نكتہ كى طرف اشارہ كيا جائے كہ اس حقيقت كو عام لوگ نہيں سمجھ سكتے_
4_ تمام انسانوں حتى خود پيغمبراكرم(ص) پر خير و شر سے متعلق نظام تكوينى كا حاكم ہونا_
ما اصابك من حسنة فمن اللہ و ما اصابك من سيئة فمن نفسك
5_ حضرت محمد(ص) ، پيغمبرخدا اور عالمى رسالت كے حامل ہيں_
و ارسلناك للنّاس رسولاً
6_ انبيائے كرام(ع) كى رسالت كا سب لوگوں كيلئے مفيد ہونا_
و ارسلناك للنّاس رسولاً
"للّناس"ميں "لام" حضرت محمد (ص) كى رسالت كے تمام افراد كيلئے باعث بركت اور فائدہ مند ہونے كى طرف اشارہ ہے_ ورنہ اسے "الي"كے ساتھ متعدى كر كے يہ بھى فرمايا جاسكتا تھا "الى الناس رسولاً"_
7_ پيغمبراكرم(ص) لوگوں كى سعادت و بھلائي كيلئے رسول بن كر آئے ہيں نہ كہ ان كيلئے باعث شر و فساد ہيں_
و ان تصبہم سيئة يقولوا ھذہ من عندك ... و ارسلناك للنّاس رسولاً
جملہ "و ارسلناك للنّاس"(ہم نے تجھے لوگوں كيلئے مفيد پيغمبر(ص) بناكر بھيجا) ان لوگوں كے خيال كا ردّ ہے جو آپ(ص) كو شر و بدى كا باعث سمجھتے تھے (يقولوا ھذہ من عندك)_
8_ پيغمبراكرم(ص) كى رسالت پر، خداوند متعال كى گواہى كا كافى ہونا_
و ارسلناك للنّاس رسولاً و كفى باللہ شہيداً
9_ قرآن ميں پيش كئے جانے والے معارف كى حقانيت پر خداوند متعال كى گواہي، كافى ہے_
ما اصابك من حسنة فمن اللہ و ما اصابك من سيئة فمن نفسك ... و كفى باللہ شہيداً
مذكورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ: "شہيداً"ان معارف سے متعلق ہو جن كى وضاحت آيات كے اس حصے ميں كى گئي ہے_
10_ انبياء (ع) اور لوگوں كے ايك دوسرے سے متعلق اعمال و روابط پر خداوند متعال كى گواہى و شہادت كا، كافى ہونا_
و ارسلناك للنّاس رسولاً و كفى باللہ شہيداً
"ارسلناك للنّاس رسولاً"سے دو معانى اخذ ہوتے ہيں_ ايك پيغمبراكرم(ص) كى ذمہ دارى كا بيان يعنى تبليغ رسالت اور دوسرا لوگوں كى ذمہ

دارى كا بيان، يعنى آنحضرت(ص) كى رسالت كو قبول كرنا_ اور "كفى باللہ شہيداً" ہو سكتا ہے انجام فرائض ميں پيغمبراكرم(ص) كے اعمال و كردار اور رسالت قبول كرنے ميں لوگوں كے اعمال كى طرف ناظر ہو_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) كى رسالت5 ; آنحضرت (ص) كى رسالت پر گواہ 8; آنحضرت (ص) كے فضائل7
اللہ تعالى :

الله تعالى كى گواہى 8، 9،10
انبيا(ع) :
انبيا ء (ع) اور لوگ 10; انبيا (ع) كى رسالت كے اثرات 6
انسان:
انسان كى جہالت 3
خير:
خير كا منبع 1، 7; خير و بھلائي كى تكوينى حاكميت 4
سختى :
سختى كا منبع 2
سعادت:
سعادت كا سرچشمہ 7
شر:
شركا منبع 1، 7; شر كى تكوينى حاكميت 4
عمل:
عمل كے اثرات 2
قرآن كريم :
قرآن كريم كے معارف پر گواہ 9
مصائب:
مصائب كا سرچشمہ2

(٨٠) مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا
جو رسول كى اطاعت كرے گا اس نے الله كى اطاعت كى او رجو منہ موڑلے گاتو ہم نے آپ كو اس كا ذمہ داربنا كر نہيں بھيجاہے _
1_ پيغمبر اكرم(ص) كى اطاعت، خداوند متعال كى اطاعت ہے_

من يطع الرّسول فقد ا طاع الله
2_ سنت رسول خدا (ص) كى پيروى كرنا ضرورى ہے_
من يطع الرّسول فقد ا طاع الله
3_ پيغمبر اكرم(ص) كے حكومتى اوامر كى اطاعت اور پيروى كرنا ضرورى ہے_
من يطع الرسول فقد اطاع الله
آنحضرت (ص) كے فرامين كى اطاعت سے مراد ان اوامر كى اطاعت نہيں ہے جو آپ (ص) خداوند متعال كى جانب سے ابلاغ كرتے ہيں_ چونكہ اس سلسلے ميں واضح ہے كہ اطاعت رسول(ص) اطاعت خدا ہے، جس كيلئے ياددہانى كى ضرورت نہيں، لہذا يہاں مراد وہ اوامر ہيں جو آنحضرت (ص) خود اپنى جانب سے صادر فرماتے ہيں_
4_ بارگاہ خداوند متعال ميں پيغمبر اكرم(ص) كو بلند مقام و مرتبہ حاصل ہے_
من يطع الرّسول فقد ا طاع الله
5_ پيغمبر اكرم(ص) كى اطاعت، خداوند متعال كى اطاعت كے بعد ہے_
من يطع الرسول فقد اطاع الله
6_ پيغمبر اكرم(ص) ، كفار كے كفر اختيار كرنے اور انسانوں كے آپ(ص) سے روگردانى و اعراض كرنے كے سلسلے ميں كسى قسم كى ذمہ دارى نہيں ركھتے_
و من تولّى فما ارسلناك عليهم حفيظاً
7_ پيغمبر اكرم(ص) لوگوں كے ايمان و عمل كى حفاظت و نگہباني، جبر و سختى كے ساتھ كرنے پر مامور نہيں_

و من تولّی فما ا رسلناك علیهم حفیظاً
8_ لوگوں کی ہدایت کیلئے پیغمبراکرم(ص) کا سخت جدوجہد کرنا اور ان کے ہدایت یافتہ ہونے کا اشتیاق رکھنا_
فما ارسلناك علیهم حفیظاً
جملہ "فما ارسلناك ..."اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیغمبراکرم(ص) لوگوں کی ہدایت کیلئے بہت زیادہ کوشش و سعی فرماتے تھے یہاں تك کہ اپنا فریضہ سمجھتے جس طرح بھی ہوسکے لوگوں کو مؤمن بنایا جائے_
9_ برحق رہبر (امام) کی مکمل معرفت حاصل کر کے اسکی اطاعت کرنا، خداوند متعال کی اطاعت ہے اور اسکی خوشنودی کا باعث بنتی ہے_
و من یطع الرّسول فقد اطاع الله
امام باقر(ع) نے فرمایا: ... رضی الرحمان الطاعة للامام بعد معرفتہ ان الله تبارك

و تعالی یقول: "من یطع الرسول فقد اطاع الله ..."(1) ...خدائے رحمان کی رضا امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت میں ہے بیشك الله تعالی فرماتاہے:" من یطع الرسول فقد اطاع الله ..."

آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور کفار 7; آنحضرت(ص) اور لوگ 7; آنحضرت(ص) کی اطاعت 1، 4، 6 ;آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود 7، 8 ; آنحضرت(ص) کے رجحانات 9 ; آنحضرت (ص) کے فضائل 5
الله تعالی :
الله تعالی کی اطاعت 1، 6، 10; الله تعالی کی رضا10
روایت: 10
قیادت:
قیادت کی اطاعت 10
لوگ :
لوگوں کی ہدایت 9
مقرّبین: 5

(٨١) وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُواْ مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ وَكَفَى بِاللّهِ وَكِيلاً
اوریہ لوگ پہلے اطاعت کی بات کرتے ہیں _ پھر جب آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو ایك گروہ اپنے قول کے خلاف تدبیریں کرتا ہے او رخدا ان کی ان باتوں کو لکھ رہا ہے _ آپ ان سے اعراض کریں اور خدا پر پھر وسہ کریں او رخدا اس ذمہ دار ی کے لئے کافی ہے _
1_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا رسول خدا(ص) کے حضور اطاعت کامل کا اظہار کرنا اور پھر خفیہ محفلوں میں آپ(ص) کی مخالفت کیلئے باہمی مشورے کرنا_
----

1)کافی ج1 ص185 ح1_ نورالثقلین ج1 ص520، ح420، تفسیر عیاشی ج1 ص259 ح 202 کافی ج2 ص19 ح5.

و یقولون طاعة فاذا برزوا من عندك بیّت طائفةٌ منهم غیرالذی تقول
"طاعة"ایك محذوف مبتدا کیلئے خبر ہے_ یعنی "امرنا طاعة"(ہمارا کام تیری اطاعت کرنا ہے) فعل مضارع " یقولون" اور "یبیتون" استمرار پر دلالت کرتے ہیں اور ان کے طریقہ کار کی حکایت کر رہے ہیں "یبیّتون" کا مصدر "تبییت"ہے جس کا

معنى امور كى تدبير كرنا ہے "غيرالذى تقول"يعنى امر پيغمبر(ص) كى مخالفت_
2_ مسلمانوں كے ايك گروہ كا دشمنان دين كے ساتھ جنگ كے بارے ميں پيغمبرخدا (ص) كے فرمان كى مخالفت كرنے اور اسے نظر انداز كرنے كيلئے تدابير سوچنا_
يقولون طاعة ... بيّت طائفة منهم غيرالذى تقول
گذشتہ آيات كے پيش نظرجو جہاد كے بارے ميں تھيں، اس آيت ميں مورد نظر فرمان وہي، دشمنان دين كے خلاف جنگ كرنے كے بارے ميں جہاد كا حكم ہے_
3_ مدينہ ميں پيغمبراكرم(ص) كے خلاف منافقين كے سازش و غدارى پر مبنى خفيہ اجلاس_
يقولون طاعة فاذا برزوا من عندك بيّت طائفة منهم غيرالذى تقول
بعض كے نزديك يہ آيت منافقين كے بارے ميں ہے_
4_ بعض كمزور ايمان مسلمانوں كے سرداروں كا پيغمبراسلام(ص) كى مخالفت كيلئے تدابير سوچنے كى خاطر راتوں كو خفيہ اجلاس كرنا_
بيت طائفة منهم غيرالذى تقول
آيت شريفہ كے ظاہر سے يہ پتہ چلتا ہے كہ جو لوگ اطاعت كا اظہار كرتے تھے وہ سب مخالفت كى سعى كرر ہے تھے، نہ كہ فقط ايك گروہ_ لہذا حكم و موضوع كى مناسبت سے "طائفة"سے ان كے سردار مراد ہيں_
5_ خداوند متعال كا، تخلف كرنے والےمسلمانوں كى سازش پر مبنى خفيہ سرگرميوں كے بارے ميں غيبى خبريں دينا_
فاذا برزوا من عندك بيّت طائفة منهم غيرالذى تقول
6_ خداوند متعال كا خود سازشى گروہ كے سازش پر مبنى قول و فعل كو ان كے نامہ اعمال ميں ثبت كرنا_
والله يكتب ما يبيّتون
7_ پيغمبراكرم(ص) اور آپ(ص) كے فرامين كے خلاف سازش كرنے والوں كيلئے خداوند متعال كى طرف سے تہديد و مؤاخذہ _

والله يكتب ما يُبيّتون
جملہ "والله يكتب ..."بنى آدم كے اعمال كے ثبت ہونے كے بيان كے علاوہ سازشى گروہ كى تہديد و مؤاخذہ كى طرف اشارہ بھى ہے_
8_ بنى آدم كے تمام اعمال و كردار اور اقوال كا ان كے نامہ اعمال ميں ثبت ہونا_
والله يكتب ما يُبيّتون
9_ خداوند متعال كا اپنے پيغمبراكرم(ص) كو دوغلے، اور سازشى مسلمانوں سے بے اعتنائي اختيار كرنے كى نصيحت كرنا_
و يقولون طاعة ... فاعرض عنهم
10_ پيغمبراكرم(ص) كا اپنے فرامين كے سلسلے ميں منافقانہ رويہ اختيار كرنے والے مسلمانوں سے مدارا كرنے پر مامور ہونا_
و يقولون طاعة ... فاعرض عنهم
مذكورہ بالا مطلب ميں "اعراض"كو درگذر كے معنى ميں ليا گيا ہے يعنى ان سے انتقام لينے كى كوشش نہ كر_
11_ سب لوگوں كيلئے ضرورى ہے كہ وہ خداوند متعال پر توكل و اعتماد كريں_
و توكل على الله
12_ خداوند متعال پر توكل تمام مشكلات كيلئے كارساز ہے_
و توكل على الله
13_ سازشى گروہ سے پيغمبراكرم(ص) كى بے اعتنائي و اعراض كاآپ(ص) كيلئے مشكلات و مسائل كا باعث بننا_
فاعرض عنہم و توكّل على الله
اعراض كے حكم كے بعد توكل كا حكم اس بات پر دلالت كرتاہے كہ سازشى گروہ سے پيغمبر اكرم(ص) كى بے اعتنائي كے نتيجے ميں آپ (ص) كو مشكلات كا سامنا ہوسكتاہے كہ جس كيلئے خداوند متعال پر توكل كرنا ضرورى ہے_

14_ تخلف كرنے والے مسلمانوں سے بے اعتنائي واعراض كرنے كے نتائج و عواقب سے محفوظ رہنے كيلئے پيغمبراكرم(ص) كا فريضہ ہے كہ آپ(ص) خداوند متعال پر توكل كريں_
و يقولون طاعة ... فاعرض عنهم و توكل على الله و كفى بالله وكيلاً
15_ خداوندمتعال، وكيل ہے_
و كفى بالله و كيلاً
16_ خداوند متعال توكل كرنے والے انسان كيلئے ايساوكيل ہے جو كافى ہے_
و توكلّ على الله و كفى بالله وكيلاً

----

(٨٢) أَفَلاَ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ اخْتِلاَفًا كَثِيرًا

کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ہیں کہ اگر وہ غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو اس میں بڑا اختلاف ہوتا _

1_ قرآن میں گہرا غوروفکر اور تدبّر ضروری ہے_

ا فلایتدبّرون القرآن

کسی چیز میں مسلسل غوروفکر کرنے کو تدبّر کہتے ہیں کہ اسے گہرے غوروفکر سے تعبیر کیا جاتا ہے_

2_ قرآن کریم رسالت پیغمبر(ص) کی حقانیت کی دلیل ہے_

و ارسلناك للنّاس رسولاً و کفی باللہ شہیداً ... ا فلایتدبرون القرآن

آیت نمبر 79 میں بیان کیا گیا ہے کہ خداوند متعال حقانیت پیغمبراکرم(ص) کا گواہ ہے_ اور اس آیت میں گواہی و شہادت کی کیفیت کی وضاحت اس طرح کی جاتی ہے کہ خداوند متعال نے قرآن کو پیغمبر(ص) پر معجزہ کی صورت میں نازل فرمایا ہے تاکہ آپ(ص) کی حقانیت کا شاہد ہو_

3_ قرآن کریم ایك ایسی کتاب ہے جو سب کیلئے قابل فہم ہے_

افلایتدبّرون القرآن

4_ قرآن، پیغمبر اکرم(ص) پر نازل ہونے والی آسمانی کتاب کا نام ہے_

ا فلایتدبّرون القرآن

5_ قرآن میں غوروفکر نہ کرنے پر خداوند متعال کی طرف سے سرزنش _

افلایتدبرون القرآن

6_ قرآن میں تدبّر سے نفاق اور ایمان کی کمزوری کے بر طرف ہونے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_

و یقولون طاعة ... افلایتدبرون القرآن

ضعیف الایمان مسلمانوں اور منافقوں کو قرآن میں تدبّر کرنے کی ترغیب ہوسکتا ہے ان کیلئے نفاق اور کمزوري ایمان کو بر طرف کرنے کی راہنمائي ہو_

7_ اگر قرآن خداوند متعال کی جانب سے نہ ہوتا تو اس

میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا_

و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

چونکہ قرآن 23 سال کی مدت میں مختلف حالات کے تحت نازل ہوا ہے_ لہذا اگر خداوند متعال کی جانب سے نہ ہوتا تو طبعاً اس میں بہت زیادہ اختلافات پیدا ہوجاتے_

8_ قرآن کے مطالب، اسکی حقانیت کے گواہ ہیں_

ا فلایتدبّرون القرآن ولوکان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

9_ قرآن ہر قسم کے تضاد، تناقض اور عدم ہم آہنگی سے منزہ و مبرّا ہے_

و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

کلمہ "کثیراً" قید توضیحی ہے، یعنی اگر قرآن غیر خداوند متعال کی طرف سے ہوتا تو اس میں اختلاف پایا جاتا اور یہ اختلاف یقینا بہت زیادہ ہوتا_بنابرایں وصف "کثیراً"سے مفہوم اخذ نہیں ہوتا اور قرآن سے انواع و اقسا م کے اختلافات کی نفی ہوتی ہے_

10_ اسلام، دین تدبّر و برہان ہے_

ا فلایتدبّرون القرآن و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

11_ قرآن کا ہر قسم کے اختلاف سے پاك ہونا، اسکے خداوند متعال کی جانب سے نازل ہونے کی دلیل ہے_
و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً
12_ جو کچھ خداوند متعال کی جانب سے ہو وہ اختلاف و تضاد سے پاك ہوتا ہے_
و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً
13_ کتب الہی (تورات، انجیل وغیرہ) کا ہر قسم کے اختلاف سے پاك ہیں_
و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً
چونکہ عدم اختلاف کا معیار، خداوند متعال کی جانب سے ہونا ہے بنابراین تمام آسمانی کتابیں اس خصوصیت کی حامل ہیں (یعنی اختلاف سے منزہ و مبرا ہیں)_
14_ قرآن کریم میں اختلاف کے موجود ہونے کا گمان اس میں تدبّر نہ کرنے اور اسے سطحی نظر سے دیکھنے کا نتیجہ ہے_
افلایتدبّرون القرآن و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

646

15_ انسان کی طرف سے مدون شدہ معارف اور تعلیمات کا ہمیشہ بہت سے اختلافات اور تضادات کے ہمراہ ہونا_
و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً
یہاں مراد، وہ کثیر معارف اور تعلیمات ہیں جو تدوین قرآن کریم کے حالات جیسے حالات میں تدوین ہوں _
16_ بشر، قرآن جیسے مفاہیم اور تعلیمات پیش کرنے سے عاجز ہے جو آفاقی اوراختلاف سے پاك و منزہ ہوں_
و لو کان من عند غیراللہ لوجدوافیہ اختلافاً کثیراً
17_ انسان کے افکار کا ہمیشہ تحول و تغیر کی حالت میں ہونا_
و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

عقیده:
باطل عقیده 14

647
قانون:
قانون بشری کی خصوصیت 15
قرآن کریم: 4
قرآن کریم اور عدم ہم آہنگی 7; قرآن کریم کا سمجھنا3; قرآن کریم کا کردار 2;قرآن کریم کی تعلیمات میں ہم آہنگی 9، 14، 16; قرآن کریم کي
حقانیت 8، 11; قرآن کریم کی خصوصیت 7، 9، 11 ; قرآن کریم میں تدبّر 1، 14;قرآن کریم میں تدبّر کے اثرات 6; قرآن کریم میں تعقل 1
نفاق:
نفاق دور کرنے کے اسباب 6

(٨٣) وَإِذَا جَاءهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُواْ بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُوْلِي الأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلاَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لاَتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلاَّ قَلِيلاً
او رجب ان کے پاس امن یا خوف کی خبر آتی ہے تو فوراً نشر کردیتے ہیں حالانکہ اگر رسول او رصاحبان امر کی طرف پلٹا دیتے توان سے استفادہ کرنے والے حقیقت حال کا علم پیدا کرلیتے اور اگر تم لوگوں پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہو تی تو چند افراد کے علاوہ سب شیطان کااتباع کرلیتے _
1_ خداوند متعال کا ایسی خبریں پھیلانے والوں کی مذمت کرنا جو دشمن کے حملے سے امنیت کے احساس یا دشمن سے خوف اور وحشت زدہ ہونے کا باعث بنتی ہیں_
و اذا جاء ھم امر من الامن اوالخوف اذاعوا بہ
2_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کی طرف سے امن عامہ سے متعلق خبروں کا فاش ہونا_

648
و اذا جاء ھم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا بہ
3_ امن و امان سے متعلق خبروں کے سلسلے میں رازداری اور حفاظت کی ضرورت_
و اذا جاء ھم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا بہ
4_ امن عامہ سے متعلق خبروں کو پھیلانے کی حرمت_
و اذا جاء ھم ... اذاعوا بہ ... لاتبعتم الشیطان
خداوند متعال کا امنیت سے متعلق خبروں کو پھیلانے کی مذمت کرنا اور پھر اس امر کا شیطان کی متابعت پر منتج ہونا (لاتبعتم الشیطان) اس قسم کے کام کی حرمت کو ظاہر کرتا ہے_
مذکورہ بالا مطلبکی تائید امام صادق(ع) کے فرمان سے ہوتی ہے کہ : انّ اللہ ص عصیّصرا قواماً بالاذاعة فی قولہ عزوجل: "و اذا جاء ھم ... اذا عوا بہ"فایاّکم و الاذاعة (1) بیشك اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان"اذا جاء ہم ... اذاعوا بہ" میں بعض اقوام کي، خبریں پھیلانے کی وجہ سے مذمت کی ہے _ پس تم خبریں پھیلانے سے ڈرو_
5_ امنیت سے متعلق خبریں، معاشرے کے رہبر و قائد تك پہنچانا ضروری ہیں_
و لو ردّوہ الی الرسول و الی اولی الامر منھم
چونکہ رسول خدا (ص) اور اولی الامر کو خبر نہ دینے کی مذمت کی گئي ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی خبریں، معاشرے کے رہبر و قائد تك پہنچانا، واجب ہیں_
6_ معاشرے کی امنیت سے متعلق خبریں، پھیلنے سے پہلے ذمہ دار افراد کی تحقیق و نظر سے گذرنی چاہیئں_
و لو ردّوہ الی الرسول و الی اولی الامر منھم لعلمہ الّذین یستنبطونہ منھم
"استنباط"سے مراد یہ ہے کہ امنیت سے متعلق اخبار کو جانچنا چاہیئے_ اور ان کے متعلق تحقیق کرنی چاہیئے تاکہ صحیح

و غلط مشخص ہوجائے اور جو معاشرے کی مصلحت میں نہیں وہ نہ پھیل سکے اور جو لازمی ہے اسے پھیلا دیا جائے_
7_ امنیت سے متعلق خبروں کو کنٹرول کرنا اور ان میں سے صحیح و غلط کی تشخیص دینا، پیغمبر(ص) اور معاشرے کے رہبر کا فریضہ ہے_
و لو ردّوه الى الرسول و الى اولى الامر منهم لعلمہ الّذين يستنبطونہ منهم
8_ معاشرے کے رہبر و قائد مینخبروں اوراطلاعات کی تحقیق و تحلیل کی صلاحیت و توانائي کاہونا ضروری ہے_
و لو ردّوه الى الرّسول ... لعلمہ الّذين يستنبطونہ منهم
------

1)کافی ج2 ص 369 ح1 ، نورالثقلين ج/ 1ص 522 ح 427.

چونکہ "استنباط"کی ذمہ داري، "رسول"اور "اولى الامر"پر ڈالی گئي ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرے کے رہبر و قائد میں اس قسم کی صلاحیت ہونی چاہیئے_ یاد رہے کہ "منهم" میں "منْ"، "الّذين"کیلئے بیان ہے_
9_ اہمیت کی حامل خبروں کو جمع کرنے، جانچنے اور انہیں پھیلانے کیلئے اخبار و اطلاعات سے متعلق ادارہ بنانا، رہبر و قائد کے فرائض میں سے ہے_
و لو ردّوه ... لعلمہ الّذين يستنبطونہ منهم
10_ جنگ کی فتح ، شکست اور ... سے متعلق خبروں کی تحلیل و تحقیق اور انہیں نشر کرنا فقط معاشرے کے سربراہوں کی صوابدید پرہے_
و اذا جائهم امر من الامن او الخوف ... لعلمہ الّذين يستنبطونہ منهم
چونکہ مذکورہ آیت جنگ سے مربوط آیات میں واقع ہوئي ہے لہذا کہہ سکتے ہیں کہ اخبار امنیت کے مورد نظرمصادیق میں سے ايك جنگ سے متعلق خبریں ہیں_
11_ جو لوگ اسلامی معاشرے کے راز فاش کرتے ہیں، وہ شیطان ہیں_
اذاعوا بہ ... لاتبّعتم الشيطان
بظاہر "شیطان"سے مراد وہ لوگ ہیں جو امنیت سے متعلق خبروں کو بغیرجانچ پڑتال کے لوگوں میں پھیلادیتے ہیں_ یعنی منافقین یا کمزور ایمان مسلمان جنہیں خداوند متعال نے ان کے اس عمل کی وجہ سے شیطان کہاہے_
12_ امنیت سے متعلق خبروں کو رہبروں کی طرف سے تحقیق و تحلیل سے پہلے اور انہیں نشر کرنے کی مصلحت کو مدنظر رکھے بغیرپھیلانا ايك شیطانی کام ہے_
اذاعوا بہ ... لاتبعتم الشيطان
13_ معاشرے میں امنیت سے متعلق خبروں کو پھیلانے سے لوگوں کی اکثریت کے گمراہ ہونے اور ان کیلئے شیطان کی پیروی کرنے کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے_
و اذا جاء هم ... اذاعوا بہ ... لاتبعتم الشيطان الاّ قليلاً
14_ گمراہ کن خبروں اور افواہونسے معاشرے کے بہت سے طبقات کا متاثر ہونا او ر ان کی گمراہی کا راستہ ہموار ہونا_
اذاعوا بہ ... لولافضل الله عليكم و رحمتہ لاتبعتم الشيطان الاّ قليلاً
15_ مسلمانوں کے درمیان گمراہ کرنے والی خبروں اور افواہوں کا خداوند متعال کے فضل و رحمت کی وجہ سے اثر انداز نہ ہونا_

و لولافضل الله عليكم و رحمتہ لاتّبعتم الشيطان
16_ فقط بہت کم لوگ، گمراہ کن خبروں اور افواہونسے متاثر نہیں ہوتے_
اذاعوا بہ ... و لولافضل الله عليكم و رحمتہ لاتبعتم الشيطان الاّ قليلاً
17_ شیطان کی پیروی نہ کر نے والے مسلمانوں کی اکثریت خداوند متعال کے خاص فضل و رحمت کی وجہ سے شیطان

کی پیروی سے محفوظ ہے_
و لو لافضل الله علیکم و رحمتہ لاتبعتم الشیطان الاّ قلیلاً
چونکہ سورہ مبارکہ نساء کے اس حصہ کی آیات غزوہ بدر صغری کے بارے میں ہیں لہذا استثناء کو مدنظر رکھتے ہوئے آیت کا معنی یہ ہے کہ فقط مسلمانوں کا ایك قلیل گروہ خداوند متعال کی خاص ہدایت کے بغیراسلام کے دفاع کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جنگ کیلئے روانہ ہوا اور دشمن کی طاقت کے بارے میں افواہیں انہیں اپنے فریضے کی انجام دہی سے نہیں روك سکیں_جبکہ اسکے برخلاف بہت سے مسلمان ان و افواہوں کی وجہ سے جنگ میں شرکت کا ارادہ نہیں رکھتے تھے لیکن پیغمبر(ص) کے فرمان و ارشادات کے سبب وہ بھی جنگ کی طرف چل پڑے_
18_ لوگوں میں سے بہت کم افراد شیطان کی پیروی سے نجات پانے کیلئے خصوصی و دائمی ہدایات کے محتاج نہیں ہیں_
و لولافضل الله علیکم و رحمتہ لاتّبعتم الشیطان الاّ قلیلاً
مذکورہ بالا مطلبمیں "اتّبعتم"کی ضمیر کو مستثنی منہکے طور پر لیا گیا ہے_
19_ پیغمبراکرم(ص) اور اولی الامر، خداوند متعال کے فضل و رحمت کا جلوہ ہیں_
و لو ردّوہ الی الرسول و الی اولی الامر منهم ... و لولافضل الله علیکم و رحمتہ
بعض کی رائے ہے کہ مذکورہ آیت میں خدا وند متعال کے فضل و رحمت کا مورد نظر مصداق رسول خدا (ص) اور ولی امر ہیں اورغزوہ بدر صغری کہ جس کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئي ہیں، اس مطلب کا مؤید ہے_ چونکہ رسول خدا (ص) نے اس جنگ میں شرکت کیلئے اپنے حتمی ارادے سے، بہت سے مسلمانوں کو اس جنگ کے بارے میں تخلف سے روك دیا تھا_
20_ شیطان کی پیروی و انحرافات سے روکنے میں رہبری و قیادت کا مؤثر کردار_
و لو ردّوہ الی الرّسول و الی اولی الامر منهم ... و لولافضل الله علیکم و رحمتہ لاتّبعتم الشیطان الاّ قلیلاً

21_ ہدایت بشری کی ضروریات پوری کرنے کیلئے حکومت کا وجود ضروری ہے_
و لو لافضل الله علیکم و رحمتہ لاتبعتم الشیطان
یہ اس بنا پر ہے کہ "فضل"اور "رحمة" سے مراد رسول خدا (ص) اور اولی الامر (صالح حاکم) ہوں_ خداوند متعال نے لوگوں کی اکثریت کی ہدایت کو رسالت اور صالح حکومت سے مربوط کردیا ہے_ بنابرایں ہدایت بشر کیلئے سوائے حکومت صالح کے اور کوئي چارہ نہیں_
22_ شیطان کی پیروی نہ کرنے والے مسلمان اکثر امور میں خداوند متعال کے خاص فضل اور رحمت کی وجہ سے شیطان کی پیروی سے نجات پاتے ہیں _
و لولافضل الله علیکم و رحمتہ لاتبعتم الشیطان الاّ قلیلاً
یہ اس بنا پر ہے کہ "قلیلاً"ایك محذوف مصدر "اتّباعاً"کیلئے صفت ہو_
23_ مجہول موضوعات کے سلسلے میں حیرت و سرگردانی کے وقت توقف کرنے اور ان کے جواب کیلئے استنباط کے اہل ،علما و دانشوروں کے پاس جانا ضروری ہے_
و لو ردّوہ الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمہ الّذین یستنبطونہ منهم
امام رضا (ع) فرماتے ہیں: ... بل کان الفرض علیهم والواجب لهم من ذلك الوقوف عند التحیّر و ردّ ما جهلوہ من ذلك الی عالمہ و مستنبطہ لانّ الله یقول فی محکم کتابہ "و لو ردوہ الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمہ الذین یستنبطونہ منهم(1) ... بلکہ ان پر فرض اور واجب ہے کہ تحیر کے وقت توقف کریں اور جس چیز کے متعلق جاہل ہیں اسے عالم اور استنباط کرنےوالے کی طرف پلٹا دیں ، کیونکہ الله تعالی اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے " و لو ردوہ الی الرسول و الی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم"_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کی ذمہ داري7; آنحضرت (ص) کے فضائل 19
اجتماعی گروہ: 16، 18
احکام: 4

------

1)تفسیر عیاشی ج1 ص260 ح206 نورالثقلین ج1 ص522 ح429.

محرمات: 4
مسلمان:
صدر اسلام کے مسلمان 2;مسلمانوں کی اکثریت 17
ہدایت:
ہدایت کے اسباب 21

(۸۴) فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلاً

اب آپ راہ خدا میں جہاد کریں اور آپ اپنے نفس کے علاوہ دوسروں کے مکلف نہیں ہیں او رمومنین کو جہاد پر آمادہ کریں _ عنقریب خدا کفار کے شركوروك دے گا او راللہ انتہائي طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے _
1_ اللہ تعالی کی راہ میں جنگ ، پیغمبر اکرم(ص) کے فرائض میں سے ہے_
فقاتل فی سبیل اللہ
2_ پیغمبراکرم(ص) کا فریضہ ہے کہ اللہ تعالی کی راہ میں جنگ کریں خواہ بقدر کفایت ساتھی و مجاہد نہ بھی ہوں_
فقاتل فی سبیل اللہ لاتكلّف الاّ نفسك
بظاہر جملہ "فقاتل ..."گذشتہ مطالب پر متفرع ہے کہ جن میں مسئلہ جنگ میں مسلمانوں کی نافرمانی و کوتاہی کا بیان تھا_ یعنی اگر وہ جہاد کیلئے حاضر نہیں ہوتے تو آپ (ص) خود ہی تنہا جنگ کی طرف چل پڑیں_
3_ پیغمبراکرم(ص) فقط اپنے اعمال کے جوابدہ ہیں نہ کہ دوسروں کے اعمال کے_
فقاتل ... لاتكلف الاّ نفسك
4_پیغمبر اسلام (ص) کی لوگوں کی نسبت ذمہ داری تبلیغ و ہدایت ہے انہیں عمل پر مجبور کرنانہیں _
لاتكلّف الّا نفسك و حرّض المومنین
5_ رہبروں اور قائدین کیلئے ضروری ہے کہ وہ جہاد اور دوسری اجتماعی سرگرمیوں میں پیش پیش رہیں_
فقاتل فی سبیل اللہ لاتكلّف الاّ نفسك و حرّض المؤمنین
جملہ "فقاتل فی سبیل اللہ " کا جملہ "و حرّض المؤمنین"پر مقدم ہونا ظاہر کرتا ہے کہ الہی رہبروں کو دوسروں سے پہلے اجتماعی کاموں میں اور راہ خدا میں جہاد میں شرکت کیلئے آمادہ

ہونا چاہیئے_
6_ پیغمبراکرم(ص) کا مؤمنین کو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے کی ترغیب اور تشویق پر مامور ہونا_
فقاتل فی سبیل اللہ ... و حرّض المؤمنین
7_ فرائض الہی کے انجام دینے کیلئے لوگوں کو تبلیغ کرنا ضروری ہے_
فقاتل فی سبیل اللہ ... و حرّض المؤمنین
8_ خداوند متعال کی طرف سے جنگ بدر (بدر صغری) میں مسلمانوں کی شرکت کی صورت میں، اسلامی معاشرے کو مشرکین مکہ کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھنے کا وعدہ_
فقاتل ... و حرّض المؤمنین عسی اللہ ان یكف باس الذین كفروا
9_ جہاد، دینی معاشرے کو کفار و مشرکین کے گزند و ضرر سے بچانے کا باعث بنتا ہے_
حرّض المؤمنین عسی اللہ ان یكف باس الّذین كفروا

10_ مؤمنین کے حوصلے بلند کرنے ا ور انہیں جہاد کی طرف تشویق کیلئے امید دلانا ایك قرآنی روش ہے_
عسی الله ان یکف باس الذین کفروا
11_ تمام امور کا خداوند متعال کے دست قدرت اور اختیار میں ہونا_
عسی الله ان یکف باس الّذین کفروا
بلا شك و شبہ، مؤمنین کو کفار کا ضرر و نقصان پہنچانے سے باز رہنا کچھ علل و اسباب کا حامل ہے_ لیکن خداوند متعال اسے اپنی طرف منسوب کر رہا ہے تاکہ یہ ظاہر کرے کہ تمام امور خداوند متعال کے اختیار اور دست قدرت میں ہیں_
12_ مسلمانوں کا غزوہ بدر صغری میں شرکت کرنے سے کوتاہی اور امتناع کرنا_
فقاتل فی سبیل الله ... و حرّض المؤمنین عسی الله
اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ رسول خدا (ص) نے مسلمانوں کو غزوہ بدر صغری میں شرکت کی دعوت دی لیکن دشمن کی طرف سے اور ان کے جاسوسوں کی پھیلائي ہوئي افواہوں پر کان دھرنے کے سبب بہت سے مسلمانوں نے پیغمبراکرم (ص) کا ساتھ نہ دیا_ (مجمع البیان)
یاد رہے کہ مؤرخین نے اس غزوہ کو مختلف ناموں سے یاد کیا ہے مثلاً بدر الصغرا، بدر الموعد، بدر الآخرة اور بدر الاخیرة_
13_ جنگ احد سے لے کربدر صغری تك کازمانہ پیغمبراکرم(ص) کیلئے ایك دشوار دور تھا_
بیّت طائفة منهم ... اذاعوا بہ ... فقاتل فی سبیل الله لاتکلّف الاّ نفسك

یہ مطلب، شان نزول اور مجموعآیات کو مدنظر رکھ کر اخذ کیا گیا ہے_
14_ الله تعالی کی راہ میں جہاد کیلئے حرکت کرنا، امداد الہی کے حصول کا راستہ ہموار کرتا ہے_
و حرّض المؤمنین عسی الله ان یکف باس الّذین کفروا
15_ دوسروں کے گزند و ضرر سے زیادہ الله تعالی کے عذاب اور سزا کا سخت اور شدید ہونا_
والله اشدّ باساً و اشدّ تنکیلاً
"تنکیل"کا معني، کسی کو قید و بند میں ڈال کر عذاب دینا ہے_
16_ "لاتکلّف الاّ نفسك"کے نزول کے بعد پیغمبراکرم (ص) کا براہ راست جنگ میں وارد ہونا اور اسکی کمان اپنے ذمہ لینا_
فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسك
امام باقر(ع) نے پیغمبراکرم(ص) کے بارے میں فرمایا: "و ما القی سریة مذ نزلت "فقاتل فی سبیل الله لاتکلّف إلاّص نفسك"الاّ وليّ بنفسہ (1)جب سے یہ آیت " فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الاّ نفسك" نازل ہوئي ، آپ (ص) نے تمام جنگوں میں بنفس نفیس کمان فرمائي_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کی تبلیغ4; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 1، 2، 6; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود 3، 4; آنحضرت (ص) کی سپہ سالاری 16; آنحضرت (ص) کی مشکلات 13
الله تعالی :
الله تعالی کا وعدہ 8; الله تعالی کی امداد کا پیش خیمہ 14; الله تعالی کی طرف سے عذاب15; الله تعالی کی قدرت 11
امن و امان:
امن و امان کے اسباب 9
امور:
امور کا منبع 11
امیدوار ہونا:
امیدوار ہونے کا کردار10
تبلیغ:

تبليغ كى اہميت 7
تحريك:
تحريك كے اسباب10
جہاد: 1، 2
-----

1)تفسير عياشى ج1 ص261 ح212_تفسير برھان ج1 ص398 ح3.

جہاد كى طرف تشويق 6;جہاد كے اثرات 9، 14;جہاد ميں سستى 12
حوصلہ بڑھانا:
حوصلہ بڑھانے كے اسباب 10
روايت: 16
شرعى فريضہ :
شرعى فريضہ پر عمل 7;شرعى فريضہ پر عمل كا راستہ 10
عذاب:
دنيوى عذاب 15
عقيده:
عقيده كى آزادى 4
غزوه احد: 13
غزوه بدر:
غزوه بدر صغرى 8، 12، 13
قيادت:
قيادت كى ذمہ دارى 5
مسلمان:
صدر اسلام كے مسلمان 12;مسلمانوں كى سستى 12
مشركين :
مشركين مكہ 8
معاشره :
اسلامى معاشرے كا امن و امان8، 9

(٨۵) مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا
جو شخص اچھى سفارش كرے گا اسے اس كا حصّہ ملے گا اور جو برى سفارش كرے گا اسے اس ميں سے حصّہ ملے گا او راللہ ہرشے پر اقتدار ركھنے والا ہے _
1_ نيك كام ميں واسطہ بننا، اسكے اجر و ثواب ميں سہيم ہونے كا باعث بنتا ہے_

من يشفع شفاعة حسنة يكن لہ نصيب منها
2_ جہاد كى طرف تشويق كرنے والوں كا، مجاہدين كے اعمال كے اجر و ثواب اور نتائج سے بہره مند ہونا_
و حرّض المؤمنين ... من يشفع شفاعة حسنة يكن لہ نصيب منها
اس آيت اور گذشتہ آيت كے درميان ارتباط كا تقاضا يہ ہے كہ جہاد كى طرف مسلمانوں كى تشويق ہوسكتا ہے شفاعت و

وساطت حسنہ کا مورد نظرمصداق ہو_ چونکہ راہ خدا میں جہاد کیلئے تشویق کرنا، اسکے انجام دینے کیلئے ایک قسم کا سبب اور واسطہ ہے_
3_ راہ خدا میں جہاد کیلئے لوگوں کی تشویق کرنے کی قدر و منزلت_
و حرّض المؤمنین ... من یشفع شفاعة حسنة یکن لہ نصیب منها
چونکہ لوگوں کو جہاد کی طرف تشویق کرنا، "شفاعة حسنة"کہلایا ہے_
4_ خداوند متعال کا نیک کاموں کی انجام دہی کیلئے شفاعت کو پسند کرنا اور اسکی طرف تشویق کرنا_
من یشفع شفاعة حسنة یکن لہ نصیب منها
5_ بُرے اور ناپسندیدہ کاموں میں واسطہ بننا، ان کے انجام بد میں شریک ہونے کا موجب بنتا ہے_
و من یشفع شفاعة سیئة یکن لہ کفل منها
"کفل"کا معنی حصہ اور نصیب ہے_
6_راہ خدا میں جہادسے لوگوں کو روکنے والے افراد کا، ترک جہاد کی سزا و عذاب میں شریک ہونا_
و اذا جائهم امر ... اذاعوا بہ ... و من یشفع شفاعة سیّئة یکن لہ کفل منها
گذشتہ آیات اور اس آیت کے درمیان ارتباط کے پیش نظر "شفاعة سیئة"کا مورد نظر مصداق ہوسکتا ہے وہ کام ہوں جو لوگوں کو راہ خدا میں جہاد سے روکنے کا باعث بنتے ہیں_
7_ بُرے اور ناپسندیدہ کا م میں واسطہ بننے کی حرمت_
و من یشفع شفاعة سیئة یکن لہ کفل منها
چونکہ بُرے کاموں کا واسطہ بننے والے افراد ان کے بُرے نتائج من جملہ اخروی عذاب و سزا میں سہیم ہوتے ہیں_ اس سے اس قسم کی وساطت کی حرمت ظاہر ہوتی ہے_
8_ بُرے و نیک کام انجام دینے والوں کے علاوہ ان کاموں کا واسطہ بننے والوں کو ان کے نتائج اور جزا و سزا میں شریک و سہیم بنانے کیلئے قوانین وضع کرنا ضروری ہے_
من یشفع شفاعة حسنة ... و من یشفع شفاعة سیئة یکن لہ کفل منها

658
9_ خداوند متعال ہمیشہ ہر چیز کا حافظ و نگہبان ہے_
و کان اللہ علی کل ش مقیتاً
"مقیت"کا مادہ "قوت"ہے اور اسکے معانی میں سے ایک معنی حافظ و نگہبان ہے_
10_ لوگوں کے بُرے و اچھے اعمال محفوظ ہیں اور ہرگز ضائع نہیں ہوں گے_
و کان اللہ علی کلّ ش مقیتاً
لوگوں کے اچھے، بُرے اعمال کو بیان کرنے کے بعد خداوند متعال کے نگہبان ہونے کا بیان اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسکے اعمال، ضائع نہیں ہوں گے_
11_ خداوند متعال کی جانب سے اعمال کی نگہبانی و حفاظت کی طرف توجّہ انسان کو نیک کاموں میں واسطہ بننے کی طرف ابھارتی ہے اور بُرے کاموں میں واسطہ بننے سے روکتی ہے_
و من یشفع ... و کان اللہ علی کل ش مقیتاً
جملہ "کان اللہ ..."درحقیقت تشویق و تہدید ہے اور یہ جملہ لانے کا مقصدیہ ہے کہ لوگ اسکی طرف توجّہ کرتے ہوئے نیک اعمال کی طرف قدم بڑھائیں اور بُرے کاموں کے انجام سے ڈریں_

احکام: 7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا نگہبان ہونا 9
تحریک:
تحریک کے عوامل 11
جزا و سزا:

(۸۶) وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا
اور جب تم لوگوں كوكوئي تحفہ (سلام) پيش كيا جائے تو اس سے بہتر يا كم سے كم ويسا ہى واپس كرو كہ بيشك الله ہرشے كا حساب كرنے و الا ہے _
1_ دوسروں كے سلام و تحيت كا جواب دينا واجب ہے_
و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا
"تحيّة" در اصل دعا اور طول عمر و سلامتى كى درخواست كو كہتے ہيں_ اور پھر اس كا استعمال مطلق دعا ميں ہونے لگا_ اور عرف اسلام ميں اس كا معنى سلام اور دعائے خير كرنا ہے_
2_ دوسروں كے سلام اور دعائے خير كا جواب، اس سے بہتر يا اسى كى مانند ہونا چاہيئے_
و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا باحسن منها او ردّوها
3_سلام كرنا ايك مستحب كام ہے اور اس كا جواب دينا واجب ہے_
و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا باحسن منها او ردّوها
4_ اسلامى معاشرے ميں محبت آميز اخلاقى روابط اور نيك رويہ و طرز عمل اپنانے كى اہميت_
و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا باحسن منها او ردّوها
خدا وند متعال كى طرف سے دوسروں كے سلام و دعا كے جواب ميں بہتر طور پر سلام و دعا كرنے كى نصيحت كرنے كا مقصد اسلامى معاشرے ميں اخلاقى و محبت آميز روابط برقرار كرنا ہے_
5_ اسلامى معاشرے كى ذمہ دارى ہے كہ جو معاشرے صلح آميز روابط برقرار ركھنا چاہتے ہيں ان سے

اس قسم كے روابط و تعلقات ركھے_
و اذا حيّيتم بتحيّة فحيّوا با حسن منها او ردّوها

"تحیّت"کے لغوی معنی (سلامتی کی درخواست) کے پیش نظر جملہ "اذا ..." کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئي گروہ یا فرد تمہارے لئے امن و سلامتی چاہتا ہے تو تم بھی اسکی سلامتی کی خواہش کرو_
6_ دوسروں کی نیکی کے مقابلے میں بہتر یا اسی جیسی نیکی کرنا ضروری ہے_
و اذا حییتم بتحیّة فحیّوا باحسن منها او ردّوها
7_خداوند متعال کا ہر چیز کو پرکھنے اور اس کا حساب لینے پر قادر ہونا_
ان الله کان علی کلّ ش حسیباً
8_ انسان کے ہر عمل کا خداوند متعال کی جانب سے حساب لیا جانا_
ان الله کا ن علی کلّ ش حسیباً
9_ اہل ایمان کا ایك دوسرے پر سلام بھیجنا اور دعائے خیر کہنا، خداوند متعال کی نظر میں ہے اور الہی اجر و ثواب کا حامل ہے_
و اذا حیّیتم ... ان الله کا ن علی کل ش حسیباً
نیك اعمال کا حساب کتاب، ان اعمال پر خداوند متعال کی طرف سے اجر و ثواب ملنے کی طرف اشارہ ہے_
10_ ہر عمل کے بارے میں خداوند متعال کی طرف سے مکمل و دقیق حساب لیئے جانے کی طرف توجّہ سے نیك اعمال کی انجام دہی اور بُرے اعمال سے بچنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_
و اذا حییتم ... ان الله کان علی کل ش حسیباً

احکام: 1، 3
الله تعالی :
الله تعالی کی جانب سے حساب کتاب 7، 8، 9، 10; الله تعالی کی قدرت7
بين الاقوامي:
بین الاقوامی روابط 5
جواب :
جواب دینے کے آداب 6
ذکر:
ذکر کے اثرات 10
سلام:
سلام کا اجر 9;سلام کا جواب دینے کے آداب 2 ;سلام

کے احکام 1، 3; سلام کے جواب کا واجب ہونا 1، 3
عمل:
بُرے عمل کے موانع 10; عمل کا حساب لیا جانا 8;نیك عمل کا پیش خیمہ 10
معاشرت:
معاشرت کے آداب 4، 6
معاشرتی نظام: 4، 5
معاشرہ:
اسلامی معاشرہ کی ذمہ داری 5; معاشرہ کے اجتماعی روابط 4
واجبات: 1،3

(٨٧) اللّهُ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لاَ رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ حَدِيثًا
الله وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئي معبود نہیں ہے _وہ تم سب کو روز قیامت جمع کرے گا او راس میں کوئي شك نہیں ہے او راللہ سے زیادہ سچی بات کون کرنے والا ہے _

1_ فقط اللہ تعالی ، عبادت كے لائق معبود ہے_
اللہ لاالہ الاّ ھُو
2_ قيامت يعنى خداوند متعال كى جانب سے انسانوں كو جمع كرنے كى انتہا_
ليجمعنكم الى يوم القيمة
3_ قيامت، تمام انسانوں كو اكٹھا كئے جانے كا دن ہے_
ليجمعنّكم الى يوم القيمة
اس احتمال كى بنا پر كہ "إلى '، "في"كے معنى ميں ہو_ جيساكہ بعض مفسرين كى رائے ہے_
4_ قيامت كا دن ،خداوند متعال كى جانب سے اعمال كے حساب كا دن_
انّ اللہ كان على كل ش حسيباً ... ليجمعنّكم الى يوم القيمة
5_ ميدان قيامت ميں فقط خداوند يكتا كا حاكم ہونا_

اللہ لاالہ الاّ ھو ليجمعنّكم الى يو م القيمة
6_ خداوند متعال كے يكتا ہونے كا تقاضا ہے كہ وہ اعمال كے حساب كيلئے قيامت برپا كرے_*
ان اللہ كان على كلّ ش حسيباً _ اللہ لاالہ الاّھُو ليجمعنّكم الى يوم القيمة
خداوند متعال كو يكتا اور واحد كے عنوان سے متصف كرنا اور پھر اسكى جانب سے قيامت كے برپا ہونے كا بيان، اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ خداوند متعال كى يكتائي اسكى جانب سے قيامت كے برپا ہونے كى دليل ہے_
7_ روز قيامت كا حتمى و ناقابل ترديد ہونا_
ليجمعنّكم الى يوم القى مة لاريب فيہ
مذكورہ بالا مطلب ميں جملہ "لاريب فيہ" كو "لاريب فى وقوعہ"كے معنى ميں ليا گيا ہے_يعنى اس قسم كے دن كا وقوع حتمى اور ناقابل ترديد ہے_
8_ كوئي بھى خداوند متعال سے زيادہ سچا نہيں_
و من اصدق من اللہ حديثاً
9_ سچائي كا اعلى اقدار ميں سے اور فضيلت و كمال كا معيار ہونا_
و من اصدق من اللہ حديثاً
خداوند متعال كو سچوں ميں سے زيادہ سچا كہنا، سچائي كى بلند قدر و منزلت پر دلالت كرتا ہے_
10_ خداوند متعال كى الوہيت اور كمال مطلق ہونے كى طرف توجّہ كرنا اسكى خبروں كو قبول كرنے اور اسكى راستگوئي پر اعتقاد ركھنے كا باعث بنتا ہے_
و من اصدق من اللہ حديثاً
اسم جلالہ "اللہ " كو لانا، باوجود اسكے كہ اسكى جگہ ضمير كو لايا جاسكتا تھا، اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ الوہيت كا لازمہ اسكى تمام خبروں كى حقانيت ہے_ يعنى چونكہ وہ "اللہ "ہے اور كمال مطلق ہے لہذا اسكى خبريں ہميشہ واقع كے مطابق ہيں_
11_ خداوند متعال كى على الاطلاق سچائي و راستگوئي كى طرف توجّہ سے، قيامت كے بارے ميں ہر قسم كے شك و ترديد كا بر طرف ہوجانا_
ليجمعنّكم الى يوم القى مة لاريب فيہ و من اصدق من اللہ حديثاً

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا حساب لينا 4; اللہ تعالى كا كمال 10;اللہ تعالى كى الوہيت 10; اللہ تعالى كى حاكميت5; اللہ تعالى كى سچائي 8، 10، 11; اللہ تعالى كے مختصات 1، 8
انسان:
انسان اور قيامت كا دن 2، 3